آپ کے مسائل
اور
اُن کا حل
جلد ہفتم
حضرت مولانا
محمد یوسف لدھیانوی
شہید

اور

اُن کا حل

جلد، ہفتم

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد:

سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے مشہور کالم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کی مقبولیت اور رجوع عام میں جس طرح روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے اور علماء امت جس طرح اس سے استفادہ کر رہے ہیں اس سے واضح ہوتا ہے کہ رب العالمین نے حضرت اقدس کے اخلاص اور للہیت کی برکت سے اس کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمایا۔ ہر جمعہ لاکھوں افراد اس کالم سے مستفیض ہوتے ہیں اور اپنی دینی مشکلات کیلئے رجوع کرتے ہیں۔ آج سے چند سال قبل ۱۹۷۸ء میں اس صفحہ اقرا کا آغاز کیا گیا تو کتنے لوگ تھے جنہوں نے ناک بھوں چڑھائی۔ کتنے اہل علم نے خدشات کا اظہار کیا، کسی نے اس کو دین کی توہین قرار دیا، کسی نے فتاویٰ کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کہا۔ لیکن قربان جاؤں حضرت اقدس محدث العصر حضرت العلامہ سیدی مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ کی نظر انتخاب پر کہ آپ نے میر شکیل الرحمٰن سے ایک ملاقات میں بھانپ لیا کہ اس نوجوان کے ذریعے دین کا کام لیا جاسکتا ہے اور پھر اس کو اپنے ہم نام و ہم کام علمی و قلمی جانشین مرشدی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے حوالے کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کو تادیر عافیت رحمت کے ساتھ رکھے۔ آپ نے حضرت بنوری ؒ کی ہدایت کی روشنی میں کس طرح اس نوجوان کی تربیت کی کہ جب اس نوجوان کے ہاتھ میں اخبار کی ابتدائی ذمہ داری آئی تو وہ حضرت بنوری ؒ کی توقع پر پورے اترے، اور پاکستان کے اخبارات میں پہلی مرتبہ اسلامی صفحہ کا آغاز ہوا جو اس وقت سے لیکر اب تک حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی ؒ امام اہل سنت مولانا مفتی احمد الرحمٰن ؒ کے لئے صدقہ جاریہ اور مرشدی حضرت اقدس زید مجدہم کے لئے فیض رسانی کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ بے شمار لوگ اس صفحہ میں حضرت اقدس کے کالم کی وجہ سے دینی راہ پر لگ گئے۔

اخبارات کی زندگی ایک دو روزہ ہوتی ہے 'ادھر پڑھا ادھر ختم' لیکن بے شمار لوگ ایسے ہیں جنہوں نے از اول تا آخر اقرا کے صفحات کو خزانے کی طرح محفوظ رکھا ہوا ہے ایسے

ہی مخلصین کی خواہش پر ۱۹۸۹ء میں اس علمی خزانہ کو پہلی دفعہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔الحمدللہ آج ہم اس خزانے کا ساتواں حصہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی ہمیشہ سے خواہش رہتی ہے کہ جب بھی بیت اللہ اور روضہ اقدس ﷺ پر حاضری ہو تو کوئی نہ کوئی علمی ذخیرہ ضرور پیش کیا جائے' رب کائنات کا ہزار بار شکر ہے کہ انشاء اللہ یہ ساتویں جلد ۱۴۱۷ھ کے حج کے موقع پر بارگاہ خداوندی اور روضہ اقدس ﷺ پر قبولیت کیلئے پیش کی جارہی ہے' رب کائنات سے دعا ہے کہ حضرت اقدس کے اس فیض کو تمام دنیا کے مسلمانوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ بنائیں اور شرف قبولیت سے نوازیں۔

شکر خداوندی کے ساتھ ان احباب کا شکریہ بھی باعث اجر ہے جو اس علمی ذخیرہ کو اس خوبصورت انداز میں امت کے سامنے پیش کرنے کا ذریعہ بنے' ان میں سرفہرست حضرت اقدس کے رفیق خاص مولانا سعید احمد جلالپوری' محترم جناب ڈاکٹر شہیرالدین' مکرم مولانا محمد نعیم امجد سلیمی' برادرم عبداللطیف طاہر' محمد وسیم غزالی' محمد اطہر عظیم ہیں۔اللہ تعالیٰ ان حضرات کو بہترین بدلہ عطا فرمائے اور ان کو مزید محنت کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اس علمی خزانے کے دیگر نوادرات جلد از جلد امت کی رہنمائی کے لئے منظر عام پر آسکیں۔

برادرم حافظ عتیق الرحمٰن خصوصی طور پر شکریے کے مستحق ہیں کہ وہ حضرت اقدس زید مجدہم کی علمی کاوشوں کو منظر عام پر لانے اور اس خزانے کو محفوظ کرنے کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس فرزند صالح کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ وہ حضرت اقدس کے فیض کو پوری دنیا میں عام کرسکے اور دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے اور صدقہ جاریہ کو قیامت تک قائم و دائم رکھے اور حضرت اقدس کے فیض سے پوری دنیا کو منور فرمائے۔

والسلام

محمد جمیل خان

(خاکپائے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم)

یکم ذی قعدہ ۱۴۱۷ھ

فہرست

ناموں سے متعلق

تصویر

داڑھی

جسمانی وضع قطع

لباس

کھانے پینے کے بارے میں شرعی احکام

والدین اور اولاد کے تعلقات

رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے تعلقات

سلام ومصافحہ

تبلیغ دین

خواب کی حقیقت اور اس کی تعبیر

کھیل کود

موسیقی اور ڈانس

خاندانی منصوبہ بندی

تصوف

فلم دیکھنا

مرد اور عورت سے متعلق مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناموں سے متعلق

بچوں کے نام رکھنے کا صحیح طریقہ

س ...... مسلمان بچے کا نام تجویز کرتے وقت قرآن شریف سے نام کے حروف نکالنا اور بچے کے نام کے حروف کے اعداد اور تاریخ پیدائش کے اعداد کو آپس میں ملا کر نام رکھنے کا طریقہ کس حد تک درست ہے۔ بچے کا نام تجویز کرنے کا صحیح اسلامی طریقہ کیا ہے قرآن وسنت کی رو سے بتائیں؟

ج ...... قرآن وسنت میں علم الاعداد پر اعتماد کرنے کی اجازت نہیں لہٰذا یہ طریقہ غلط ہے۔ نام رکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور نبی اکرم ﷺ کے اسماء حسنیٰ کی طرف نسبت کر کے نام رکھے جائیں اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنے بزرگوں کے ناموں پر نام رکھے جائیں۔

ناموں میں تخفیف کرنا

س ...... میرا پورا نام "عبد القادر" ہے مگر تعلیمی اسناد میں مجھے "قادر" لکھا گیا ہے جو کہ میرے لئے ایک پریشان کن مسئلہ ہے اور "قادر" سے "عبد القادر" کروانا بہت ہی پیچیدہ طریقہ کار ہے اس لئے میں اپنا نام "قادر" ہی رکھنا چاہتا ہوں۔ عام طور پر لوگ بھی مجھے "قادر" ہی کہہ کر مخاطب کرتے ہیں جبکہ یہ نام خدا کی صفت ہے۔ اس نام کے کیا اوصاف ہیں کیا میں یہ نام رکھ سکتا ہوں؟

ج ...... "القادر" اللہ تعالیٰ کا پاک نام ہے اور عبدالقادر کے معنی ہیں "قادر کا بندہ" اور جب عبدالقادر کی جگہ صرف قادر کہنے لگے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ بندہ کا نام اللہ تعالیٰ کے نام پر رکھ دیا گیا اور اس کا گناہ ہونا بالکل واضح ہے۔

حضرت مفتی محمد شفیع "معارف القرآن" جلد ۴' صفحہ ۱۳۲ میں لکھتے ہیں:

"افسوس ہے کہ آج کل عام مسلمان اس غلطی میں مبتلا ہیں کچھ لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے اسلامی نام ہی رکھنا چھوڑ دیئے' ان کی صورت وسیرت سے تو پہلے بھی مسلمان سمجھنا ان کا مشکل تھا' نام سے پتہ چل جاتا تھا اب نئے نام انگریزی طرز کے رکھے جانے لگے' لڑکیوں کے نام خواتین اسلام کے طرز کے خلاف خدیجہ' عائشہ' فاطمہ کے بجائے نسیم' شمیم' شہناز' نجمہ' پروین ہونے لگے' اس سے زیادہ افسوسناک یہ ہے کہ جن لوگوں کے اسلامی نام ہیں عبدالرحمٰن' عبدالخالق' عبدالرزاق' عبدالغفار' عبدالقدوس وغیرہ ان میں تخفیف کا یہ غلط طریقہ اختیار کر لیا گیا کہ صرف آخری لفظ ان کے نام کی جگہ پکارا جاتا ہے' رحمٰن' خالق' رزاق' غفار کا خطاب انسانوں کو دیا جا رہا ہے اور اس سے زیادہ غضب کی بات یہ ہے کہ قدرت اللہ کو اللہ صاحب اور قدرت خدا کو خدا صاحب کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ سب ناجائز وحرام اور گناہ کبیرہ ہے' جتنی مرتبہ یہ لفظ پکارا جاتا ہے اتنی ہی مرتبہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوتا ہے اور سننے والا بھی گناہ سے خالی نہیں رہتا۔

یہ گناہ بے لذت اور بے فائدہ ایسا ہے جس کو ہمارے ہزاروں بھائی اپنے شب وروز کا مشغلہ بنائے ہوئے ہیں اور کوئی فکر نہیں کرتے کہ اس ذرا سی حرکت کا انجام کتنا خطرناک ہے"۔

ناموں کو صحیح ادا نہ کرنا

س ...... ہمارے معاشرے میں لڑکیوں کے نام ان کے باپ کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں جیسے رضیہ عبدالرحیم' فاطمہ کلیم وغیرہ۔ان کی تعلیمی اسناد بھی اسی نام سے ہوتی ہیں شادی کے بعد ان کے ناموں کے ساتھ شوہر کے نام مثلاً رضیہ رحیم کی جگہ رضیہ جمال' فاطمہ کلیم کی جگہ فاطمہ کاشف' خدانخواستہ شوہر فوت ہو جاتا ہے تو پھر یہ نام تبدیل ہو جاتے ہیں۔ان ناموں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج ...... باپ کا یا شوہر کا نام محض شناخت کے لئے ہوتا ہے' بچی کی جب تک شادی نہیں ہوتی اس وقت تک اس کی شناخت "دختر فلاں" کے ساتھ ہوتی ہے اور شادی کے بعد "زوجہ فلاں" کیساتھ۔ شرعاً "دختر فلاں" کہنا بھی صحیح ہے اور "زوجہ فلاں" کہنا بھی ......

بچوں کے غیر اسلامی نام رکھنا

س ...... آج کل بہت سے لوگ اپنے بچوں کے نام اسلام کے ناموں (یعنی جو نام پہلے لوگ رکھتے تھے) کے مطابق نہیں رکھتے۔کیا اس سے گناہ نہیں ہوتا؟

ج ...... اولاد کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کے نام اچھے رکھے جائیں۔اس لئے مسلمانوں کا اپنی اولاد کا نام غیر اسلامی رکھنا برا ہے۔

آسیہ نام رکھنا

س ...... میرا نام آسیہ خاتون ہے اور میں بہت سے لوگوں سے سن سن کر تنگ آچکی ہوں کہ اس نام کے معنی غلط ہیں اور یہ نام بھی نہیں رکھنا چاہئے۔

ج ...... لوگ غلط کہتے ہیں "آسیہ" نام صحیح ہے' عین اور صاد کے ساتھ "عاصیہ" نام غلط ہے اور ان دونوں کے معنی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

محمد احمد نام رکھنا کیسا ہے؟

س ...... کیا "محمد احمد" بچے کا نام رکھ سکتے ہیں؟
ج ...... کوئی حرج نہیں۔

محمد یسار نام رکھنا

س ...... میں نے اپنے بیٹے کا نام محمد یسار رکھا ہے کیا یہ نام ٹھیک ہے؟
ج ...... یہ نام ٹھیک ہے کئی صحابہ کا نام تھا۔ واللہ اعلم۔

عارش نام رکھنا درست نہیں

س ...... میرے بیٹے کا نام عارش ہے' سب کہہ رہے ہیں کہ یہ نام صحیح نہیں ہے تو کیا میں نام بدل دوں؟ نیز عارش کے معنی بھی بتا دیں؟
ج ...... عارش اور عامرش فضول نام ہیں اس کی جگہ "محمد عامر" نام رکھیں۔

جمشید حسین نام رکھنا

س ...... میرا نام جمشید حسین ہے کیا میرا موجودہ نام ٹھیک ہے؟
ج ...... یہ نام صحیح ہے' بدلنے کی ضرورت نہیں۔

حارث نام رکھنا

س ...... کیا حارث اسلامی نام ہے' اور اس کے لفظی معنی کیا ہیں؟
ج ...... حارث صحیح نام ہے' اس کے معنی ہیں کھیتی کرنے والا' محنت کرنے والا۔
س ...... میرے بیٹے کا نام حارث ہے اور مجھے حارث نام کے متعلق یہ پتہ چلا ہے کہ یہ نام شیطان کے ناموں میں سے ایک نام ہے' تو کیا یہ جاننے کے بعد

نام تبدیل کر لینا چاہئے؟
ج ...... نہیں۔ صحیح نام ہے، تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔

خزیمہ نام رکھنا

س ...... تبلیغی نصاب میں ایک نام زینب بنت خزیمہ پڑھا۔ خزیمہ نام مجھے پسند آیا آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ خزیمہ کا مطلب کیا ہے، کیا یہ کسی صحابی کا نام تھا، کیا میں یہ نام اپنے لڑکے کا رکھ سکتا ہوں؟
ج ...... خزیمہ متعدد صحابہ کرام کا نام تھا۔ ان میں خزیمہ بن ثابت انصاری مشہور ہیں۔ جن کو ذوالشہادتین کا لقب، یعنی ان کی ایک کی گواہی دو مردوں کے برابر ہے۔

اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام رکھنا

اگر کوئی عورت اپنے نام کے ساتھ خاوند کا نام لگائے تو یہ کیسا ہے؟
ج ...... کوئی حرج نہیں، انگریزی طرز ہے۔

بچوں کے نام کیا تاریخ پیدائش کے حساب سے رکھے جائیں

س ...... کیا بچوں کے نام تاریخ پیدائش کے حساب سے رکھنے چاہئیں۔ عدد وغیرہ ملا کر بہتر اور اچھے معنی والے نام رکھ لینے چاہئیں اسلام کی رو سے جواب بتائیے؟
ج ...... عدد ملا کر نام رکھنا فضول چیز ہے، معنی و مفہوم کے لحاظ سے نام اچھا رکھنا چاہئے۔ البتہ تاریخی نام رکھنا جس کے ذریعہ سن پیدائش محفوظ ہو جائے صحیح ہے۔

لفظ محمد کو اپنے نام کا جز بنانا

س ...... شرعی اعتبار سے کیا "محمد" کا لفظ اپنے نام کے ساتھ لگانا درست ہے یا

نہیں؟ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ نام زمین پر لکھا ہوا گر جائے تو کیا اس کی بے ادبی نہیں ہوتی اور کیا اس کو اپنے نام کے ساتھ نہ لگایا جائے تو بہتر ہو گا؟

ج ...... آنحضرت ﷺ کا اسم گرامی اپنے نام کے ساتھ ملانا درست ہے۔ بلکہ اگر آنحضرت ﷺ کے نام نامی پر بچے کا نام "محمد" رکھا جائے تو اس کی فضیلت حدیث میں آئی ہے اس پاک نام کا زمین پر گرانا بے ادبی ہے۔ کہیں مل جائے تو ادب واحترام کے ساتھ اٹھا کر کسی ایسی جگہ رکھ دیا جائے جہاں بے ادبی کا اندیشہ نہ ہو۔

کسی کے نام کے ساتھ لفظ "محمد" کے اوپر ؐ لکھنا

س ...... وہ لوگ جن کے نام سے پہلے یا بعد محمد آتا ہے محمد کے اوپر چھوٹا سا ؐ لگا دیتے ہیں۔ آخر کیوں؟ حقیقت میں ؐ مختصراً محمد ﷺ کی نشاندہی کرتا ہے؟

ج ...... آنحضرت ﷺ کے اسم گرامی کے سوا کسی اور کے نام ؐ کی علامت نہیں لکھنی چاہئے۔ جن ناموں میں لفظ محمد استعمال ہوتا ہے وہ ان ناموں کا جز ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے نام نامی کی حیثیت اس کی نہیں ہوتی۔

محمد نام پر ؐ کا نشان لگانا

س ...... کیا "محمد" کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم یا ؐ لکھنا ضروری ہے؟ میں نے اکثر محمد کے نام کے ساتھ ؐ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اگر لکھنا ضروری ہے تو کیا اس طرح بھی کہ روزنامہ "جنگ" اخبار کے قلمی صفحے کی اشاعت میں فلم "محمد بن قاسم" کے محمد کے اوپر بھی ؐ لگا تھا۔ نعوذ باللہ اس کا مفہوم دوسرا نکلتا ہے۔ یہ کیوں؟

ج ...... آنحضرت ﷺ کا نام نامی سن کر درود پڑھنا ضروری ہے۔ اور قلم سے لکھنا بہت اچھی بات ہے۔ مگر جب یہ اسم مبارک کسی اور شخص کے نام کا جز ہو

اس وقت اس پر ص کا نشان نہیں لگانا چاہئے۔کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کا نام نہیں ہوتا۔

عبدالرحمٰن، عبدالرزاق کو رحمٰن اور رزاق سے پکارنا

س ...... عبدالرحمٰن، عبدالخالق، عبدالرزاق۔ہمارے ہاں عام رواج یہ ہے کہ "عبد" کو چھوڑ کر صرف رحمٰن، خالق اور رزاق وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔اس طرح کے نام تو اللہ تعالیٰ کے ہیں کیا یہ ناموں کی بے ادبی نہیں ہے؟

ج ...... "عبد" کا لفظ ہٹا کر اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ بندے کو پکارنا نہایت قبیح ہے۔اللہ تعالیٰ کے نام دو قسم کے ہیں ایک قسم ان اسماء مبارکہ کی ہے جن کا استعمال دوسرے کے لئے ہو ہی نہیں سکتا۔جیسے اللہ، رحمٰن، خالق، رزاق وغیرہ۔ان کا غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا قطعی حرام اور گستاخی ہے جیسے کسی کا نام عبداللہ ہو، اور "عبد" کو ہٹا کر اس شخص کو "اللہ صاحب" کہا جائے، یا عبدالرحمٰن کو "رحمٰن صاحب" کہا جائے یا عبدالخالق کو خالق صاحب کہا جائے۔ یہ صریح گناہ اور حرام ہے، اور دوسری قسم ان ناموں کی ہے جن کا استعمال غیر اللہ کے لئے بھی آیا ہے۔جیسے قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو رؤف رحیم فرمایا گیا ہے۔ایسے ناموں کے دوسرے کے لئے بولنے کی کسی حد تک گنجائش ہو سکتی ہے۔لیکن "عبد" کے لفظ کو ہٹا کر اللہ تعالیٰ کا نام بندے کے لئے استعمال کرنا ہرگز جائز نہیں۔بہت سے لوگ اس گناہ میں مبتلا ہیں اور یہ محض غفلت اور بے پروائی کا کرشمہ ہے۔

مسیح اللہ نام رکھنا

س ...... میرے بھائی کا نام مسیح اللہ ہے۔بہت سے آدمی کہتے ہیں کہ یہ عیسائی جیسا نام ہے کیا تم عیسائی ہو اس نام کو تبدیل کر دو بتائیے یہ نام درست ہے یا نہیں؟

ج ...... یہ نام صحیح ہے کیا محمد عیسیٰ نام رکھنے سے آدمی عیسائی ہو جاتا ہے؟

بچی کا نام تحریم رکھنا شرعاً کیسا ہے

س ...... میں نے اپنی بیٹی کا نام ''تحریم'' رکھا ہے۔ معنوی اعتبار سے اس لفظ کا مطلب ہے۔ (۱) حرمت والی (۲) نماز سے پہلے پڑھی جانے والی تکبیر یعنی ''تکبیر تحریم'' (۳) منع کی گئی وغیرہ کچھ علماء و عام لوگوں کا خیال ہے کہ میں نے بیٹی کا نام درست نہیں رکھا۔ براہ کرم آپ اس سلسلے میں میری راہنمائی فرمائیں۔

ج ...... تحریم کے معنی ہیں ''حرام کرنا'' آپ خود دیکھ لیجئے کہ یہ نام بچی کے لئے کس حد تک موزوں ہے۔

مسلمان کا نام غیر مسلموں جیسا ہونا

س ...... انڈیا کے مشہور فلم اسٹار دلیپ کمار مسلمان ہیں لیکن ان کا نام جو زیادہ مشہور ہے وہ ہندو نام ہے کیا یہ اسلام کی روشنی میں جائز ہے؟

ج ...... جائز نہیں۔

پرویز نام رکھنا صحیح نہیں

س ...... میں کافی عرصہ سے سن رہا ہوں کہ پرویز نام رکھنا اچھا نہیں ہے جب بزرگوں سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو صرف اتنی وضاحت کی گئی کہ یہ نام اچھا نہیں۔ میرے کافی دوستوں کا یہ نام ہے۔ صفحہ ''کتاب و سنت کی روشنی'' میں اخبار جہاں میں جناب حافظ بشیر احمد غازی آبادی نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ یہ نام ہمارے حضور ﷺ کے دشمن کا تھا بات کچھ واضح نہیں ہوئی؟

ج ...... پرویز شاہ ایران کا نام تھا جس نے آنحضرت ﷺ کا نامہ مبارک چاک

کر دیا تھا (نعوذ باللہ) یا ہمارے زمانے میں مشہور منکر حدیث کا نام تھا۔ اب خود سوچ لیجئے ایسے کافر کے نام پر نام رکھنا کیسا ہے؟

فیروز نام رکھنا شرعاً کیسا ہے

س ...... فیروز نام رکھنا کیسا ہے جبکہ ایک صحابی کا نام بھی فیروز تھا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام بھی فیروز تھا۔

ج ...... فیروز نام کا کوئی مضائقہ نہیں باقی اگر کوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل کی نیت سے یہ نام رکھتا ہے تو جیسی نیت ویسی مراد۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اپنا نام رکھنا

س ...... میرا مسئلہ نام کے بارے میں ہے، میرا نام محمد ہے۔ چنانچہ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میرا یہ نام صحیح ہے کہ نہیں؟ کیونکہ میرے دوست اور بہت سے لوگ بھی اس نام کے بارے میں یہ اعتراض کرتے ہیں کہ چونکہ یہ نام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے چنانچہ اس کی بے ادبی ہوتی ہے۔

ج ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر بچوں کے نام رکھنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آج تک مسلمانوں میں رائج ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت ثابت ہے بلکہ ایک حدیث میں اس نام کے رکھنے کی فضیلت آئی ہے۔

عبدالمصطفی اور غلام اللہ نام رکھنا

س ...... "عبدالمصطفی" اور "غلام اللہ" نام رکھنا کیسا ہے جبکہ عبد کے معنی بندے اور غلام کے معنی بیٹے کے ہیں؟

ج ...... عبدالمصطفی کے نام سے بعض اکابر نے منع فرمایا ہے کہ اس میں عبدیت کی نسبت غیر اللہ کی طرف ہے۔ "غلام اللہ" میں غلام کے معنی عبد کے

ہیں۔ غلام کے معنی بیٹے کے نہ متبادر ہیں نہ مراد ہیں' اس لئے یہ نام صحیح ہے۔
و اللہ اعلم۔

لڑکیوں کے نام شازیہ' روبینہ' شاہینہ کیسے ہیں

س ...... کیا لڑکیوں کے نام شازیہ' روبینہ اور شاہینہ غیر اسلامی نام ہیں؟
ج ...... مہمل نام ہیں۔

اللہ داد' اللہ دتہ' اور اللہ یار سے بندوں کو مخاطب کرنا

س ...... کیا اللہ تعالیٰ کے ذاتی ناموں سے کسی انسان کو مخاطب کرنا جائز ہے؟ جیسے رحمٰن' اللہ داد' اللہ دتہ' اللہ یار وغیرہ کیونکہ میں نے کسی اسلامی کتاب جو کہ اسمائے الٰہی کے موضوع پر تھی' میں پڑھا تھا کہ اللہ کے ذاتی نام انسان نہ اپنائے تو اچھا ہے اور اللہ کے صفاتی اور فعلی نام ہی اپنانے چاہئیں۔ براہ کرم آپ اس پر روشنی ڈالیں تاکہ راہنمائی مل سکے؟

ج ...... رحمٰن اور اللہ تو اللہ تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ لیکن اللہ دتہ اور اللہ یار تو اللہ تعالیٰ کے نام نہیں۔ کیونکہ 'اللہ دتہ' ترجمہ ہے عطاء اللہ کا' اور "اللہ یار" ترجمہ ہے ولی اللہ کا۔ اس لئے آپ کی ذکر کردہ مثالیں صحیح نہیں' جہاں تک اللہ تعالیٰ کے ذاتی اور صفاتی ناموں کا تعلق ہے؟ تو اہل علم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا پاک نام "اللہ" تو اسم ذاتی ہے اور باقی تمام نام صفاتی ہیں' ان صفاتی ناموں میں "رحمٰن" ذاتی نام کے مانند ہے کہ کسی دوسرے کو رحمٰن کہنا جائز نہیں۔ اسی طرح دوسرے بعض نام ایسے ہیں جن کا کسی دوسرے کیلئے استعمال جائز نہیں مثلاً کسی کو "رب العالمین" کہنا جائز نہیں۔ البتہ بعض نام ایسے ہیں کہ دوسروں کیلئے بھی ان کو استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً رؤف اور رحیم اللہ تعالیٰ کے نام ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو بھی رؤف رحیم فرمایا گیا ہے۔ اسی طرح شکور اللہ تعالیٰ کا نام ہے' لیکن قرآن کریم میں بندوں کو بھی "شکور"

فرمایا گیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ کو کسی دوسرے پر بولنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کا ضابطہ یہ نکلا کہ معنی و مفہوم کے لحاظ سے اگر وہ نام اللہ تعالیٰ کیلئے مختص ہے تو اس کو کسی دوسرے کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص نہیں تو دوسروں کیلئے اس کا استعمال جائز ہے۔

نائلہ نام رکھنا

س ...... نائلہ کیا عربی لفظ ہے' اس کے کیا معنی ہیں؟ میں نے سنا ہے کہ یہ عزیٰ لات اور نائلہ وغیرہ بتوں کے نام ہیں جن کی کسی زمانے میں پوجا کی جاتی تھی لیکن آج کل نائلہ نام لڑکیوں کا بڑے شوق سے رکھا جا رہا ہے کیا شرعاً نائلہ نام رکھنا جائز ہے؟

ج ...... جی ہاں! عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں عطیہ 'سخی' حاصل کرنے والی' یہ بعض صحابیات کا بھی نام تھا (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا بھی) اگر یہ ناجائز ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تبدیل کرنے کا حکم فرماتے۔

الرحمان کسی انجمن کا نام رکھنا

س ...... ہمارے علاقہ میں ایک "الرحمٰن فلاحی سوسائٹی" نامی ایک انجمن قائم ہوئی۔ یہ انجمن دینی اور فلاحی کام انجام دیتی ہے۔ بتلایئے "الرحمان" کسی انجمن کا نام رکھنا جائز ہے۔

ج ...... الرحمٰن اللہ تعالیٰ کا خاص نام ہے' کسی فرد یا انجمن کا یہ نام رکھنا جائز نہیں۔

اپنے نام کے ساتھ حافظ لگانا

س ...... اگر کوئی لڑکی یا لڑکا حافظ ہو اور اپنے نام کے آگے حافظ لگا سکتا ہے یا

نہیں جیسے ارم نام ہے تو حافظہ ارم لکھ سکتی ہے یا کہہ سکتی ہے یا نہیں؟
ج ...... اگر ریا کاری مقصود نہ ہو تو جائز ہے۔

اپنے نام کے ساتھ شاہ لکھنا یا کسی کو شاہ جی کہنا کیسا ہے

س ...... ایک حدیث میں نے پڑھی تھی، کمی بیشی اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے نام کے ساتھ شاہ لکھے یا کہلوائے جیسے شاہ جی، شاہ صاحب وغیرہ تو وہ شخص گناہ گار ہوگا کیونکہ یہ نام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی زیب دیتا ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟
ج ...... حدیث میں "شاہنشاہ" کہلوانے کی ممانعت آئی ہے جس کے معنی ہیں "بادشاہوں کا بادشاہ"۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ سید وغیرہ کو جو شاہ صاحب کہتے ہیں اس کی ممانعت نہیں۔

سید کا مصداق کون ہے؟

س ...... جناب عالی! میں آپ کا اسلامی صفحہ پابندی سے پڑھتا ہوں۔ مسائل اور اس کا حل پڑھ کر میری دینی معلومات میں بڑا اضافہ ہوا۔ میرے ذہن میں بھی ایک سوال ہے جس کا حل چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ جناب تسلی بخش جواب سے تمام قارئین کی معلومات میں اضافہ فرمائیں گے۔ اسلام سے قبل ہندوستان میں بت پرست قوم آباد تھی جو کہ اپنے عقائد کے اعتبار سے چار ذاتوں میں بٹی ہوئی تھی (۱) برہمن (۲) چھتری (۳) ویش (۴) شودر۔ پھر ان میں بھی درجہ بندی تھی کوئی اونچا کوئی نیچا، اس بناء پر ایسی برہمن کے نام کے ساتھ اس کی شناخت کا کوئی لفظ شامل ہوتا ہے جیسے دو بے۔ تربیدی، چوبے وغیرہ جس وقت ہندوستان میں اسلام کا ظہور ہوا، اور لوگ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے مسلمان ہونے لگے، مگر اسلام قبول کرنے کے باوجود ان میں ہندوانہ ذہنیت باقی

رہی جو کہ آج تک مسلمان کسی نہ کسی شکل میں ہندوؤں کے رسم ورواج کو اپنائے ہوئے ہین۔ چنانچہ ہندوؤں کی طرح مسلمانوں نے بھی چار ذاتیں بنا لیں۔ برہمن کے مقابلہ میں سید۔ چھتری کے مقابلہ میں پٹھان اور بقیہ لوگ کوئی شیخ ہے کوئی مغل۔ سید کے دو طبقے ہیں سنی سید' شیعہ سید۔ پھر ان میں مزید درجہ بندی ہے جو کہ ہر سید اپنے نام کے ساتھ شناخت کے لئے کوئی لفظ استعمال کرتا ہے۔ جیسے صدیقی' فاروقی' عثمانی' علوی' جعفری وغیرہ۔ ایک صاحب نے مجھے بتایا کہ میرا تعلق ایک ایسے گروہ سے ہے جو ہندوستان میں شراب کی تجارت کرتا تھا۔ سب لوگ اجتماعی حیثیت سے مسلمان ہو گئے بعد کو خیال آیا کہ ہم کون سے مسلمان ہیں سب نے فیصلہ کیا کہ ہم لوگ صدق دل سے مسلمان ہوئے ہین اس لئے ہم سب صدیقی مسلمان ہیں اسی وجہ سے میں اپنے کو صدیقی لکھتا ہوں۔ اب میں اصل مدعا بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ۔

ایک موقعہ پر لفظ سید پر بات ہو رہی تھی تو میرے ایک دوست (جو کہ اسکول ماسٹر ہیں) نے کہا ایوب صاحب آپ بھی سید ہیں۔ میں نے کہا میں تو سید نہیں ہوں۔ تو انہوں نے ایک موٹی سی کتاب لاکر مجھ کو دی اور کہا کہ اس کو پڑھیے۔ یہ کتاب کراچی کے ایک صاحب نے لکھی ہے اور غالبًا دو مرتبہ چھپ چکی ہے۔ اس میں لفظ سید پر بڑی تحقیق کی گئی ہے۔ اس میں بتایا ہے کہ لفظ سید نہ تو خاندانی ہے اور نہ نسلی یہ لفظ اسلام سے قبل عرب میں استعمال ہوتا تھا۔ سید کے معنی سردار کے ہیں۔ خاندان کے سربراہ کو سید کہتے تھے۔ یہود ونصاریٰ سب ہی اس لفظ کو استعمال کرتے تھے۔ ہر ایک زبان میں کوئی نہ کوئی لفظ عزت واحترام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ انگریزی میں مسٹر اور ہندی میں شری مان۔ اردو میں جناب عالی ومحترم۔ بطور ثبوت انہوں نے ایسے مضامین اور کتابیں دکھائیں جہاں لفظ سید استعمال ہوا ہے' کتابوں کے نام ومصنفین کے ناموں کے ساتھ کہیں لفظ سید استعمال ہوا ہے۔ کسی جگہ لفظ سید احترام وبزرگی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ سید خاندان اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ میں نے

سنا ہے کہ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی نہیں کرتے ہیں کہ ان کو کوئی اصل سید لڑکا نہیں ملتا ہے۔اب مندرجہ بالا وضاحت کے بعد میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اسلامی احکامات کی روشنی میں۔

اول: جبکہ لفظ سید نہ خاندانی ہے نہ نسلی تو ہر مسلمان جو کہ اس کا مستحق ہے اس کے نام کے ساتھ لفظ سید استعمال ہو سکتا ہے یا نہیں جبکہ ہر مسلمان ایک دوسرے کا بھائی ہے اور اونچ نیچ کی قرآن نے نفی کر دی ہے۔

دوم: جو لوگ اپنی تعریف خود کرتے ہیں یعنی سید کہہ کر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ میں سردار ہوں' عزت دار ہوں اور قابل احترام ہوں' بزرگ ہوں۔ خواہ اس کا کردار کچھ ہی ہو۔کیا یہ درست ہے' اس کے لئے کیا حکم ہے۔

سوم: جو لوگ سید کا بہانہ کرکے لڑکیوں کی شادی نہیں کرتے ایسے لوگوں کے لئے کیا حکم ہے۔

ج ...... آپ کے سوال میں چند امور قابل تحقیق ہیں۔

اول: آنحضرت ﷺ کی محبت ہر مسلمان کا جزو ایمان اور آپ ﷺ کی ذات تمام اہل ایمان کے لئے سب سے بڑھ کر محبوب و محترم ہے جیسا کہ ارشاد ربانی:۔

النبی اولی بالمومنین من انفسھم و ازواجہ امھاتھم اور حدیث لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ سے واضح ہے اور آپ ﷺ سے محبت کا لازمی نتیجہ آپ ﷺ کے متعلقین سے محبت ہے۔جس درجہ کا تعلق ہو گا اسی درجہ کی محبت بھی ہوگی۔

دوم: ہر شخص کو طبعاً اپنی اولاد سے محبت ہوتی ہے' پس آنحضرت ﷺ کی آل واولاد سے محبت رکھنا بھی اہل ایمان کے لئے تقاضائے ایمان ہے اور متعدد نصوص میں اس کا حکم بھی ہے۔

سوم: جس طرح بادشاہ کی اولاد شہزادے شہزادیاں کہلاتے ہیں۔اسی طرح سید الرسل ﷺ کی اولاد کو "سید" کہا جاتا ہے اور یہ لفظ آنحضرت ﷺ نے سبطین کریمین۔ رضی اللہ عنہما کے لئے خود استعمال فرمایا ہے۔چنانچہ حضرت حسن

رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: "ابنی ھذا سید" اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے حق میں فرمایا: "سید اشباب اھل الجنة" اگر آنحضرت ﷺ نے یہ لفظ نہ بھی استعمال فرمایا ہوتا تب بھی آپ ﷺ کی اولاد کو اپنا آقا اور سردار سمجھنا ہمارا فرض تھا کہ آقا کی اولاد بھی آقا کہلاتی ہے یہی معنی سید کے ہیں۔

چہارم: کسی شخص کا آنحضرت ﷺ کے خاندان میں پیدا ہونا ایک غیر اختیاری فضیلت ہے جو لائق شکر تو بلاشبہ ہے مگر لائق فخر نہیں۔کیونکہ آپ کے نسب اور نسبت کی ذمہ داریاں بھی بہت نازک ہیں اولاد اپنے باپ کی جانشین اسی وقت کہلاتی ہے جبکہ اس کے نقش قدم پر ہو' جو شخص شہزادہ ہو کر چوہڑوں والے کام کرے وہ چوہڑوں سے بد تر سمجھا جاتا ہے بلکہ اس کے نسب میں بھی شبہ ہو جاتا ہے۔کہ اس کا نسب واقعۃً بادشاہ سے ثابت بھی ہے یا نہیں۔اسی طرح جو لوگ آنحضرت ﷺ کے خاندان میں پیدا ہو کر گندے عقائد 'گندے اعمال اور گندے اخلاق میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی حالت زیادہ خطرناک ہے' اور ان کے بارے میں اندیشہ ہے کہ پسر نوح علیہ السلام کی طرح ان کے حق میں بھی "انه لیس من اهلك انه عمل غیر صالح" نہ فرما دیا جائے۔چنانچہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے قریش سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا

وأنتم الا تسمعون (ان اولياؤه إلا المتقون) فان كنتم اوليك فذاك وإلا فانظر وايأتى الناس بالاعمال يوم القيامة وتأتون بالأثقال فنعرض عنكم ثم رفع يديه فقال يا ايها الناس إن قريشاً اهل امانة فمن بغاهم العواثر اكبه الله بمنخريه قالها ثلاثا (مجمع الزوائد ص ۲۶ ج ۱۰)

"کیا تم یہ نہیں سن رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے دوست صرف متقی اور پرہیز گار لوگ ہیں' پس اگر تم بھی متقی اور پرہیز گار ہو تب تو ٹھیک ہے' ورنہ دیکھو! ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن دوسرے لوگ تو اعمال لے کر آئیں اور تم بوجھ لاد کر آؤ۔جس کے نتیجہ میں ہم تم سے منہ موڑلیں۔پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔لوگو! بے شک

قریش اہل امانت ہیں پس جو شخص ان سے خیانت کریگا اور ان کی لغزشیں تلاش کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نتھنوں کے بل اوندھا کر دیں گے"۔ (مجمع الزوائد ص ۲۶ ج ۱۰)

پس سیدوں کو اپنے عقائد' اعمال اور اخلاق واحوال کا جائزہ لیکر دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنے جد امجد سید الکائنات ﷺ سے کس قدر مناسبت رکھتے ہیں' نصاریٰ کی شکل وصورت اور وضع وقطع اپنا کر اور بدکاروں اور بدقماشوں کے اخلاق واعمال اختیار کر کے سید کہلانا لائق شرم ہے۔

پنجم: یہ گفتگو تو ان حضرات کے بارے میں ہے جو صحیح النسب سید ہیں لیکن اس دور میں بہت سے جعلی سید بنے ہوئے ہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ نے ایک ایسے ہی سید کے بارے میں مزاحاً فرمایا تھا: "بھئی ہم تو قدیم سے سید چلے آتے ہیں ہمارے سید ہونے میں تو شبہ ہو سکتا ہے کہ خدا جانے سید ہیں بھی یا نہیں' مگر فلاں صاحب کے سید ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ وہ تو میری آنکھوں کے سامنے سید بنا ہے"۔

یہ جعلی سید کئی جرائم کے مرتکب ہیں۔ اول: اپنے نسب کا تبدیل کرنا۔ جس پر دوزخ کی وعید ہے۔ حدیث میں ہے:

"من ادعی الی غیر ابیہ ..... فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ – و الناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل" (مشکوۃ ص ۲۳۹)

ترجمہ: "جس نے اپنا نسب تبدیل کیا...... اس پر اللہ کی لعنت' فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ فرض قبول ہو گا نہ نفل"۔ (مشکوۃ ص ۲۳۹)

ان لوگوں کا دوسرا جرم آنحضرت ﷺ کی طرف محض جھوٹی نسبت کرنا ہے اور آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت، کرنا بدترین گناہ اور ذلیل ترین حرکت ہے۔ تیسرے ان لوگوں کا مقصد محض جھوٹا فخر ہے اور فخر وتعلی' خالق

ومخلوق دونوں کی نظر میں رذالت اور کمینگی کی علامت ہے۔چوتھے یہ لوگ اپنے رذیل اخلاق واعمال کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی ذریت طیبہ کے لئے ننگ وعار اور بدنامی کا باعث بنتے ہیں اور لوگ ان کو دیکھ کر یوں سمجھتے ہیں کہ سید (نعوذ باللہ) ایسے ہی ہوتے ہیں۔

ششم: مگر ان نقلی اور جعلی سیدوں کی وجہ سے ہمارے لئے یہ جائز نہیں ہوگا کہ ہم اولاد رسول ﷺ کی توہین وگستاخی کریں۔ایک بزرگ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک بار ان سے کسی صاحب نے اپنی کوئی ضرورت وحاجت مندی ذکر کی اور کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اولاد میں سے ہوں۔مجھ سے تعاون فرمایئے ان کے (بزرگ) منہ سے بے ساختہ نکل گیا کہ اس کی کیا دلیل ہے کہ تم اولاد رسول (ﷺ) ہو' وہ صاحب اس کا کیا جواب دیتے؟ خاموش رہ گئے۔رات کو وہ بزرگ خواب دیکھتے ہیں کہ میدان محشر قائم ہے اور لوگ شفاعت کے لئے آنحضرت ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہو رہے ہیں یہ بزرگ بھی حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کا امتی ہوں میری بھی شفاعت فرمایئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے امتی ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اگر میری اولاد کا اولاد ہونا بغیر دلیل کے قابل تسلیم نہیں تو تمہارا امتی ہونا بغیر دلیل کے کیسے تسلیم کیا جائے؟ اس بزرگ کو اپنی غلطی پر تنبیہ ہوئی۔اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی۔

بہت سے لوگ آنحضرت ﷺ کے ازواج واحباب (رضی اللہ عنہم) کے حق میں گستاخیاں کرتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں اب بعض لوگ آنحضرت ﷺ کی آل واولاد کی بے ادبی کرنے لگے ہیں۔جن صاحب کی موٹی سی کتاب کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔مجھے ان صاحب کے بارے میں معلوم ہے کہ اس کا تعلق بھی اسی گروہ سے ہے اور یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی آل واولاد کے خلاف نفرت وبغض کا اظہار کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔ جن کا عقل وایمان سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔میں آپ سے مودبانہ

ومخلصانہ التماس کروں گا کہ آپ اس گرداب میں مبتلا نہ ہوں۔ ”سید“ اگر سردار کو کہتے ہیں تو خود ہی سوچئے کہ ہمارے آقا ﷺ کی اولاد ہماری سردار نہیں تو کیا ہے؟ پس اگر ان کو اصطلاح عرفی کے طور پر سید کہا جائے تو ناگواری کی وجہ کیا ہے؟ کیا ہمارے آقا ﷺ کی اولاد ہمارے لئے لائق احترام نہیں؟ اگر ہم ان کو احتراماً سید کہتے ہیں تو آخر یہ کس دلیل عقلی یا شرعی سے ممنوع ہے؟

ہفتم: اللہ تعالیٰ نے برادریاں، خاندان، قومیں، ذاتیں خود بنائی ہیں۔ جیسا کہ خود فرمایا ہے۔ ”وجعلنا کم شعوباً وقبائل“ اور اس میں بہت سی مصلحتیں رکھی ہیں جن کی طرف ”لتعارفوا“ کے لفظ سے اشارہ فرمایا ہے اور اس میں شک نہیں کہ صفات واخلاق اور ملکات بیشتر اباً عن جدٍ منتقل ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بعض خاندان اپنی خاندانی روایات اور اخلاق وصفات کی بنا پر ممتاز سمجھے جاتے ہیں اور دوسرے بعض خاندان اس اخلاقی معیار کو قائم کرنے سے قاصر رہتے ہیں، یہ بات روز مرہ مشاہدہ کی ہے۔ جس پر کسی استدلال کی ضرورت نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے بھی بعض خاندانوں کے تفوق کو برقرار رکھا ہے چنانچہ مشہور ارشاد ہے ”انسانوں کی بھی کانیں ہیں جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ جاہلیت میں شریف ومعزز تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ومعزز ہوں گے۔ جب کہ دین کا فہم حاصل کرلیں“۔ اس ارشاد میں آپ نے خاندانوں کو سونے چاندی کی کانوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے کہ بعض کانیں اعلیٰ اور عمدہ ہوتی ہیں اور بعض ناقص اور گھٹیا۔ علاوہ ازیں آپ نے خاندان قریش کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ جو حدیث کے ہر طالب علم کو معلوم ہیں۔

ہشتم: بعض خاندانوں کا بعض سے اعلیٰ واشرف ہونا تو عقلاً وشرعاً مسلم ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں دو سنگین غلطیاں، کی جاتی ہیں، اول یہ کہ بعض لوگ خاندانوں کو غرور اور فخر کا ذریعہ سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت

وکرامت کی چیز خاندان نہیں۔ بلکہ آدمی کا ذاتی نامہ عمل ہے جیسا کہ "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" میں صراحتاً بیان فرمایا ہے پس ذاتی اعمال سے قطع نظر کر کے کسی شخص کا سید، قریشی، ہاشمی، صدیقی، فاروقی ہونے پر فخر کرنا اور ان نسبتوں کو فخر کے طور پر اپنے نام کے ساتھ چسپاں کرنا اس کی حماقت اور مردودیت کی علامت ہے احادیث شریفہ میں نسب پر فخر کرنے کی شدید مذمت آئی ہے۔

دوسری غلطی اس کے برعکس یہ کی جاتی ہے کہ معزز خاندانوں کی توہین وتنقیص کی جاتی ہے اور دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ اسلام میں نسب اور خاندان کوئی چیز ہی نہیں، یہ بات اس حد تک تو صحیح ہے کہ قرب عند اللہ میں خاندان کو کوئی دخل نہیں بلکہ اس کا مدار اعمال صالحہ پر ہے ایک شخص گھٹیا خاندان میں پیدا ہو کر اپنی محنت وریاضت اور اعمال صالحہ کی بدولت ولایت کے اعلیٰ ترین مقامات طے کر سکتا ہے اور دوسرا شخص اعلیٰ ترین خاندان میں پیدا ہو کر اپنی بدعملی، وبدکرداری کی وجہ سے جہنم کا کندہ بن سکتا ہے۔ شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا کہ بیٹا! عمل کر، قیامت کے دن یہ پوچھا جائے گا کہ تو کیا کما کر لایا۔ یہ نہیں پوچھیں گے کہ تیرا نسب نامہ کیا تھا۔ الغرض کسی فرد کی فضیلت وبزرگی کا مدار خاندان پر نہیں۔ بلکہ علم وعمل اور زہد وتقویٰ پر ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے دنیوی مصالح کے لئے خاندان اور شعوب وقبائل بنائے ہیں اور ان پر کفو وغیرہ کے بعض مسائل بھی جاری ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت ﷺ کے خاندان کے لئے زکوۃ حلال نہیں۔ اس لئے خاندانوں کا انکار کرنا اور شریف خاندانوں کی فضیلت کو پامال کرنا غلط ہے۔ درحقیقت اس کا منشا بھی کبر ہے۔

نہم: خاندانوں پر فخر اور غرور کا ایک شعبہ یہ ہے کہ سید خاندان کی لڑکی کا غیر سید لڑکے سے نکاح جائز نہیں سمجھا جاتا حالانکہ والدین کی رضامندی سے سید

لڑکی کا نکاح کسی بھی مسلمان سے ہوسکتا ہے البتہ والدین کی رضامندی کے بغیر' چونکہ بہت سی خاندانی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں' اس لئے غیر کفو میں لڑکی کا والدین کی رضامندی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔ تاریخ کی کتابوں میں ہے کہ سادات کے جد امجد حضرت علی بن حسین (رضی اللہ عنہما) نے جو زین العابدین کے لقب سے مشہور ہیں اپنے غلام کو آزاد کر کے اپنی ہمشیرہ کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا اور اپنی باندی کو آزاد کر کے اپنا نکاح اس سے کر لیا۔ اموی خلیفہ ہشام بن عبد الملک نے ان کو پیغام بھیجا کہ آپ نے خاندان قریش کی ناک کاٹ دی۔ آپ کی ہمشیرہ کے لئے اعلیٰ خاندان میں رشتے مل سکتے ہیں' مگر آپ نے اسے ایک غلام کے حبالہ عقد میں دیدیا اور آپ کو اپنے لئے اونچے سے اونچا رشتہ مل سکتا تھا مگر آپ نے ایک باندی کو آزاد کر کے بیوی بنالیا۔

جواب میں حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا۔ ''تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے''۔ (یہ قرآن کریم کی آیت کا ایک ٹکڑا ہے) آنحضرت ﷺ نے زید بن حارثہ کو آزاد کر کے اپنی (پھوپھی زاد) بہن (حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) کا عقد ان سے کر دیا۔ اور حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کو آزاد کر کے ان سے اپنا عقد کر لیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کو زندہ کیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ کے سوالنامہ کے جواب میں یہ مختصر اشارات کافی ہوں گے۔

و للہ الحمد اولاً و آخراً

اچھے' برے ناموں کے اثرات

س ...... شریعت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ کسی کے نام کا اس شخصیت پر اثر ہوتا ہے؟ مثال کے طور پر ''زید'' کے حالات خراب ہیں اب وہ اپنا نام بدل لیتا ہے توکیا اس کے نام بدلنے سے اس کی شخصیت پر اثر پڑے گا؟

ج ...... اچھے نام کے اچھے اثرات اور برے نام کے برے اثرات تو بلاشبہ ہوتے ہیں۔ اسی بناء پر اچھا نام رکھنے کا حکم ہے، لیکن زید تو برا نام نہیں کہ اس کی وجہ سے زید کے حالات خراب ہوں اور نام بدل دینے سے اس کے حالات درست ہو جائیں۔ اس لئے آپ کی مثال درست نہیں۔

"اصحاب اور صحب" دونوں الفاظ ہم معنی ہیں

س ...... ریڈیو پاکستان اور ٹیلی ویژن پر کورس کی صورت میں درود شریف پڑھا جاتا ہے اس کے تمام الفاظ یہ ہیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارك وسلم. براہ کرم مطلع کریں کہ اصحابہ اور صحبہ دونوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے یا تمام اصحاب کے لئے جمع کے صیغہ میں لفظ اصحابہ کا استعمال درست ہوگا۔ آپ کے جواب پر ریڈیو پاکستان اور ٹیلی ویژن کو توجہ دینی چاہئے؟

ج ...... "صحبہ" اور "اصحابہ" دونوں لفظ صحیح ہیں اور دونوں کا ایک ہی مطلب ہے، یہ دونوں لفظ جمع کے صیغے ہیں۔

کیا کسی شخص کو وکیل کہنا غلط ہے

س ...... ایک صاحب فرماتے ہیں کہ پڑوسی ملک بھارت میں وکیل کو "بھاڑو" اور بیرسٹر کو "مہا بھاڑو" کہا جاتا ہے لہٰذا ہم تمہیں بھی یہی کہیں گے۔ عرض کیا کہ وہاں کی بات چھوڑیں، وہاں تو بت پرستی بھی ہوتی ہے، جو ہمارے مذہب میں ناجائز ہے جو الفاظ نازیبا آپ استعمال فرما رہے ہیں وہ تو ہمارے ہاں بہت ہی برے معنی میں لئے جاتے ہیں، یعنی فاحشہ عورتوں کی ناجائز کمائی کھانے والے لوگ۔ ہمارے ہاں تو نکاح کے وقت دولہا اور دلہن کے بھی وکیل ہوتے ہیں۔ آیت قرآنی میں وکیل اس طرح آیا ہے۔ "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" اور

ہمیں اس کی پیروی کرتے ہوئے ایک بہتر مددگار بننے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ تو وہ صاحب میرے بارے میں فرماتے ہیں "تم کفر کے مرتکب ہو رہے ہو جو صفت خدا نے اپنے لئے رکھی ہے اسے خود سے منسوب کرتے ہو" (واضح رہے کہ میرا ہرگز یہ مطلب نہیں میرا مطلب خدا کی پیروی ہے) صاحب اگر خدا اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجیں اور ایمان والوں کو بھی اس کا حکم ہو اور ہم بھی درود بھیجیں تو وہ کام جو اللہ پاک نے کیا وہی ہم نے بھی کیا مگر اطاعت ربی میں کیا' نہ کہ توبہ توبہ نعوذ باللہ کوئی اللہ میاں کی ہمسری میں؟ (اللہ معاف فرمائے) پھر اگر "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" کی پیروی میں ہم بہتر وکیل اور بہتر مددگار بننے کی کوشش کریں تو پناہ بخدا! کیا واقعی ان حضرت کی رائے میرے لئے صحیح ہے؟ مجھے کس طرح توبہ کرنی چاہئے اور مجھے تو اپنی یہ بات غلط نہیں لگتی کہ جہاں الحاد شرک اور بت پرستی ہوتی ہو ہمیں وہاں کی بات نہیں ماننی چاہئے۔

ج ...... اللہ تعالیٰ کے پاک نام دو طرح کے ہیں ایک وہ جن کا اطلاق کسی دوسرے پر جائز نہیں اور دوسرے وہ جن کا اطلاق کسی دوسرے پر بھی جائز ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا نام الرؤف بھی ہے۔ الرحیم بھی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں یہ صفات رسول اللہ ﷺ کے لئے بھی ذکر کی گئی ہیں' اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ایک نام "الوکیل" بھی ہے' اس کا استعمال دوسروں کے لئے بھی جائز ہے۔ اگرچہ دونوں جگہ کے مفہوم میں وہی فرق ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان ہے۔ پس آپ کا موقف صحیح ہے اور ان صاحب کا موقف غلط ہے۔

کنیّت کو بطور نام استعمال کرنا

س ...... میرا نام ابوبکر ہے۔ ایک دفعہ ایک عالم صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ تو کوئی نام نہیں۔ صرف کنیت ہے۔ برائے

مہربانی شریعت کی رو سے مجھے مشورہ دیجئے کہ میں اپنا نام تبدیل کر لوں یا نام بڑھا دوں یعنی نام کے بعد ابوبکر استعمال کروں۔

ج ...... کنیت کو بھی تو بطور نام کے استعمال کیا جا سکتا ہے آپ کا نام صحیح ہے۔ بدلنے کی ضرورت نہیں۔

ابو القاسم کنیّت رکھنا

س ...... ہمارے شہر میاں چنوں میں ایک شخص ہے جس کا نام صوفی محمد بشیر ہے' وہ عطریات کا کام کرتا ہے' اس نے ایک مدرسہ بھی بنایا ہوا ہے' اس نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام "اسرار ابراھیمیہ" ہے اس کتاب پر انہوں نے اپنی کنیت ابو القاسم لکھی ہے یعنی بمعہ نام کے یوں لکھا ہے۔ ابو القاسم صوفی محمد بشیر' ان کے مدرسہ کی جانب سے جو اشتہار نکلتا ہے اس پر کنیت ابو القاسم لکھا ہوتا ہے اور میں نے سنا ہے کہ ابو القاسم کنیت صرف حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے 'کوئی اپنی کنیت ابو القاسم نہیں رکھ سکتا۔

برائے مہربانی احادیث سے ثابت کریں کہ ابو القاسم کنیت صرف حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے یا نہیں۔ حضور کے علاوہ اور کوئی بھی اپنی کنیت ابو القاسم رکھ سکتا ہے؟

ج ...... مشکوۃ شریف میں ص ۴۰۷ کے حاشیہ میں مرقاۃ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی کنیت پر ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت جمہور سلف اور فقہاء امصار کے نزدیک آپ ﷺ کی حیات تک محدود تھی۔ آپ ﷺ کے بعد اس کی اجازت ہے۔ البتہ امام شافعی اور اہل ظاہر اب بھی ممانعت کے قائل ہیں۔

اپنے نام کے ساتھ صدیقی یا عثمانی بطور تخلص رکھنا

س ...... اگر کوئی شخص اپنے نام کے ساتھ تخلص صدیقی یا فاروقی' عثمانی یا علوی

شجرۂ نسب کے حساب سے نہیں‘عقیدت ومحبت کی وجہ سے ملاتا ہے۔مثلاً غلام سرور صدیقی نام کے ساتھ ملانا جائز ہے یانہیں‘عقیدت ومحبت کی وجہ سے؟

ج ...... عقیدت ومحبت کے اظہار کے لئے کسی بزرگ کی طرف نسبت کرنے کا تو مضائقہ نہیں‘ لیکن صدیقی یا فاروقی وغیرہ کہلانے میں تلبیس وتدلیس پائی جاتی ہے۔سننے والے یہی سمجھیں گے کہ حضرت کو ان بزرگوں سے نسبی تعلق ہے اور غلط نسب جتانا حرام ہے۔اس لئے یہ بھی درست نہ ہو گا۔

لقب اور تخلص رکھنا شرعاً کیسا ہے

س ...... ایک حدیث نظر سے گذری جو حسب ونسب کے بارے میں کچھ اس طرح ہے جیسے کوئی شخص شیخ صدیقی نہیں‘مگر اپنے آپ کو صدیقی لکھے۔یا قریشی نہیں ہے‘ اپنے آپ کو قریشی کہے یا نسباً انصاری نہیں ہے اور اپنے آپ کو انصاری کہے یا سید نہیں ہے‘ سید کہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے باپ کی نسبت چھوڑکر کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے تو جنت اس پر حرام ہے۔(مسلم‘ بخاری‘ ابوداؤد)

مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں اگر شاعر‘مصنف‘ آرٹسٹ‘ ادیب اور دوسرے مختلف حضرات شوقیہ اپنا تخلص پروانہ‘ ناز‘ آسی‘ ناشاد وغیرہ رکھ لیتے ہیں کیا یہ بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔

ج ...... یہ حدیث نسب تبدیل کرنے سے متعلق ہے‘کسی لقب یا تخلص کے اختیار کرنے کی (بشرطیکہ وہ بذات خود غلط نہ ہو) اس میں ممانعت نہیں۔

اپنے نام کے ساتھ غیرمسلم کے نام کو بطور تخلص رکھنا

س ...... اگر کوئی آدمی اپنے نام کے ساتھ تخلص کے لئے کسی ہندو کے نام پر نام رکھ لے تو کیا یہ درست ہے اسلام کی روشنی میں؟

ج ...... جو نام ہندوؤں کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو کسی مسلمان کے نام کا جز بنانا صحیح نہیں۔

ستاروں کے نام پر نام رکھنا اور خاص پتھر پہننا

س ...... یہ فرمایئے کہ یہ ستارگان دیکھ کر مثلاً ستارہ عطارد' برج سنبلہ پر نام رکھا جاتا ہے اور پھر پتھر لاجوردی' نیلم' زرقون' وغیرہ پہنانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ یہ شرعی طور پر کہاں تک جائز ہے اور اس کی کیا حیثیت ہے؟

ج ...... ان چیزوں پر یقین کرنا بے خدا قوموں کا کام ہے' ایک مسلمان کو ان چیزوں پر اعتماد کرنے کی ممانعت ہے۔

کیا خدا اللہ تعالیٰ کا نام مبارک ہے

س ...... قرآن کریم کی سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۸۰ میں ارشاد ربانی ہے:
"اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کیلئے ہیں سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں جن میں خدا نام نہیں ہے۔ لہٰذا آپ قرآن کریم کی رُو سے یہ بتائیں کہ خدا کہہ کر پکارنا کہاں تک درست ہے؟ نہایت ممنون ہوں گا۔

ج ...... یہ تو ظاہر ہے کہ 'خدا' عربی زبان کا لفظ نہیں' فارسی لفظ ہے جو عربی لفظ 'رب' کے مفہوم کو ادا کرتا ہے 'رب' اسماء حسنیٰ میں شامل ہے اور قرآن وحدیث میں بار بار آتا ہے' فارسی اور اردو میں اسی کا ترجمہ 'خدا' کے ساتھ کیا جاتا ہے' اس لئے 'خدا' کہنا صحیح ہے اور ہمیشہ سے اکابر امت اس لفظ کو استعمال کرتے آئے ہیں۔

لفظ خدا کے استعمال پر اشکالات کا جواب

س ...... روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۷/ اگست ۹۲ء (اسلامی صفحہ اقراء) میں بعنوان ''اللہ تعالیٰ کیلئے لفظ خدا کا استعمال'' ایک سائل کا سوال اور آپ کا یہ جواب نظر سے گزرا کہ اسم ذات اللہ کا ترجمہ لفظ خدا سے کیا جاسکتا ہے۔ آپ کے اس موقف پر مختصر معروضات پیش خدمت ہیں۔

آپ کی یہ بات تو درست ہے کہ ''قرآن کریم کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کیا جاتا ہے'' لیکن اس سے آپ کا یہ نتیجہ نکالنا کہ اسم ذات کا بھی ترجمہ کیا جاسکتا ہے' درست نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں مذکورہ تمام انبیاء ورسل کے ذاتی ناموں کا کوئی ترجمہ ہرگز نہیں کیا جاتا ہے لہٰذا ان کے اسمائے گرامی کو تراجم میں جوں کا توں قائم رکھا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ انبیاء اور رسل کے علاوہ بھی جو دیگر انسانوں کے ذاتی نام قرآن پاک میں بیان ہوئے ہیں' ان تک کا ترجمہ بھی نہیں کیا جاتا ہے۔ آپ خود بھی تو انسانی اسمائے ذات کا کوئی ترجمہ نہیں فرماتے ہیں۔

جب صورت یہ ہو کہ قرآن کریم میں مذکور ایک عام انسان تک کے ذاتی نام کا ترجمہ جائز نہ ہو تو آخر مالک کل کائنات کے عظیم ترین ذاتی نام ''اللہ'' کا ترجمہ خدا' بھگوان یا گاڈ کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟ پھر یہ کہ قرآن سے قطع نظر پوری دنیا میں بھی یہی اصول رائج ہے کہ ذاتی ناموں کا ترجمہ کسی بھی زبان میں ہرگز نہ کیا جائے۔

محترم! ذرا سوچیے کہ جہاں عام انسان تک کے ذاتی نام کا اس قدر اہتمام واحترام ہو' وہاں تمام انسانوں کے خالق اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام کا ترجمہ خدا کرکے اسم اعظم ''اللہ'' کے ساتھ کتنی بڑی جسارت 'کتنی بڑی توہین اور کتنی بڑی بے حرمتی نادانستہ طور پر کی جاتی ہے۔ لہٰذا اس سنگین غلطی کا ازالہ ضروری ہے تاکہ اسم ذات ''اللہ'' کو صرف اور صرف اللہ ہی کہا اور لکھا جائے۔

مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے موقف پر نظر ثانی فرمائیں اور صحیح موقف "جنگ" میں ضرور شائع فرما دیں تاکہ آپ کے تمام قارئین کرام بھی اصلاح کریں۔

ج ...... آپ کا سارا خط اس غلط مفروضے پر مبنی ہے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کے اسم ذات "اللہ" کا ترجمہ لفظ خدا سے کیا جا سکتا ہے حالانکہ یہ مفروضہ ہی غلط ہے اور غلط فہمی پر مبنی ہے۔ میں نے سائل کے جواب میں یہ لکھا تھا کہ "اگر اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں میں سے کسی نام کا دوسری زبان میں ترجمہ کر دیا جائے تو اسکے ناجائز ہونے کی کیا دلیل ہے؟"

میں نے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی نام کا ترجمہ کرنے کو لکھا ہے۔ تعجب ہے کہ آپ جیسا فہیم آدمی اس کا مطلب یہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اسم ذات "اللہ" کا ترجمہ کرنے کو صحیح قرار دیا ہے۔ "اللہ" حق تعالیٰ شانہ' کا اسم ذات ہے اس کا ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا نہ کوئی عاقل اسکے ترجمہ کو صحیح کہہ سکتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کے دیگر اسمائے حسنیٰ کے ترجمہ کو لکھا ہے اور یہ کہ "خدا" کا لفظ اسمائے حسنیٰ مبارکہ میں سے کسی لفظ کا ترجمہ ہے۔

اب وضاحت سے لکھتا ہوں کہ لفظ "خدا" حق تعالیٰ شانہ' کے اسم ذات "اللہ" کا ترجمہ نہیں' لفظ "خدا" فارسی کا لفظ ہے جس کے معنی مالک' صاحب' آقا اور واجب الوجود کے ہیں' غیاث اللغات میں ہے۔

> "خدا بالضم بمعنی مالک وصاحب۔ چوں لفظ خدا مطلق باشد بر غیر ذات باری تعالیٰ اطلاق نکند مگر در صورتے کہ بچیزے مضاف شود' چوں کہ خدا' وده خدا۔ وگفتہ اند کہ خدا بمعنی خود آئندہ است' چہ مرکب است از کلمہ' خود وکلمہ "آ" کہ صیغہ امراست از آمدن' وظاہر است کہ امر بترکیب اسم معنی اسم فاعل پیدا می کند' وچوں حق تعالیٰ بظہور خود بدیگرے محتاج نیست لہٰذا بایں صفت خوانند۔ از رشیدی' وخیابان وخان

آرزو در سراج اللغات نیز از علامہ دوانی سو امام فخر الدین رازی ہمیں نقل کردہ"۔

ترجمہ ...... لفظ خدا (خاکی پیش کے ساتھ) مالک اور صاحب کے معنی میں ہے۔ جب لفظ "خدا" مطلق ہو تو حق تعالیٰ شانہ کے علاوہ کسی دوسرے پر نہیں بولتے۔ مگر جس صورت میں کہ کسی چیز کی طرف مضاف ہو۔ مثلاً کہ خدا' دہ خدا۔ اور علماء نے کہا ہے کہ لفظ خدا کے اصل معنی ہیں خود ظاہر ہونے والا (یعنی جس کا وجود ذاتی ہو' کسی دوسرے کا محتاج نہ ہو) کیونکہ خدا کا لفظ دو لفظوں سے مرکب ہے۔ "خود" اور "آ" اور ان کا لفظ آمدن سے امر کا صیغہ ہے اور فارسی کا قاعدہ ہے کہ امر کا صیغہ کسی اسم کے ساتھ مل کر اسم فاعل کے معنی دیتا ہے' چونکہ حق تعالیٰ شانہ' اپنے وجود و ظہور میں کسی دوسرے کے محتاج نہیں اس لئے حق تعالیٰ کیلئے یہ صفت استعمال کی گئی۔ یہ مضمون "رشیدی" اور "خیابان" (دو کتابوں کے نام) سے ماخوذ ہے' اور خان آرزو نے بھی سراج اللغات میں علامہ دوانی اور امام امام فخر الدین رازی سے یہی نقل کیا ہے۔"

غیاث اللغات کی اس تصریح سے معلوم ہوا۔ لفظ "خدا" اپنے اصل معنی کے لحاظ سے حق تعالیٰ شانہ کا صفاتی نام ہے۔ یعنی وہ ذات پاک جس کا وجود اپنا ذاتی ہے' اور وہ اپنے وجود میں کسی دوسرے کا محتاج نہیں' اس لئے اس لفظ کا اطلاق حق تعالیٰ شانہ کے سوا کسی دوسرے پر نہیں ہوتا' اور یہ کہ یہ لفظ عربی لفظ مالک اور رب کے ہم معنی ہے' جس طرح عربی میں لفظ رب مطلق بولا جائے۔ تو اس کا اطلاق حق تعالیٰ کے سوا کسی کیلئے جائز نہیں' البتہ اضافت کے ساتھ استعمال کیا جائے' مثلاً رب المال (مال کا مالک) رب البیت (گھر کا مالک) تو اس کا اطلاق دوسروں پر بھی ہوتا ہے اسی طرح "خدا" کا لفظ جب مطلق بولا جائے تو اس سے مالک علی الاطلاق مراد ہوتا ہے اور وہ حق تعالیٰ شانہ کی ذات پاک ہے اور جب یہ لفظ اضافت کیساتھ بولا جائے جیسے کہ خدا (گھر کا مالک) وہ خدا (گاؤں کا مالک) تو یہ لفظ اضافت کے ساتھ دوسروں کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

کیا پیدائش سے چند گھنٹوں بعد مرنے والے بچوں کے نام رکھنا ضروری ہے

س ...... جو بچے زندہ پیدا ہوئے اور چند گھنٹوں یا چند دن بعد مر گئے ان کے نام رکھنا ضروری ہیں اور ایسے بچے جو دس پندرہ سال قبل مر چکے جن کے نام اس وقت نہیں رکھے گئے تو کیا اب ان کے نام رکھ دینا ضروری ہیں؟

ج ...... ایسے بچوں کے نام رکھنے چاہئیں۔

غلط نام سے پکارنا یا والد کو بھائی کہنا' والدہ کو آپا کہنا کیسا ہے

س ...... کچھ لوگوں کے گھروں میں ایسا رواج ہے کہ بچے اور بلکہ بڑے بھی اپنے رشتہ داروں کو غلط نام سے پکارتے ہیں۔ مثلاً بچہ اپنی ماں کو بھابی اور باپ کو بھائی کہہ کر پکارتا ہے۔ اسی طرح باپ کو اس کے نام کے ساتھ بھائی کہہ کر پکارنا جیسے ستار بھائی' عبداللہ بھائی وغیرہ۔ اسی طرح کچھ بچے اپنی ماں کو باجی کہہ کر پکارتے ہیں یا آپا کہتے ہیں۔ آپ سے دریافت کرنا ہے کہ اس طرح نام لینا شرعاً کیسا ہے؟

ج ...... غلط نام سے پکارنا تو ظاہر ہے کہ غلط ہی ہے اور کچھ نہیں تو کم سے کم جھوٹ تو ضرور ہے اور والدین کی توہین بھی ہے۔ اس لئے اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ اور جن گھروں میں اس کا غلط رواج ہے اسے تبدیل کرنا چاہئے۔

غلط نام سے پکارنا

س ...... اکثر لوگوں کے نام عبدالصمد' عبدالحمید' عبدالقہار' عبدالرحیم' عبدالرحمٰن وغیرہ رکھے جاتے ہیں جبکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ لوگ ان کو صرف صمد' حمید' قہار اور رحیم وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں' پورا نام نہیں لیتے حالانکہ یہ انتہائی

سخت گناہ ہے کیونکہ یہ تمام نام اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں کوئی انسان (نعوذ باللہ) صمد یعنی بے نیاز' حمید یعنی جس کی حمد کی جائے اور قہار' رحمٰن' غفار کیوں کر ہو سکتا ہے' ان ناموں کی متحمل تو صرف اور صرف اللہ کی ذات عالی ہے۔ مہربانی فرما کر اس سلسلے میں کچھ روشنی ڈالیں کہ مسلمانوں کو اس قسم کے نام رکھنے چاہئیں یا نہیں؟

ج ...... نام تو بہت اچھے ہیں اور ضرور رکھنا چاہئیں مگر جیسا کہ آپ نے لکھا ہے غلط نام سے پکارنا درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔اس لئے پورا نام لینا چاہئے۔

تصویر

تصاویر ایک معاشرتی ناسور اور قومی اصلاح کا نو نکاتی انقلابی پروگرام

س ...... تصاویر کی حرمت کے سلسلہ میں صحیح احادیث آج کے دور میں کیسے منطبق ہو سکتی ہیں۔فرامین نبویہ پر عمل کیوں متروک یا منسوخ ہو کر رہ گیا ہے؟ کیا یہ غلط ہے کہ تصویر زنانہ یا مردانہ شناختی کارڈ پر ہو یا پاسپورٹ وغیرہ پر سب شرعاً حرام ہے۔لیکن بین الاقوامی قوانین کی رو سے فتنہ تصویر سے بچنا مشکل ہو گیا ہے۔ضرورت کے وقت یا ہنگامی اضطراری صورت میں یہ لقمہ حرام نگلنا ہی پڑتا ہے۔صنعتی اداروں' اسکول کالج اور دینی اداروں کے طلباء کے لئے بہرحال تصویر بنوانی اور شناختی کارڈ وغیرہ کی اہمیت وضرورت بڑھ رہی ہے۔مصوروں اور فوٹو گرافروں کی بھیڑ' رنگین عکاسی کے شاہکار خصوصاً نوجوان خوبصورت

لڑکیوں اور کارکن خواتین کی تصاویر روزانہ اخبارات کی زینت بنتی ہیں۔فلمی صنعت کے مراکز سینما' ٹیلی ویژن' وی سی آر' وڈیو بلیو پرنٹ وغیرہ خرافات کی بھرمار الگ ہے' گویا کہ پاک نظریاتی قوم کو مکمل طور پر ناپاک بنانے کی منصوبہ بندی تدریجاً کارفرما ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ بیرون ملک سیاحت' تفریح' ملازمت' تجارت یا مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے تصویر بنوائے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔اب تو شرفا کی بہو بیٹیوں کو دوسروں کی دیکھا دیکھی اور نقالی میں خصوصاً طالبات و معلمات کا ذوق نمائش حسن بھی مچلنے لگا ہے اور مسلمان عوام کے دلوں سے احساس حرمت اور گناہ سے نفرت بھی ختم ہو رہی ہے۔ تقسیم ملک کے ابتدائی دور میں ملکی کرنسی اور پاکستانی سکے صرف چاند تارا کے قومی نشان سے مزین تھے۔نہ جانے بعد میں آنے والے حکمرانوں کو کیا سوجھی کہ شریعت مطہرہ کے واضح احکام کو نظرانداز کرتے ہوئے 'شجر ممنوعہ' کے شوق میں مبتلا ہوگئے۔بعض علماء بھی تصاویر کی حرمت کو نظرانداز کرتے ہوئے اخبارات میں تصاویر کی اشاعت باعث فخر سمجھتے ہیں۔کوئی چھوٹا بڑا جلسہ' تقریب یا انٹرویو پریس فوٹوگرافروں کے بغیر سجتا ہی نہیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔ الحمدللہ ہمارے وزیراعظم کے خاندان اور کنبہ کے لوگ بھی اخباری فوٹوگرافروں کی فرمائش پر تصویر بنوانے سے انکار کر چکے ہیں' لیکن عوامی سطح پر تصاویر کی حرمت پامال ہو رہی ہے' کیا گمراہی کے اس طوفانی سیلاب کی روک تھام اجتماعی یا انفرادی طور پر ہو سکتی ہے؟

ج ...... ایک 'فتنہ تصویر' سے بلا مبالغہ سیکڑوں فتنے منہ کھولے کھڑے ہیں اور قوم کو نگل جانے کی تاک میں ہیں۔جہاں تک بین الاقوامی قوانین کی مجبوری کی وجہ سے تصویر بنانا ناگزیر ہو وہاں تک تو ہم معذور قرار دیئے جاسکتے ہیں اور یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ اس پر مواخذہ نہ ہو' لیکن ہمارے یہاں تو تصویر کے فتنہ نے وہ قیامت برپا کی ہے کہ الامان والحفیظ۔ایسا لگتا ہے کہ اس کی حرمت

وقباحت ہی دلوں سے نکل گئی ہے' اور نعوذ باللہ اس کو تقدس واحترام کا درجہ حاصل ہے۔ کرنسی نوٹ پر قائداعظم کی تصویر کا آپ نے ذکر فرمایا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ تمام سرکاری وقومی اداروں میں قائداعظم' علامہ اقبال اور دیگر اکابر کی تصاویر آویزاں کرنا گویا قومی فرض سمجھ لیا گیا ہے۔ حد یہ کہ 'شرعی عدالت' کے جج صاحبان اور وکلاء وعلماء قرآن وسنت پر نکتہ آفرینیاں فرمارہے ہیں' جبکہ جج صاحبان کے سر پر تصویر آویزاں ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ گذشتہ سالوں میں ہماری شرعی عدالت نے فیصلہ صادر فرما دیا کہ تصویر حلال ہے نعوذ باللہ من ذالک۔

"قیاس کن زگلستان من بہار مرا"

رہا آپ کا یہ سوال کہ کیا گمراہی کے اس طوفانی سیلاب کی روک تھام ہوسکتی ہے؟ جواباً عرض ہے کہ بلاشبہ ہوسکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ ہم یہ عہد کر لیں کہ ہمیں مسلمان بن کر جینا ہے اور بارگاہ الٰہی میں اپنی گناہ آلود زندگی سے توبہ کرنے پر آمادہ ہوجائیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ جب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے پہلی بار' اسلامی نظریاتی کونسل' تشکیل دی تھی اور اس میں حضرت اقدس شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی نامزد کیا گیا تھا اس وقت حضرت بنوریؒ نے جنرل صاحب کے سامنے تجویز پیش کی تھی کہ 'یوم توبہ' منایا جائے اور پوری قوم اپنے تمام گناہوں سے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرے۔ چنانچہ 'یوم توبہ' کا اعلان ہوا مگر کیفیت یہ تھی کہ:

سبحہ برکف' توبہ برلب' دل پُر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما

'یوم توبہ' تو منایا گیا' لیکن کسی نے ایک گناہ کے چھوڑنے کا عزم اور آئندہ اس سے باز رہنے کا عہد نہیں کیا۔ معصیت کے طوفان بلاخیز کے سامنے

بند باندھنے کے لئے انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے۔مگر انقلاب آج کے معروف معنوں میں نہیں بلکہ شر سے خیر کی طرف انقلاب' بدی سے نیکی کی طرف انقلاب' معصیت سے طاعت کی طرف انقلاب' اور کفر ونفاق سے ایمان واخلاص اور اعمال کی طرف انقلاب۔اس انقلاب کا مختصر سا خاکہ حسب ذیل ہے:

☆ ...... سرکاری سطح پر 'یوم توبہ' کا اعلان کیا جائے اور پوری قوم اپنے سابقہ گناہوں سے گڑگڑا کر توبہ نصوح کرے اور آئندہ تمام گناہوں سے باز رہنے اور فرائض شرعیہ کے بجالانے کا عزم اور عہد کرے۔

☆ ...... سوائے ناگزیر مجبوری کے تصویر کشی ممنوع قرار دی جائے۔ٹی وی' وی سی آر اور ہر قسم کی فلم پر پابندی عائد کی جائے۔سینما ہالوں کو تعلیم گاہوں اور ٹیکنیکل کالجوں میں تبدیل کر دیا جائے جو لوگ فلمی صنعت سے وابستہ ہیں ان کو ایسے شعبوں میں کھپایا جائے جو ملک وملت کے لئے مفید ہوں۔

☆ ...... نئی نسل میں کھیل کا ذوق بہت بڑھ گیا ہے حتیٰ کہ لڑکیوں کی ہاکی ٹیمیں بین الاقوامی مقابلوں کے لئے تیار کی جارہی ہیں۔جو ایک مسلمان مملکت کے لئے لائق شرم ہے۔حالانکہ مسلمان کھلنڈرا نہیں بلکہ مجاہد ہوتا ہے' نوجوان کو کھیل میں مشغول کرنے کے بجائے ان میں شوق جہاد پیدا کیا جائے' اور پوری قوم کے نوجوانوں کو مجاہد فورس میں تبدیل کر دیا جائے۔

☆ ...... عورتوں کی عریانی وبے پردگی' مردوزن کے اختلاط اور نوجوان لڑکوں' لڑکیوں کی مخلوط تعلیم نے نئی نسل کو بالکل ناکارہ کر دیا ہے۔بلا مبالغہ نوے فیصد نوجوان لڑکے اور لڑکیاں غیر صحت مند ہیں۔اسلئے لازم ہے کہ عورتوں کی عریانی پر پابندی لگائی جائے' جن عورتوں کے لئے ملازمت ناگزیر ہو ان کے لئے باپردہ ملازمت کا انتظام کیا جائے اور لڑکیوں کے لئے الگ تعلیم گاہوں کا بندوبست کیا جائے۔

☆ ...... انعامی بانڈ' انعامی قرعہ اندازی اور معمہ بازی کی لعنت پورے ملک پر محیط ہے جو سود اور جوئے کی ترقی یافتہ شکل ہے اس کا انسداد کیا جائے۔

☆ ...... بینکاری سودی نظام ختم کر کے مضاربت کے اصول پر کام کرنے والے سرکاری اور نجی ادارے قائم کئے جائیں' جو پوری دیانت وامانت کے ساتھ حلال اور جائز کاروبار کریں' اور پوری ذمہ داری کے ساتھ مضاربت کے اصول پر منافع کی تقسیم کریں تاکہ وہ لوگ جو خود کاروبار نہیں کر سکتے ان کے لئے 'اکلِ حلال' کی صورتیں پیدا ہو سکیں۔

☆ ...... رشوت' ڈکیتی' چوری' گداگری اور اس نوعیت کے تمام حرام ذرائع آمدنی کا سدباب کیا جائے۔ اس کے لئے قوم کے افراد کی اخلاقی وایمانی اصلاح کرنے کے لئے دعوت وتبلیغ کا موثر نظام قائم کیا جائے۔ جہاں سرکاری ملازمین کے لئے دیگر شرائط رکھی گئی ہیں۔ وہاں ایک شرط یہ بھی رکھی جائے کہ ملازم کے لئے فرائض شرعیہ کا پابند اور محرمات سے اجتناب لازم ہے۔

☆ ...... تعلیم گاہوں میں ملحد' بے دین اور بددین اساتذہ طلبہ کے اخلاق واعمال کو بگاڑنے اور انہیں حدود انسانیت سے آزاد کرنے میں موثر کردار ادا کر رہے ہیں۔ اساتذہ کے انتخاب میں اس کا بطور خاص اہتمام کیا جائے کہ وہ لادین نظریات کے حامل نہ ہوں' ایک نظریاتی مملکت میں تعلیم گاہیں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں' اور نئی نسل کے بناؤ اور بگاڑ میں سب سے موثر عامل تعلیم گاہیں ہیں۔ اس سے بچنا ممکن نہیں لیکن کتنی حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نئی نسل کے معصوم ذہنوں کو اخلاقی قزاقوں اور ڈاکوؤں کے حوالے کر دیا گیا ہے' معلم کیلئے صرف 'ڈگری' کا حصول شرط ہے۔ دین ودیانت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔

☆ ...... ملک میں عدالتیں مظلوموں کو انصاف دلانے کے لئے قائم کی گئی ہیں لیکن رشوت' سفارش اور جانب داری کی وجہ سے جتنا ظلم عدالتوں میں ہو رہا

ہے وہ سب کو معلوم ہے، کسی ادنیٰ شہری کے لئے انصاف کا حصول قریب قریب ناممکن ہو کر رہ گیا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

'عدل' کے معنی ہیں صحیح قانون کے مطابق صحیح فیصلہ کرنا۔ اگر ملک کا قانون غیر عادلانہ ہو اس کے مطابق فیصلہ عدل نہیں بلکہ ظلم ہو گا اور اگر قانون تو عادلانہ ہو مگر فیصلہ میں کسی فریق کی رو رعایت روا رکھی تو یہ فیصلہ بھی ظلم ہو گا۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر انصاف کیجئے کہ ہمارے کتنے فیصد فیصلے عدل وانصاف کے مطابق ہوتے ہیں؟

عدالتوں کو صحیح معنوں میں عدالتیں بنانے کے لئے لازم ہے کہ تمام غیر اسلامی اور غیر شرعی قوانین کو بیک قلم منسوخ کر دیا جائے اور عدالتوں کو پابند کیا جائے کہ وہ ہر فیصلہ کتاب وسنت کے مطابق کریں۔ نیز لازم ہے کہ عدالت کی کرسی پر ایسے خدا ترس اور دیانتدار منصفوں کو بٹھایا جائے جن کو یہ احساس ہو کہ ان کو اپنے ہر فیصلے کا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب دینا ہے۔

قومی اصلاح کا یہ نو نکاتی انقلابی پروگرام ہے جس پر فوری عمل ضروری ہے۔ ورنہ اگر تساہل پسندی سے کام لیا گیا تو اس ملک پر جو قہر الٰہی کی تلوار، بموں کے دھماکوں، ڈکیتیوں، زلزلوں، طوفانوں، قحط اور مہنگائی اور باہمی انتشار وخلفشار کی شکل میں لٹک رہی ہے۔ اس کا انجام بہت ہی خوفناک ہو گا اور آخرت کا عذاب اس سے بھی سخت ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں سمیت پوری قوم کو صحیح ایمان اور عقل وفہم کی دولت سے نوازیں اور اپنے مقبول بندوں کے طفیل ہم گنہگاروں کو اپنے قہر وغضب سے محفوظ رکھیں۔

قانونی مجبوری کی وجہ سے فوٹو بنوانا

س ...... آپ نے لکھا ہے کہ شریعت نے کسی بھی جاندار کے فوٹو بنانے کو حرام قرار دیا ہے، لیکن قومی شناختی کارڈ بنوانے کے لئے فوٹو کی شرط مردوں کے لئے

لازمی ہے اسی طرح پاسپورٹ بنوانے کے لئے بھی لازمی ہے۔ اسی طرح ملازمت کے سلسلے میں بھی فوٹو کی ضرورت ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آدمی مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر اگر فوٹو بنواتا ہے تو اس سلسلے میں شریعت کیا کہتی ہے.؟ جبکہ مندرجہ بالا کاموں کیلئے حکومت نے فوٹو کو لازمی قرار دیا ہے' اب چونکہ اس ملک میں الحمدللہ اسلامی طرز حکومت نافذ ہو رہا ہے تو کیا حکومت کو علماء نے کوئی ایسی تجویز بھی دی ہے کہ فوٹو وغیرہ کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے؟

ج ...... قانونی مجبوری کیوجہ سے جو فوٹو بنوائے جاتے ہیں وہ عذر کی وجہ سے لائق معافی ہو سکتے ہیں۔ آپ کا یہ خیال صحیح ہے کہ اسلامی حکومت کو فوٹو کا استعمال ممنوع قرار دینا چاہئے غالباً حکومت نے چند ظاہری فوائد کی بنا پر فوٹو کی بیخ کئی جگہ لگا رکھی ہے۔ لیکن اول تو جو چیز شرعاً ممنوع اور زبان نبوت سے موجب لعنت قرار دی گئی ہو چند مادی فوائد کی بنیاد پر اس کا ارتکاب کرنا کسی "اسلامی حکومت" کے شایان شان نہیں۔ دوسرے یہ فوائد بھی محض وہمی ہیں واقعی نہیں۔ جب یہ فوٹو کی لعنت قوم پر مسلط نہیں تھی اس وقت اتنی جعلسازیاں اور بے ایمانیاں نہیں ہوتی تھیں جتنی اب ہوتی ہیں۔

گھروں میں فوٹو لگانا یا فوٹو والے ڈبے رکھنا

س ...... گھروں میں اپنے بزرگوں اور جانوروں کے فوٹو لگانا کیسا ہے؟ مفصل تحریر فرمائیں۔ جن ڈبوں وغیرہ پر فوٹو بنا ہو (اور عام طور پر بہت سی اشیاء پر فوٹو بنے ہوتے ہیں) ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج ...... گھروں میں فوٹو چسپاں کرنا جائز نہیں' ہر جاندار کا فوٹو ممنوع ہے۔ جن ڈبوں یا چیزوں پر فوٹو ہوتا ہے اسے مٹا دینا چاہئے۔

مساجد میں تصاویر اتارنا زیادہ سخت گناہ ہے

س ...... اس سال تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر ایک مسجد میں حافظ صاحب جو اسی مسجد میں پیش امام بھی ہیں اور مدرسہ کے مدرس بھی ہیں' ان کے ساتھ انہیں کا ایک شاگرد جو نائب مدرس کا بھی فرض انجام دے رہا ہے' جن بچوں نے اس سال قرآن ختم کئے تھے بچوں کے مائک پر تلاوت کے وقت مسجد کے اندر منبر کے قریب ہی تصویر کھینچنی شروع کر دی۔ منع کرنے پر نائب مدرس نے کہا کہ ریل حافظ صاحب نے بھروائی ہے ان کی اجازت سے تصویر لے رہا ہوں۔ یہ سب جگہ ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ باوجود منع کرنے کے ضد پر آگیا اور کہا کہ میں تصویر لوں گا۔ حافظ صاحب مائک پر آئے تو ان کی متعدد تصویریں کئی طرف سے کھینچی گئیں۔ دوسرے دن حافظ صاحب لوگوں کے اعتراض پر مسجد میں قرآن لے کر قسم کھا گئے اور کہا کہ نہ ہم نے ریل بھرائی ہے نہ اجازت دی ہے۔ مگر نائب مدرس سے کچھ بھی نہیں پوچھا کہ کم از کم معترض حضرات کو تسلی ہو جاتی (۱) کیا حافظ صاحب کو قسم کھانا چاہئے تھی جبکہ پورے مجمع میں یہ بات ہوئی تھی۔ (۲) کیا مسجد میں تصویر کھینچنا جائز ہے؟ (۳) ایسے امام کی اقتداء جائز ہے جو اپنی ساکھ بچانے کے لئے قسم کھا گیا اور نائب مدرس سے کچھ بھی نہیں پوچھا جبکہ اس کا کہنا تھا کہ تصویر ان کی اجازت سے کھینچ رہا ہوں۔ مسجد میں کافی اختلافات بڑھ گئے ہیں۔

ج ...... تصویریں بنانا خصوصاً مسجد کو اس گندگی کے ساتھ ملوث کرنا حرام اور سخت گناہ ہے۔ اگر یہ حضرات اس سے علانیہ توبہ کا اعلان کریں اور اپنی غلطی کا اقرار کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تو ٹھیک' ورنہ ان حافظ صاحب کو امامت اور تدریس سے الگ کر دیا جائے۔ ان کے پیچھے نماز ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔

والد یا کسی اور کی تصویر رکھنے کا گناہ کس کو ہو گا

س ...... اگر کسی گھر میں کسی کے والد' دادا یا کسی عزیز کی تصویر فریم میں لگا کر میز

پر رکھی ہو تو تصویر رکھنے کا گناہ رکھنے والے کو ہو گا یا باپ' دادا جو کہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں وہ بھی اس گناہ کی لپیٹ میں آئیں گے۔

ج ...... اگر باپ دادا کی زندگی میں تصویریں لگتی تھیں اور منع نہیں کرتے تھے تو اس گناہ کی لپیٹ میں وہ بھی آئیں گے' اور اگر ان کی زندگی میں یہ حرام کام نہیں ہوتا تھا' نہ انہوں نے ہونے دیا' تو ان پر کوئی گناہ نہیں 'کرنے والے اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں۔

تصویر بنوانے کے لئے کسی کا عمل حجت نہیں

س ...... دور حاضر میں اخبارات کا مطالعہ ناگزیر ہے' ان سب اخبارات میں تصاویر کا شائع ہونا ایک معمول بن گیا ہے۔ دودھ کے ڈبوں 'بسکٹ کے ڈبوں پر اور دوا کے پیکٹوں پر تصویر موجود ہے۔ اس کے علاوہ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ وغیرہ کے لئے فوٹو کا ہونا ضروری ہے۔ براہ مہربانی آپ اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں کہ ان حالات میں اپنے گھروں کو تصاویر سے کس طرح پاک کریں۔ مزید برآں بڑے بڑے علماء کی تصاویر کا سلسلہ ہمارے سامنے ہے۔

ج ...... تصویر بنانا اور بنوانا گناہ ہے لیکن اگر قانونی مجبوری کی وجہ سے ایسا کرنا پڑے تو امید ہے مواخذہ نہ ہو گا۔ اخبارات گھر میں بند کر کے رکھے جائیں۔ باقی بزرگان دین نے اول تو تصویریں اپنی خوشی سے بنوائی نہیں اور اگر کسی نے بنوائی ہوں تو کسی کا عمل حجت نہیں 'حجت خدا اور رسول ﷺ کا ارشاد ہے۔

کرنسی نوٹ پر تصویر چھاپنا ناجائز ہے

س ...... گذارش خدمت ہے کہ جنگ جمعہ ایڈیشن میں تصویر اتروانے اور بنانے کے بارے میں آپ نے کافی تفصیل بیان کی جس میں حدیث بھی بیان کی گئی

ہے۔ مگر ایک بات پھر بھی توجہ طلب ہے کہ پاکستان میں اس وقت جو نوٹ اور سکے چل رہے ہیں ان پر بھی قائد اعظم کی تصویر واقع ہے، میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان نوٹوں اور سکوں کی اسلام میں کیا حیثیت ہے۔ اگر یہ تصویروں والے نوٹ جیب میں موجود ہوں تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟ اور اگر نماز ہو جاتی ہے تو تصویریں حرام اور گناہ کبیرہ کیوں ہیں؟

ج …… تصویر حرام ہے۔ بلاشبہ حرام ہے۔ قطعی حرام ہے اس کو نہ کسی تاویل سے جائز کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ کسی کی کوئی تاویل کسی حرام کو حلال کر سکتی ہے، جہاں تک کرنسی نوٹ کا تعلق ہے حکومت کا فرض ہے کہ ان پر تصویر ہرگز نہ چھاپے اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ حکومت سے اس گناہ کے ترک کرنے کا مطالبہ کریں۔ باقی نماز ہو جائے گی۔

تمغہ پر تصویر بنانا بت پرستی نہیں بلکہ بت سازی ہے

س …… ۱۹۷۶ء میں صد سالہ تقریبات محمد علی جناح (قائداعظم) کے موقع پر ایک تمغہ جاری کیا گیا ہے جو تمام مسلم افواج پہنتی ہیں۔ چاندی کے تمغہ پر محمد علی جناح کا بت بنا ہوا ہے، جیسا آپ نے آٹھ آنے کے سکے پر بنا ہوا دیکھا ہو گا۔ کیا یہ پہننا جائز ہے۔ کیا یہ بت پرستی کے دائرہ میں نہیں آتا؟ اگر جائز نہیں ہے تو آپ کو صدر پاکستان کو مجبور کرنا چاہئے کہ وہ فی الفور اس کا خاتمہ کر دیں۔

ج …… یہ بت پرستی تو نہیں۔ مگر بت سازی ضرور ہے حکومت کا فرض ہے کہ اس سلسلہ کو بند کر دے۔

عریاں و نیم عریاں تصاویر لٹکانے والے کو چاہئے کہ انہیں اتار دے اور توبہ کرے

س …… ہمارے ایک عزیز و رشتہ دار کے گھر میں کچھ عریاں اور نیم عریاں تصاویر

لگی ہوئی ہیں۔بندہ عالم دین تو نہیں مگر یہ کہ میں نے داڑھی رکھی ہوئی ہے اور وہ عزیز مجھے مولانا کہہ کر چھیڑتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ تصاویر میرا کیا بگاڑ لیں گی۔وہ عزیز شادی شدہ اور چار بچوں کے باپ ہیں۔یہ بات مانتے ہیں کہ شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں جانداروں کی تصاویر رکھنے' لگانے کی ممانعت فرمائی ہے۔مگر وہ اس کی کوئی عقلی اور سائنسی دلیل مانگتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ میں شادی شدہ ہوں' دل اور جنس کے جذبات ختم ہو چکے ہیں۔شرعی طریقہ (شادی) سے دل کی مراد بر آئی ہے۔اب یہ تصاویر میرا کیا بگاڑ لیں گی۔یہ کہ مجھے یا کسی اور کو کیوں کر خراب کر سکیں گی۔اس لئے وہ یہ تصاویر اتارتے نہیں؟

ج ...... ایک مسلمان کے لئے تو بس اتنا ہی کافی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فلاں کام کا حکم فرمایا ہے۔ضرور اس میں کوئی حکمت اور مصلحت ہوگی اور فلاں چیز سے منع فرمایا ہے۔ضرور اس میں کوئی قباحت ہوگی۔اگر انسانی عقل تمام فوائد اور قباحتوں کا احاطہ کر لیا کرتی تو آنحضرت ﷺ کے مبعوث کئے جانے کی ضرورت نہ تھی۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جو شخص کسی حکم کو اس وقت تک تسلیم نہیں کرتا جب تک کہ اس کا فلسفہ اس کی سمجھ میں نہ آجائے وہ آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں رکھتا۔آپ کے عزیز کا یہ کہنا کہ تصویریں میرا کیا بگاڑ سکتی ہیں؟ بہت سخت بات ہے۔ان کو اس سے توبہ کرنی چاہئے۔توبہ کر کے اور تصویریں اتار کر وہ آنحضرت ﷺ کے حکم کے آگے سر جھکائیں۔اس کے بعد اگر اطمینان قلب کے لئے اس کی حکمت اور فلسفہ بھی معلوم کرنا چاہیں تو مجھے لکھیں بلکہ بہتر ہوگا کہ خود مجھ سے ملیں۔انشاء اللہ اس کی حکمتیں بھی عرض کر دوں گا۔جس سے ان کی پوری تسکین ہو جائے گی۔لیکن جب تک وہ حکم نبوی ﷺ کے آگے سر نہیں جھکاتے اور اپنی خامئی عقل وفہم کا بمقابلہ رسول اللہ ﷺ' اقرار نہیں کرتے کچھ نہ بتاؤں گا۔

شناختی کارڈ پر عورتوں کی تصویر لازمی قرار دینے والے گناہ گار ہیں

س ...... آج مورخہ جون ۱۹۸۴ء کو روزنامہ جنگ میں یہ خبر پڑھی کہ "وفاقی حکومت نے قومی شناختی کارڈوں پر خواتین کی تصویریں چسپاں کرنا لازمی قرار دے دیا ہے۔ اس سلسلے میں نیشنل رجسٹریشن ایکٹ مجریہ ۸۳ء میں باقاعدہ ترمیم کر دی گئی ہے"۔

آپ سے گذارش ہے کہ قرآن اور حدیث کی روشنی میں خواتین کے پردہ کی اہمیت کیا ہے۔ اس لئے کہ شناختی کارڈوں پر خواتین کی تصویریں چسپاں کرنا ان کو بے پردہ کرنے کے مترادف ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ اہم مسئلہ حکومت کے اہلکاروں کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ اپنے اس فیصلے کو تبدیل کر دیں اور مسلمان خواتین کے لئے شناختی کارڈوں کی پابندی ختم کر دی جائے۔

ج ...... یہ قانونی شرعی نقطہ نظر سے نہایت غلط ہے اور اس قانون کو نافذ کرنے والے گناہ گار ہیں۔

خانہ کعبہ اور طواف کرتے ہوئے لوگوں کا فریم لگانا

س ...... میں نے بہت بڑا فریم خریدا ہے جس کے درمیان میں خانہ کعبہ اور اطراف میں لوگوں کو طواف کرتے دکھایا گیا ہے، اس میں جو لوگوں کی تصویریں ہیں وہ بالکل دھندلی ہیں۔ ان کی آنکھیں، کان، چہرہ اور جسم کا کوئی عضو واضح نظر نہیں آتے۔ کیا یہ فریم میں اپنے کمرے میں رکھ سکتا ہوں؟

ج ...... اگر تصاویر نمایاں نہ ہوں تو لگانا جائز ہے۔

دفاتر میں محترم شخصیتوں کی تصاویر آویزاں کرنا

س ...... بہت سی سرکاری عمارتوں مثلاً عدالتوں، اسکولوں، کالجوں، ہسپتالوں،

پولیس اسٹیشنوں اور دوسرے سرکاری محکموں میں خاص طور پر اہم شخصیتوں کی تصاویر آویزاں ہوتی ہیں۔ جن میں قائداعظم محمد علی جناح، علامہ اقبال کی تصویریں نمایاں طور پر شامل ہیں اور وہ مستقل طور پر آویزاں ہیں۔ کیا اسلامی نقطہ نظر سے سرکاری محکموں میں اس طرح تصویریں لگانا کہاں تک درست ہے اور اس کے بارے میں کیا احکامات ہیں؟

ج ...... دفتروں میں محترم شخصیتوں کے فوٹو آویزاں کرنا مغربی تہذیب ہے۔ اسلام اس کی نفی کرتا ہے۔

آرٹ ڈرائنگ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

س ...... میرا بھائی بہترین آرٹسٹ ہے۔ ہم اسے ڈرائنگ ماسٹر بنانا چاہتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آرٹ ڈرائنگ اسلام میں ناجائز ہے۔ وضاحت کریں کہ ڈرائنگ ماسٹر کا پیشہ اسلام میں درست ہے یا غلط؟

ج ...... آرٹ ڈرائنگ بذات خود تو ناجائز نہیں البتہ اس کا صحیح یا غلط استعمال اس کو جائز یا ناجائز بنا دیتا ہے، اگر آپ کے بھائی جاندار چیزوں کے تصویری آرٹ کا شوق رکھتے ہیں تو پھر یہ ناجائز ہے اور اگر ایسا آرٹ پیش کرتے ہیں جس میں اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی نہیں ہوتی تو جائز ہے۔

کیا فوٹو تخلیق ہے اگر ہے تو آئینہ اور پانی میں بھی تو شکل نظر آتی ہے

س ...... فوٹوگرافی تخلیق نہیں ہے اگر تخلیق ہے تو آئینہ اور پانی میں بھی تو آدمی کی شکل نظر آتی ہے؟ دوسرے فلم کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہونے کی ضرورت اور ٹی وی ایسے شروع ہوئے ہیں کہ ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہیں۔ اس ضرورت کو سمجھتے ہوئے اس کو اچھے مصرف میں استعمال کیا جائے اس کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟

ج ...... فلم اور تصویر آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے حرام ہیں' اور ان کو بنانے والے ملعون ہیں۔ ایک ملعون چیز اسلام کی اشاعت کا ذریعہ کیسے بن سکتی ہے؟ فوٹو کو عکس کہنا خود فریبی ہے' کیونکہ اگر انسانی عمل سے اس عکس کو حاصل نہ کیا جائے اور پھر اس کو پائیدار نہ بنایا جائے تو فوٹو نہیں بن سکتا' پس ایک قدرتی اور غیر اختیاری چیز پر ایک اختیاری چیز کو قیاس کرنا خود فریبی ہے۔ "فلمی صنعت" کا لفظ ہی بتاتا ہے کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی چیز ہے۔

تصویر گھر میں رکھنا کیوں منع ہے

س ...... گھر میں تصویروں کا رکھنا کیوں منع ہے؟ حالانکہ یہ ہر کتاب اور اخبار ٹیلی ویژن فلم میں ہوتی ہیں اور اب تو باقاعدہ اس کے کیمرے بھی گھر گھر عام ہو گئے ہیں؟

ج ...... میری بہن! کسی برائی کے عام ہو جانے سے اس برائی کا برا پن تو ختم نہیں ہو جاتا۔ تصویروں کا موجودہ سیلاب بلکہ طوفان' مغربی اور نصرانی تہذیب کا نتیجہ ہے۔ تمام مذاہب میں صرف اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے تصویر سازی اور بت تراشی کو بد ترین گناہ قرار دیا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو ملعون قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ یہی بت تراشی اور تصویر سازی بت پرستی اور شخصیت پرستی کا زینہ ہے اور اسلام مسلمانوں کو نہ صرف بت پرستی سے بلکہ اس کے اسباب و ذرائع سے بھی باز رکھنا چاہتا ہے۔ بہرحال تصویر سازی اسلام کی نظر میں بد ترین جرم اور گناہ ہے۔ اگر آج مسلمان بدقسمتی سے نصرانی تہذیب کے برپا کئے ہوئے طوفان میں پھنس چکے ہیں تو کم از کم اتنا تو ہونا چاہئے کہ گناہ کو گناہ سمجھا جائے۔

وی سی آر کا گناہ کس پر ہو گا

س ...... ایک شخص اپنے گھر میں ٹی وی' وی سی آر لاتا ہے اور اس کے بچے

بیوی، رشتہ دار اور دوسرے لوگ اس کے گھر ٹی وی یا وی سی آر دیکھتے ہیں۔ تو کیا ان سب کا گناہ اس لانے والے کو ملے گا اور اگر ملے گا تو کیوں ملے گا جبکہ اس شخص نے ان سب کو ٹی وی، وی سی آر دیکھنے کیلئے نہیں کہا؟

ج ...... اس کو بھی گناہ ہوگا، کیونکہ وہ گناہ کا سبب بنا، اور دیکھنے والوں کو بھی ہوگا۔

تصویروں والے اخبارات کو گھروں میں کس طرح لانا چاہئے؟

س ...... میں گورنمنٹ کالج میں بطور لیکچرار اسلامیات کام کرتا ہوں، حالات حاضرہ اور جدید دینی اور علمی تحقیقات اور معلومات سے باخبر رہنا ہماری ضرورت ہے۔ جس کا عام معروف اور سہل الحصول ذریعہ اخبارات ہیں۔ لیکن اشکال یہ ہے کہ اخبارات میں تصویریں ہوتی ہیں۔ حدیث پاک کی رو سے تصاویر کا گھروں میں لانا جائز نہیں۔ اس صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ اپنے قیمتی مشورے سے نوازیں۔

ج ...... بعض اکابر کا معمول تو یہ تھا کہ اخبار پڑھنے سے پہلے تصویریں مٹا دیا کرتے تھے۔ بعض تصویروں پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔ ہم ایسے لوگوں کے لئے یہ بھی غنیمت ہے کہ اخبار پڑھ کر تصویریں بند کر کے رکھ دیں۔

گڑیوں کا گھر میں رکھنا

س ۔۱ ...... گھر میں گڑیوں کا رکھنا یا سجانا دیواروں پر یا کہیں پر اسلام میں جائز ہے یا نہیں؟

س ۔۲ ...... اسلام نے جاندار شے کی تصویر بنانا گناہ قرار دیا ہے تو پھر مصور لوگ جاندار شے کی تصویر بناتے ہیں تو کیا یہ گناہ نہیں؟

ج ۔۱ ...... گڑیوں کی اگر شکل وصورت، آنکھ، کان، ناک، وغیرہ بنی ہوئی ہو تو وہ

مورتی اور بت کے حکم میں ہیں' ان کا رکھنا اور بچیوں کا ان سے کھیلنا جائز نہیں اور اگر مورتی واضح نہ ہو تو بچیوں کو ان سے کھیلنے کی اجازت ہے۔

ج -۲ ...... جاندار کی تصویر بنانا اور کھینچنا بلاشبہ گناہ ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اس پر شدید عذاب کی خبر دی ہے۔ حدیث میں ہے:

عن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اشد الناس عذاباً عند اللہ المصورون — متفق علیہ

(مشکوٰۃ ص ۳۸۵)

ترجمہ "حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب دیئے جانے والے لوگ تصویریں بنانے والے ہیں"۔

غیر جاندار کے مجسّمے بنانا جائز ہے اور جاندار کے ناجائز

س ...... میں مختلف مساجد وغیرہ کے ماڈل سجاوٹ کے لئے موتیوں اور موم وغیرہ سے بناتا ہوں۔ کیا میں خانہ کعبہ (بیت اللہ شریف) اور مسجد نبوی وغیرہ بھی بنا سکتا ہوں؟

ج ...... غیر ذی روح چیزوں کے ماڈل بنانا جائز ہے۔

س ...... کیا میں مٹی یا پتھر کی مدد سے اپنی عظیم شخصیات کے مجسّمے بنا سکتا ہوں؟

ج ...... یہ بت تراشی ہے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

گھروں میں اپنے بزرگوں اور قرآن پڑھتے بچے یا دعاء مانگتی ہوئی عورت کی تصویر بھی ناجائز ہے

س ...... گھروں میں عام طور پر لوگ اپنے بزرگوں یا قرآن مجید پڑھتا ہوا بچہ یا دعا مانگتی

ہوئی خاتون کا فوٹو لگاتے ہیں ۔اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے ؟

ج ...... گھروں میں تصویریں آویزاں کرنا گمراہ امتوں کا دستور ہے ۔ مسلمانوں کے لئے یہ چیز ممنوع قرار دی گئی ہے ۔حدیث میں فرمایا ہے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے ۔

جاندار کی اشکال کے کھلونے گھر میں رکھنا جائز نہیں

س ...... آج کل ہمارے گھروں میں بچوں کے کھلونے تقریباً ہر جگہ موجود ہیں کوئی جانوروں کی شکل کے بنے ہوئے ہیں کوئی گڑیا وغیرہ مورتی کی صورت میں ۔وہاں قرآن کی تلاوت ' نماز اور سجدہ کی ادائیگی کرتے ہیں ۔بعض اوقات نماز کے لئے وضو کریں یا سلام پھیریں تو نظر پڑ جاتی ہے ۔یا ذکر میں مصروف ہوں تو بچے کھیلتے ہوئے سامنے آجاتے ہیں ۔اس صورت پر روشنی ڈالیں ؟

ج ...... گھروں میں بچیاں جو گڑیا بناتی ہیں اور جن کے نقوش نمایاں نہیں ہوتے ۔ محض ایک ہیولا سا ہوتا ہے ۔ان کے ساتھ بچیوں کا کھیلنا جائز ہے ۔اور ان کو گھر میں رکھنا بھی درست ہے ۔لیکن پلاسٹک کے جو کھلونے بازار میں ملتے ہیں وہ تو پوری مورتیاں ہوتی ہیں ۔ان مجسموں کی خرید و فروخت اور ان کا گھر میں رکھنا ناجائز ہے ۔ افسوس ہے کہ آج کل ایسے بت گھروں میں رکھنے کا رواج چل نکلا ہے ۔اور ان کی بدولت ہمارے گھر بُت خانوں کا منظر پیش کر رہے ہیں گویا شیطان نے کھلونوں کے بہانے بت شکن قوم کو بت فروش اور بت تراش بنا دیا ہے ۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس آفت سے بچائے ۔

کھلونے رکھنے والی روایت کا جواب

س ...... آپ کے پاس کھلونے رکھنے والی روایت کا کیا جواب ہے ؟

ج ...... جو گڑیاں باقاعدہ مجسمہ کی شکل میں ہوں ان کا رکھنا اور ان سے کھیلنا جائز نہیں۔ معمولی قسم کی گڑیاں، جو بچیاں خود ہی سی لیا کرتی ہیں۔ ان کی اجازت ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں کا یہی محمل ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس وقت تصویر بنانے کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔ یہ بعد میں ہوئی ہے۔

میڈیکل کالج میں داخلے کے لئے لڑکی کو فوٹو بنوانا

س ...... میں امسال میڈیکل کالج میں داخل ہونا چاہتی ہوں۔ مگر حکومت کے رائج کردہ اصول کے مطابق میڈیکل کالج کے امیدوار کا فوٹو کاغذات کے ساتھ ہونا ضروری ہے، جبکہ اس کی جگہ فنگر پرنٹس سے بھی کام چلایا جاسکتا ہے، مگر ہم حکومت کے اصول کی وجہ سے مجبور ہیں۔ اب ملک میں لیڈی ڈاکٹرز کی اہمیت سے بھی انکار نہیں ہوسکتا اگر خواتین ڈاکٹرز نہ بنیں تو مجبوراً ہمیں ہر بات کے لئے مرد ڈاکٹروں کے پاس جانا پڑے گا جو طبیعت گوارا نہیں کرتی اس سلسلے میں بھی قرآن وحدیث کے حوالے سے کوئی حل بتایئے کہ اپنے کہنے سننے والوں کو مطمئن کیا جاسکے اور اس سے زیادہ اپنے آپ کو؟

ج ...... فوٹو بنانا شرعاً حرام ہے لیکن جہاں گورنمنٹ کے قانون کی مجبوری ہو وہاں آدمی معذور ہے، اس کا وبال قانون بنانے والوں کی گردن پر ہوگا جہاں تک لڑکیوں کو ڈاکٹر بنانے کا تعلق ہے میں اس کی ضرورت کا قائل نہیں۔

شناختی کارڈ جیب میں بند ہو تو مسجد جانا صحیح ہے

س ...... بعض لوگوں سے میں نے سنا ہے کہ انسان کی تصویر مسجد میں لے جانا گناہ ہے۔ تو ہم نماز کے لئے جاتے ہیں ہماری جیب میں شناختی کارڈ ہوتا ہے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم گناہ کرتے ہیں۔ اس کے جائز یا ناجائز ہونے کے بارے میں ہمیں بتائیں۔

ج ...... شناختی کارڈ جیب میں بند ہو تو مسجد میں جانا صحیح ہے۔

درخت کی تصویر کیوں جائز ہے جبکہ وہ بھی جاندار ہے

س ...... اسلام میں تصویر بنانے کی ممانعت آئی ہے۔ عرض یہ ہے کہ اگر جاندار کی تصویر بنانے کی ممانعت ہے تو کیا درخت جو جاندار ہیں ان کی تصویر بنانا بھی اس حکم میں داخل ہے جب کہ لوگوں سے سنا ہے اور کچھ دیندار حضرات کے گھروں میں بھی مختلف تصاویر درختوں کی دیکھی ہیں۔

ج ...... جن چیزوں میں حس و حرکت ہو اسے جاندار کہتے ہیں' درخت میں ایسی جان نہیں اس لئے اس کی تصویر جائز ہے۔

جاندار کی تصویر بنانا کیوں ناجائز ہے

س ...... جانداروں کی تصویریں بنانا کیوں منع ہے؟

ج ...... بے جان چیزوں کی تصویر دراصل نقش و نگار ہے' اس کی اسلام نے اجازت دی ہے' اور جاندار چیزوں کی تصویر کو اس لئے منع فرمایا ہے کہ یہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا ذریعہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ جاندار کی تصویر بنانے والوں سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ اپنی بنائی ہوئی تصویر میں جان ڈالو۔

اگر تصویر بنانے پر مجبور ہو تو حرام سمجھ کر بنائے اور استغفار کرتا رہے

س ...... میں ایک کاتب ہوں اور ٹیچر بھی۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹیچنگ پریکٹس میں ماہرین تعلیم کے فیصلے کے مطابق ہمیں بچوں کو پڑھاتے وقت کوئی تصور دلانے کے لئے ماڈل یا تصویر پیش کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے یا بعض دفعہ کوئی تعلیمی پراجیکٹ لکھتے وقت تصاویر کا بنانا بھی ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے کیونکہ تعلیم وتدریس میں ایک اہم بصری معاون سمجھا جاتا ہے۔ اب یہ میں خود بناؤں یا کسی

سے بنواؤں۔ گناہ تو برابر ہوتا ہے تو کیا اس مذکورہ بالا مجبوری کی وجہ سے کوئی گنجائش ہے کہ نہیں؟

ج ...... جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے اگر آپ کے لئے یہ فعل حرام ناگزیر ہے تو حرام سمجھ کر کرتے رہئے' اور استغفار کرتے رہئے' حرام کو حلال بنانے کی کوشش نہ کیجئے۔

تصویر سے متعلق وزیر خارجہ کا فتویٰ

س ...... جنگ ۲۵/ جون کی اشاعت میں پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی کا ایک بیان پڑھا جس میں انہوں نے ایک غیر ملکی روزنامہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ "اسلام میں رقص وموسیقی' مصوری وغیرہ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ:

۱ ...... کیا یہ بات درست ہے؟

۲ ...... اگر یہ غلط ہے تو کیا ایسی گفتگو کرنے والے کی کوئی سزا ہے؟

۳ ...... ایسے افراد کے بارے میں حکومت وقت اور عام مسلمانوں کا کیا فرض بنتا ہے؟

ج ...... آنحضرت ﷺ نے رقص و سرود' گانے باجے اور تصاویر کو ممنوع قرار دیا ہے اور ان پر سخت وعیدیں فرمائی ہیں۔

تصویر:

تصویر کی حرمت پر بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱ ...... صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی غیر حاضری میں چھوٹا سا بچھونا خرید لیا جس پر تصویریں

بنی ہوئی تھیں ۔جب آنحضرت ﷺ نے اس کو دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے ' اندر تشریف نہیں لائے اور میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر ناگواری کے آثار محسوس کئے ' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا گناہ ہوا ہے ؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے ؟ میں نے عرض کیا ' یا رسول اللہ ! یہ میں نے آپ ﷺ کیلئے خریدا ہے ' کہ آپ ﷺ اس پر بیٹھیں اور اس سے تکیہ لگائیں ' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب ہو گا ' ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو تصویریں بنائی تھیں ان میں جان بھی ڈالو اور ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے ۔ (مشکوۃ)

۲ ...... صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سب لوگوں سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں (حوالہ بالا)

۳ ...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو میری تخلیق کی طرح تصویریں بنانے لگے ' یہ لوگ ایک ذرہ تو بنا کے دکھائیں ' یا ایک دانہ اور ایک جو تو بنا کے دکھائیں ۔ (حوالہ بالا)

۴ ...... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں سے سخت عذاب مصوروں کو ہو گا ۔ (حوالہ بالا)

۵ ...... صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہو گا ' اس نے جتنی تصویریں بنائی تھیں ہر ایک کے بدلے میں ایک روح پیدا کی جائے گی جو اسے دوزخ میں عذاب دے گی ۔ (حوالہ بالا)

ان احادیث سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تصویر سازی اسلام کی نظر میں کتنا بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو، آنحضرت ﷺ کو اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو اس سے کتنی نفرت ہے اس موضوع پر مزید تفصیل مطلوب ہو تو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ﷺ (سابق) مفتی اعظم پاکستان کا رسالہ "تصویر کے شرعی احکام" ملاحظہ فرمایا جائے، جو اس مسئلہ پر بہترین اور نفیس ترین رسالہ ہے۔ تمام پڑھے لکھے حضرات کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

رقص و موسیقی

آج کل طوائف کے ناچنے تھرکنے کا نام "رقص" ہے اور ڈوم اور ڈومنیوں کے گانے بجانے کو "موسیقی" کہا جاتا ہے اور یہ دونوں سخت گناہ ہیں۔

صحیح بخاری میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر پئیں گے، کچھ لوگ زنا اور ریشم کو حلال کر لیں گے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو معازف و مزامیر (آلات موسیقی) کے ساتھ گانے والی عورتوں کا گانا سنیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور بعض کی صورتیں مسخ کر کے ان کو بندر اور سور بنا دے گا (نعوذ باللہ)

اور ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مال غنیمت کو شخصی دولت بنا لیا جائے اور جب لوگوں کی امانت کو مال غنیمت سمجھ لیا جائے اور جب زکوٰۃ کو ایک ٹیکس اور تاوان سمجھا جانے لگے اور جب علم دین کو دنیا طلبی کیلئے سیکھا جانے لگے اور جب مرد اپنی بیوی کی فرمانبرداری اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے، اور جب دوست کو قریب اور باپ کو دور رکھے، اور جب مسجدوں میں شور و غل ہونے لگے اور جب کسی قبیلہ کا سردار فاسق و بدکار بن جائے اور جب کسی قوم کا سردار ان میں کا رذیل ترین آدمی بن جائے اور جب شریر آدمیوں کی عزت ان کے شر کے خوف کی وجہ

سے کی جانے لگے ' اور جب گانے والی عورتوں کا اور باجوں گاجوں کا رواج عام ہو جائے اور جب شرابیں پی جانے لگیں اور جب امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت انتظار کرو سرخ آندھی کا' اور زلزلہ کا' اور زمین میں دھنس جانے کا اور صورتوں کے مسخ ہو جانے کا اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی ٹوٹ جائے اور اس کے دانے بیک وقت بکھر جاتے ہیں۔

مزید احادیث کیلئے اس ناکارہ کا رسالہ ''عصر حاضر احادیث کے آئینہ میں'' ملاحظہ فرمالیا جائے' جس میں اس مضمون کی متعدد احادیث جمع کر دی گئی ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے ان ارشادات کے بعد سردار آصف احمد علی صاحب کا یہ کہنا کہ اسلام میں رقص و سرود اور مصوری و موسیقی پر کوئی پابندی نہیں' قطعاً غلط اور خلاف واقعہ ہے اور ان کے اس ''فتویٰ'' کا منشا یا تو اسلام کا ناقص مطالعہ ہے کہ موصوف نے ان مسائل کو صحیح سمجھا ہی نہیں' یا ان کو خاکم بدہن صاحب شریعت ﷺ سے اختلاف ہے کہ آنحضرت ﷺ تو ان چیزوں کو موجب لعنت اور موجب مسخ وعذاب قرار دیتے ہیں اور سردار صاحب کو ان میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ پہلی وجہ جہل مرکب ہے اور دوسری وجہ کفر خالص۔

اسلام اور اسلامی مسائل کے بارے میں سردار صاحب کے غیر ذمہ دارانہ بیانات وقتاً فوقتاً منظر عام پر آتے رہتے ہیں۔ جن سے سردار جی کے روایتی لطیفوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے' معلوم ہوتا ہے کہ سردار صاحب کے پاس صرف وزارت خارجہ کا قلمدان نہیں' بلکہ آج کل پاکستان کے ''مفتی اعظم'' کا قلمدان بھی انہی کے حوالے کر دیا گیا ہے' حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک وملت پر رحم فرمائے اور ''فتویٰ نویسی'' کی خدمت سردار صاحب سے واپس لے لی جائے اور عام مسلمانوں کا فرض ہے کہ حکومت سے درخواست کریں کہ سردار

جی کو اسلام پر ""مشق ناز"" کی اجازت نہ دی جائے۔

تصویر بنانے کا حکم

س ...... ہمارے لواحقین میں سے دو بچیاں ماشاء اللہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ہیں اور ہر لحاظ سے شرعی احکام کی پابند ہیں۔ آپ نے پچھلے دنوں اپنے کالم میں تصویریں بنانے کو حرام بتایا ہے۔ ہماری یہ بچیاں ایک اسکول میں تین سال سے ایک چار سالہ کورس کر رہی ہیں' جس میں تصویریں بنانے کی تربیت دی جاتی ہے' اس کورس کے مکمل کرنے سے اچھی ملازمت ملتی ہے۔ اب وہ یہ کورس درمیان میں نہیں چھوڑنا چاہتیں' دوئم یہ کہ وہ اس بات کو درست نہیں تسلیم کرتیں کہ یہ عمل حرام ہے۔ آپ برائے مہربانی قرآنی آیات اور احادیث کے حوالوں سے اس بات کو ثابت کریں کہ یہ عمل حرام ہے' تو وہ یقیناً اس عمل کو چھوڑ دیں گی کیونکہ وہ کوئی بھی کام خلاف شرع نہیں کرنا چاہتیں۔

ج ...... آنحضرت ﷺ نے بہت سی احادیث میں تصاویر کی حرمت کو بیان فرمایا ہے۔ حضرت مفتی محمد شفیعؒ کا اس موضوع پر ایک بہترین رسالہ ہے' جو ""تصویر کے شرعی احکام"" کے نام سے شائع ہوا ہے' اس رسالہ کا مطالعہ آپ کی بہنوں کے لئے مفید ہوگا اور اس کے مطالعہ سے انشاء اللہ ان کے سارے اشکالات ختم ہو جائیں گے میں درخواست کروں گا کہ اس رسالہ کو خوب اچھی طرح سمجھ کر پڑھ لیں۔

تصویر کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے چند ارشادات مشکوٰۃ شریف سے نقل کرتا ہوں ان پر بھی غور فرمالیا جائے۔

ا ...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس گھر میں کتا یا تصویر ہو رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

(صحیح بخاری' صحیح مسلم)

۲ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ گھر کے اندر کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے جس میں تصویریں ہوں مگر اس کو کاٹ ڈالتے تھے۔ (صحیح بخاری)

۳ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک چھوٹا گدا (یا تکیہ) خرید لیا جس میں تصویریں تھیں' جب آنحضرت ﷺ نے اس کو دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے اندر داخل نہیں ہوئے اور میں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور میں ناگواری کے آثار محسوس کئے' میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! میں اللہ ورسول کے آگے توبہ کرتی ہوں' مجھ سے کیا گناہ ہوا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے ناراضی کے لہجہ میں فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میں نے آپ ﷺ کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ ﷺ اس پر بیٹھا کریں اور اس سے تکیہ لگایا کریں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا' ان سے کہا جائے گا کہ جو تصویر تم نے بنائی ہے اس کو زندہ بھی کرو اور اس میں جان ڈالو۔ نیز ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں یہ تصویریں ہوں اس گھر میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (صحیح بخاری' صحیح مسلم)

۴ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری' صحیح مسلم)

۵ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ ارشاد اپنے کانوں سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میری تخلیق کی طرح تصویریں بنانے چلے وہ ایک ذرہ کو تو بنا کر دکھائیں یا ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کر کے دکھائیں (صحیح بخاری' صحیح مسلم)

۶ ...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ

فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہو گا۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم)

۷ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے آخری مرض میں ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے ایک گرجا کا تذکرہ کیا جس کو "ماریہ" کہا جاتا تھا۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہما نے ' جو حبشہ سے ہو کر آئی تھیں ' اس گرجا کی خوبصورتی کا اور اس کے اندر جو تصویریں بنی ہوئی تھیں ان کا تذکرہ کیا ' آنحضرت ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کسی نیک آدمی کا انتقال ہو جاتا تو اس کی قبر پر عبادت خانہ بنا لیتے۔ اور اس میں یہ تصویریں بناتے یہ لوگ اللہ کی مخلوق میں سب سے بد تر ہیں۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم)

۸ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہو گا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو ' یا نبی کے ہاتھ سے قتل ہوا ہو ' یا اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کیا ہو اور تصویر بنانے والوں کو اور ایسے عالم کو جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے۔
(بیہقی ' شعب الایمان)

قیامت کے دن شدید ترین عذاب تصویر بنانے والوں پر ہو گا

س ...... آج کے دور میں فوٹو کھنچوانا بعض صورتوں میں ناگزیر ہوتا ہے مثلاً پاسپورٹ ' شناختی کارڈ اور ملازمت کے سلسلہ میں اس کے علاوہ عام سی بات ہو گئی ہے کہ ہم چلتی پھرتی تصاویر بھی بنواتے ہیں ' مثلاً شادی بیاہ اور دیگر تقاریب کی ویڈیو فلمیں۔ ان تصاویر کو اور دیگر فلموں اور ٹی وی کے پروگرام کو ہم دیکھتے ہیں ' جبکہ آج کل ہر گلی کوچہ میں وی سی آر کی نمائش عام بات ہو گئی ہے اور گھروں میں اہل خانہ کے ساتھ بڑے ذوق وشوق سے ان چلتی پھرتی تھرکتی ہوئی

تصاویر کو دیکھتے ہیں تو ازراہ کرم یہ بتایئے کہ کن کن صورتوں میں تصاویر کھنچوانا یا دیکھنا جائز ہے۔ جہاں تک میری ناقص معلومات کا تعلق ہے میں تو یہ جانتا ہوں کہ تصاویر بنانا یا بنوانا دونوں حرام ہیں۔

ج ...... اگر قانونی مجبوری کی وجہ سے آدمی تصویر بنانے پر مجبور ہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس فعل حرام پر گرفت نہیں فرمائیں گے۔ اور جہاں کوئی مجبوری نہیں، اس پر قیامت کے دن شدید ترین عذاب کی وعید آئی ہے۔ یعنی "سب سے سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کا ہوگا"۔ اللہ تعالیٰ اس لعنت و غضب سے محفوظ رکھے۔

علماء کا ٹیلی ویژن پر آنا تصویر کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتا؟

س ...... میرا مسئلہ 'تصاویر' ہیں آپ نے تصاویر کے موضوع بے حیائی کی سزا پر خاصہ طویل و مدلل جواب دیا، لیکن جناب اس سے فی زمانہ جو ہمیں تصاویر کے سلسلے میں مسائل درپیش ہیں ان کی تشفی نہیں ہوتی۔ کیونکہ بحیثیت مسلمان ہم سب جانتے ہیں کہ اسلام میں جانداروں کی تصویر کشی حرام قرار دی گئی ہے' جبکہ اس دور میں تصاویر ہمارے اردگرد بکھری پڑی ہیں ٹی وی' وی سی آر' اخبارات اور رسائل کی صورت میں۔ لہٰذا میرا مسئلہ یہی ہے کہ تصاویر ہمارے لئے ہر صورت میں حرام ہیں یا کسی صورت میں جائز بھی ہو سکتی ہیں۔ جیسے کہ بعض مجبوریوں کے تحت یعنی تعلیمی اداروں کالج یونیورسٹی میں امتحانی فارموں پر (خواتین مستثنیٰ ہیں لیکن لڑکے تو لگاتے ہیں) شناختی کارڈ اور پاسپورٹ وغیرہ پر۔ اگر ان مجبوریوں پر بھی شریعت کی رو سے تصاویر جائز نہیں تو پھر آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ رمضان شریف میں خود میں نے امام کعبہ کو ٹی وی پر تراویح پڑھاتے دیکھا تھا۔ (اگر آپ کہیں کہ اس میں قصور فلم بنانے والوں کا ہے تو جناب کعبتہ اللہ میں علماء اس غیر شرعی فعل سے منع کرنے کا پورا حق رکھتے ہیں اور اس مقدس جگہ یقیناً ان کا حکم چلے گا) اس کے علاوہ آئے دن

جید علماء دین اخبارات وٹیلی ویژن پر نظر آتے ہیں اور پھر خود آپ ایک اخبار کے توسط سے مسائل کا حل بتاتے ہیں۔اس اخبار میں تصاویر بھی ہوتی ہیں اب یہ تو ممکن نہیں کہ لوگ اسلامی معلومات کا صفحہ پڑھ لیں اور غیر ملکی باتصویر اہم خبریں چھوڑ دیں۔لہٰذا تصاویر کے سلسلے میں یہ اہم ضرورتیں ہیں۔

۱ ...... اب آپ یہ بتایئے کہ کیا ہم تعلیم حاصل نہ کریں کیونکہ دوسری صورت میں ابتدائی جماعت سے ہی باتصویر قاعدہ پڑھایا جاتا ہے الف سے انار اور ب سے بکری والا۔

۲ ...... پاسپورٹ کی تصویر کی وجہ سے بیرون ممالک جانا چھوڑ دیں (لوگ حج کے لئے بھی جاتے ہیں)

۳ ...... اخبارات ورسائل اورٹی وی وغیرہ سے کنارہ کشی کرلیں۔تو پھرٹی وی پر جناب طاہر القادری کی اور پروگرام تفہیم دین کی اسلامی تعلیمات سے کیسے مستفید ہوں گے اور اخبار میں آپ کی مفید معلومات سے۔

میری خواہش ہے کہ آپ میرے خط کو قریبی اشاعت میں جگہ دیں تاکہ ان سب لوگوں کا بھی بھلا ہو جو تصاویر کے مسائل سے دوچار ہیں۔

میری تحریر میں کہیں کوئی تلخی محسوس کریں تو اپنی بیٹی سمجھ کر معاف فرمائیں۔

ج ...... یہ اصول ذہن میں رکھئے کہ گناہ ہرحال میں گناہ ہے خواہ (خدانخواستہ) ساری دنیا اس میں ملوث ہو جائے' دوسرا اصول یہ بھی ملحوظ رکھئے کہ جب کوئی برائی عام ہو جائے تو اگرچہ اس کی نحوست بھی عام ہوگی۔مگر آدمی مکلّف اپنے فعل کا ہے' پہلے اصول کے مطابق کچھ علماء کا ٹیلی ویژن پر آنا اس کے جواز کی دلیل نہیں' نہ امام حرم کا تراویح پڑھانا ہی اس کے جواز کی دلیل ہے اگر طبیب کسی بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو بیماری بیماری ہی رہے گی۔اس کو صحت کا نام نہیں دیا جاسکتا' اور دوسرے اصول کے مطابق جہاں قانونی مجبوری کی وجہ سے

تصویر بنوانی پڑے۔ یا تصویر میں آدمی ملوث ہو جائے' تو اگر وہ اس کو برا سمجھتا ہے تو گناہ گار نہیں ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے توقع ہے کہ وہ اس پر مواخذہ نہیں فرمائیں گے۔ لیکن جن لوگوں کے اختیار میں ہو کہ اس برائی کو مٹائیں۔ اس کے باوجود وہ نہیں مٹاتے تو وہ گناہ گار ہوں گے۔ امید ہے ان اصولی باتوں سے آپ کا اشکال حل ہو گیا ہو گا۔

کیمرہ کی تصویر کا حکم

س ...... میں آپ کا کالم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" اکثر پڑھتا ہوں۔ بہت دنوں سے ایک بات کھٹک رہی تھی۔ آج ارادہ کیا کہ اس کا اظہار کر دوں۔

مسئلہ ہے "تصویر بنانا یا بنوانا" اس سلسلہ میں تین الفاظ ذہن میں آتے ہیں۔ تصور' مصور' تصویر' سب سے پہلے انسان کے تصور میں ایک خاکہ آتا ہے' چاہے وہ کسی کے بارے میں ہو' یہ خاکہ مصور کے ذہن میں آتا ہے جس کو وہ قلم کے ذریعہ یا برش سے کاغذ یا کینوس پر اور اگر وہ بت تراش ہے تو ہتھوڑا اور چھینی سے پتھر یا دیوار پر منقش کرتا ہے۔ مصور یا بت تراش کے عمل کے نتیجہ میں تصویر بنتی ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔

فوٹو کھنچوانا ایک دوسرا عمل ہے۔ اس کو تصویر بنوانا کہنا ہی غلط ہے۔ یہ عکس بندی ہے یعنی کیمرہ کے لینس پر عکس پڑتا ہے اور اس کو پلیٹ یا ریل پر محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ کیمرہ کے اندر کوئی "چغد" بیٹھا ہوا نہیں ہے جو قلم یا برش سے تصویر بنائے۔ یہ عکس بالکل اسی طرح شیشہ پر پڑتا ہے جیسے آئینہ دیکھتے ہیں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئینہ دیکھنے کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ آئینہ دیکھنے میں' نہ تصور کام کرتا ہے' نہ مصور۔ یہ تو عکس ہے جو خود بخود آئینے پر پڑتا ہے۔

کارٹون کو آپ تصویر بنوائی کہہ سکتے ہیں اس لئے کہ اس میں مصور کا تصور کارفرما ہے' اور یہ اس لئے بھی حرام ہے کہ اس میں تضحیک اور تمسخر کا پہلو

نمایاں ہے۔اس کو تو دیکھنا بھی درست نہیں ہے۔ آپ اخبار دیکھیں اس میں ہر خبر کے ساتھ عکس بندی ہوتی ہے۔مولانا فضل الرحمٰن' مولانا شاہ احمد نورانی کی فوٹوز آتی ہیں تو کیا یہ حضرات بھی گناہ کبیرہ انجام دے رہے ہیں۔

۲- ...... پروگرام اقراء کے بارے میں ایک لڑکے نے پوچھا کہ وہ ٹی وی دیکھے یا نہ دیکھے۔ آپ نے منع کر دیا کہ وہ ٹی وی نہ دیکھے اس لئے کہ اس میں تصویر نظر آتی ہے۔ آپ کو خدا کا خوف نہ آیا کہ آپ نے اس کو قرآن شریف کی تعلیم سے روک دیا۔

۳- ...... اسی طرح آپ نے کھیلوں کے بارے میں سمجھا ہے کہ یہ "لہو ولعب" ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کیا کرکٹ ' فٹ بال' ہاکی' اسکوائش یہ سب لہو ولعب ہیں۔ آپ کے ذہن میں "ورزش برائے صحت جسمانی" کا کوئی تصور ہی نہیں ہے؟

۴ ...... ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ موسیقی روح کی غذا ہے اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ نے جواب دیا "موسیقی روح کی غذا ہے مگر شیطانی روح کی"۔ یہ جو درگاہوں پر قوالیاں ہوتی ہیں یہ سب شیطانی روحین ہیں۔ مجھے بچپن میں پڑھی ہوئی گلستان کی ایک کہانی یاد آئی۔ایک مرتبہ آپ ہی جیسے ایک مولانا حضرت سعدی ؒ سے موسیقی کے بارے میں الجھ گئے۔بحث کرتے ہوئے دونوں آبادی سے باہر نکل گئے۔کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چرواہا ایک ٹیلے پر بیٹھ کر بانسری بجا رہا ہے اور اونٹ اس کے سامنے وجد میں ناچ رہا ہے۔ سعدیؒ کی نظر اونٹ اور چرواہے پر پڑی تو مولانا سے کہنے لگے۔مولانا! آپ سے تو یہ اونٹ سمجھ دار معلوم ہوتا ہے۔

۵- ...... آخر میں آپ سے گذارش ہے کہ براہ کرم "تصویر اور عکس بندی" ' کھیل اور ورزش ' "موسیقی اور وجدان" کا فرق سمجھنے کی کوشش کریں۔تعلیم یافتہ لوگ خصوصاً نوجوان آپ کے خیالات سے کیا تاثر لیتے ہوں گے۔

ج ...... ا- ...... کیمرے کے اندر جو ''چغد'' بیٹھا ہوا ہے وہ مشین ہے' جو انسان کی تصویر کو محفوظ کرلیتی ہے۔ جو کام مصور کا قلم یا برش کرتا ہے وہی کام یہ مشین نہایت سہولت اور سرعت کے ساتھ کر دیتی ہے' اور اس مشین کو بھی انسان ہی استعمال کرتے ہیں' یہ منطق کم ازکم میری سمجھ میں تو نہیں آتی کہ جو کام آدمی ہاتھ یا برش سے کرے تو وہ حرام ہو اور وہی کام اگر مشین سے کرنے لگے تو وہ حلال ہو جائے' اور پھر آنجناب فوٹو کے تصویر ہونے کا بھی انکار فرماتے ہیں' حالانکہ عرف عام میں بھی فوٹو کو تصویر ہی کہا جاتا ہے اور تصویر کا ہی ترجمہ ''فوٹو'' ہے۔ الغرض آپ نے ہاتھ کی بنائی ہوئی اور مشین کے ذریعہ اتاری ہوئی تصویر کے درمیان جو فرق کیا ہے' یہ صرف ذریعہ اور واسطہ کا فرق ہے۔ مآل اور نتیجہ کے اعتبار سے دونوں ایک ہیں اور حدیث نبوی: ''المصورون اشدّ عذاباً یوم القیامۃ'' میں ہاتھ سے تصویر بنانے والے اگر شامل ہیں تو مشین کے ذریعہ بنانے والے بھی اس سے باہر نہیں' اور جن کو ''اشد عذاباً'' فرمایا ہو وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں یا صغیرہ کے؟ اس کا فیصلہ آپ خود ہی فرما سکتے ہیں۔ میرے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر مزید تفصیل کی ضرورت ہو تو مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم کا رسالہ ''التصویر لاحکام التصویر'' ملاحظہ فرمالیجئے۔

۲- ...... قرآن کریم کی تعلیم سے کون مسلمان روک سکتا ہے مگر تصویر سے بھی قطع نظر' جو آلہ لہو ولعب اور فحاشی کے لئے استعمال ہوتا ہو اسی کو قرآن کریم کے لئے استعمال کرنا خود سوچئے کہ قرآن کریم کی تعظیم ہے یا توہین؟ اگر آپ ایسے کپڑے میں جو گندگی کے لئے استعمال ہوتا ہو' قرآن کریم کو لپیٹنا جائز نہیں سمجھتے تو جو چیز معنوی نجاستوں اور گندگیوں کے لئے استعمال ہوتی ہے اس کے ذریعہ قرآن کریم کی تعلیم کو کیسے جائز سمجھتے ہیں؟ قطع نظر اس سے کہ تصویر حرام ہے یا نہیں' ذرا غور فرمایئے اسکرین کے جس پردہ پر قرآن کریم کی آیات پیش کی جا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اسی پر ایک رقاصہ وفاحشہ کا رقص پیش کیا جانے لگا۔

کیا مسلمانوں کے دل میں قرآن کریم کی یہی عظمت رہ گئی ہے؟ اور اگر کوئی شخص قرآن کریم کی اس اہانت سے منع کرے تو آپ اس پر فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ اس کے دل میں خدا کا خوف نہیں ہے۔ سبحان اللہ! کیا ذہنی انقلاب ہے۔

۳۔ ...... یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ "لہو ولعب" کھیل کود ہی کا نام ہے' اس لئے اگر میں نے کھیلوں کو لہو ولعب کہا تو کوئی بے جا بات نہیں کی۔ آپ "ورزش برائے صحت جسمانی" کے فلسفہ کو لے بیٹھے۔ حالانکہ "کھیل برائے ورزش" کو میں نے بھی ناجائز نہیں کہا۔ بشرطیکہ ستر نہ کھلے اور اس میں مشغول ہو کر حوائج ضروریہ اور فرائض شرعیہ سے غفلت نہ ہو جائے' لیکن دور جدید میں جو کھیل کھیلے جا رہے ہیں' جن کے بین الاقوامی مقابلے ہوتے ہیں اور جن میں انہماک اس قدر بڑھ گیا ہے کہ شہروں کی گلیاں اور سڑکیں تک "کھیل کے میدان" بن گئے ہیں۔ آپ ہی فرمائیں کہ کیا یہ سب کچھ "ورزش برائے صحت جسمانی" کے مظاہرے ہیں؟ آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ دور جدید میں کھیل ایک مستقل فن اور چشم بد دور ایک "معزز پیشہ" بن چکا ہے۔ اس کو "ورزش" کہنا شاید اپنے ذہن و عقل سے ناانصافی ہے' اور اگر فرض کر لیا جائے کہ یہ "ورزش" ہی ہے تو ورزش کے لئے بھی حدود و قیود ہیں یا نہیں؟ جب ان حدود و قیود کو توڑ دیا جائے تو اس "ورزش" کو بھی ناجائز ہی کہا جائے گا۔

۴۔ ...... موسیقی کو "شیطانی روح کی غذا" صرف میں نے نہیں کہا بلکہ "الشعر من مزامیر ابلیس" تو ارشاد نبوی ﷺ ہے' اور گانے والیوں اور گانے کے آلات کے طوفان کو علامات قیامت میں ذکر فرمایا ہے' آلات موسیقی کے ساتھ گانے کے حرام ہونے پر فقہاء و صوفیاء سبھی کا اتفاق ہے' اور اسی میں گفتگو ہے' آدمی بہرحال آدمی ہے' وہ سعدی کا اونٹ نہیں بن سکتا' کیونکہ سعدی کا اونٹ احکام شرعیہ کا مکلّف نہیں' جبکہ یہ ظلوم وجہول مکلّف ہے۔ آلات سے تاثر میں بحث نہیں' بحث اس میں ہے کہ یہ تاثر اشرف المخلوقات کے

شایان شان بھی ہے یا نہیں؟ اور حکیم انسانیت ﷺ نے اس تاثر کی تحسین فرمائی ہے یا تقبیح۔

۵ ...... مجھے توقع ہے کہ آپ "فاروقی بصیرت" سے کام لیتے ہوئے ان حقائق پر غور فرمائیں گے اور حلال و حرام کے درمیان فرق و امتیاز کی کوشش کریں گے۔

داڑھی

"داڑھی تو شیطان کی بھی ہے" کہنے والا کیا مسلمان رہتا ہے

س ...... ہماری مسجد میں مستقل پانچ نمازوں میں امام صاحب ضعیف العمر ہونے کی وجہ سے نہیں آسکتے یعنی فجر اور عشاء میں غیر حاضر ہوتے ہیں۔ ان نمازوں میں انتظامیہ کے صدر صاحب اپنی مرضی سے کسی بھی شخص کو نماز پڑھانے کی دعوت دیتے ہیں' خاص کر فجر میں۔ جب کہ وہ خود بھی بغیر داڑھی کے ہیں اور کبھی خود پڑھاتے ہیں اذان واقامت بھی خود کرتے ہیں اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ جن حضرات کو وہ نماز پڑھانے کی دعوت دیتے ہیں یا تو وہ بغیر داڑھی کے ہوتے ہیں یا پھر داڑھی کتروانے والے صاحب ہوتے ہیں۔ جس پر میں نے اعتراض کیا کہ داڑھی کترنے' یعنی مشت سے کم یا بغیر داڑھی والے دونوں کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے جب کہ باشرع سنت کے مطابق داڑھی والے موجود ہیں اور دین کا علم بھی ہے تو پھر کوئی گنجائش نہیں۔ جن صاحب کو نماز پڑھانے سے منع کیا تھا کہ آپ کی داڑھی کتری ہوئی ہے نماز پڑھتے وقت آپ کے ٹخنے بھی ننگے نہیں

ہوتے آپ نماز پڑھانے کے اہل نہیں تو ان صاحب نے جتنی داڑھی تھی وہ بھی یہ کہتے ہوئے کٹوا دی کہ مجھے پہلے سے ہی داڑھی والوں سے نفرت ہے اور اعلاناً داڑھی کٹوائی' صاف کر دی۔اس شخص کے لئے اسلام میں کیا مقام ہے۔اور یہ کہنا کہ داڑھی شیطان کی بھی ہے اور تم بھی شیطان ہو یعنی داڑھی والے شخص سے کہنا' ایسے شخص کے بارے میں شریعت کیا حکم دیتی ہے اور اسی تنازع کی وجہ سے جماعت ہو رہی ہوتی ہے اور کچھ لوگ صف میں کھڑے ہو کر جب امام تکبیر کہتا ہے الگ ہو جاتے ہیں آیا ان کا الگ نماز پڑھنا درست ہے' نماز ہو جاتی ہے؟

ج ...... اس سوال کے جواب میں چند امور عرض کرتا ہوں۔

اول۔ داڑھی منڈانا اور کترانا (جبکہ ایک مشت سے کم ہو) تمام فقہاء کے نزدیک حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور داڑھی منڈانے اور کترانے والا فاسق اور گناہ گار ہے۔

دوم۔ فاسق کی اذان واقامت اور امامت مکروہ تحریمی ہیں۔یہ مسئلہ فقہ حنفی کی تقریباً تمام کتابوں میں درج ہے۔

سوم۔ ان صاحب کا ضد میں آکر داڑھی صاف کرا دینا اور یہ کہنا کہ "مجھے پہلے ہی داڑھی والوں سے نفرت ہے" یا یہ کہ "داڑھی تو شیطان کی بھی ہے"۔ نہایت المناک بات ہے۔یہ شیطان کی طرف سے چوکا ہے۔ شیطان کسی مسلمان کے صرف گناہ گار رہنے پر راضی نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مسلمان اپنے کئے پر ندامت کے آنسو بہا کر سارے گناہ معاف کرا لیتا ہے۔اس لئے وہ کوشش کرتا ہے کہ اسے گناہ کی سطح سے کھینچ کر کفر کی حد میں داخل کر دے۔وہ گناہ گار کو چوکا دے کر ابھارتا ہے اور اس کے منہ سے کلمہ کفر نکلواتا ہے۔

ذرا غور کیجئے! آنحضرت ﷺ اپنی امت کو ایک حکم فرماتے ہیں کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں صاف کراؤ۔ آنحضرت ﷺ کا یہ حکم سن کر اگر کوئی شخص کہے

کہ ”مجھے تو داڑھی والوں سے نفرت ہے“۔ یا یہ کہے کہ ”داڑھی تو شیطان کی بھی ہے“۔ کیا ایسا کہنے والا مسلمان ہے؟ یا کوئی مسلمان آنحضرت ﷺ کو ایسا جواب دے سکتا ہے؟ داڑھی والوں میں تو ایک لاکھ بیس ہزار (کم وبیش) انبیاء علیہم السلام بھی شامل ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اولیاء عظام بھی ان میں شامل ہیں۔ کیا ان سب سے نفرت رکھنے والا مسلمان ہی رہے گا؟

میں جانتا ہوں کہ ان صاحب کا مقصد نہ رسول ﷺ کے حکم کو رد کرنا ہوگا نہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام اور اولیاء کرام سے نفرت کا اظہار کرنا ہوگا بلکہ یہ ایک ایسا لفظ ہے جو غصے میں اس کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا یا زیادہ صحیح لفظوں میں، شیطان نے اشتعال دلا کر اس کے منہ سے نکلوا دیا۔ لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ یہ الفاظ کتنے سنگین ہیں اور ان کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ اس لئے میں ان صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ان الفاظ سے توبہ کریں اور چونکہ ان الفاظ سے اندیشہ کفر ہے اس لئے ان صاحب کو چاہئے کہ اپنے ایمان اور نکاح کی بھی احتیاطاً تجدید کرلیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

”جن الفاظ کے کفر ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہو ان کے قائل کو بطور احتیاط تجدید نکاح اور توبہ کا اور اپنے الفاظ واپس لینے کا حکم کیا جائے گا“۔

چہارم۔ آپ کا یہ مسئلہ بتانا تو صحیح تھا۔ لیکن آپ نے مسئلہ بتاتے ہوئے انداز ایسا اختیار کیا کہ ان صاحب نے غصہ اور اشتعال میں آکر کلمہ کفر منہ سے نکال دیا۔ گویا آپ نے اس کو گناہ سے کفر کی طرف دھکیل دیا، یہ دعوت، حکمت کے خلاف تھی۔ اس لئے آپ کو بھی اس پر استغفار کرنا چاہئے اور اپنے بھائی کی اصلاح کیلئے دعا کرنی چاہئے اس کو اشتعال دلا کر اس کے مقابلہ پر شیطان کی مدد نہیں کرنی چاہئے۔

”مجھے داڑھی کے نام سے نفرت ہے“ کہنے والے کا شرعی حکم

س ...... میں ایک تقریب میں گیا تھا وہاں ایک لڑکی کے رشتہ کی بابت باتیں ہو

رہی تھیں۔ لڑکی کی والدہ نے فرمایا کہ یہ رشتہ مجھے منظور نہیں ہے اس لئے کہ لڑکے کے داڑھی ہے۔ جب یہ کہا گیا کہ لڑکا آفیسر گریڈ کا ہے تعلیم یافتہ ہے اور داڑھی تو اور بھی اچھی چیز ہے۔ اس زمانہ میں راغب بہ اسلام ہے تو فرمایا کہ مجھے داڑھی کے نام سے نفرت ہے۔ آپ فرمائیں کہ داڑھی کی یہ تضحیک کہاں تک درست ہے کیا ایسا کہنے والا گناہ گار نہیں ہوا اور اگر ہوا تو اس کا کفارہ کیا ہے اور گناہ کا درجہ کیا ہے؟

ج ...... داڑھی آنحضرت ﷺ کی سنت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے رکھنے کا حکم فرمایا' داڑھی منڈے کے لئے ہلاکت کی بددعا فرمائی اور اس کی شکل دیکھنا گوارا نہیں فرمایا۔ اس لئے داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے اور اس کا منڈانا اور ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں اس کا کاٹنا تمام ائمہ دین کے نزدیک حرام ہے۔

جو مسلمان یہ کہے کہ مجھے فلاں شرعی حکم سے نفرت ہے وہ مسلمان نہیں رہا۔ کافر مرتد بن جاتا ہے۔ جو شخص آنحضرت ﷺ کی شکل سے نفرت کرے وہ مسلمان کیسے رہ سکتا ہے' یہ خاتون کسی داڑھی والے کو اپنی لڑکی دے یا نہ دے مگر اس پر اس کفر سے توبہ کرنا اور ایمان کی اور نکاح کی تجدید کرنا لازم ہے۔

داڑھی کا جھولا بنے ہوئے کارٹون سے شعائر اسلامی کی توہین

س ...... اس خط کیساتھ بندہ ایک کارٹون کو پن بھیج رہا ہے جس میں دو آدمیوں کے پاؤں تک داڑھیاں بنائی گئی ہیں اور دوسری جگہ اس کا جھولا بنا کر ایک بچی اس پر جھول رہی ہے۔ یہ کارٹون عام کرنے کے لئے مشہور ٹافیوں کے کارخانے نے ٹافیوں میں لپیٹ دیا ہے' ایک عام مسلمان کے یہ دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شعائر اسلام کی یہ بے حرمتی اور بے عزتی اور پھر ایسے ملک میں جہاں اسلام اسلام کہتے تھکتے نہیں۔ بدقسمتی سے پاکستانی قانون میں جو

گندگی کے ڈھیر یعنی انگریزی قانون کا بدلا ہوا نام ہے کوئی آرڈیننس موجود نہیں جو شعائر اسلام کو تحفظ دے سکے۔ ورنہ اس کمپنی کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی۔ ہم افسوس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتے اور اپنا کام صرف لکھنے اور بولنے تک محدود رکھتے ہیں کہ یہ بھی ایمان کا دوسرا درجہ ہے۔

لہٰذا میرے یہ جذبات قارئین تک پہنچائیں اور اگر کر سکیں تو اس کمپنی کے خلاف کارروائی کریں تاکہ پھر کوئی شعائر اسلام کا اس طرح مذاق نہ اڑائے۔

ج ...... یہ اسلامی شعائر کی صریح بے حرمتی ہے۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ایسے نانہجار شریروں کو کیفرکردار تک پہنچانے کیلئے ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کا فرض ہے کہ ان کے خلاف انضباطی کارروائی کریں۔ شعائر اسلامی کی تضحیک کفر ہے اور ایک اسلامی ملک میں ایسے کفر کی کھلی چھٹی دینا غضب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔

اکابرین امت نے داڑھی منڈانے کو گناہ کبیرہ شمار کیا ہے

س ...... اکابرین امت میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے اپنی اپنی کتابوں میں داڑھی منڈوانے کو گناہ کبیرہ کی فہرست میں شامل کیوں نہیں کیا؟

ج ...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ امداد الفتاویٰ (ص ۲۲۳ ج ۴) میں لکھتے ہیں "داڑھی رکھنا واجب اور قبضہ سے زائد کٹانا حرام ہے"۔

نوٹ: یہاں "قبضہ سے زائد کٹانے" سے مراد یہ ہے کہ جس کی داڑھی قبضہ سے زائد ہو اس کو قبضہ سے زائد حصہ کا کٹانا تو جائز ہے' اور اتنا کٹانا کہ جس کی وجہ سے داڑھی قبضہ سے کم رہ جائے' یہ حرام ہے۔

اور صفحہ ۲۲۱ پر لکھتے ہیں:

"ایک تو داڑھی کا منڈانا یا کٹانا معصیت ہے ہی، مگر اوپر سے اصرار کرنا اور مانعین سے معارضہ کرنا، یہ اس سے زیادہ سخت معصیت ہے"۔

اور صفحہ ۲۲۲ پر لکھتے ہیں:

"حدیث میں جن افعال کو تغیر خلق اللہ موجب لعن فرمایا ہے، داڑھی منڈوانا یا کٹانا بالمشاہدہ اس سے زیادہ تغیر کا اتباع شیطان ہونا اور اتباع شیطان کا موجب لعنت وموجب خسران وموجب وقوع فی الغرور، موجب جنہم ہونا منصوص ہے، اب مذمت شدیدہ میں کیا شک رہا ہے؟"

ان عبارتوں میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ داڑھی منڈانے اور کٹانے کو حرام، معصیت، موجب لعنت، موجب خسران اور موجب جہنم فرما رہے ہیں، کیا اس کے بعد بھی آپ کا یہ کہنا درست ہے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس گناہ کو کبیرہ گناہوں کی فہرست میں شامل نہیں کیا؟

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب آیت کریمہ ﴿لا تبدیل لخلق اللہ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں "وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے۔اور یہ اعمال فسق میں سے ہے جیسے داڑھی منڈانا بدن گدوانا وغیرہ"۔

(معارف القرآن ص ۵۴۹ ج ۲)

مفتی صاحب کے بقول جب داڑھی منڈانا اعمال فسق میں سے ہے، اور داڑھی منڈانے والا فاسق ہے، تو کسی سے پوچھ لیجئے کہ جس گناہ سے آدمی فاسق ہو جائے وہ صغیرہ ہوتا ہے یا کبیرہ؟

"رسالہ داڑھی کا مسئلہ"

س ۱- ...... داڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے، واجب ہے یا سنت؟ اور داڑھی منڈانا جائز ہے یا مکروہ یا حرام؟ بہت سے حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ داڑھی رکھنا ایک سنت ہے اگر کوئی رکھے تو اچھی بات ہے اور نہ رکھے تب بھی کوئی گناہ

نہیں ۔ یہ نظریہ کہاں تک صحیح ہے؟

س ۔۲ ...... شریعت میں داڑھی کی کوئی مقدار مقرر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنی؟

س ۔۳ ...... بعض حفاظ کی عادت ہے کہ وہ رمضان مبارک سے کچھ پہلے داڑھی رکھ لیتے اور رمضان المبارک کے بعد صاف کر دیتے ہیں۔ ایسے حافظوں کو تراویح میں امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

س ۔۴ ...... بعض لوگ داڑھی سے نفرت کرتے ہیں اور اسے نظر حقارت سے دیکھتے ہیں' اگر اولاد یا اعزہ میں سے کوئی داڑھی رکھنا چاہے تو اسے روکتے ہیں' اور طعنے دیتے ہیں' اور کچھ لوگ شادی کے لئے داڑھی صاف ہونے کی شرط لگاتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے؟

س ۔۵ ...... بعض لوگ سفر حج کے دوران داڑھی رکھ لیتے ہیں اور حج سے واپسی پر صاف کرا دیتے ہیں 'کیا ایسے لوگوں کا حج صحیح ہے؟

س ۔۶ ...... بعض حضرات اس لئے داڑھی نہیں رکھتے کہ اگر ہم داڑھی رکھ کر کوئی غلط کام کریں گے تو اس سے داڑھی والوں کی بدنامی اور داڑھی کی بے حرمتی ہوگی ۔ ایسے حضرات کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج ۔۱ ...... داڑھی منڈانا یا کترانا (جبکہ ایک مشت سے کم ہو) حرام اور گناہ کبیرہ ہے' اس سلسلہ میں پہلے چند احادیث لکھتا ہوں اس کے بعد ان کے فوائد ذکر کروں گا۔

۱۔ عن عائشة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب، واعفاء اللحیة الحدیث (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۹)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں ۔ مونچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا الخ۔

۲۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احفوا الشوارب واعفوا اللّحی۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

وفي روایة انه امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیة

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۹)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مونچھوں کو کٹوانے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم دیا فرمایا۔

۳۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین، اوفروا اللحی واحفوا الشّوارب. (متفق علیہ مشکوۃ ص ۳۸۰)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو۔ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔

۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم جزّ والشّوارب وارخوا اللحی، خالفوا المجوس۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

۵۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یأخذ من شاربہ فلیس منا۔

(رواہ احمد والترمذی والنسائی مشکوۃ ص ۳۸۱)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔

۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ

وسلم لعن الله المتشبهین من الرجال بالنساء و المتشبهات من النسآء بالرجال – رواہ البخاری۔مشکوۃ ص ۳۸۰)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور اللہ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔

فوائد:

۱۔ ...... پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ مونچھیں کٹانا اور داڑھی بڑھانا انسان کی فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے' اور مونچھیں بڑھانا اور داڑھی کٹانا خلاف فطرت ہے۔ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ فطرت اللہ کو بگاڑتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے کہ شیطان لعین نے خدا تعالیٰ سے کہا تھا کہ میں اولاد آدم کو گمراہ کروں گا' اور میں ان کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑا کریں۔ تفسیر حقانی اور بیان القرآن وغیرہ میں ہے کہ داڑھی منڈانا بھی تخلیق خداوندی کو بگاڑنے میں داخل ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ چہرے کو فطرتاً داڑھی کی زینت ووجاہت عطا فرمائی ہے۔ پس جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ اغوائے شیطان کی وجہ سے نہ صرف اپنے چہرے کو بلکہ اپنی فطرت کو مسخ کرتے ہیں۔

چونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہی صحیح فطرت انسانی کا معیار ہے اس لئے فطرت سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ اور ان کی سنت بھی ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی بڑھانا ایک لاکھ چوبیس ہزار (یا کم وبیش) انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت ہے اور یہ وہ مقدس جماعت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ان کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے (اولئك الذین هدی الله فبهداهم اقتده) (سورۃ انعام' ۹۱) اس لئے جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے طریقہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ گویا اس حدیث میں تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ داڑھی منڈانا تین گناہوں کا مجموعہ

ہے (۱) انسانی فطرت کی خلاف ورزی (۲) اغوائے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑنا (۳) اور انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت۔ پس ان تین وجوہ سے داڑھی منڈوانا حرام ہوا۔

۲۔ ...... دوسری حدیث میں مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور حکم نبوی ﷺ کی تعمیل ہر مسلمان پر واجب اور اس کی مخالفت حرام ہے' پس اس وجہ سے بھی داڑھی رکھنا واجب اور اس کا منڈانا حرام ہوا۔

۳۔ ...... تیسری اور چوتھی حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی رکھنا مسلمانوں کا شعار ہے' اس کے برعکس مونچھیں بڑھانا اور داڑھی منڈانا مجوسیوں اور مشرکوں کا شعار ہے' اور آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو مسلمانوں کا شعار اپنانے اور مجوسیوں کے شعار کی مخالفت کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اسلامی شعار کو چھوڑ کر کسی گمراہ قوم کا شعار اختیار کرنا حرام ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

من تشبہ بقوم فھو منھم۔	جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے وہ
(جامع صغیر ص ۸' ج ۲)	انہی میں سے ہو گا۔

پس جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں وہ مسلمانوں کا شعار ترک کر کے اہل کفر کا شعار اپناتے ہیں' جس کی مخالفت کا رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا۔ اس لئے ان کو وعید نبوی ﷺ سے ڈرنا چاہئے کہ ان کا حشر بھی قیامت کے دن انہی غیر قوموں میں نہ ہو۔ نعوذ باللہ۔

۴۔ ...... پانچویں حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ مونچھیں نہیں کٹواتے وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہی حکم داڑھی منڈانے کا ہے۔ پس یہ ان لوگوں کے لئے بہت ہی سخت وعید ہے جو محض نفسانی خواہش یا شیطانی اغوا کی وجہ سے داڑھی منڈاتے ہیں' اور اس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ ان کے لئے اپنی جماعت سے خارج ہونے کا اعلان فرما رہے ہیں' کیا کوئی

مسلمان جس کو رسول اللہ ﷺ سے ذرا بھی تعلق ہے اس دھمکی کو برداشت کر سکتا ہے؟

اور آنحضرت ﷺ کو داڑھی منڈانے کے گناہ سے اس قدر نفرت تھی کہ جب شاہ ایران کے قاصد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔

فکرہ النظر الیہما– وقال ویلکما من امرکما بھذا؟ قال امرنا ربنا یعنیان کسری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ربیّ امرنی باعفاء لحیتی وقصّ شاربی–

(البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۲۷۰ حیاۃ الصحابہ ج ۱ ص ۱۱۵)

ترجمہ: پس آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف نظر کرنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا تمہاری ہلاکت ہو تمہیں یہ شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ وہ بولے کہ یہ ہمارے رب یعنی شاہ ایران کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم فرمایا ہے۔

پس جو لوگ آنحضرت ﷺ کے رب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے مجوسیوں کے خدا کے حکم کی پیروی کرتے ہیں ان کو سو بار سوچنا چاہئے کہ وہ قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کی بارگاہ میں کیا منہ دکھائیں گے؟ اور اگر آنحضرت ﷺ فرمائیں کہ تم اپنی شکل بگاڑنے کی وجہ سے ہماری جماعت سے خارج ہو تو شفاعت کی امید کس سے رکھیں گے؟

۵– ...... اس پانچویں حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مونچھیں بڑھانا (اور اسی طرح داڑھی منڈانا اور کترانا) حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کسی گناہ کبیرہ پر ہی ایسی وعید فرما سکتے ہیں کہ ایسا کرنے والا ہماری جماعت سے نہیں ہے۔

۶– ...... چھٹی حدیث میں آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو

عورتوں کی مشابہت کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کریں۔ اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری" صاحب مرقاۃ لکھتے ہیں کہ "لعن اللہ" کا فقرہ، جملہ بطور بددعا بھی ہو سکتا ہے یعنی ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو اور جملہ خبر یہ بھی ہو سکتا ہے یعنی ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں۔

داڑھی منڈانے میں گذشتہ بالا قباحتوں کے علاوہ ایک قباحت عورتوں سے مشابہت کی بھی ہے، کیونکہ عورتوں اور مردوں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے داڑھی کا امتیاز رکھا ہے۔ پس داڑھی منڈانے والا اس امتیاز کو مٹا کر عورتوں سے مشابہت کرتا ہے جو خدا اور رسول ﷺ کی لعنت کا موجب ہے۔

ان تمام نصوص کے پیش نظر فقہا امت اس پر متفق ہیں کہ داڑھی بڑھانا واجب ہے، اور یہ اسلام کا شعار ہے، اور اس کا منڈانا یا کترانا (جب کہ حد شرعی سے کم ہو) حرام اور گناہ کبیرہ ہے، جس پر رسول اللہ ﷺ نے سخت وعیدیں فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فعل حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ج ۲۔...... احادیث بالا میں داڑھی کے بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور ترمذی کتاب الادب (ص ۱۰۰، ج ۲) کی ایک روایت میں جو سند کے اعتبار سے کمزور ہے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ ریش مبارک کے طول و عرض سے زائد بال کاٹ دیا کرتے تھے۔ اس کی وضاحت صحیح بخاری کتاب اللباس (ج ۲، ص ۸۷۵) کی روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج و عمرہ سے فارغ ہونے کے موقع پر احرام کھولتے تو داڑھی کو مٹھی میں لے کر زائد حصہ کاٹ دیا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے (نصب الرایہ ص ۴۵۸ ج ۲) اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ داڑھی کی شرعی مقدار کم از کم ایک مشت ہے۔ (ہدایہ کتاب الصوم)

پس جس طرح داڑھی منڈانا حرام ہے اسی طرح داڑھی ایک مشت سے کم کرنا بھی حرام ہے۔ درمختار میں ہے:

واما الاخذ منها وهی دون ذالك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد. واخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الاعاجم. (شامی طبع جدید ص ۴۱۸، ج ۲)

ترجمہ: "اور داڑھی کترانا، جب کہ وہ ایک مشت سے کم ہو جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور ہیجڑے قسم کے آدمی کرتے ہیں، پس اس کو کسی نے جائز نہیں کہا، اور پوری داڑھی صاف کر دینا تو ہندوستان کے یہودیوں اور عجم کے مجوسیوں کا فعل تھا"۔

یہی مضمون فتح القدیر ص ۷۷، ج ۲، اور بحر الرائق (ص ۳۰۲، ج ۲) میں ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعة اللمعات میں لکھتے ہیں:

حلق کردن لحیہ حرام است وگذاشتن آں بقدر قبضہ واجب است۔ (ص ۲۲۸ج ۱)

ترجمہ: "داڑھی منڈانا حرام ہے اور ایک مشت کی مقدار اس کا بڑھانا واجب ہے (پس اگر اس سے کم ہو تو کترانا بھی حرام ہے)"۔

امداد الفتاویٰ میں ہے:

"داڑھی رکھنا واجب ہے، اور قبضہ سے زائد کٹوانا حرام ہے۔ لقوله عليه السلام خالفوا المشركين اوفروا اللحى- متفق عليه- في الدر المختار يحرم على الرجال قطع لحيته وفيه السنة فيها القبضة

ترجمہ: "کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو۔ داڑھی بڑھاؤ (بخاری و مسلم) اور درمختار میں ہے کہ مرد کے لئے داڑھی کا کاٹنا حرام ہے اور اس کی مقدار مسنون ایک مشت ہے"۔

ج ۔ ۳ ...... جو حافظ داڑھی منڈاتے یا کتراتے ہوں وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب اور فاسق ہیں۔ تراویح میں بھی ان کی امامت جائز نہیں، اور ان کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی (یعنی عملاً حرام) ہے۔ اور جو حافظ صرف رمضان المبارک میں

داڑھی رکھ لیتے ہیں اور بعد میں صاف کرا دیتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔ ایسے شخص کو فرض نماز اور تراویح میں امام بنانے والے بھی فاسق اور گنہگار ہیں۔

ج ۔۴ ...... اس سوال کا جواب سمجھنے کے لئے یہ اصول ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ اسلام کے کسی شعار کا مذاق اڑانا اور آنحضرت ﷺ کی کسی سنت کی تحقیر کرنا کفر ہے' جس سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے داڑھی کو اسلام کا شعار اور انبیاکرام علیہم السلام کی متفقہ سنت فرمایا ہے' پس جو لوگ مسخ فطرت کی بنا پر داڑھی سے نفرت کرتے ہیں' اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں' ان کے اعزہ میں سے اگر کوئی داڑھی رکھنا چاہے اسے روکتے ہیں یا اس پر طعنہ زنی کرتے ہیں' اور جو لوگ دولہا کے داڑھی منڈائے بغیر اسے رشتہ دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے' ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ ان کو لازم ہے کہ توبہ کریں اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ "اصلاح الرسوم" ص ۱۵ پر لکھتے ہیں:

> "منجملہ ان رسوم کے داڑھی منڈانا یا کٹانا' اس طرح ہے کہ ایک مشت سے کم رہ جائے' یا مونچھیں بڑھانا' جو اس زمانے میں اکثر نوجوانوں کے خیال میں خوش وضعی سمجھی جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ "بڑھاؤ داڑھی کو اور کتراؤ مونچھوں کو"۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری و مسلم نے۔
>
> حضور ﷺ نے صیغہ امر سے دونوں حکم فرمائے ہیں اور امر حقیقتاً وجوب کے لئے ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں حکم واجب ہیں اور واجب کا ترک کرنا حرام ہے۔ پس داڑھی کا کٹانا اور مونچھیں بڑھانا دونوں فعل حرام ہیں۔ اس سے زیادہ دوسری حدیث میں مذکور ہے۔ ارشاد فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے "جو شخص اپنی لبیں نہ

لے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی اور نسائی نے۔

جب اس کا گناہ ہونا ثابت ہو گیا تو جو لوگ اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں۔ اور داڑھی بڑھانے کو عیب جانتے ہیں' بلکہ داڑھی پر ہنستے ہیں اور ان کی ہجو کرتے ہیں ان سب مجموعہ امور سے ایمان کا سالم رہنا ازبس دشوار ہے۔ ان لوگوں کو واجب ہے کہ اپنی اس حرکت سے توبہ کریں اور ایمان اور نکاح کی تجدید کریں اور اپنی صورت موافق حکم اللہ اور رسول کے بناویں"۔

ج ۔۵ ...... جو حضرات سفرحج کے دوران یا حج سے واپس آکر داڑھی منڈاتے یا کتراتے ہیں' ان کی حالت عام لوگوں سے زیادہ قابل رحم ہے' اس لئے کہ وہ خدا کے گھر میں بھی کبیرہ گناہ سے باز نہیں آتے' حالانکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہی حج مقبول ہوتا ہے جو گناہوں سے پاک ہو۔ اور بعض اکابر نے حج مقبول کی علامت یہ لکھی ہے کہ حج سے آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے یعنی وہ حج کے بعد طاعات کی پابندی اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنے لگے۔

جس شخص کی زندگی میں حج سے کوئی تغیر نہیں آیا' اگر پہلے فرائض کا تارک تھا تو اب بھی ہے' اور اگر پہلے کبیرہ گناہوں میں مبتلا تھا تو حج کے بعد بھی بدستور گناہوں میں ملوث ہے۔ ایسے شخص کا حج درحقیقت حج نہیں محض سیروتفریح اور چلت پھرت ہے' گو فقہی طور پر اس کا فرض ادا ہو جائے گا' لیکن حج کے ثواب اور برکات اور ثمرات سے وہ محروم رہے گا۔ کتنی حسرت وافسوس کا مقام ہے کہ آدمی ہزاروں روپے کے مصارف بھی اٹھائے اور سفر کی مشقتیں بھی برداشت کرے' اس کے باوجود اسے گناہوں سے توبہ کی توفیق نہ ہو۔ اور جیسا گیا تھا ویسا ہی خالی ہاتھ واپس آجائے۔ اگر کوئی شخص سفرحج کے دوران زنا اور چوری کا ارتکاب کرے اور اسے اپنے اس فعل پر ندامت بھی نہ ہو اور نہ اس سے توبہ کرے تو ہر شخص سوچ سکتا ہے کہ اس کا حج کیسا ہو گا؟ داڑھی

منڈانے کا کبیرہ گناہ ایک اعتبار سے چوری اور بدکاری سے بھی بد تر ہے کہ وہ وقتی گناہ ہیں' لیکن داڑھی منڈانے کا گناہ چوبیس گھنٹے کا گناہ ہے۔ آدمی داڑھی منڈاکر نماز پڑھتا ہے' روزہ رکھتا ہے' حج کا احرام باندھے ہوئے ہے' لیکن اس کی منڈی ہوئی داڑھی عین نماز' روزہ اور حج کے دوران بھی آنحضرت ﷺ کی زبان سے اس پر لعنت بھیج رہی ہے' اور وہ عین عبادت کے دوران بھی حرام کا مرتکب ہے۔ حضرت شیخ قطب العالم مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی نور اللہ مرقدہ اپنے رسالہ "داڑھی کا وجوب" میں تحریر فرماتے ہیں:

"مجھے ایسے لوگوں کو (جو داڑھی منڈلاتے ہیں) دیکھ کر یہ خیال ہوتا تھا کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں' اور اس حالت میں (جب داڑھی منڈی ہوئی ہو) اگر موت واقع ہوئی تو قبر میں سب سے پہلے سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت ہوگی تو کس منہ سے چہرۂ انور کا سامنا کریں گے۔

اس کے ساتھ ہی بار بار یہ خیال آتا تھا کہ گناہ کبیرہ زنا' لواطت' شراب نوشی' سود خوری وغیرہ تو بہت ہیں۔ مگر وہ سب وقتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: لا یزنی الزانی وھو مومن – الخ.

یعنی جب زنا کار زنا کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا۔

مطلب اس حدیث کا مشائخ نے یہ لکھا ہے کہ زنا کے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ لیکن زنا کے بعد وہ نور ایمانی مسلمان کے پاس واپس آجاتا ہے۔ مگر قطع لحیہ (داڑھی منڈانا اور کترانا) ایسا گناہ ہے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے' نماز پڑھتا ہے تو بھی یہ گناہ ساتھ ہے' روزہ کی حالت میں' حج کی حالت میں غرض ہر عبادت کے وقت یہ گناہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے"۔

(داڑھی کا وجوب ص ۴)

پس جو حضرات حج و زیارت کے لئے تشریف لے جاتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ خدا اور رسول ﷺ کی پاک بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے اپنی مسخ شدہ شکل کو درست کریں اور اس گناہ سے سچی توبہ کریں، اور آئندہ ہمیشہ کیلئے اس فعل حرام سے بچنے کا عزم کریں، ورنہ خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ شیخ سعدیؒ کے اس شعر کے مصداق بن جائیں۔

خر عیسیٰ اگر بہ مکہ رود　　چو بیاید ہنوز خر باشد

(عیسیٰ کا گدھا اگر مکے بھی چلا جائے جب واپس آئے گا تب بھی گدھا ہی رہے گا)

انہیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ وہ روضۂ اطہر پر سلام پیش کرنے کے لئے کس منہ سے حاضر ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ کو ان کی بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر کتنی اذیت ہوتی ہوگی؟

ج -٦ ...... ان حضرات کا جذبہ بظاہر بہت اچھا ہے اور اس کا منشا داڑھی کی حرمت و عظمت ہے۔ لیکن اگر ذرا غور و تامل سے کام لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ خیال بھی شیطان کی ایک چال ہے جس کے ذریعہ شیطان نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دے کر اس فعل حرام میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس کو ایک مثال سے سمجھئے۔ ایک مسلمان دوسروں سے دغا فریب کرتا ہے جس کی وجہ سے پوری اسلامی برادری بدنام ہوتی ہے، اب اگر شیطان اسے یہ پٹی پڑھائے کہ تمہاری وجہ سے اسلام اور مسلمان بدنام ہو رہے ہیں، اسلام کی حرمت کا تقاضا یہ ہے کہ تم نعوذ باللہ اسلام کو چھوڑ کر سکھ بن جاؤ، تو کیا اس وسوسہ کی وجہ سے اس کو اسلام چھوڑ دینا چاہئے؟ نہیں! بلکہ اگر اس کے دل میں اسلام کی واقعی حرمت و عظمت ہے تو وہ اسلام کو نہیں چھوڑے گا بلکہ ان برائیوں سے کنارہ کشی کرے گا جو اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا موجب ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اگر شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر تم داڑھی رکھ کر برے کام کرو گے تو داڑھی والے بدنام ہوں گے اور یہ

چیز داڑھی کی حرمت کے خلاف ہے' تو اس کی وجہ سے داڑھی کو خیرباد نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ ہمت سے کام لے کر خود ان برے افعال سے بچنے کی کوشش کی جائے گی جو داڑھی کی حرمت کے منافی ہیں اور جن سے داڑھی والوں کی بدنامی ہوتی ہے۔

ان حضرات نے آخر یہ کیوں فرض کر لیا ہے کہ ہم داڑھی رکھ کر اپنے برے اعمال نہیں چھوڑیں گے؟ اگر ان کے دل میں واقعی اس شعار اسلام کی حرمت ہے تو عقل اور دین کا تقاضا یہ ہے کہ وہ داڑھی رکھیں' اور یہ عزم کریں کہ انشاء اللہ اس کے بعد کوئی کبیرہ گناہ ان سے سرزد نہیں ہو گا۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس شعار اسلام کی حرمت کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ بہرحال اس موہوم اندیشہ کی بناء پر کہ کہیں ہم داڑھی رکھ کر اس کی حرمت کے قائم رکھنے میں کامیاب نہ ہوں' اس عظیم الشان شعار اسلام سے محروم ہو جانا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے' اس لئے تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ شعار اسلام کو خود بھی اپنائیں اور معاشرہ میں اس کو زندہ کرنے کی پوری کوشش کریں تاکہ قیامت کے دن مسلمانوں کی شکل و صورت میں ان کا حشر ہو' اور وہ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور حق تعالیٰ شانہ کی رحمت کا مورد بن سکیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل امتی یدخلون الجنۃ الامن ابی، قالوا ومن یأبی—قال من اطاعنی دخل الجنۃ، ومن عصانی فقد ابی.

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۸۱)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میری امت کے سارے لوگ جنت میں جائیں گے' مگر جس نے انکار کر دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ انکار کون کرتا ہے؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا' اور جس نے میری حکم عدولی کی اس نے انکار کر دیا"۔

داڑھی منڈانے والے کے فتویٰ کی شرعی حیثیت

س …… آج کل ٹی وی پر ماڈرن قسم کے مولوی فتوے دیتے ہیں یعنی ایسے مولوی جو کلین شیو کرکے اور پینٹ پہن کے ٹی وی پر آتے ہیں اور لوگوں کے مسائل کے جوابات دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے فتوے پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج …… داڑھی منڈانے والا کھلا فاسق ہے اور فاسق کی خبر دنیوی معاملات میں بھی قابلِ اعتماد نہیں، دینی امور میں کیونکر ہوگی؟

قبضہ سے کم داڑھی رکھنے کے باطل استدلال کا جواب

س ۱- …… عام طور پر علماء کرام کی تحریروں میں پڑھا ہے کہ اسلام نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کترانے کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ اسلام میں داڑھی تسلیم کی جائے گی تو اس کی حد کم از کم یکمشت ہوگی۔ اس حد سے کم مقدار کی داڑھی نہ سنت کے مطابق ہے اور نہ ہی شریعت میں معتبر۔ مجھے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ اگر اسلام نے داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے جو کہ ضد ہے کم کرنے کی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے قبضہ سے زائد داڑھی کیوں ترشوا دی تھی۔ کیا بڑھانا اور ترشوانا ایک دوسرے کی ضد نہیں۔

ج ۱- …… داڑھی بڑھانے کی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور انہی سے قبضہ سے زائد کے تراشنے کا عمل مروی ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ داڑھی بڑھانے کے وجوب کی حد قبضہ ہے، اس سے زیادہ واجب نہیں۔

س ۲- …… پاکستان سے ایک عالم دین نے داڑھی کے متعلق لکھا ہے جس کا خلاصہ یوں ہے کہ داڑھی کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مقدار مقرر نہیں کی۔ صرف یہ ہدایت فرمائی ہے کہ رکھی جائے۔ البتہ داڑھی رکھنے میں فاسقین کی صفت سے پرہیز کریں، اور اتنی داڑھی رکھ لیں جس پر عرف عام میں داڑھی

رکھنے کا اطلاق ہوتا ہے۔ دیکھنے میں ایسا بھی نہ لگے کہ جیسے چند یوم سے داڑھی نہیں مونڈی اور دیکھنے والا یہ دھوکہ نہ کھائے تو شارع کا منشا پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ سے یہ پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں کیا داڑھی رکھنے یعنی اس کی مقدار میں اختلاف ہے یا نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض کے نزدیک داڑھی بڑھانا یعنی اسے اپنے حال پر چھوڑ دینا ہی عین سنت ہے' اور بعض کے نزدیک مٹھی بھر داڑھی رکھنا ہی مسنون ہے' اور اپنے حال پر چھوڑنا مکروہ ہے' اور بعض کے نزدیک کوئی خاص حد مقرر نہیں۔ بس جو داڑھی عرف عام میں داڑھی ہو وہ رکھنا مشروع ہے۔ وضاحت طلب ہے۔

ج ۲۔ ...... ایک قبضہ تک بڑھانے کے وجوب پر تو اجماع ہے۔ اس سے کم کرنا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں۔ البتہ قبضہ سے زیادہ میں اختلاف ہے' بعض کے نزدیک زائد کا کاٹنا مطلقاً ضروری یا مباح ہے' بعض کے نزدیک حج و عمرہ کا احرام کھولتے ہوئے حلق وقصر کے بعد قبضہ سے زائد کا تراش دینا مستحب ہے' عام حالات میں مستحب نہیں۔ بعض کے نزدیک اگر داڑھی کے بال اتنے بڑھ جائیں کہ بدنما نظر آنے لگیں تو ان کو تراش دینا ضروری ہے' الغرض اختلاف جو کچھ ہے قبضہ سے زائد میں ہے۔

ان عالم دین کا یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی' غلط ہے' اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے' کاٹنے کا حکم نہیں فرمایا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی داڑھیاں قبضہ سے زائد ہوتی تھیں' البتہ بعض صحابہ مثلاً حضرت ابن عمر' حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے قبضہ سے زائد کو تراشنے کا عمل منقول ہے' اور ترمذی کی روایت میں' جس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حج و عمرہ کے موقع پر قبضہ سے زائد کا تراشنا نقل کیا گیا ہے' پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عملی بیان سے معلوم ہو جاتا ہے کہ داڑھی کی کم سے

کم حد ایک قبضہ ہے۔ایک قبضہ سے کم کا تراشنا جائز نہیں‘کیونکہ اگر جائز ہوتا تو آنحضرت ﷺ پوری عمر میں کم سے کم ایک مرتبہ تو بیان جواز کیلئے اس کو کر کے ضرور دکھاتے‘ اور کسی نہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے بھی یہ عمل ضرور منقول ہوتا‘پس فاسقین کی جس وضع کی مخالفت کا آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا ہے وہ وضع یہی ہے کہ قبضہ سے کم تراشی جائے۔

س ۔ ۳ ...... مذہبی کتب میں اور علماء کرام کی تحریروں میں یہ بات موجود ہے کہ ایک مٹھی سے کم کو کسی نے جائز نہیں کہا اور اس پر اجماع ہے‘لیکن علامہ عینی ؒ عمدۃ القاری کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار میں توفیر لحیہ کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام طبری ؒ کے حوالے سے فرماتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی دلیل ثابت ہے کہ (داڑھی بڑھانے کے متعلق) حدیث کا حکم عام نہیں بلکہ اس میں تخصیص ہے‘ اور داڑھی کا اپنے حال پر چھوڑ دینا ممنوع اور اس کا ترشوانا واجب ہے۔البتہ سلف میں اس کی مقدار اور حد کے معاملے میں اختلاف ہے۔بعض نے کہا اس کی حد لمبائی میں ایک مٹھی سے بڑھ جائے اور چوڑائی میں بھی پھیل جانے کی وجہ سے بری معلوم ہو ...... بعض اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ لمبائی اور چوڑائی میں کم کرائے بشرطیکہ بہت چھوٹی نہ ہو جائے۔اسی کے بعد فرماتے ہیں۔اس کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ داڑھی کا ترشوانا اس حد تک جائز ہے کہ وہ عرف عام سے خارج نہ ہو جائے۔

ج ۔ ۳ ...... جن مذہبی کتابوں میں یہ نقل کیا ہے کہ ایک قبضہ سے کم کرنے کو کسی نے بھی مباح نہیں کہا اور یہ کہ اس پر اجماع ہے‘ یہ نقل بالکل صحیح ہے۔ چنانچہ ائمہ فقہا کے جو مذاہب مدون ہیں۔یا جن کے اقوال کتابوں میں نقل کئے گئے ہیں۔ان سب سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ داڑھی کا قبضہ سے کم کرنا حرام ہے‘جہاں تک علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا تعلق ہے‘علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام

طبری ؒ کے کلام کی تلخیص کی ہے اور آپ نے علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا خلاصہ نقل کر دیا ہے۔ بہرحال اس میں دو باتیں قابل توجہ ہیں، اول یہ کہ آپ کی نقل کردہ عبارت میں جو دو قول نقل کئے گئے ہیں، ان پر ظاہری نظر ڈالنے سے یہ شبہ ہوتا ہے (اور یہی شبہ آپ کے سوال کا منشا ہے) کہ پہلا فریق تو داڑھی کی حد ایک قبضہ مقرر کرتا ہے اور زائد کو کاٹنے کا حکم دیتا ہے اور دوسرا فریق قبضہ سے کم کو بھی کاٹنے کی اجازت دیتا ہے۔ "بشرطیکہ بہت چھوٹی نہ ہو جائے۔" مگر عبارت کا مطلب صریحاً غلط ہے۔ جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں سلف میں سے کسی سے بھی قبضہ سے کم داڑھی کاٹنے کی اجازت منقول نہیں، علامہ عینی ؒ نے جو اختلاف نقل کیا ہے وہ مافوق القبضہ میں ہے۔ اور ان کا مطلب یہ ہے کہ بعض سلف نے تو کاٹنے کی صاف صاف حد مقرر کر دی، قبضہ سے زائد کو کاٹ دیا جائے۔ گویا ان حضرات کے نزدیک داڑھی بس ایک قبضہ تک رکھی جائے، زیادہ نہیں۔ اس کے برعکس بعض اس کی تعیین نہیں کرتے کہ داڑھی بس ایک ہی قبضہ رکھی جائے، وہ قبضہ سے زیادہ رکھنے کے قائل ہیں البتہ طول و عرض سے معمولی تراشنے کی اجازت دیتے ہیں۔ بشرطیکہ یہ تراش خراش ایسی نمایاں نہ ہو کہ جس سے داڑھی چھوٹی نظر آنے لگے۔ پس سلف کا یہ اختلاف بھی قبضہ سے زائد کے تراشنے نہ تراشنے میں ہے۔ قبضہ سے کم میں نہیں۔

دوسری قابل توجہ بات علامہ عینی کا یہ قول ہے:

جس کا ترجمہ آپ نے یہ نقل کیا ہے کہ "اسکا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ داڑھی کا ترشوانا اس حد تک جائز ہے کہ وہ عرف عام سے خارج نہ ہو جائے"۔

دیکھنا یہ ہے کہ یہ 'عرف الناس' جس کو آپ نے عرف عام سے تعبیر فرمایا ہے کہ اس سے کن لوگوں کا عرف مراد ہے؟ آیا ایسے معاشرہ کا عرف جو صحیح اسلامی

معاشرہ کی عکاسی کرتا ہو؟ یا ایسے معاشرہ کا عرف جس پر فسق و فجور اور ہوائے نفس کا غلبہ ہو؟ غالباً سوال لکھتے وقت آنجناب کے ذہن میں عرف عام کی یہی دوسری صورت ہوگی۔ لیکن اگر آپ ذرا سی توجہ سے کام لیتے تو واضح ہو جاتا کہ یہاں علامہ عینی "سلف" کے مسلک میں گفتگو کر رہے ہیں اور سلف صالحین کا لفظ عموماً صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اس عبارت میں انہی کا عرف عام مراد ہے۔ انہی کا عرف صحیح اسلامی معاشرہ کی نمائندگی کرتا ہے اور انہی کے عرف کو بطور سند اور دلیل پیش کیا جا سکتا ہے اور کیا جاتا ہے۔ اب دیکھئے کہ بات کیا نکلی؟ بات یہ نکلی کہ صحابہ وتابعین" کے دور میں عام طور سے جتنی داڑھی رکھنے کا رواج تھا اس سے کم کرنا سلف کی اس دوسری جماعت کے نزدیک جائز نہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ صحابہ وتابعین" کا عرف عام تو الگ رہا؟ کیا کسی ایک صحابی یا تابعی سے بھی ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا ثابت ہے؟ اگر نہیں! تو علامہ عینی ﷺ کی عبارت سے ایک قبضہ سے کم داڑھی رکھنے کا جواز کیسے نکل آیا؟ بہرحال علامہ عینی "کی عبارت میں نہ تو قبضہ سے کم تراشنا مراد ہے اور نہ لوگوں کے عرف عام سے بگڑے ہوئے معاشرے کا عرف عام مراد ہے۔

داڑھی کے ایک قبضہ ہونے سے کیا مراد ہے

س ...... داڑھی ایک قبضہ ہونی چاہئے۔ یہ قبضہ کہاں سے شروع ہوتا ہے؟ آیا لبوں کے نیچے سے یا ٹھوڑی کے نیچے سے قبضہ ڈالنا چاہئے۔ پھر جہاں تک چار انگلیوں کا گھیر آجائے؟

ج ...... ٹھوڑی کے نیچے سے، یعنی بال ہر طرف سے ایک قبضہ ہونے چاہیں۔

بڑی مونچھوں کا حکم

س ...... ایک شخص کی مونچھیں اتنی بڑی ہیں کہ پانی وغیرہ پیتے وقت مونچھیں اس

پانی وغیرہ کے ساتھ لگ جاتی ہیں تو ایسی مونچھوں اور اس پانی وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

ج ...... اتنی بڑی مونچھیں رکھنا شرعاً گناہ ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ من شاربه فلیس منا. (مشکوۃ ص ۳۸۱)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مونچھیں نہیں تراشتا وہ ہم میں سے نہیں۔ (مشکوۃ ص ۳۸۱)

داڑھی تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہے

س ...... کیا داڑھی رکھنا ضروری ہے اور کیوں؟

ج ...... اسلام میں مردوں کو داڑھی رکھنے کا تاکیدی حکم ہے اور یہ کئی وجہ سے ضروری ہے اول: آنحضرت ﷺ نے داڑھی رکھنے کو ان اعمال میں سے شمار کیا ہے جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں، پس جس چیز کی پابندی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت خاتم النبیین ﷺ تک خدا کے سارے نبیوں نے کی ہو ایک مسلمان کے لئے اس کی پیروی جس درجہ ضروری ہو سکتی ہے وہ آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں۔

دوم: پھر آنحضرت ﷺ نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کو فطرت فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ داڑھی تراشنا خلاف فطرت عمل ہے۔ ایک مسلمان کے لئے فطرت صحیحہ کے مطابق عمل کرنا اور خلاف فطرت سے گریز کرنا جس قدر ضروری ہو سکتا ہے وہ واضح ہے۔

سوم: یہ کہ آنحضرت ﷺ نے امت کو اس کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ کے تاکیدی احکام کا ضروری ہونا سب کو معلوم ہے۔

چہارم: یہ کہ آنحضرت ﷺ نے اس کا حکم فرماتے ہوئے یہ تاکید فرمائی ہے کہ "مشرکوں کی مخالفت کرو"۔ اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ "مجوسیوں کی مخالفت کرو"۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی داڑھی تراشنا بد دین قوموں کا شعار تھا اور آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو ان گمراہ قوموں کی خلاف فطرت تقلید کرنے سے منع فرمایا۔ ایک حدیث میں ہے کہ "جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے گا۔ وہ انہیں میں سے شمار ہوگا۔" سیرت کی کتابوں میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ شاہ ایران کے سفیر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کی مسخ شدہ شکل دیکھ کر اظہار نفرت کے طور پر فرمایا: "یہ کیا شکل بنا رکھی ہے؟" انہوں نے عرض کیا کہ "ہمیں ہمارے خدا (شاہ ایران) نے اس کا حکم کیا ہے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لیکن میرے رب نے مجھے داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے"۔ اور آپ ﷺ نے ان سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

پنجم: چونکہ داڑھی رکھنا انبیاء علیہم السلام کی سنت اور صحیح فطرت انسانی ہے اس لئے یہ مردانہ چہرے کی زینت ہے۔ اور داڑھی تراشنا گویا مردانہ حسن وجمال کو مٹی میں ملانا ہے' شاید اس پر یہ کہا جائے کہ آج کل تو ریش تراشی (داڑھی منڈانے) کو موجب زینت سمجھا جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی معاشرے میں بری اور گندی رسم کا رواج ہو جائے تو عام لوگ محض تقلیداً اس پر عمل کئے جاتے ہیں اور اسکی قباحت کی طرف نظر نہیں جاتی۔ ورنہ اس کا تجربہ ہر شخص کر سکتا ہے کہ وہ ریش تراشیدہ چہرے کو آئینے میں دیکھ لے اور پھر داڑھی رکھ کر بھی آئینہ دیکھ لے خود اس کا وجدان فیصلہ کرے گا کہ داڑھی مونڈنے سے اس کی شکل مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔

ششم: اہل تجربہ کا کہنا ہے کہ مردوں کے داڑھی کے بال اور عورتوں کے سر کے بال منہ کی فاضل رطوبتوں کو جذب کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جس

کی داڑھی گھنی اور بھری ہوئی ہو' اس کے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہوں گے۔ بہ نسبت اس شخص کے جس کی داڑھی ہلکی ہو اور یہی وجہ ہے کہ مغرب میں چونکہ مرد داڑھی صاف رکھتے ہیں اور ان کی عورتیں سر کے بال کٹواتی ہیں اس لئے وہ مسوڑھوں اور دانتوں کی بیماریوں میں عام طور پر مبتلا ہیں وہ اچھے سے اچھے ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتے ہیں مگر گندہ دہنی کا مرض نہیں جاتا۔

صدر مملکت کو وفد نے داڑھی رکھنے کی دعوت کیوں دی

اقراء کے اسلامی صفحہ کے ایک مضمون میں پڑھا کہ علماء کرام کا ایک وفد صدر پاکستان سے ملا اور اس وفد نے صدر پاکستان کو ایک اسلامی شعار داڑھی رکھنے کی تلقین کی۔ اس سلسلے میں درج ذیل اشکالات ذہن میں آتے ہیں براہ کرم جواب مرحمت فرمائیں۔

س ۔۱ ...... کیا داڑھی ایسا ہی اہم اسلامی شعار ہے کہ اس کے لئے اتنے مصارف اٹھاکر صدر سے ملاقات کی جائے اور انہیں اس کی دعوت دی جائے؟

س ۔۲ ...... میں نے تو سنا ہے داڑھی رکھنا محض سنت ہے اس کو رکھیں تو ثواب ہو گا اور نہ رکھیں تو کوئی گناہ نہیں' کیا یہ درست ہے؟

س ۔ ۳ ...... مندرجہ بالا معلومات کے مطابق اس کام کے لئے ہزاروں روپے کا خرچ اسراف نہیں؟

س ۔۴ ...... پھر یہ بھی ممکن ہے کہ داڑھی نہ رکھنے کی صورت میں وہ ہر ایک سے ہر ایک بات کر سکتا ہے اور اس سے مخاطب پر اثر بھی ہو گا مگر داڑھی رکھنے کی صورت میں تو وہ سکہ بند مذہبی گروہ کا فرد ہو گا جس سے یقیناً اس کی بات کا وہ مقام نہیں رہے گا کیا اس غرض سے اگر کوئی شخص داڑھی نہ رکھے تو آں جناب کے خیال میں اس کو اجازت ہونی چاہئے؟ از راہ کرم میرے ان سوالات کا جواب دے کر مجھے اور میرے جیسے دوسرے مسلمانوں کے خدشات دور فرمائیں اس لئے کہ اگر واقعی یہ ایسا ہی اہم اسلامی شعار ہے تو اس سے کسی مسلمان کو

محروم نہیں ہونا چاہئے۔

ج ۱۔ ...... داڑھی کے اہم ترین اسلامی شعار ہونے میں تو شبہ نہیں' آنحضرت ﷺ نے اس کو مسلمانوں کا امتیازی نشان قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے "اپنی وضع قطع میں مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ" (بخاری

اگر فوج کا کمانڈر انچیف کسی خاص وردی کو اپنی فوج کا امتیازی نشان قرار دے تو فوج کے کسی سپاہی کے لئے اس کی مخالفت کی گنجائش نہیں رہ جاتی' اب سوچئے کہ جس چیز کو امت کے نبی ﷺ نے اپنی امت کا امتیازی نشان قرار دیا ہو اس کی مخالفت کسی امتی کے لئے کب روا ہو سکتی ہے؟ اور جو اس بات کے جاننے کے باوجود اپنے نبی ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے وہ امتی کہلانے کا کیا منہ رکھتا ہے؟ آنحضرت ﷺ کو اس فعل بد (داڑھی منڈانے) سے ایسی نفرت تھی کہ جب کسریٰ شاہ ایران کے سفیر بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں' آنحضرت ﷺ کو ان کی شکل وضع سے کراہت آئی اور نہایت ناگوار لہجے میں فرمایا تمہاری ہلاکت ہو' تمہیں ایسی بھونڈی اور مکروہ شکل بنانے کا کس نے کہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں ہمارے رب یعنی کسریٰ نے اس کا حکم دیا ہے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا "لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کتروانے کا حکم فرمایا ہے"

(البدایہ والنہایہ ص ۲۶۹ ج ۴ حیات الصحابہ ص ۱۱۵ ج ۱)

اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کٹانا مجوسیوں کے رب کا حکم ہے' اور داڑھی بڑھانا محمد ﷺ کے رب کا حکم ہے' غور فرمایئے جہاں مجوسیوں کے رب کا حکم ایک طرف ہو اور دوسری طرف محمد ﷺ کے رب کا حکم ہو ایک مسلمان کو کس کے حکم کی تعمیل کرنی چاہئے؟

ج ۔۲ ..... یہ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے کہ داڑھی رکھنا محض سنت اور کار ثواب ہے اور نہ رکھنے کا کوئی گناہ نہیں' تمام فقہائے امت کے نزدیک ایک

مشت داڑھی بڑھانا واجب ہے' جیسا کہ وتر کی نماز واجب ہے' اور داڑھی منڈانا اور ایک مشت سے کم کرنا بالاجماع حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

ج ۔ ۳ ...... مسلمانوں کی کسی مقتدر اور لائق احترام شخصیت کو (جیسا کہ صدر محترم ہیں) کسی امر واجب کی دعوت دینا اور اس پر خرچ کرنا قطعاً اسراف اور فضول خرچی نہیں۔ تبلیغی جماعت کے سابق امام حضرت مولانا محمد یوسف ؒ دہلوی کے بارے میں یہ بات سنی ہے کہ کسی شخص نے ان سے عرض کیا کہ آپ اتنے مصارف اٹھا کر جماعتیں امریکہ بھیجتے ہیں کیا یہ اسراف نہیں؟ جواب میں انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ساری دنیا کے خزانے خرچ کرکے امریکہ والوں کو آنحضرت ﷺ کی ایک سنت سکھانے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں سمجھوں گا کہ یہ سودا سستا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی بندۂ خدا یہ جذبہ رکھتا ہے کہ ہمارے اعلیٰ حکام کے چہرے پر اسلام اور سنت کا نور ہو' اور وہ اس کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں روپے خرچ کر دیتا ہے تو انشاء اللہ اس کا یہ خرچ قیامت کے دن "انفاق فی سبیل اللہ" کی مد میں شمار ہوگا' انشاء اللہ! ثم انشاء اللہ!

ج ۔ ۴ ...... آپ کا چوتھا سوال تو بالکل ہی مہمل اور احساس کمتری کا شکار ہے کاش! آپ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد یاد ہوتا "نحن قوم اعزنا اللہ بالاسلام" یعنی "ہم وہ قوم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے عزت دی"۔

مسلمانوں کی ذلت و پسماندگی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ شیطان نے ان کے کان میں پھونک دیا ہے کہ اگر تم نے اسلام کے فلاں مسئلہ پر عمل کیا تو فلاں مصلحت فوت ہو جائے گی۔ اس ترقی یافتہ دور میں لوگ تمہیں کیا کہیں گے؟ حالانکہ مسلمان کی عزت اسلام کے احکام پر عمل کرنے میں ہے؟ اور اسلام کے احکام کو چھوڑنے میں ان کی ذلت و رسوائی کا راز منحصر ہے' قرآن کریم میں ہے "اور عزت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے اور اہل

ایمان کے لئے لیکن منافق اس بات کو نہیں جانتے'' مسلمانوں کا جو حاکم خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہو غیر مسلم بھی اسے عزت و احترام سے دیکھتے ہیں' اور وہ پوری خود اعتمادی کے ساتھ گفتگو کر سکتا ہے' پھر تائید غیبی اور نصرت خداوندی اس کی پشت پناہ ہوتی ہے۔ بعض بڑے بڑے عیسائی اور سکھ اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز ہوتے ہوئے بھی داڑھی رکھتے ہیں جس کا اچھا اثر ہوتا ہے۔

داڑھی منڈوانے کو حرام کہنا کیسا ہے

س ...... ایک حالیہ اشاعت میں ''مسلمانوں کا امتیازی نشان'' کے عنوان سے ایک سائل کے داڑھی سے متعلق سوالات کے جواب دیئے گئے تھے۔ اس سلسلے میں کچھ سوالات میرے ذہن میں ہیں جن کے جوابات دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ بہتر یہ ہوگا کہ اس کا جواب اخبار میں دیں تاکہ جن لوگوں نے یہ مضمون پڑھا ہو وہ مزید مطمئن ہو سکیں۔

(ا) قرآن میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ حلال و حرام کرنے کا اختیار صرف خدا کو ہے۔ اس کے علاوہ جس نے بھی کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال کیا اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا (النحل ۱۱۶' المائدہ ۸۷ وغیرہ)۔ اس کی تائید نبی کریم ﷺ کے ارشاد سے ہوتی ہے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال ٹھہرایا وہ حلال ہے اور جو حرام ٹھہرایا وہ حرام ہے اور جن چیزوں کے بارے میں سکوت فرمایا وہ معاف ہیں لہٰذا اللہ کی اس فیاضی کو قبول کرو کیونکہ اللہ سے بھول چوک کا صدور نہیں ہوتا پھر آپ نے سورہ مریم کی آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ: اور تمہارا رب بھولنے والا نہیں ہے) کسی چیز کو حرام و حلال قرار دینے میں فقہائے امت کا رویہ جو تھا اس کے متعلق امام شافعی ''کتاب الام'' میں قاضی ابو یوسف ؒ سے روایت کرتے ہیں۔

''میں نے بہت سے اہل علم مشائخ کو دیکھا ہے کہ وہ فتویٰ دینا پسند نہیں

کرتے اور کسی چیز کو حلال و حرام کہنے کے بجائے کتاب اللہ میں جو کچھ ہے اس کو بلا تفسیر بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ ابن سائب جو ممتاز تابعی ہیں' کہتے ہیں کہ اس بات سے بچو کہ تمہارا حال اس شخص کا سا ہو جائے جو کہتا ہے کہ اللہ نے فلاں چیز حلال کی ہے' یا اسے پسند ہے' اور اللہ قیامت کے دن فرمائے گا نہ میں نے اس کو حلال کیا تھا اور نہ مجھے پسند تھی۔ اسی طرح تمہارا حال اس شخص کا سا بھی نہ ہو جائے جو کہتا ہے کہ فلاں چیز اللہ نے حرام کر دی ہے لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے میں نے نہ اسے حرام کیا تھا اور نہ اس سے روکا تھا۔ ابراہیم نخعیؒ سے جو کہ کوفہ کے ممتاز فقہا تابعین میں سے ہیں' منقول ہے کہ جب ان کے اصحاب فتویٰ دیتے تو یہ مکروہ ہے یا اس میں کوئی حرج نہیں کے الفاظ استعمال کرتے کیونکہ کسی چیز پر حلت و حرمت کا حکم لگانے سے زیادہ غیر ذمہ دارانہ بات اور کیا ہو سکتی ہے (بحوالہ اسلام میں حلال و حرام۔ یوسف القرضاوی)

علامہ ابن تیمیہ سے منقول ہے کہ سلف صالحین حرام کا اطلاق اسی چیز پر کرتے تھے جس کی حرمت قطعی طور پر ثابت ہوتی۔ امام احمد بن حنبلؒ سوالوں کے جواب میں فرماتے ہیں۔ "میں اسے مکروہ خیال کرتا ہوں۔ اچھا نہیں سمجھتا یا یہ پسندیدہ نہیں ہے (بحوالہ ایضاً)

مندرجہ بالا اللہ کے حکم حدیث اور فقہاء کے طرز عمل سے واضح ہے کہ وہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار نہیں دیتے تھے جب تک وہ واضح نہ ہو۔ کیونکہ حلال و حرام کرنے کا اختیار صرف اور صرف خدا کو ہے۔ پھر کس طرح فقہاء کا قول کسی چیز کے حرام و حلال میں سند ہو۔ وہ کسی چیز کو مکروہ کہہ سکتے ہیں۔ کراہت کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ناجائز کہہ سکتے ہیں حلال و حرام کا فتویٰ تو نہیں لگا سکتے؟

ایک اور حدیث ہے حضرت جابر کہتے ہیں رسول اللہ نے انگلیوں کو چاٹنے اور رکابی کو صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ کس انگلی یا

نوالے میں برکت ہے۔ تو کیا کھانے کے بعد انگلی کو نہ چاٹنے والا اور رکابی کو نہ صاف کرنے والا حرام کا مرتکب ہے؟ کیونکہ یہاں تو صریحاً حکم ہے۔ اسی طرح کی اور حدیث پیش کی جا سکتی ہیں، لیکن ان میں سے کسی کے متعلق حرام کا فتویٰ نہیں لگایا جاتا، جس طرح شدت سے داڑھی کے ایک مشت کم ہونے پر لگایا جاتا ہے۔ (حالانکہ نہ ہی خدا نے اور نہ ہی خدا کے رسول نے یہ مقدار مقرر کی ہے)۔

ج۔ ...... فقہائے امت کے نزدیک ایک مشت کی مقدار داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈوانا یا ایک مشت سے کم کٹانا حرام ہے۔ شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

...... "واما الاخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احدٌ.

اس سے دو سطر قبل ہے:

..... يحمل الاعفا على اعفائها من ان يأخذ غالبها او كلها كما هو فعل المجوس الاعاجم من حلق لحاهم كما يشاهد في الهنود .... (فتح القدير ص ۷۷ ج ۲)

ترجمہ: ...... "اور داڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مشت ہو، جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور ہیجڑے قسم کے مرد کرتے ہیں، سو اس کو کسی نے بھی حلال اور مباح نہیں لکھا ..... اور پوری داڑھی صاف کر دینا ہندوستان کے یہودیوں اور عجم کے مجوسیوں کا کام ہے۔"

(فتح القدیر ص ۷۷ ج ۲)

یہی مضمون شامی طبع جدید ص ۴۱۸ ج ۲۔ البحر الرائق ص ۳۰۲ ج ۲ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی فارسی شرح مشکوۃ ص ۲۲۸ ج ۱ میں بھی ہے۔ فقہائے امت کے اس اجماع اور متفقہ فیصلہ کے بعد یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ

داڑھی رکھنے کا حکم کس درجہ کا ہے۔اور اس کے کٹانے یا منڈانے کی ممانعت کس درجہ کی ہے۔ بلاشبہ کسی چیز کو حرام کہنے میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیۓ۔ لیکن جو چیزیں بالاجماع حرام ہوں ان کو جائز کہنے میں بھی کچھ کم احتیاط کی ضرورت نہیں۔ کسی حلال کو حرام کہنا بری بات ہے تو اجماعی حرام کو حلال کرنے کی کوشش بھی کچھ اچھی بات نہیں۔

یہ تو آپ نے بالکل صحیح فرمایا کہ حلال و حرام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام کرنے اور حرام کو حلال کرنے کا حق کسی کو حاصل نہیں۔ آپ کا یہ ارشاد بھی بجا ہے کہ سلف صالحین فتوی دینے میں بڑی احتیاط فرماتے تھے' اور کرنی بھی چاہیۓ' اور آپ کا یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ ہر حکم ایک درجہ کا نہیں ہوتا۔ حکم کبھی استحباب کے درجہ میں بھی ہوتا ہے۔ بلکہ کبھی جواز کے درجہ میں بھی۔ جیسا کہ فرمایا ہے "واذا حللتم فاصطادوا" اس آیت کریمہ میں شکار کرنے کا حکم محض جواز کے درجہ میں ہے۔ اسی طرح کسی چیز کی ممانعت کبھی تحریم کے لئے ہوتی ہے۔ کبھی کراہت تحریمی کے طور پر' کبھی کراہت تنزیہی کے طور پر اور کبھی محض ارشادی ہوتی ہے۔

اس امر کا تعین کرنا کہ کون سا حکم کس درجہ کا ہے اور کون سی ممانعت کس درجہ کی ہے' یہ حضرات فقہائے امت کا کام ہے۔ میرا اور آپ کا کام نہیں' اور یہ چیز چونکہ اجتہاد سے تعلق رکھتی ہے اس لئے بعض امور میں حضرات فقہائے امت کے درمیان اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ ایک امام ایک چیز کو جائز کہتا ہے تو دوسرا ناجائز۔ ایک واجب کہتا ہے تو دوسرا سنت۔ لیکن داڑھی کے مسئلہ میں فقہائے امت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔

مونچھیں قینچی سے کاٹنا سنت اور استرے سے صاف کرنا جائز ہے

س ...... داڑھی کے متعلق شرعی احکامات کیا ہیں غالباً یہ سنت ہے۔ اصل مسئلہ

داڑھی کی نوعیت اور وضع قطع کا ہے۔ عام مشاہدہ میں تو طرز طرز وضع وضع کی داڑھیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ بعض حضرات بہت گھنی سرسید نما رکھتے ہیں' بعض صرف ٹھوڑی پر رکھتے ہیں' اور دائیں بائیں رخساروں کے بال ترشوا دیتے ہیں۔ عرب ممالک میں اس کا عام رواج ہے بعض داڑھی کے ساتھ ساتھ مونچھیں بھی رکھتے ہیں' بعض استرے سے مونچھیں منڈوا دیتے ہیں' مہربانی کر کے وضاحت کریں کہ حنفی عقیدہ کے مطابق اصل احکامات کیا ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں کچھ حدود اور قیود ہوں گی۔ اور باقی انفرادی اختیار کو دخل ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو وہ کیا حدود ہیں جن کی پابندی لازمی ہے' ٹھوڑی پر اور دائیں بائیں رخساروں پر کتنے بال ہونے چاہئیں۔ سائز میں کتنی لمبی ہوں۔ مونچھیں رکھنا ترشوانا یا استرے سے منڈوانا کون سا صحیح طریقہ ہے کیا گردن کی نچلی طرف نرخرے کے نیچے سے بال صاف کرا سکتے ہیں' وضاحت فرمائیں؟

ج ...... حدیث پاک میں داڑھی بڑھانے اور مونچھوں کو صاف کرانے کا حکم ہے۔ حنفی مذہب میں داڑھی بڑھانے کی کم از کم حد یہ ہے کہ داڑھی مٹھی میں پکڑ کر جو زائد ہو اس کو کاٹ سکتے ہیں اس سے زیادہ کاٹنا جائز نہیں گویا داڑھی کم از کم ایک مٹھی ہونی چاہئے۔

مونچھوں کا حکم یہ ہے کہ قینچی سے باریک کترانا تو سنت ہے اور استرے سے صاف کرانا بعض کے نزدیک درست ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے اور لبوں کے برابر سے مونچھیں کاٹ دی جائیں تب بھی جائز ہے۔

مونچھوں کا سکھوں کی طرح بڑھانا حرام ہے۔ اور تراشنا ضروری ہے۔ تراشنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ پوری مونچھوں کو صاف کر دیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ لب کے پاس سے اتنا تراش دیا جائے کہ لب کی سرخی ظاہر ہو جائے۔

داڑھی منڈانے کا گناہ ایسا ہے کہ ہر حال میں آدمی کے ساتھ رہتا ہے

س ...... کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ بغیر داڑھی کے کوئی شخص مسجد میں اذان نہیں دے سکتا اور نہ ہی وہ امامت کر سکتا ہے' اور کچھ لوگ اس بات کے حق میں ہیں۔ زیادہ تر کوشش کر کے نماز باجماعت پڑھتا ہوں اس لئے میں نے رمضان میں جب موقع ملا اذانیں بھی دیں' لیکن چار روز پہلے میں مغرب کی اذان دینے والا تھا کہ کچھ لوگوں نے مجھے اس وجہ سے اذان نہیں دینے دی کہ میری داڑھی نہیں ہے۔ اب اہم مسئلہ یہ ہے کہ کیا کوئی بغیر داڑھی کے اذان دے سکتا ہے یا کہ نہیں؟ اور ہمارے مذہب اسلام میں جو کہ ایک مکمل دین ہے اس بارے میں کیا کہا گیا ہے؟ اور داڑھی کی ہمارے مذہب میں کیا اہمیت ہے؟' کیا داڑھی ہر مسلمان پر فرض ہے؟ کیا داڑھی کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی؟ اور داڑھی کتنی بڑی ہونی چاہئے؟

ج ...... داڑھی رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس کا منڈانا اور کترانا (جب ایک مشت سے کم ہو) حرام ہے' اور ایسا کرنے والا فاسق اور گنہگار ہے۔ فاسق کی اذان وامامت مکروہ تحریمی ہے۔ داڑھی کی شرعی مقدار واجب ایک مشت ہے۔ رہا یہ کہ اس کی عبادت قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے مگر اتنی بات تو بالکل ظاہر ہے کہ جو شخص عین عبادت کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہو اس کا قبولیت کی توقع رکھنا کیسا ہے۔ داڑھی منڈانے کا گناہ ایسا ہے کہ سوتے جاگتے ہر حال میں آدمی کے ساتھ رہتا ہے۔

شادی کرنا زیادہ اہم ہے یا داڑھی رکھنا

س ...... میں ایک غیر شادی شدہ نوجوان ہوں۔ اب میری شادی کا پروگرام طے ہو رہا ہے دو جگہوں پر صرف داڑھی کی وجہ سے انکار کیا گیا اور تیسری جگہ

بھی یہی شرط رکھی گئی ہے اس طرح میرے لئے ایک پیچیدگی پیدا ہوگئی ہے۔
کیونکہ مجرد کی حیثیت سے میں ہمیشہ زندگی بسر نہیں کر سکتا اور گناہ کا ارتکاب ممکن
ہے عالیجناب سے گذارش ہے تحریر فرمائیں کہ داڑھی اور شادی کرنے کی دین
اسلام میں کیا فضیلت ہے۔ دونوں میں کون سا عمل زیادہ اہم سمجھا جائے گا۔
ازراہ کرم اس سلسلے میں میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے مجھے مفید مشورہ دیدیا
جائے۔ نیز میرے والدین کا مشورہ یہ ہے کہ شادی کرنے کے بعد آپ داڑھی
پھر رکھ سکتے ہیں مگر شادی آج کے دور میں ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہے
کیونکہ شادی کا تعلق عمر سے ہے۔

ج ...... داڑھی اور شادی دونوں کی اہمیت اپنی جگہ ہے' داڑھی تمام انبیاء کرام
علیہم السلام کی متفقہ سنت' مردانہ فطرت اور شعائر اسلام ہے آنحضرت ﷺ نے
داڑھی رکھنے کا بار بار حکم فرمایا ہے اور اسے صاف کرانے پر غیظ وغضب کا اظہار
فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ داڑھی رکھنا بالاتفاق واجب ہے۔ اور منڈانا یا ایک
مشت سے کم ہونے کی صورت میں کترانا بالاتفاق حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ جو
لوگ داڑھی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے شادی کے لئے داڑھی صاف
کرانے کی شرط لگاتے ہیں۔ وہ ایک سنت نبوی ﷺ اور شعائر اسلام کی توہین
کرنے کی وجہ سے ایمان سے خارج ہیں۔ آپ کو شادی کے لئے داڑھی صاف
کرانے کی فکر نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ ان لوگوں کو تجدید ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔

حجام کے لئے شیو بنانا اور غیر شرعی بال بنانا

س ...... میں پانچوں وقت نماز پڑھتا ہوں ایک دن ظہر کی نماز پڑھ کر وضو کر کے
سو گیا خواب میں میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی مجھے کہہ رہا ہے کہ ظالم تم قیامت کے
دن خدا کو کیا جواب دو گے کہ تم پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت
کاٹتے ہو۔ (یعنی شیو بناتا) میں حجام کا کام کرتا ہوں آپ مہربانی فرما کر جواب
دیں کہ میں کیا کروں' کیا اس کام کو چھوڑ دوں؟

ج ...... آپ کا خواب بہت مبارک ہے۔ داڑھی مونڈنا حرام ہے اور حرام پیشہ کو اختیار کرنا کسی مسلمان کے شایان شان نہیں۔ آپ بال اتارنے کا کام ضرور کرتے رہیں، مگر داڑھی مونڈنے اور غیر شرعی بال بنانے سے انکار کر دیا کریں۔

کیا داڑھی کا مذاق اڑانے والا مرتد ہو جاتا ہے جبکہ داڑھی سنت ہے

س ...... مورخہ ۱۹/ دسمبر ۱۹۸۶ء کے روزنامہ جنگ (بروز جمعہ) میں آپ نے اپنے کالم آپ کے مسائل میں محترم سید امتیاز علی شاہ صاحب کے ایک سوال کا جواب دیا ہے جو انہوں نے داڑھی کا مذاق اڑانے والے کے بارے میں کیا تھا۔ آپ کے جواب سے ایسا مترشح ہوتا ہے کہ داڑھی کا مذاق اڑانے والا مرتد ہو جاتا ہے اور اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ جبکہ داڑھی رکھنا سنت ہے اور سنت کا مذاق اڑانے یا انکار کرنے والا اسلام سے خارج یا مرتد نہیں ہوتا، مگر گناہ گار ہو جاتا ہے۔ جبکہ فرض کا انکار کرنے والا مرتد اور خارج از اسلام ہو جاتا ہے۔ اس سے میرا منشاء یہ ہرگز نہیں کہ داڑھی کا انکار یا مذاق کیا جائے (نعوذ باللہ) یہ سخت گناہ کا کام ہے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ شریعت کی روشنی میں صحیح فتویٰ جاری کیا جائے۔

ج ...... داڑھی رکھنا صرف سنت نہیں بلکہ واجب ہے اور اسکا منڈانا یا تراشنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کے دین کی کسی بات پر عمل نہ کرنا تو گناہ ہے، لیکن دین کی کسی بات کا یا آنحضرت ﷺ کی کسی سنت کا مذاق اڑانا صرف گناہ نہیں بلکہ کفر وارتداد ہے، اور اس سے آدمی واقعتاً دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی کسی سنت کا مذاق اڑانا یا اس کو برا سمجھنا اور نفرت کی نگاہ سے دیکھنا دراصل آنحضرت ﷺ کی توہین وتنقیص اور آپ کا مذاق اڑانا ہے۔ کیا کوئی نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی توہین وتنقیص کرنے اور آپ کا مذاق اڑانے کے بعد بھی مسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا جس شخص کے دل میں رائی

کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو وہ آنحضرت ﷺ کی کسی مبارک سنت کا مذاق اڑانے کی جرات کر سکتا ہے؟ اور کوئی بدبخت اس کی جرات کر ہی بیٹھے تو اس کا ایمان باقی رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں کبھی نہیں۔ ایمان تو ماننے اور تسلیم کرنے کا نام ہے' جو آنحضرت ﷺ کی کسی چھوٹی سے چھوٹی سنت کا بھی مذاق اڑائے یا اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھے کیا اس نے ایمان و تسلیم کا مظاہرہ کیا یا شیطان کی طرح کبر و نخوت اور کفر و عناد کا؟ یہ نکتہ قرآن کریم' احادیث شریف اور اکابر امت کے ارشادات سے بالکل واضح ہے کہ کسی سنت کا مذاق اڑانے والا مسلمان نہیں' کافر و مرتد ہے۔ آنجناب نے جو فرمایا کہ سنت کا مذاق اڑانے سے آدمی صرف گنہ گار ہوتا ہے اور فرض کا مذاق اڑانے سے کافر و مرتد ہو جاتا ہے' یہ اصول صحیح نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ دین کی کسی بات کا مذاق اڑانا کفر و ارتداد ہے۔

داڑھی: مسلمانوں کے تشخص کا اظہار

س ...... جمعہ کی اشاعت میں ایک مضمون نظر سے گزرا۔ مضمون نگار اپنے اس مضمون میں نہ صرف بہت زیادہ انتہا پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نظر آتا ہے بلکہ وہ ایک ایسی الزام تراشی کے مرتکب ہوئے ہیں جس کا تصور بھی کوئی مسلمان نہیں کر سکتا' صاحب مضمون نے اپنے مضمون میں یہ لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے انسان کو مرد اور عورت کے جوڑے سے پیدا کیا ہے' دونوں کی نفسیات' جذبات اور چہروں میں نمایاں فرق رکھا ہے۔ مرد کے چہرے پر عورت کے چہرے کے برعکس مردانہ وجاہت کے لئے داڑھی تخلیق فرمائی ہے بلکہ سجائی ہے' مگر افسوس کہ آج ایمان کے دعویداروں نے اللہ تعالیٰ کی اس بہترین تخلیق کا انکار کیا بلکہ دشمنی کی۔ فطرت انسانی کو رد کر دیا' اسے اپنے چہروں سے کاٹ کر پھینک دیا اس بات کی پہچان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بیکار پیدا نہیں کی ہے

مگر بس ایک چیز بیکار پیدا کی ہے اور وہ مرد کے چہرے پر داڑھی (معاذ اللہ)"
میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا کوئی بھی مسلمان اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ
نے داڑھی بیکار پیدا کی ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی الزام تراشی ہے جو وہ تمام
مسلمانوں پر کر رہے ہیں اس سے آگے چل کر موصوف نے صحیح مسلم اور مشکوۃ
کی احادیث بیان کرنے کے بعد حضرت ابن عباس ؓ سے ایک روایت بھی
بیان کی ہے کہ "اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ان مردوں پر لعنت ہو جو
عورتوں کی مشابہت کریں اور ان عورتوں پر لعنت ہو جو مردوں کی مشابہت
کریں" اس کے بعد انہوں نے لکھا ہے کہ "داڑھی نہ رکھنے والوں کو عیسائیوں
کے چہروں سے محبت' ہندوؤں کے چہروں سے محبت' مرد ہو کر زنانے چہروں
سے محبت اور اللہ کے رسول ﷺ کے چہرہ انور سے نفرت (معاذ اللہ) تمام انبیا
کے چہروں سے نفرت' صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہروں سے نفرت (معاذ اللہ) یہ
ہے ایمان' یہ ہے اطاعت و فرمان برداری رسول ﷺ"۔

مندرجہ بالا تحریر میں تو مضمون نگار نے ایک ایسی بات کی ہے ایک ایسا
الزام لگایا ہے جس کا تصور کسی ایسے مسلمان سے بھی نہیں کیا جاسکتا جو صرف
اپنے نام کا مسلمان ہو اور اس نے آج تک کوئی عمل بھی مسلمانوں جیسا نہ کیا ہو
لیکن پھر بھی اس کے دل میں نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور سے اور صحابہ کرام رضی
اللہ عنہم کے چہرہ مبارک سے اتنی شدید گہری محبت ہوتی ہے کہ جس کا تصور بھی
شاید نہیں کر سکتے۔ ایک مسلمان اپنے دل میں انبیا علیہم السلام اور صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم سے نفرت کا تصور تو ذہن میں لا ہی نہیں سکتا۔ تاریخ ایسی مثالوں
سے بھری پڑی ہے کہ ناموس رسالت پر جان دینے والے' صحابہ کرام ؓ کی
محبت میں اپنا سر تک کٹا دینے والے عامی مسلمان تھے۔

آخر میں' میں صاحب مضمون سے درخواست کروں گا کہ خدارا آخرت
کی جوابدہی کو پیش نظر رکھیں اور عام مسلمانوں پر ان باتوں کا الزام نہ لگائیں جس

کا تصور بھی وہ نہیں کر سکتے ہمارے معاشرے میں جو میں کہوں گا کہ نوے فیصد غیر اسلامی معاشرہ ہے۔بے انتہا سنتوں کو چھوڑ دیا گیا ہے لیکن ان سنتوں پر عمل نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ معاذ اللہ عام مسلمان یہ گناہ نبی کریم ﷺ سے نفرت یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نفرت کی بنیاد پر کر رہا ہے بلکہ یہ گناہ وہ یقیناً گناہ کا احساس رکھتے ہوئے معاشرے کی خرابی کی بنا پر کر رہا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ یہ گناہ اس سے غیر شعوری طور پر سرزد ہو رہا ہے۔جب دوسرے گناہوں میں ملوث ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نفرت کر رہا ہے تو داڑھی نہ رکھنے کا یہ مطلب کہاں سے ہے کہ اسے معاذ اللہ نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نفرت ہے۔ خدا کے واسطے ایسی تحریروں سے اجتناب کریں جس میں الزام تراشی کے سوا کچھ نہ ہو۔ایسے الفاظ کے استعمال سے پرہیز کریں جس سے لوگ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کا مطلب نکالیں۔ایسی ہی تحریروں سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور الزام تراشی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

ج ...... آپ کا یہ کہنا صحیح ہے کہ گناہ گار سے گناہ گار مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے' نبی کریم ﷺ سے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہے' لیکن محبت دل میں چھپی ہوئی چیز ہے' اور اس کا اظہار آدمی کی حرکات سے ہوتا ہے' جن لوگوں کو معلوم ہے کہ داڑھی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے' آنحضرت ﷺ نے اس کے بڑھانے کا حکم فرمایا ہے اور اس کے تراشنے پر یہاں تک غیظ وغضب کا اظہار فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کو اپنی مجلس سے اٹھ جانے کا حکم فرمایا' اور یہ کہ میں تم سے بات نہیں کروں گا۔(تاریخ ابن کثیر ص ۲۶۹ ج ۴)

اس بنا پر تمام فقہائے امت نے داڑھی منڈوانے کو حرام اور گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔جو مسلمان آنحضرت ﷺ کے اس تاکیدی حکم کے خلاف نصاریٰ اور مجوسیوں کی مشابہت کرتا ہے۔اس کے بارے میں کیا رائے قائم کی جائے؟

داڑھی منڈوانا عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے اور عورتوں کی مشابہت کرنے والوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے کیا کوئی مسلمان جس کو رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت ہو وہ اس ملعون کام کو کریگا؟ یہ تو آپ نے صحیح فرمایا کہ بعض مسلمان غیر شعوری طور پر معاشرہ کی خرابی کی وجہ سے اس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو داڑھی سے نفرت کرتے ہیں۔ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ داڑھی منڈواؤ' ورنہ لڑکی کا رشتہ نہیں دیں گے اور بہت سے والدین اپنے نوجوان لڑکوں کو اس گناہ پر مجبور کرتے ہیں۔ کیا ان کے بارے میں یہی کہا جائے کہ ان کو آنحضرت ﷺ سے محبت ہے؟ میں ان کے دل میں چھپی ہوئی محبت کا انکار نہیں کرتا' لیکن ان کا طرز عمل محبت کی نفی کرتا ہے' بلکہ آنحضرت ﷺ سے ضد اور عناد کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو آنحضرت ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے۔

کیا داڑھی نہ رکھنے اور کٹوانے والوں کی عبادت قبول ہوگی؟

س ...... جو لوگ داڑھی نہیں رکھتے یا خلاف سنت داڑھی رکھتے ہیں کیا ان کے اعمال قبول ہوں گے یا نہیں؟

ج ...... یہ تو قبول کرنے والا ہی جانتا ہے لیکن جو شخص عین عبادت میں بھی خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی علامت منہ پر لئے ہوئے ہو۔ اسے نہ اس پر ندامت ہو' نہ وہ اس سے توبہ کرے اس کی عبادت قبول ہونی چاہئے یا نہیں اس کا فتویٰ اپنی عقل خداداد سے پوچھئے۔ مثلاً جو شخص حج کے دوران بھی اس گناہ سے توبہ نہ کرے اور نہ حج کے بعد اس سے باز آئے کیا خیال ہے کہ اس کا حج' حج مبرور ہو گا؟ جبکہ حج مبرور نام ہی اس حج کا ہے جو خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے پاک ہو۔

جسمانی وضع قطع

انسانی وضع قطع اور اسلام کی تعلیم

س ...... اسلام کے آفاقی نظام حیات میں انسان کیلئے اس کی وضع قطع اور تراش وخراش لباس وغیرہ کے بارے میں کیا اصول اور قواعد وضوابط وضع کئے ہیں' یا یہ کہ ان ظاہری شکل وشباہت کو اصول وضوابط کی بندشوں سے آزاد رکھا گیا ہے' آج حال کے مسلم سے تو ایک عام مسلمان اس ضمن میں کسی نتیجہ پر پہنچنے سے قاصر ہے جبکہ علامہ اقبال جیسے فلسفی اور اہل علم نے مسلمانوں کی ظاہری حالت دیکھ کر فرمایا تھا۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

نیز یہ ضرور وضاحت کی جائے کہ پتلون اور ٹائی غیر مسلمانوں کے شعائر میں سے ہے یا نہیں اور جو اس پر عامل ہوں گے وہ لوگ غیر مسلموں کی تقلید کی وعید میں آئیں گے یا نہیں؟

ج ...... وضع قطع کے بارے میں یہ اصول مقرر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی وضع قطع اختیار کی جائے اور فاسق وبدکار اور کفار کی وضع قطع سے احتراز کیا جائے۔ یہی شکل وصورت میں بھی' لباس کی تراش خراش میں بھی' نشست وبرخاست میں بھی' کھانے پینے' ملنے برتنے اور لین دین میں بھی۔

ٹائی اور کالر دراصل عیسائیوں کا مذہبی شعار تھا اب بظاہر کسی قوم کی خصوصیت نہیں رہی' مگر اپنی اصل کے لحاظ سے مکروہ ہے اور پتلون شرٹ بھی

انہی لوگوں کا شعار ہے' ان کو اختیار کرنے والوں کے حق میں حدیث کی وعید کا اندیشہ ہے۔ واللہ اعلم۔

عورت کا بھنویں بنوانا شرعاً کیسا ہے؟

س ...... میری ایک دوست یہ کہتی ہے کہ بھنویں بنانا گناہ کی بات نہیں ہے کیونکہ چھوٹے بچے کے بال آٹے سے رگڑ کر اتارے جاتے ہیں تو بڑے ہو کر بھنوؤں کے بال اتارنا غلط بات تو نہیں ہوئی۔

ج ...... حدیث شریف میں تو ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے پھر یہ گناہ کیوں نہ ہوگا۔

عن ابن عمر قال لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة.

(صحیح بخاری ص ۸۷۹ ج ۲)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر اور جسم گودنے اور گودوانے والی پر"۔

عورتوں کا فیشن کے لئے بال اور بھنویں کٹوانا

س ...... کیا شریعت میں جائز ہے کہ عورتیں اپنی بھنویں بنائیں اور دوسروں کو دکھائیں اور اصلی بھنویں منڈوا کر سرمہ یا کسی اور کالی چیز سے نقلی بنائیں یا کچھ کم و بیش بال رہنے دیں۔

آج ملک بھر میں کم از کم میرے خیال کے مطابق ۷۵ فیصد پڑھی لکھی عورتیں بال کٹوا کر گھوم رہی ہیں' اور ان کے سروں پر دوپٹے نہیں ہوتے اگر کسی کے پاس دوپٹہ ہو بھی تو گلے میں رسی کی مانند ڈالا ہوتا ہے' اور اگر ان سے کہیں کہ یہ اسلام میں جائز نہیں تو جواب ملتا ہے کہ اب ترقی کا دور ہے اس میں سب

کچھ جائز ہے' اور پھر مرد بھی تو بال کٹواتے ہیں' اور ہم مردوں کے شانہ بشانہ چل رہی ہیں اور مغربی لوگ بھی تو بال کٹواتے ہیں جو ہم سے زیادہ ترقی کر چکے ہیں۔

ج ...... اس مسئلہ کا حل واضح ہے کہ ایسی عورتوں کو نہ خدا اور رسول کی ضرورت ہے نہ دین اسلام کی' ان کو 'ترقی' کی ضرورت ہے لیکن مرنے کے بعد اس کی حقیقت معلوم ہوگی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہو اس کو ہر کام میں اللہ و رسول کے حکم کو دیکھنا لازم ہے۔

کیا عورت چہرے اور بازوؤں کے بال صاف کر سکتی ہے نیز بھنوؤں کا حکم

س ...... میرے چہرے اور بازوؤں پر کافی گھنے بال ہیں کیا میں ان بالوں کو صاف کر سکتی ہوں اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

ج ...... صاف کر سکتی ہیں۔

س ...... میری بھنویں آپس میں ملی ہوئی ہیں میں بھنویں تو نہیں بناتی ہوں مگر بھنویں الگ کرنے کے لئے درمیان میں سے بال صاف کر دیتی ہوں کیا میرا یہ عمل درست ہے؟

ج ...... یہ عمل درست نہیں۔

س ...... اکثر جب بال بڑھ جاتے ہیں تو ان کی دو نوکیں نکل آتی ہیں جن کی وجہ سے بال جھڑنے لگتے ہیں ایسی صورت میں بالوں کی نوکیں کاٹنا کیا گناہ ہے؟

ج ...... اس صورت میں نوکیں کاٹنے کی اجازت ہے۔

عورت کو پلکیں بنوانا کیسا ہے

س ...... لڑکیاں جو آج کل پلکیں بناتی ہیں کیا یہ جائز ہے اور میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ عورت کو جسم کے ساتھ لوہا لگانا حرام ہے کیا یہ درست ہے؟

ج ...... پلکیں بنانے کا فعل جائز نہیں آنحضرت ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے بنانے والی پر بھی اور بنوانے والی پر بھی۔

عن ابی ریحانة قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف.... رواہ ابوداؤد والنسائی۔ (مشکوۃ ص ۳۷۶)

ترجمہ: "حضرت ابو ریحانہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس چیزوں سے منع فرمایا ہے بالوں کے ساتھ بال جوڑنے سے جسم پر گندوانے سے اور بال نوچنے سے الخ....."

چہرے اور بازوؤں کے بال کاٹنا عورت کے لئے کیسا ہے

س ...... کیا خواتین کے لئے چہرے ' بازوؤں اور بھنوؤں کے درمیان کا رواں صاف کرنا گناہ ہے؟ جواب مدلل دیجئے گا؟

ج ...... محض زیبائش کے لئے تو فطری بناوٹ کو بدلنا جائز نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے بال نوچنے اور نچوانے والیوں پر لعنت فرمائی ہے (مشکوۃ شریف ص ۳۸۱) البتہ اگر عورت کے چہرے پر غیر معتاد بال اگ آئیں تو ان کے صاف کرنے کی فقہا نے اجازت لکھی ہے اسی طرح جن بالوں سے شوہر کو نفرت ہو ان کے صاف کرنے کی بھی اجازت دی ہے (ردالمحتار کتاب الحظر والاباحة) (مگر اس سے سر کے بال کٹوانے کی اجازت نہ سمجھ لی جائے)۔

س ...... کیا بڑھتے ہوئے ناخن مکروہ ہوتے ہیں؟

ج ...... جی ہاں! سخت مکروہ۔

عورت کو سر کے بالوں کی دو چوٹیاں بنانا کیسا ہے

س ...... مسئلہ یوں ہے کہ میں کالج کی طالبہ ہوں اور اکثر دو چوٹی باندھ لیتی ہوں لیکن ایک دن میری سہیلی نے مجھے بتایا کہ دو چوٹی کا باندھنا سخت گناہ ہے اور

مجھے قبر کے مردے کا حال بتایا کہ جس کے پیروں کے انگوٹھے میں بال بندھ گئے تھے۔میں نے تصدیق کے لئے اپنی خالہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی مجھے یہی کہا کہ یہ گناہ ہے اور مزید یہ بھی بتایا کہ میک اپ کرنا' ٹائیٹ کپڑے اور فیشن ایبل کپڑے پہننا بھی گناہ ہے اور ساتھ میں وہی واقعہ جو کہ میری سہیلی نے سنایا تھا' سنایا اس دن سے آج تک میں نے دو چوٹی نہیں باندھی لیکن میری دوسری سہیلی کا کہنا ہے کہ یہ سب وہم پرستی کی باتیں ہیں وہ اصرار بھی کرتی ہے کہ میں دو چوٹی باندھوں۔ برائے مہربانی مجھے اسی ہفتہ کے صفحہ میں جواب دے کر اس پریشانی سے نجات دلائیں ۔میں آپ کی بہت مشکور رہوں گی۔

ج ...... اس مسئلہ میں ایک اصولی قاعدہ سمجھ لینا چاہئے کہ مسلمان کو ایسی وضع قطع اور لباس کی ایسی تراش خراش کرنے کی اجازت نہیں جس میں کافروں یا فاسقوں اور بدکاروں کی مشابہت پائی جائے۔اگر کوئی شخص (خواہ مومن مرد ہو یا عورت) ایسا کرے گا تو اس کو کافروں کی شکل وصورت محبوب ہے۔اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی موجب ہے۔دو چوٹیوں کا فیشن بھی غلط ہے۔

بیوٹی پارلرز کی شرعی حیثیت

س ...... (الف) ہمارے شہر کراچی میں بیوٹی پارلرز کی بہتات ہے' اسلام میں ان بیوٹی پارلرز کے بارے میں کیا احکام ہیں؟ شہر کے مصروف کاروباری مراکز میں مرد کاروباری حضرات کے ساتھ بیوٹی پارلرز کی دکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ برائے مہربانی شرع کے لحاظ سے ان بیوٹی پارلرز کیلئے کیا حکم ہے۔ تحریر کریں؟ کیا مرد اور عورت ساتھ ساتھ کاروبار کر سکتے ہیں؟

...... (ب) کیا خواتین کا بیوٹی پارلرز کا کام سیکھنا اور اس کو بطور پیشہ اپنانا اسلام میں جائز ہے؟

...... (ج) بیوٹی پارلرز میں جس انداز سے خواتین کا بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے کیا وہ اسلام میں جائز ہے؟ کیونکہ بیوٹی پارلرز سے واپس آنے کے بعد عورت اور مرد

میں فرق معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہمارے بیوٹی پارلرز میں خواتین کے بال جس انداز سے کاٹے جاتے ہیں کیا وہ شرع کے لحاظ سے جائز ہیں؟

...... (د) بعض بیوٹی پارلرز کی آڑ میں لڑکیاں سپلائی کرنے کا کاروبار بھی ہوتا ہے شرع کے لحاظ سے ایسے کاروبار کیلئے کیا حکم ہے۔ جس سے ملک میں فحاشی پھیلنے لگے؟

ج ...... خواتین کو آرائش وزیبائش کی تو اجازت ہے۔ بشرطیکہ حدود کے اندر ہو۔ لیکن موجودہ دور میں بیوٹی پارلرز کا جو 'پیشہ' کیا جاتا ہے اس میں چند در چند قباحتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے یہ پیشہ حرام ہے اور وہ قباحتیں مختصراً یہ ہیں۔

اول۔ بعض جگہ مرد اس کام کو کرتے ہیں اور یہ خالصتاً بے حیائی ہے۔

دوم۔ ایسی خواتین بازاروں میں حسن کی نمائش کرتی پھرتی ہیں۔ یہ بھی بے حیائی ہے۔

سوم۔ جیسا کہ آپ نے نمبر ۳ میں لکھا ہے بیوٹی پارلر سے واپس آنے کے بعد مرد و عورت اور لڑکے اور لڑکی میں امتیاز مشکل ہوتا ہے۔ حالانکہ مرد کا عورتوں اور عورت کا مردوں کی مشابہت کرنا موجب لعنت ہے۔

چہارم۔ جیسا کہ آپ نے نمبر ۴ میں لکھا یہ 'مراکز حسن' فحاشی کے خفیہ اڈے بھی ہیں۔

پنجم۔ عام تجربہ یہ ہے کہ ایسے کاروبار کرنے والوں کو (خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں) دین وایمان سے کوئی واسطہ نہیں رہ جاتا ہے۔ اس لئے یہ ظاہری زیبائش باطنی بگاڑ کا ذریعہ بھی ہے۔

عورتوں کا بال کاٹنا شرعاً کیسا ہے

س ...... کیا کٹے ہوئے بالوں اور باریک دوپٹوں جیسے کہ آج کل چل رہے ہیں۔

جارجیٹ وغیرہ کے دوپٹے ان میں نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ کٹے ہوئے بالوں کا بھی بتائیں کیونکہ آج کل زیادہ تر لڑکیوں کے بال کٹے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ نماز بھی پڑتی ہیں۔

ج ...... عورتوں کو سر کے بال کاٹنا جائز نہیں بال کاٹنے کا گناہ الگ ہو گا مگر نماز ہو جائے گی' سر کا دوپٹہ اگر ایسا باریک ہے کہ اندر سے بدن نظر آتا ہے تو اس سے نماز نہیں ہوگی۔

بغیر عذر عورت کو سر کے بال کاٹنا مکروہ ہے

س ...... میرے سر کے بالوں کے سرے پھٹ جاتے ہیں جس سے بال بڑھنا بھی رک جاتے ہیں' اور بال بدنما بھی معلوم ہوتے ہیں' جس کے لئے بالوں کو ان کے سروں پر سے تراشنا پڑتا ہے تاکہ تمام لٹیں برابر رہیں اور پھٹے ہوئے سرے بھی ختم ہو جائیں۔ کیا بالوں کی حفاظت کے نظریئے سے ان کو کبھی کبھار ہلکا سا تراش لینا جائز ہے۔

ج ...... بغیر عذر کے عورت کو سر کے بال کاٹنا مکروہ ہے۔ آپ نے جو عذر لکھا ہے یہ کافی ہے یا نہیں۔ مجھے اس میں تردد ہے۔ دیگر اہل علم سے دریافت کر لیا جائے۔

خواتین کا نائن سے بال کٹوانا

س ...... اکثر کہا جاتا ہے کہ اسلام میں خواتین کا بال کٹوانا جائز نہیں کیا خواتین کا نائن سے بال کٹوانا جائز ہے؟

ج ...... خواتین کو سر کے بال کٹانا مطلقاً ناجائز ہے خواہ عورت ہی سے کٹائیں اور اگر کسی نامحرم سے کٹائیں گی تو دوہرا جرم ہو گا۔

عورتوں کو بال چھوٹے کروانا موجب لعنت ہے

س ...... آج کل جو عورتیں اپنے سر کے بال فیشن کے طور پر چھوٹے کرواتی یا

لڑکوں کی طرح بہت چھوٹے رکھتی ہیں۔ان کے لئے اسلام میں کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

ج ...... حدیث میں ہے "اللہ تعالیٰ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں"۔(مشکواۃ شریف ص ۳۸۰ بحوالہ بخاری) یہ حدیث آپ کے سوال کا جواب ہے۔

عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء و المتشبھات من النساء بالرجال. (مشکوۃ ص ۳۸۰)

ترجمہ: "حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر"۔

عورت کو آڑی مانگ نکالنا

س ...... میں نے اکثر بڑی بوڑھی خواتین سے سن رکھا ہے کہ لڑکیوں یا عورتوں کو آڑی مانگ نکالنا اسلام کی رو سے جائز نہیں۔وہ اس لئے کہ جب عورت کا انتقال ہوتا ہے تو اس کے بالوں کی بیچ سے مانگ نکالی جاتی ہے۔اور آڑی مانگ نکال نکال کر عادت ہو جاتی ہے اور پھر بیچ کی مانگ نکالنے میں مشکل ہوتی ہے۔ آپ فرمائیے قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا یہ بات درست ہے؟

ج ...... ٹیڑھی مانگ نکالنا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔مسلمانوں میں اس کا رواج گمراہ قوموں کی تقلید سے ہوا ہے۔اس لئے یہ واجب الترک ہے۔

کیا عورتوں کو زیبائش کی اجازت ہے؟

س ...... آجکل کاسمیٹک (میک اپ) پاکستان میں عام ہے اور اس سلسلے میں ہم یورپ سے مقابلہ کرنے کی سعی کرتے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ کروڑوں

روپے ہم ان اشیاء کیلئے زرمبادلہ کی صورت میں خرچ کرتے ہیں اور اب حال یہ ہے کہ گھریلو بجٹ میں ایک کثیر رقم صرف میک اپ کے لوازمات کیلئے رکھتے ہیں۔ یہ سب اشیاء یورپین ملکوں سے آتی ہیں۔ اس میں روغن، چکنائی کا عنصر لازمی جزو ہے۔ جبکہ یہ ممالک ''سور'' کا استعمال آزادانہ کرتے ہیں اور اس میں ہر چیز کو عام اور مخصوص طریقے پر استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے پاکستانی بھائی بہن یورپ کی بنی ہوئی اشیاء خصوصاً (میک اپ) بڑے فخر سے استعمال کرتے ہیں بلکہ اگر یہ کہوں کہ اس کے لئے باقاعدہ ٹائم ٹیبل کیساتھ ماہرین کی خدمات، جب تک اہل خانہ خود اس میں ماہر نہ ہو جائیں، حاصل کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہم لوگ اس احساس کمتری میں کیوں مبتلا ہیں اسلام نے خوش پوشی کی تعلیم دی ہے۔ عورتوں کے لئے بناؤ سنگھار کے لئے ایک خصوصی حد مقرر کی ہے خوشبویات مسلمانوں کے لباس کا ایک حصہ ہیں۔ پھر ایسا کیوں ہے؟ یہ وبا کہاں سے پھوٹتی ہے؟ اور پاکستان میں اس کا منبع یا مارکیٹ کہاں ہے اور پھر ان کے اشتہارات ٹی وی، ریڈیو، سینما گھر پر کیوں ہوتے ہیں؟ ارباب حکومت اسکا نوٹس کیوں نہیں لیتے؟ ایک طرف اسلامی نظام لانے کی بات ہو رہی ہے۔ دوسری طرف غیر ملکی اشتہارات کی بھرمار ہے۔ اہل علم، اہل قلم، اور دوسرے اکابرین ملت اس پر لکھیں۔ بات کریں سمجھیں سمجھائیں اور ہر کوشش کریں یہ ایک اپیل ہے۔ خدا کامیاب فرمائے۔

ج ...... آپ کے جذبات لائق قدر ہیں، عورتوں کو زیب و زینت کی اجازت ہے مگر اس کا بھی کوئی سلیقہ ہونا چاہیئے، مگر ہمارے یہاں زیبائش و آرائش میں جو غلو کیا جاتا ہے یہ لائق اصلاح ہے، ایک غریب خاندان، غریب معاشرہ اور غریب ملک کے لئے یہ چونچلے کسی طرح بھی زیب نہیں دیتے۔ جتنا زرمبادلہ ان لغویات پر صرف کیا جاتا ہے اس کو ملک کی فلاح و بہبود اور ترقی پر خرچ کیا جا سکتا ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں میں دین تو کمزور ہوا ہی تھا۔ عقل

وتدبیر کی کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ اجتماعی سوچ تو بالکل ہی مفقود ہوگئی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ مار کھاتے ہیں۔

لڑکیوں کے بڑے ناخن

س ...... لڑکیوں کو ناخن لمبے کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ...... شرعی حکم یہ ہے کہ ہر ہفتہ نہیں تو پندرھویں دن ناخن اتار دے، اگر چالیس روز گزر گئے اور ناخن نہیں اتارے تو گناہ ہوا۔ یہ ہی حکم ان بالوں کا ہے جن کو صاف کیا جاتا ہے۔ اس حکم میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔

عورتوں کیلئے بلیچ کریم کا استعمال جائز ہے

س ...... سوال یہ ہے کہ عورتوں کے منہ پر کالے بال ہوتے ہیں۔ جس سے منہ کالا لگتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے مونچھیں نکلی ہوئی ہوں اس کے لئے ایک کریم آتی ہے جس کو لگانے سے بال جلد کی رنگت جیسے ہو جاتے ہیں اور لگتا نہیں ہے کہ چہرے پر بال ہوں۔ اس کو بلیچ کرنا کہتے ہیں تو کیا اس طرح بال کے رنگ کو بدلنے سے گناہ ہوتا ہے؟ اگر چہرہ سفید ہو اور بال کالے ہوں تو چہرہ برا لگتا ہے اس لئے لڑکیاں اور عورتیں بلیچ کرتی ہیں تو کیا یہ کرنا گناہ ہے؟

ج ...... عورتوں کے لئے چہرے کے بال نوچ کر صاف کرنا یا ان کی حیثیت تبدیل کرنا جائز ہے۔

بال صفا پاؤڈر مردوں کو استعمال کرنا

س ...... غیر ضروری بالوں کو دور کرنے والا پاؤڈر جو ہے آیا یہ صرف خواتین استعمال کریں یا کہ اس کو مرد حضرات بھی زیر استعمال لا سکتے ہیں۔

ج ...... مردوں کے لئے اس کا استعمال مکروہ اور نامناسب ہے۔

بغل اور دوسرے زائد بال کتنے عرصے بعد صاف کریں

س ...... مولانا صاحب! بغل اور دوسرے غیرضروری بال کتنے عرصے بعد صاف کرنے چاہئیں؟ نیز مرد حضرات کے لئے بال صفا پوڈر اور خواتین کے لئے بلیڈ کا استعمال کیسا ہے؟

ج ...... غیرضروری بال ہر ہفتے صاف کرنا سنت ہے' چالیس دن تک چھوڑنا جائز ہے۔ اس کے بعد گناہ ہے' مرد حضرات بال صفا استعمال کرسکتے ہیں اور عورتیں بلیڈ استعمال کرسکتی ہیں۔

مرد کے سر کے بال کتنے لمبے ہونے چاہئیں

س ...... مرد کے سر کے بال کتنے لمبے ہونے چاہئیں۔ زلفوں کے نام پر عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال رکھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

ج ...... آنحضرت ﷺ کے موئے مبارک کانوں کی لو تک ہوتے تھے' اگر اصلاح بنوانے میں تاخیر ہو جاتی تو اس سے نیچے بھی ہو جاتے تھے۔ یہ مردوں کے لئے سنت ہے لیکن اس طرح بڑھانا کہ عورتوں سے مشابہت ہو جائے یہ جائز نہیں۔

عطر اور سرمہ لگانے کا مسنون طریقہ

س ...... عطر لگانے' سرمہ لگانے کا سنت طریقہ معلوم کرنا ہے اور روٹی کھانے کے وقت چار ٹکڑے کرکے کھانا چاہئے یا بغیر ٹکڑے کئے ہوئے کھانا چاہئے۔ نیز یہ کہ کون سی ایسی کتاب ہے جس میں مکمل سنتیں درج ہیں؟

ج ...... عطر لگانے کا کوئی خاص طریقہ مسنون نہیں' البتہ دائیں جانب سے ابتدا کرنا سنت ہے۔ سرمہ لگانے میں معمول مبارک یہ تھا کہ دائیں آنکھ میں ایک سلائی پھر بائیں میں پھر دائیں میں اس طرح دائیں آنکھ سے شروع کرتے اور دائیں پر ہی ختم کرتے۔

روٹی کے چار ٹکڑے کرنے کی سنت میرے علم میں نہیں "اسوۂ رسول اکرم" ﷺ، حضرت ڈاکٹر عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ اس کا مطالعہ مفید ہو گا۔ اسی طرح خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی، حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی تالیف ہے اس کا مطالعہ بھی باعث برکت ہو گا۔

نیل پالش لگی ہونے سے غسل اور وضو نہیں ہوتا

س ...... آج کل خواتین خصوصاً وہ خواتین جو اس دور میں تھوڑی سی یہ کوشش کرتی ہیں کہ دنیا والوں کے ساتھ چل سکیں۔ تھوڑا بہت فیشن کر لیتی ہیں مثلاً نیل پالش وغیرہ لگا لیتی ہیں۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ نیل پالش لگانے سے وضو ہو جاتا ہے؟ نماز اس سے ادا کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ یا وضو کے بعد نیل پالش لگا کر نماز ادا کی جا سکتی ہے؟ کیونکہ سنا یہ ہے کہ نیل پالش لگانے سے وضو نہیں ہوتا۔ جب وضو نہیں ہو گا تو انسان پاک کیسے ہو سکتا ہے؟ لہٰذا اس سوال کا جواب مہربانی فرما کر دیجئے کیونکہ بہت دنوں سے مجھے یہ الجھن رہنے لگی ہے کہ نیل پالش لگا کر نماز ادا نہیں کی جا سکتی یا اس کی وجہ سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے تو وہ کیا وجوہات ہیں کہ جس کی وجہ سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیکر شکریہ کا موقع دیں۔

ج ...... وضو میں جن اعضاء کا دھونا ضروری ہے اگر ان پر ایسی چیز لگی ہوئی ہو جو پانی کو جسم کی کھال تک پہنچنے سے روکے تو وضو نہیں ہوتا۔ یہی حکم غسل کا ہے۔ نیل پالش لگی ہوئی ہو تو پانی ناخن تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے نیل پالش لگی ہوئی ہونے کی صورت میں وضو اور غسل نہیں ہوتا۔ عورتیں فیشن کے طور پر نیل پالش اور سرخی لگاتی ہیں، حالانکہ ان چیزوں سے عورت کے حسن و زیبائش میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ذوق سلیم کو یہ چیزیں بدمذاقی معلوم ہوتی ہیں، اور جب ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی توفیق بھی سلب ہو جائے تو ان کا

استعمال کسی سلیم الفطرت مسلمان کو کب گوارا ہو سکتا ہے؟ عورتوں کو زیب وزینت کی اجازت ہے مگر اس کا بھی کوئی سلیقہ ہونا چاہئے' یہ تو نہیں کہ جس چیز کا بھی فیشن چل نکلے آدمی اس کو کرنے بیٹھ جائے۔

کیا سرمہ آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے

س ...... ہم نے بزرگوں سے سنا ہے کہ آنکھوں میں سرمہ لگانا سنت ہے' جبکہ ٹی وی کے ایک پروگرام میں ایک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ علم طب میں سرمہ لگانا نقصان دہ ہے۔ اگر یہ واقعی سچ ہے اور حضور اکرم ﷺ کے نزدیک بھی سرمہ لگانا اچھی بات ہے اور وہ واقعی سنت ہے تو پھر حضور اکرم ﷺ کا فعل کیسے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ برائے مہربانی اس بارے میں بھی بتائیں۔

ج ...... سرمہ لگانا بلاشبہ سنت ہے' ڈاکٹر صاحب کی نئی تحقیق تجربہ کی روشنی میں غلط ہے' کاش ڈاکٹر صاحب لوگوں کو بتائیں کہ ٹی وی کی شعاعیں آنکھوں کیلئے کس قدر نقصان دہ ہیں۔

عورتوں کا کان' ناک چھدوانا

س ...... قرآن وسنت کی روشنی میں بتایئے کہ لڑکیوں کے کان ناک چھدوانے کی رسم کہاں تک ثابت ہے؟ یا یہ محض ایک رسم ہے۔

ج ...... خواتین کو بالیاں وغیرہ پہننا جائز ہے اور اس ضرورت کے لئے کان ناک چھدوانا بھی جائز ہے۔

کیا جوان مرد کا ختنہ کروانا ضروری ہے

س ...... اگر کسی مسلمان بچہ کا ختنہ کسی بناء پر (جو وہ خود ہی جانتے ہوں) والدین نے نہ کرایا تو کس کو گناہ ہو گا؟

(۱) ختنہ کے لئے کیا کرنا پڑے گا؟
(۲) کیا وہ مسلمان ہوگا یا نہیں یعنی کہ عام مسلمان کی طرح؟

ج ...... ختنہ کرنا صحیح قول کے مطابق سنت اور شعار اسلام ہے' اگر والدین نے بچپن ہی میں نہیں کرایا تو والدین کا یہ تساہل لائق ملامت ہے' مگر خود اس شخص پر ملامت نہیں' جوان ہونے کے بعد بھی اگر یہ شخص تحمل رکھتا ہے تو اس کو کرا لینا چاہئے اور اگر تحمل نہیں تو خیر معاف ہے۔ اور آج کل تو سرجری نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ ختنہ کے ناقابل تحمل ہونے کا سوال ہی نہیں۔ باقی ختنہ نہ ہونے کے باوجود بھی یہ شخص مسلمان ہے' جبکہ یہ اللہ ورسول ﷺ کے تمام احکام کو دل وجان سے مانتا ہے۔

کیا بچے کے پیدائشی بال اتارنے ضروری ہیں

س ...... سنا ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے جسم کو پاک کیا جاتا ہے اور سننے میں آیا ہے کہ اس کے بال بھی جب تک پورے سر سے صاف نہ کر دیں بالوں میں غلاظت رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کے بالوں کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک ہو جاتا ہے جسے پھر دھونا ضروری ہو جاتا ہے تو کیا یہ بات صحیح ہے اور اگر کسی بچی (عورت) کے بال بچپن میں نہ صاف ہوئے ہوں اور وہ لڑکی ۵-۶ سال کی ہو جائے یہ ایسی عمر ہے جس میں بالوں سے گنجا کرنا برا مانا جاتا ہے تو پھر ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

ج ...... پیدائش کے بعد بچے کو نہلایا جاتا ہے اس نہلانے سے اس کے بال بھی پاک ہو جاتے ہیں البتہ پیدائشی بال اتار دینا سنت ہے۔

جسم پر گودنا شرعاً کیسا ہے

س ...... موجودہ دور میں یہ ایک طریقہ معاشرہ میں رائج ہوا ہے کہ لوگ مصنوعی

مشین سے ہاتھوں پر نام لکھتے ہیں یا کسی درندہ یا درخت کی تصویر بناتے ہیں کیا اس پر کچھ گناہ بھی ملتا ہے اور اس کے ساتھ وضو ہو سکتا ہے کہ نہیں؟

ج ...... بدن گودنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.... لعن الواشمة والمستوشمة. (صحیح بخاری ص ۸۷۹ ج ۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے جسم گودنے والی اور جسم گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

عورت کو مردوں والا روپ بنانا

س ...... ہمارے خاندان میں ایک عورت ہے جس نے بچپن سے مردانہ چال ڈھال اختیار کی ہے، مردانہ لباس پہنتی ہے، مردوں جیسے بال رکھتی ہے، الغرض خود کو مرد کہتی ہے اور اگر خاندان کا کوئی مرد اس کو عورت کہتا ہے تو جھگڑا کرتی ہے، اس کے علاوہ یہ عورت روزے اور نماز سخت پابندی سے ادا کرتی ہے، اور خود کو لوگوں کے سامنے ایک دیندار اور صحیح مرد پیش کرتی ہے، اور حقیقت میں وہ دیندار بھی ہے، آپ مجھے بتائیں کہ کیا شریعت کی رو سے یہ جائز ہے اس عورت کی عمر اب چالیس سال کے برابر ہوگی۔

ج ...... عورت کو مرد کی اور مرد کو عورت کی مشابہت حرام ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ حدیث میں ہے:

عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال. (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۸۷۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

بھنوؤں کے بال بڑھ جائیں تو کٹوانا جائز ہے اکھیڑنا جائز نہیں

س ...... بھنوؤں کے بال بڑھ جانے پر یا بے زیب ہونے پر کٹوائے یا موچنے سے اکھیڑے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

ج ...... بال بڑھ جائیں تو ان کو کٹوانا تو جائز ہے مگر موچنے سے اکھیڑنا درست نہیں۔

سیاہ خضاب اس نیت سے لگانا کہ لوگ اسے جوان سمجھیں

س ...... میں نے حجتہ الاسلام امام محمد غزالیؒ کی تصنیف "کیمیائے سعادت" کے مطالعہ کے دوران پڑھا ہے کہ مرد حضرات کا داڑھی کو خضاب اس نیت سے لگانا کہ لوگ انہیں جوان سمجھیں بہت سخت گناہ ہے' اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص داڑھی کو خضاب لگاتا ہے کہ جوان نظر آئے اس کو جنت کی خوشبو تک نصیب نہیں ہوگی۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ پہلے پہل داڑھی میں خضاب فرعون نے لگایا تھا۔ اور حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے سفید بالوں کی بزرگی دی ہے یہ لوگ اسے چھپاتے ہیں۔ آپ مہربانی فرماکر تفصیل سے بیان فرمائیں قرآن وسنت کی روشنی میں کیونکہ میرے کچھ بزرگ ایسا کرتے ہیں اور میں ان کی بزرگی کے باعث ان کو منع نہیں کر سکتا' مبادا وہ اس کو اپنی شان میں گستاخی سمجھیں' ویسے بھی یہ وبا عام ہوگئی ہے۔ میں نے یہ بھی پڑھا ہے کہ دشمن کو مرعوب کرنے کی غرض سے داڑھی میں مہندی لگانے کی اجازت ہے' کیونکہ جنگ احد میں حضور ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا مگر خضاب لگانا بہت سخت گناہ ہے۔

ج ...... امام حجتہ الاسلام غزالیؒ نے جو مسئلہ لکھا ہے وہ صحیح ہے سیاہ خضاب کرنا اکثر علماء کے نزدیک ناجائز ہے اور احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون قوم في آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحة الجنة . (ابوداؤد ص ۲۲۶ ج ۲)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں لوگ اس سیاہی سے خضاب لگائیں گے ان کی مثال کبوتر کے پوٹے کی طرح ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گے“۔

سر کے بال گوندنے کا شرعی ثبوت

س ...... ۲۵ جولائی تا ۳۱ جولائی کے اخبار جہاں ”کتاب وسنت کی روشنی میں“ ”عورت کے کھلے سر کے بال“ پڑھا اس دن سے ہم عجیب شش و پنج میں مبتلا ہیں کیونکہ ہم تو بچپن سے یہ سنتے آرہے ہیں کہ بال باندھ کر رکھنا چاہئیں اور ۸ تاریخ کے ”آپ کے مسائل اور ان کے حل“ میں بھی آپ نے عالیہ امیر کے سوال کے جواب میں صرف یہ لکھا ہے کہ دو چوٹیوں کا فیشن برا ہے۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ چوٹی باندھنا ہی برا ہے۔ کیونکہ اس مراسلہ سے تو ہم یہ بھی مطلب اخذ کر سکتے ہیں کہ چوٹی باندھنا ہی برا ہے۔ وہ کچھ یوں تھا۔

جو احادیث شریف ذیل میں تحریر کر رہی ہوں۔ ان کی رو سے عورت کو چٹیا گت، جوڑا یا چونڈا رکھنے کی شرعاً اجازت نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے بالوں کو جوڑنے والے اور جوڑنے والی پر لعنت کی ہے۔ احادیث شریف یہ ہیں: نمبر ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷ (منقول از جلد سوئم صحیح بخاری شریف)

آج کل بالوں کا جو فیشن ہے، کیا وہ شرعی حیثیت رکھتا ہے، ان احادیث

شریف کی رو سے عورت کے بال کھلے ہوئے کمر اور شانوں پر پڑے ہونے چاہئیں۔ حافظ صاحب یہ مسئلہ بہت اہم ہے' آپ وضاحت کر کے شکوک رفع کریں۔ حافظ صاحب کا جواب یہ تھا "آپ نے کافی وضاحت کر دی ہے۔ اب ہماری وضاحت کی ضرورت نہیں"۔

اب ہماری گذارش یہ ہے کہ آپ ذرا وضاحت سے جواب دیں کیونکہ اس جواب سے ہماری تشفی نہیں ہوئی ہے۔ ویسے ہم نے اس پر عمل شروع کر دیا ہے۔ مگر پھر بھی ہمارے گھروں میں زیادہ تر خواتین بال باندھ کر ہی رکھتی ہیں تو یہ بال باندھنے کا فیشن کہاں سے مسلمانوں میں آگیا کیونکہ اس لحاظ سے تو ہم ایک طرح سے گناہ میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ایسے لوگوں پر۔ آپ ہماری رہنمائی فرمائیں اور مسلمان خواتین کو سیدھا راستہ دکھائیں۔

ج ...... عورتوں کے سر کے بال گوندھنا نہ صرف جائز بلکہ امہات المومنین اور صحابیات رضی اللہ عنہن کی سنت ہے صحیح مسلم (ص ۱۴۹' ج ۱) میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔

عن ام سلمة قالت یا رسول اللّٰہ انی امرأة اشد ضفر رأسی افانقضه لغسل الجنابة قال لا انما یکفیك ان تحثی علی راسك ثلاث حثیات ثم تفیضین علیك المآء فتطهرین. (صحیح مسلم ص ۱۴۹ ج ۱)

ترجمہ: "حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میں سر کے بال گوندتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے لئے مجھے سر کے بال کھولنے چاہئیں؟ فرمایا' نہیں! بس اتنا ہی کافی ہے کہ سر پر تین چلو پانی ڈال لیا کرو (جن سے بالوں کی جڑیں بھیگ جائیں) پھر پورے بدن پر پانی بہا لیا کرو"۔

(صحیح مسلم ص ۱۴۹' ج ۱)

صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ حجتہ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے ان کو حکم فرمایا تھا سر کے بال کھول لو اور کنگھی کر لو۔

عن عبید بن عمیر قال بلغ عائشة ان عبدالله بن عمر یأمر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسهن فقالت یاعجباً لابن عمر هذا یأمر النساء اذا اغتسلن. (صحیح مسلم ص ۱۵۰ ج ۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ غسل کے لئے اپنے گندھے ہوئے بال کھول لیا کریں۔ اس پر اعتراض کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' ابن عمر پر تعجب ہے وہ عورتوں کو غسل کے لئے بال کھولنے کا حکم دیتے ہیں۔ یہی کیوں نہیں کہہ دیتے کہ وہ سر کے بال مونڈ لیں"۔

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امہات المومنین اور صحابیات کے سر گندھے ہوئے ہوتے تھے۔ اخبار جہاں کی مراسلہ نگار نے جن احادیث کا حوالہ دیا ہے ان کا زیر بحث مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں' وہ ایک دوسرے مسئلہ سے متعلق ہیں' جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ جن عورتوں کے سر کے بال کم ہوتے وہ اوپر سے بال جوڑ لیتی تھیں تاکہ ان کے بال زیادہ ہو جائیں اور بعض عورتیں بال جوڑنے کے اس فن میں مہارت رکھتی تھیں۔ ایسی عورتوں پر آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہے جو سر کے بال زیادہ کرنے کے لئے اوپرے بال جڑوائیں یا جوڑیں۔

کیا نو مسلم کا ختنہ ضروری ہے

س ...... ایک آدمی جس کی عمر تقریباً ۵۰ سال ہے پہلے وہ عیسائی تھا اب وہ اللہ کے فضل و کرم سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا ہے' چونکہ وہ پہلے غیر مسلم تھا اس نے ختنہ نہیں کروایا۔ اب وہ مسلمان ہے۔ اب اس کے لئے ختنہ کروانا

ضروری ہے یا کہ نہیں؟

ج ...... ختنہ کا حکم تو بڑی عمر کے شخص کیلئے بھی ہے شرط یہ ہے کہ وہ اس کا متحمل ہو اگر اس کا متحمل نہ ہو تو چھوڑ دیا جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ختنہ کا حکم کب ہوا

س ...... مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی ایک کتاب کا مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا۔ مولانا نے لکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ختنہ ننانوے سال کی عمر میں ہوئی تو پھر انہوں نے اپنی اولاد کو اس امر کا حکم فرمایا۔ آیا اس سے پہلے یہ حکم تھا کہ نہیں۔ بہرحال اب آپ برائے مہربانی ذرا وضاحت سے اس مسئلہ کو بیان فرمائیں؟

ج ...... جب سب سے پہلے یہ حکم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہوا تو ظاہر ہے کہ اس سے پہلے حکم نہیں ہوگا' آپ کو اس میں اشکال کیا ہوا۔

لباس

لباس کے شرعی احکام

س ...... مردوں اور عورتوں کے لئے بالوں کی تراش خراش میں کوئی پابندی ہے؟ اسی طرح ان کے لباس کے متعلق کیا کوئی خصوصی ہدایات شریعت نے دی ہیں؟

ج ...... سر کے بالوں کے لئے کسی خاص وضع یا تراش کی پابندی شریعت نے نہیں لگائی' البتہ کچھ حدود ایسی ضرور مقرر کی ہیں کہ ان کے خلاف کرنا ممنوع ہے۔ان حدود میں رہتے ہوئے آدمی جو وضع چاہے اختیار کر سکتا ہے' وہ حدود یہ ہیں۔

۱۔اگر بال منڈوائیں تو پورے سر کے منڈوائیں کچھ حصہ کے منڈوانا اور کچھ کے نہ منڈوانا ممنوع ہے۔

۲۔ بالوں کی وضع میں کافروں اور فاسقوں کی نقالی اور مشابہت اختیار نہ کی جائے۔

۳۔ مرد' عورتوں کی وضع کے اور عورتیں مردوں کی وضع کے بال نہ رکھیں۔

۴۔بال بڑے رکھے ہوں تو ان کو صاف ستھرا رکھیں' تیل لگایا کریں اور حسب ضرورت کنگھا بھی کیا کریں۔بال بکھرے ہوئے نہ ہوں۔مگر بالوں کو ایسا مشغلہ بھی نہ بنائیں کہ وہ تکلف اور تصنع میں داخل ہو جائے۔

۵۔ننگے سر نہ پھریں۔

۶-سفید بالوں پر سیاہ خضاب کرنا ممنوع ہے، کسی اور رنگ کا خضاب کر سکتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا عام معمول بال رکھنے کا تھا، کبھی کانوں کے نصف تک ہوتے تھے کبھی کانوں کی لو تک اور کبھی کاندھوں تک۔

(۲) لباس کے متعلق بھی اصول تو وہی ہے جو بالوں کے بارے میں بیان ہوا کہ کسی خاص تراش یا وضع کی پابندی شریعت نے نہیں لگائی، البتہ کچھ حدود اس کی بھی مقرر کی ہیں ان سے تجاوز نہ ہونا چاہئے، وہ حدود یہ ہیں:

۱- مرد شلوار، تہہ بند، اور پائجامہ وغیرہ اتنا نیچا نہ پہنیں کہ ٹخنے یا ٹخنوں کا کچھ حصہ اس میں چھپ جائے۔

۲-لباس اتنا چھوٹا، باریک یا چست نہ ہو کہ وہ اعضاء ظاہر ہو جائیں جن کا چھپانا واجب ہے۔

۳-لباس میں کافروں اور فاسقوں کی نقالی اور مشابہت اختیار نہ کریں۔

۴- مرد زنانہ لباس اور عورتیں مردانہ لباس نہ پہنیں۔

۵-اپنی مالی استطاعت سے زیادہ قیمت کے لباس کا اہتمام نہ کریں۔

۶-مالدار شخص اتنا گھٹیا لباس نہ پہنے کہ دیکھنے والے اسے مفلس سمجھیں۔

۷-فخر و نمائش اور تکلف سے اجتناب کریں۔

۸-لباس صاف ستھرا ہونا چاہئے، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ پسند کیا گیا ہے۔

۹- مردوں کو اصلی ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔

۱۰-خالص سرخ لباس پہننا، مردوں کے لئے مکروہ ہے، کسی اور رنگ کی آمیزش ہو، یا دھاری دار ہو تو مضائقہ نہیں، واللہ اعلم!

پگڑی کی شرعی حیثیت اور اس کی لمبائی اور رنگ

س ...... ایک شخص سنت کی وجہ سے پگڑی باندھتا ہے مگر گھر والے اور دوست سب برا منائیں اور تنگ کریں تو وہ کیا کرے؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ اس کی

موجودہ پیمائش کیا ہے؟

ج ...... پگڑی باندھنا آنحضرت ﷺ کی سنت ہے۔ اس کو برا سمجھنا بہت ہی غلط بات ہے۔ باندھے تو ثواب ہے نہ باندھے تو گناہ نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دستار مبارک دو طرح کی تھیں، ایک چھوٹی اور ایک بڑی۔ چھوٹی تقریباً تین گز کی اور بڑی تقریباً پانچ گز کی۔ لیکن کسی روایت میں دستار کی لمبائی منقول نہیں، آنحضرت ﷺ سفید لباس کو پسند فرماتے تھے، اس لئے سفید عمامہ بھی پسندیدہ ہے۔ اور سفر کے دوران سیاہ عمامہ بھی استعمال فرمایا۔

عمامہ سنت نبوی ﷺ اور اس کی ترغیب

س ...... دل چاہتا ہے کہ دینی مدارس میں ہر طالب علم پر یہ پابندی ہو کہ سر پر عمامہ باندھنا ان کے لئے لازمی ہو۔ آقائے دو عالم سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارک ہے اور دینی مدارس کے طالب علم بھی اس کی پابندی کر سکتے ہیں۔ نظروں کے لئے بہت ہی خوشگوار منظر ہو گا کہ ہر جماعت میں ہر درس میں بیٹھے ہوئے ہر طالب علم کے سر پر تاج مبارک رکھا ہوا ہو، نماز میں بھی سیکڑوں حضرات مولا کے حضور اس تاج کے ساتھ کھڑے ہوں۔

امید ہے کہ جب یہ طالب علم اپنے کسی کام سے بازاروں میں سر پر یہ تاج مبارک رکھے ہوئے ادھر ادھر جائیں گے تو آقائے دو عالم سرور کونین ﷺ کی سنت مبارکہ کے صدقے رب کریم کی ہزاروں رحمتیں شہر کی گلی گلی برسیں گی۔ رب کریم کو تو اپنے حبیب کی ہر ادا پہ پیار آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید نہیں کہ ایک سنت کے صدقے ہماری ہدایت و نجات کا فیصلہ فرما دیں؟

ج ...... ماشاء اللہ! بہت مبارک تحریک ہے، مدارس عربیہ کے طلبہ کو اس کی پر زور ترغیب دی جانی چاہئے اور صرف طلبہ ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ نبی اکرم ﷺ کی اس سنت مبارکہ کو زندہ کریں اور عمامہ سنت کی نیت سے سر پر باندھا کریں۔

ٹوپی پہننا اور عمامہ باندھنا

س ...... کیا ٹوپی پہننا اور پگڑی پہننا سنت ہے؟

ج ...... ٹوپی اور دستار دونوں سنت ہیں۔

مردوں کا سر پر ٹوپی رکھنا

س ...... عورتوں کو سر پر دوپٹہ رکھنے کی تاکید ہے تو کیا مردوں کو نماز کے علاوہ بھی سر پر ٹوپی رکھنا ضروری ہے۔ اس کا جواب بھی تفصیل سے عنایت فرمائیں۔

ج ...... گھر اگر آدمی ننگے سر رہے تو کوئی حرج نہیں' لیکن مردوں کا کھلے سر بازاروں میں پھرنا خلاف ادب ہے اور فقہاء ایسے لوگوں کی شہادت قبول نہیں فرماتے۔ آج کل جو مردوں کے ننگے سر بازاروں اور دفتروں میں جانے کا رواج چل نکلا ہے یہ فرنگی کی تقلید ہے' اچھے اچھے دیندار لوگ بھی ننگے سر رہنے کے عادی ہوگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عورتوں کو مختلف رنگوں کے کپڑے پہننا جائز ہے؟

س ...... ہمارے بزرگ چند رنگوں کے کپڑے' چوڑیاں (مثلاً کالے' نیلے رنگے) پہننے سے منع کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ فلاں رنگ کے کپڑے پہننے سے مصیبت آجاتی ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے؟

ج ...... مختلف رنگ کی چوڑیاں اور کپڑے پہننا جائز ہے اور یہ خیال کہ فلاں رنگ سے مصیبت آئے گی محض توہم پرستی ہے۔ رنگوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اعمال سے انسان اللہ کی نظر میں مقبول یا مردود ہوتا ہے اور اس کے بُرے اعمال سے مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔

عورتوں کی شلوار ٹخنوں سے نیچے تک ہونی چاہئے

س ...... آپ نے فرمایا تھا کہ ٹخنوں تک شلوار ہونی چاہئے تو یہ حکم عورتوں کے

لئے بھی ہے یا صرف مردوں کے لئے مخصوص ہے۔اور ہر وقت یا صرف نماز تک کے لئے ہے؟

ج ...... نہیں! یہ مردوں کا حکم ہے۔عورتوں کی شلوار ٹخنوں سے نیچے تک ہونی چاہئے۔

شلوار' پائجامہ اور تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانا گناہ کیوں؟

س ...... ایک مولانا نے ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکنے کو ذنوب کبائر میں شمار فرمایا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اس پر کافی احادیث دال ہیں اور ان احادیث کے بعد ابن عمرؓ کی حدیث جو بخاری شریف میں ہی ہے اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ بوجہ خیلاء حرام ہے۔ویسے مکروہ بدوں قصد معاف ہے۔فتاویٰ عزیزیہ میں ہے کہ یہ مکروہ ہے کہ مرد پائجامہ اور لنگی اور ازار ٹخنے کے نیچے تک پہنے۔

ج ...... شلوار' پاجامہ' یا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانا گناہ کبیرہ ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں دو امر تحقیق طلب ہیں۔اول یہ کہ کبیرہ گناہ کسے کہتے ہیں؟ دوم یہ کہ زیر بحث فعل گناہ کبیرہ کے ضمن میں آتا ہے یا نہیں؟

امر اول : مجمع البحار (۴- ۳۵۸ طبع جدید حیدر آباد دکن) میں "نہایہ" سے گناہ کبیرہ کی یہ تعریف نقل کی ہے:

"وہ فعل جس کی وجہ سے حد واجب ہوتی ہو۔یا جس پر شارع نے خصوصی طور پر وعید سنائی ہو۔اور اس میں شک نہیں کہ شرک کے بعد کبیرہ گناہ' باعتبار حد کے یا اس وعید کے جو شارع نے ان پر فرمائی ہے۔شدت وضعف میں مختلف ہیں۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جس فعل کا خصوصی طور پر نام لے کر آنحضرت ﷺ نے کوئی دنیوی سزا یا اخروی وعید سنائی ہو۔مثلاً فلاں شخص

ملعون ہے۔ یا فلاں شخص پر نظر رحمت نہیں ہوگی۔ یا فلاں شخص جہنم کا مستحق ہے۔ ایسے تمام افعال گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح نیکی کے درجات مختلف ہیں۔ اسی طرح کبیرہ گناہوں کے درجات بھی مختلف ہیں۔ بعض گناہ، کبیرہ گناہوں میں بڑے شمار ہوتے ہیں۔ اور بعض ان سے کم درجہ کے۔

امر دوم: کبیرہ گناہ کی تعریف معلوم ہو جانے کے بعد اب یہ دیکھنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے شلوار، پاجامہ یا چادر کو ٹخنوں سے نیچے کرنے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے، اس سلسلہ میں چند احادیث نقل کرتا ہوں۔

۱ — عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللّٰہ یوم القیمۃ الی من جر ازارہ بطراً متفق علیہ.

(مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ازار کہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔

یہی حدیث مجمع الزوائد (۵ - ۱۲۲ - ۱۲۶) میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی نقل کی گئی ہے:

حضرت عائشہ، حضرت جابر، حضرت حسین بن علی، حضرت انس بن مالک، حضرت ھبیب بن مغفل، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

عن أنس عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الازار إلی نصف الساق أو إلی الکعبین لاخیر فی أسفل من ذلک. رواہ احمد والطبرانی فی الأوسط ورجال احمد رجال الصحیح — (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۲۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا' چادر آدھی پنڈلی تک ہونی چاہئے ۔یا (زیادہ سے زیادہ) ٹخنوں تک' اور جو اس سے نیچے ہو اس میں کوئی خیر نہیں (۵ - ۱۲۲)

اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

عن عبداللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ازارة المومن إلٰی نصف الساق ولیس علیه حرج فیما بینة وبین الکعبین وما أسفل من ذٰلك ففی النار ۔

(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۲۶)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مومن کی تہبند آدھی پنڈلی تک ہوتی ہے ۔ اور آدھی پنڈلی سے لیکر ٹخنوں تک کے درمیان رہے تب بھی اس پر کوئی حرج نہیں اور جو اس سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے ۔

۲ - عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیمة الی من جر ازارة بطراً ۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۶۱)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر بھی نہیں فرمائیں گے جو ازراہ تکبر اپنی چادر گھسیٹتا ہوا چلے ۔

(صحیح بخاری ومسلم ۔مشکوٰۃ ص ۳۷۳)

۳ - عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ان الذی یجر ثیابه من الخیلاء لا ینظر اللہ الیه یوم القیمة . (مسلم ج ۲ ص ۱۹۴)

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص ازراہ تکبر اپنے کپڑے کو کھینچتا ہوا چلے ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے ۔ (حوالہ بالا)

٤ – عن أبی سعید الخدری قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول إزرة المومن الٰی انصاف ساقیه لا جناح علیه فیما بینة وبین الکعبین وما اسفل من ذٰلك ففی النار قال ذٰلك ثلٰث مرات ولا ینظر اللّٰه یوم القیمة الٰی من جر ازاره بطرًا رواه ابو داؤد ابن ماجه – (مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ مومن کی لنگی آدھی پنڈلیوں تک ہوتی ہے اور آدھی پنڈلی سے ٹخنوں تک کے درمیان رہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو اس سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے --- یہ بات تین بار فرمائی --- اور اللہ تعالیٰ نظر نہیں فرمائیں گے قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو از راہ تکبر اپنی چادر گھسیٹ کر چلتا ہو۔

(موطا امام مالک ص ۳٦۷، ابوداوٗد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

٥ – عن ابن مسعود قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول من اسبل ازاره في صلاته خیلاء فلیس من اللّٰه جل ذکرة في حل وحرام – (ابوداوٗد ج ۱ ص ۹۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ جو شخص از راہ تکبر نماز میں اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے رکھے اسے اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ حلال میں۔ نہ حرام میں۔ (ابوداوٗد-۱- ۹۳)

٦ – عن عطاء بن یسار عن بعض أصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال بینما رجل یصلی وهو مسبل إزاره قال له رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذهب فتوضأ قال فذهب فتوضأ ثم جاء فقال له رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم

اذهب فتوضأ ثم جأ فقال یا رسول اللہ مالك امرتُه یتوضأ ثم سکت عنه فقال انه کان یصلی وهو مسبل ازاره وان اللہ تبارك وتعالٰی لا یقبل صلوة عبد مسبل إزارة۔

(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۲۵)

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار ﷺ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اس کی چادر ٹخنوں سے نیچے تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا' جاؤ وضو کرکے آؤ۔ وہ وضو کرکے آیا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا' جاؤ وضو کرکے آؤ۔ وہ پھر وضو کرکے آیا۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو وضو کرنے کا کیوں حکم فرمایا۔ فرمایا یہ شخص اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے کئے نماز پڑھ رہا تھا۔ اور اللہ تعالٰی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جس کی چادر ٹخنوں سے نیچے ہو۔

۷ – عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کل شیئ جاوز الکعبین من الازار فی النار – (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۲۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ہر وہ ازار جو ٹخنوں سے تجاوز کر جائے وہ دوزخ میں ہے۔ (مجمع الزوائد ۵ – ۱۲۴)

۸ – عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ثلثة لا یکلمهم اللہ یوم القیمة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم قال ابو ذر خابوا وخسروا من هم یا رسول اللہ قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الکاذب رواه مسلم – (مشکوٰۃ ص ۲۴۳)

ترجمہ : حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کریں گے ۔نہ ان کی طرف نظر فرمائیں گے ۔نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ایک وہ شخص جس کی چادر ٹخنوں سے نیچے ہو ۔دوسرا وہ شخص جو صدقہ دے کر احسان دھرے ۔تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کے ذریعہ اپنے مال کی نکاسی کرے ۔(صحیح مسلم ۔مشکوٰۃ ص ۲۴۳)

ان احادیث میں ایسے شخص کے لئے جو اپنا پاجامہ 'شلوار' تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہو آنحضرت ﷺ نے مندرجہ ذیل وعیدیں فرمائی ہیں ۔

۱۔وہ دوزخ کا مستحق ہے ۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے ۔ نہ اس سے کلام فرمائیں گے ۔نہ اس کو پاک کریں گے ۔

۳۔وہ دردناک عذاب کا مستحق ہے ۔

۴۔ اس کا شمار جھوٹ بولنے والوں اور احسان دھرنے والوں کی صف میں فرمایا۔

۵۔اسے اللہ تعالیٰ کے حلال و حرام سے کوئی واسطہ نہیں ۔

۶۔اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ۔

ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں یہ معمولی گناہ نہیں ۔بلکہ اس کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے ۔رہا یہ شبہ کہ حدیث میں وعید مطلق نہیں بلکہ اس شخص کے لئے ہے جو از راہ تکبر اپنا پاجامہ یا تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہو ۔چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب عرض کیا کہ کبھی کبھی میری چادر نیچے ڈھلک جاتی ہے ۔تو آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ تمہارا شمار ان لوگوں میں نہیں ۔

اس شبہ کا حل یہ ہے کہ ایک ہے بلا قصد چادر یا پاجامہ کا ٹخنوں سے نیچے

ڈھلک جانا۔اس کا منشا تو تکبر نہیں ۔اس لئے ایسا شخص ان وعیدوں کا بھی مستحق نہیں ۔ اور ایک ہے اپنے قصد و اختیار اور ارادے سے ایسا کرنا۔اس کا منشاء تکبر ہے۔ اس لئے ایسا شخص اپنے تکبر کی وجہ سے ان وعیدوں کا مستحق ہے ۔یہاں سے یہ شبہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ ٹخنوں سے نیچے شلوار یا پاجامہ رکھنا تو بظاہر معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے شارع حکیم نے ایسی معمولی بات پر اتنی بڑی وعیدیں کیوں فرمائی ہیں۔ جواب یہ ہے کہ شارع کی نظر اس ظاہری فعل پر نہیں ۔بلکہ اس کے منشا پر ہے اور وہ ہے رذیلہ تکبر' جس کی وجہ سے یہ ظاہری فعل سرزد ہوتا ہے ۔تو چونکہ اس کا منشا تکبر ہے اور تکبر ابلیس کی صفت ہے اس لئے اس کے گناہ کبیرہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ۔

ہمارے زمانے میں جو لوگ شلوار' پاجامہ' تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کے عادی ہیں وہ اس فعل کو موجب افتخار سمجھتے ہیں اور ٹخنوں سے اونچا رکھنے میں خفت اور سبکی محسوس کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی سنت ـــــ نصف پنڈلی تک لنگی پہننے ـــــ کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اب فرمایا جائے کہ اس کا منشاء تکبر کے سوا کیا ہے بلکہ سنت نبوی ﷺ کو حقارت کی نظر سے دیکھنے میں تو گناہ سے بڑھ کر سلب ایمان کا اندیشہ ہے ۔اس لئے میری رائے اب بھی یہی ہے کہ شلوار پاجامہ تہبند قصداً ٹخنوں سے نیچے رکھنا' اس کو موجب فخر سمجھنا اور اس کے خلاف کرنے کو عار اور ذلت سمجھنا گناہ کبیرہ ہے ۔ہاں! کبھی بلا قصد ایسا ہو جائے تو گناہ نہیں ۔حضرات فقہاء بسا اوقات حرام پر بھی مکروہ کا اطلاق کرتے ہیں ۔جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے (۱-۱۳۱)۔اس لئے فتاویٰ عزیزی میں اگر اس کو مکروہ لکھا ہے تو اس کو بھی اسی پر محمول کیا جائے گا۔

اور اگر بالفرض اس کو صغیرہ بھی فرض کر لیا جائے تب بھی گناہ صغیرہ اصرار کے بعد کبیرہ بن جاتا ہے ۔چنانچہ مشہور مقولہ ہے : لا صغیرۃ مع الاصرار – ولا کبیرۃ مع الاستغفار یعنی گناہ پر اصرار کرنے کی وجہ سے

صغیرہ گناہ کبیرہ بن جاتا ہے اور استغفار کے بعد کبیرہ گناہ بھی صغیرہ بن جاتا ہے۔

جو لوگ شلوار' پاجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے پہنتے ہیں ان کا اس گناہ پر اصرار تو واضح ہے۔اس لئے اصرار کے بعد یہ گناہ یقیناً گناہ کبیرہ ہے۔

اس بحث کو لکھ چکا تھا کہ شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" کو دیکھا۔اس سے راقم الحروف کی رائے کی تائید ہوئی۔اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ تکمیل فائدہ کے لئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا ترجمہ یہاں نقل کر دیا جائے' وہ لکھتے ہیں:

ایک سو نواں کبیرہ گناہ: چادر' یا کپڑے یا آستین یا شملے کا ازراہ تکبر لمبا کرنا۔

ایک سو دسواں کبیرہ گناہ: اترا کر چلنا۔

۱۔امام بخاری اور دیگر حضرات کی روایت ہے کہ جو ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔

۲۔نسائی کی روایت میں ہے: مومن کی ازار موٹی پنڈلی تک ہوتی ہے' پھر آدھی پنڈلی تک' پھر ٹخنوں تک اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔

۳۔صحیحین وغیرہ میں ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے جو ازراہ تکبر اپنے کپڑے کو گھسیٹا ہوا چلے۔

۴۔نیز: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے جو اتراتے ہوئے اپنی ازار کو گھسیٹتا ہے۔

۵۔نیز جو شخص اپنے کپڑے کو ازراہ تکبر گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ' میری چادر نیچے ڈھلک جاتی ہے۔الا یہ کہ میں اس کی نگہداشت

رکھوں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں جو یہ کام ازراہ تکبر کرتے ہیں۔

٦۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے ان کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جو شخص اپنی چادر گھسیٹ کر چلے وہ اس کے ساتھ تکبر کے سوا کسی چیز کا ارادہ نہ کرتا ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔

۷۔ امام ابو داوٗد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ازار کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہی قمیص میں بھی ہے۔

۸۔ امام مالک، ابو داوٗد، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے (اپنی صحیح میں) علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت ان کے والد سے نقل کی ہے کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں پوچھا (کہ کہاں تک ہونی چاہیئے) تو فرمایا۔ تم نے ایک باخبر آدمی سے سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن کی ازار آدھی پنڈلی تک ہونی چاہیئے۔ آدھی پنڈلی سے لیکر ٹخنوں تک کے درمیان رہے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ یا فرمایا کوئی گناہ نہیں اور جو اس سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے اور جو شخص اپنی چادر گھسیٹ کر چلتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔

۹۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے --- ایسی سند سے جس کے راوی ثقہ ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری چادر کھڑ کھڑا رہی تھی

(جیسا کہ نیا کپڑا اکھڑ کھڑ ایا کرتا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا' کون ہے؟ میں نے عرض کیا۔ عبداللہ بن عمر' فرمایا' اگر تو عبداللہ (اللہ کا بندہ) ہے تو اپنی تہبند اونچی رکھ۔ بس میں نے آدھی پنڈلی تک تہبند اونچی کرلی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر مرتے دم تک وہ اسی ہیئت میں لنگی باندھتے رہے۔

۱۰۔ امام مسلم' ابوداؤد' نسائی' ترمذی' ابن ماجہ کی روایت ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن نہ اللہ تعالیٰ کلام فرمائیں گے' نہ ان کی طرف نظر فرمائیں گے۔ نہ انہیں پاک ہی کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یہ بات (جو قرآن کریم کی آیت کا اقتباس ہے) آنحضرت ﷺ نے تین بار دہرائی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یہ لوگ تو بڑے ہی نامراد اور خسارہ اٹھانے والے ہوئے۔ یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا' ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانے والا۔ صدقہ دیکر احسان کرنے والا اور جھوٹی قسم کھاکر سودا بیچنے والا۔

۱۱۔ امام ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے --- ایسے راویوں سے جن کی جمہور نے توثیق کی ہے --- روایت کی ہے کہ کپڑے کا (ضرورت سے زائد) لٹکانا لنگی میں بھی ہوتا ہے۔ قمیص میں بھی اور عمامہ میں بھی۔ جو شخص کسی چیز کو ازراہ تکبر گھسیٹتا ہوا چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔

۱۲۔ اور ایک روایت میں ہے کہ چادر کو ٹخنوں سے نیچے کرنے سے احتراز کرو کہ یہ فعل تکبر میں شمار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔

۱۳۔ طبرانی کی معجم اوسط میں ہے: اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ

تعالیٰ سے ڈرو' رشتوں کو ملاؤ' کیونکہ صلہ رحمی سے بڑھ کر کسی چیز کا ثواب جلدی نہیں ملتا۔ اور ظلم وتعدی سے احتراز کرو' کیونکہ ظلم کی سزا سے جلدی کسی چیز کی سزا نہیں ملتی۔ اور والدین کی نافرمانی سے احتراز کرو۔کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار برس کی مسافت سے آئے گی مگر اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان اس کو نہیں پائے گا۔نہ قطع رحمی کرنے والا۔نہ بڈھا زناکار اور نہ ازراہ تکبر اپنی چادر گھسیٹنے والا۔کبریائی صرف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔الحدیث۔

نیز طبرانی کی روایت میں ہے: جو شخص اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔خواہ وہ (بزعم خود) اللہ کے نزدیک کتنا ہی عزیز ہو۔بیہقی کی روایت میں ہے: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ یہ نصف شعبان ہے اور اس رات میں اللہ تعالیٰ' بنو کلب کی بکریوں کی تعداد کے بقدر لوگوں کو آزاد فرماتے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ اس رات میں نظر نہیں فرماتے مشرک کی طرف' نہ جادوگر کی طرف' نہ قطع رحمی کرنے والے کی طرف' نہ لنگی ٹخنوں سے نیچے رکھنے والے کی طرف' نہ والدین کے نافرمان کی طرف' نہ شراب کے عادی کی طرف۔

۱۵۔ امام بزار رحمۃ اللہ علیہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ قریش کا ایک آدمی حلے میں مٹکتا ہوا آیا۔جب اٹھ کر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بریدہ! یہ ایسا شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لئے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے' اترا کر چلنے کی بقیہ احادیث

کتاب کے اوائل میں تکبر کی بحث میں گذر چکی ہیں۔
تنبیہ : ان دونوں چیزوں کا کبائر میں شمار کرنا ایسی چیز ہے جس کی ان احادیث میں تصریح کی گئی ہے۔کیونکہ ان دونوں افعال پر شدید وعید فرمائی گئی ہے۔ اور شیخین (رافعی رحمۃ اللہ علیہ ونووی رحمۃ اللہ علیہ) کا صاحب "عدہ" کے اس قول کو مسلم رکھنا کہ "اترا کر چلنا صغائر میں سے ہے" اس کو اس صورت پر محمول کرنا متعین ہے جبکہ اس نے تکبر کا قصد نہ کیا جو اس کے ساتھ مل جاتا ہے۔ جیسے مخلوق کو حقیر سمجھنا۔ورنہ یہ فعل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ تکبر گناہ کبیرہ ہے۔جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔اور ہمارے ائمہ کی ایک جماعت نے اس کی صراحت کی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایک جماعت نے شیخین (رافعیؒ ونوویؒ) پر اعتراض کیا ہے کہ ان کا صاحب "عدہ" کے قول کو مسلم رکھنا محل نظر ہے جب کہ یہ فعل ازراہ فخر وتکبر بالقصد ہو۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے :
"اور نہ چل زمین میں اترا کر' تو پھاڑ نہیں سکتا زمین کو اور نہ پہنچ سکتا ہے پہاڑوں کو لمبائی میں' یہ ساری باتیں ان کی برائی تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے"۔ اور صحیح مسلم میں ہے :
"جنت میں داخل نہ ہوگا وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو"۔ اور صحیحین میں ہے : "کیا تم کو دوزخی لوگ نہ بتاؤں؟ ہر تند خو' سخت مزاج' متکبر" اور صحیحین ہی میں ہے : "نظر نہیں فرمائیں گے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کی طرف جو کھینچے اپنا کپڑا اتراتے ہوئے" نیز صحیحین میں ہے : " دریں اثناء کہ ایک شخص حلہ پہنے ہوئے جا رہا تھا' اس کو اپنی حالت پسند آرہی تھی' سر میں کنگھی کی ہوئی تھی' رفتار میں

اتراہٹ تھی کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا۔ پس وہ قیامت تک زمین میں دھسنتا جائے گا"۔

شیخ ابن حجرؒ کی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اترا کر چلنے کے گناہ کبیرہ ہونے میں تو بعض حضرات نے اختلاف کیا ہے، مگر پاجامہ ٹخنوں سے نیچے رکھنے کے گناہ کبیرہ ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں۔ ھٰذا ما عندی، واللہ اعلم بالصّواب۔

لباس میں تین چیزیں حرام ہیں

س ...... مردوں اور عورتوں کو لباس پہننے میں کیا احتیاط کرنی چاہئے؟

ج ...... لباس میں تین چیزیں حرام ہیں:-

(۱) مردوں کو عورتوں اور عورتوں کو مردوں کی وضع کا لباس پہننا۔ (۲) وضع قطع اور لباس کی تراش خراش میں فاسقوں اور بدکاروں کی مشابہت کرنا۔ (۳) فخر و مباہات کے انداز کا لباس پہننا۔ اب یہ خود ہی دیکھ لیجئے کہ آپ کے لباس میں ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے یا نہیں۔

حضور ﷺ نے کرتے پر چاند ستارہ نہیں بنوایا

س ...... پچھلے ہفتے میں ایک ٹیلر کی دوکان پر گیا۔ وہاں ایک مولوی صاحب آئے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب اپنا کرتہ سلوانے آئے ہوئے تھے۔ جب درزی نے ان کا ناپ وغیرہ لے لیا تو مولوی صاحب درزی کو کہنے لگے کہ کرتے کے پیچھے چاند تارہ اس سوئی دھاگے سے بنانا جو دھاگہ تم کرتے پر استعمال کروگے، جب وہ چلے گئے تو میں نے درزی سے پوچھا کہ یہ چاند تارے کا کیا چکر ہے؟ یہ مولوی صاحب کیوں بنواتے ہیں تو وہ بولا کہ حضور ﷺ بھی اپنے کرتے کے پیچھے چاند تارا بنواتے تھے، اس لئے یہ چاند تارا بنواتے ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو کیا حضور ﷺ کی نقل کرنا یا ان کی برابری کرنا اسلام میں جائز ہے؟ مہربانی فرماکر

وضاحت سے جواب دیں۔ شکریہ!

ج ...... مجھے کسی حدیث میں یہ نہیں ملا کہ آنحضرت ﷺ کرتے کے پیچھے چاند تارا بنواتے تھے' اس لئے یہ قصہ غلط ہے۔

ساڑھی پہننا شرعاً کیسا ہے

س ...... ساڑھی پہننا جائز ہے یا نہیں؟

ج ...... اگر ساڑھی اس طرح سے پہنی جائے کہ اس سے پورا جسم چھپ جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن آج کل ہزار میں سے بمشکل ایک عورت ہی اس طرح پورا جسم ڈھانپ کر ساڑھی پہنتی ہے چونکہ ساڑھی پہن کر شرعی پردہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے صرف ساڑھی پہن کر عورت کے لئے باہر نکلنا جائز نہیں۔

لنڈے کے کپڑے استعمال کرنا

س ...... محترم میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ لنڈا کے کپڑے پہننا جائز ہیں یا نہیں؟

ج ...... ان کو پاک کر لیا جائے اور ان کی غیر اسلامی وضع بدل لی جائے تو پہن سکتے ہیں۔

مصنوعی ریشم پہننا

س ...... بخاری و مسلم میں حضرت براء ؓ بن عازب کی روایت کردہ ایک حدیث نظر سے گزری (جو ایک ماہنامے میں چھپی تھی) اس میں حضور ﷺ نے چند چیزوں سے منع فرمایا ہے جن میں ایک یہ بھی ہے کہ "سوت اور ریشم کی ملاوٹ سے تیار کردہ کپڑا پہننا"۔ اس سے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آج کل بازاروں میں ریشم (سلک) کے کئی اقسام کے کپڑے دستیاب ہیں۔ دوکانداروں کا کہنا ہے کہ یہ خالص ریشم نہیں ہے بلکہ ریشم اور ملکوت سے ملا جلا کپڑا ہے۔ تو کیا اس

صورت میں یہ حرام ہوا؟ پھر راؤ سلک کے نام سے بھی ایک کپڑا پہنا جاتا ہے یہ کس زمرے میں آئے گا؟

ج ...... مصنوعی ریشے کے جو کپڑے تیار ہوتے ہیں یہ ریشم نہیں اس لئے اس کا پہننا اور استعمال کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر اصل ریشم کا کپڑا ہو تو اس کو پہننا درست نہیں۔

اسکول کالج میں انگریزی یونیفارم کی پابندی

س ...... میں ایک مقامی کالج کا طالب علم ہوں' ہمارے کالج میں حاضری کے لئے انگریزی وضع کے یونیفارم کی پابندی ہے جس میں پینٹ اور شرٹ لازمی ہے۔ کوئی طالب علم یہ نہ پہنے تو اسے کلاس سے نکال دیا جاتا ہے۔ حالانکہ بہت سے کالجوں میں یہ پابندی نہیں ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور ہمارے صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان فرمارہے ہیں۔ پینٹ اور شرٹ انگریزی وضع کا لباس ہے۔ اگر ہمارے پرنسپل صاحب اس کے بجائے قومی لباس کی پابندی لگائیں تو یہ اسلامی نفاذ کے لئے معاون ہوگا' انگریزی لباس کی قید لگانا کہاں تک صحیح ہے؟

ج ...... آدمی کے دل میں جس کی عظمت ہوتی ہے اس کی وضع قطع کو اپناتا ہے۔ قومی لباس یا اسلامی لباس کے بجائے انگریزی لباس اور وضع قطع کی پابندی یہود و نصاریٰ کی اندھی تقلید اور آنحضرت ﷺ کی عظمت دل میں نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس کا صحیح علاج تو یہ ہے کہ نوجوان طلبہ میں اسلامی جذبہ بیدار ہو اور وہ قومی لباس کو یونیفارم قرار دینے کا مطالبہ کریں۔

عورت کا باریک کپڑا استعمال کرنا

س ...... کیا اسلام میں باریک کپڑے کا لباس پہننے کی اجازت ہے؟ آج کل یہ

رواج عام ہوتا جا رہا ہے اور اس بات کو برا نہیں سمجھا جاتا۔ میرا خیال ہے کہ یہ بالکل غلط اور اسلام کے اصولوں کے خلاف بات ہے۔ مگر مجھ سے کوئی متفق نہیں۔ کیا میری رائے غلط ہے؟ برائے مہربانی آپ اس بارے میں صحیح معلومات فراہم کریں تاکہ ہم سب کی اصلاح ہو۔ میں چاہتی ہوں کہ اس مسئلے پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے؟

ج ...... عورتوں کو ایسا باریک کپڑا پہننا جائز نہیں جس میں سے اندر کا بدن نظر آتا ہو۔ حدیث شریف میں ایسی عورتوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہیں گی۔ سر کا ایسا باریک کپڑا جس کے اندر سے بال نظر آتے ہوں اگر پہن کر نماز پڑھے گی تو نماز بھی نہیں ہوگی۔

عورت کو سفید کپڑے استعمال کرنا

س ...... بعض لوگوں نے یہ مشہور کیا ہے کہ اگر عورت سفید کپڑے پر رنگین دھاگے سے کشیدہ کاری کرلے تو عورت وہ سفید کپڑا پہن سکتی ہے۔ سفید کپڑے پہننا جائز ہے کہ نہیں؟

ج ...... مردوں کی وضع قطع اور لباس بنانے والی عورتوں پر اور عورتوں کی وضع قطع اور لباس بنانے والے مردوں پر آنحضرت ﷺ نے واقعی لعنت فرمائی ہے۔ مگر سفید رنگ کا کپڑا مردوں کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ لہٰذا اگر مکمل سفید کپڑا یا سفید کپڑے پر رنگین کشیدہ کاری والا کپڑا عورتیں پہن لیں تو اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے، بشرطیکہ اس کپڑے کی تراش خراش مردوں کی طرح نہ ہو۔ الغرض عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا چاہئے جس میں مردوں کی مشابہت قطعی طور پر نہ پائی جائے۔

موجودہ زمانہ اور خواتین کا لباس

س ...... آج کل لڑکیوں کے نت نئے ملبوسات چل رہے ہیں، ہماری بزرگ

خواتین ان لباسوں کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور صرف روایتی ملبوسات مثلاً شلوار قمیص اور غرارہ وغیرہ پہننے کی اجازت دیتی ہیں۔کیا فیشن اور دور جدید کے تقاضوں کے مطابق لباس پہننا جائز ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ایسا لباس جو فیشن میں بھی شامل ہو اور اس سے کسی اسلامی حکم کی خلاف ورزی بھی نہ ہوتی ہو مثلاً میکسی' فلیپر' شرٹ وغیرہ اسلام نے لباس کے معاملے میں صرف تن ڈھانکنے کی تنبیہ کی ہے کوئی لباس مخصوص نہیں کیا۔جوں جوں زمانہ گذرتا جا رہا ہے اس کی قطع و برید بھی تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔لہٰذا دیگر تغیرپذیر چیزوں کو اپنانے کے ساتھ ساتھ اگر لباس کی تبدیلیوں کو اپنایا جائے تو اس میں کیا قباحت ہے۔

ج ...... لباس جس وضع کا بھی پہنا جائے جائز ہے۔بشرطیکہ اس میں مندرجہ ذیل امور سے احتراز کیا جائے۔

(الف) اس میں اسراف و تبذیر نہ ہو۔

(ب) فخر و تکبر اور دکھلاوا مقصود نہ ہو۔

(ج) اس میں کافروں اور فاسقوں کی مشابہت نہ کی جائے۔

(د) مردوں کا لباس عورتوں کے اور عورتوں کا مردوں کے مشابہ نہ ہو۔

(ہ) لباس ایسا تنگ اور اتنا باریک نہ ہو کہ اس سے بدن یا بدن کی بناوٹ نمایاں ہوتی ہو۔

کالر والی قمیص

س ...... کالر والی قمیص پہننا گناہ ہے؟ لباس کے بارے میں کچھ روشنی ڈالیں؟

ج ...... کالر لگانا انگریزوں کا شعار ہے مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کرتا سنت ہے' لباس کے مسائل کسی کتاب میں دیکھ لیں۔مختصراً یہ کہ (۱) لباس میں نمود و نمائش اور فضول خرچی نہ ہو (۲) کافروں اور فاسقوں کی مشابہت نہ

ہو۔ (۳) مردوں کا لباس عورتوں کے اور عورتوں کا مردوں سے مشابہ نہ ہو۔

گلے میں ٹائی لٹکانے کی شرعی حیثیت

س ...... ہمارے مذہب اسلام میں ٹائی باندھنا کیسا ہے؟ کیا ہمارا مذہب اسلام ٹائی باندھنے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ میں نے سنا ہے کہ عیسائی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سولی کی مناسبت سے ٹائی پہنتے ہیں' لیکن ہمارے بہت سے دانشور بھی گلے میں ٹائی لٹکائے پھرتے ہیں۔ قومی لباس کو چھوڑ کر وہ یورپی لباس اپناتے ہیں۔ آخر یہ کیوں؟

ج ...... میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کا جب پہلا ایڈیشن شائع ہوا تو اس میں ٹائی کے متعلق بتایا گیا تھا کہ اس سے مراد وہ نشان ہے جو صلیب مقدس کی علامت کے طور پر عیسائی گلے میں ڈالتے ہیں۔ لیکن بعد کے ایڈیشنوں میں اس کو بدل دیا گیا۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہندو مذہب کا شعار زنار ہے' اسی طرح ٹائی عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے۔ اور کسی قوم کے مذہبی شعار کو اپنانا نہ صرف ناجائز ہے بلکہ اسلامی غیرت و حمیت کے بھی خلاف ہے۔

مردوں اور عورتوں کے لئے سونا پہننے کا حکم

س ...... کیا مردوں اور عورتوں دونوں کو سونا پہننا یعنی انگوٹھی اور زیور بنا کر گلے میں پہننا حرام ہے؟

ج ...... ائمہ اربعہ کا اجماع ہے کہ سونا پہننا مردوں کو حرام ہے اور عورتوں کیلئے حلال ہے۔ بہت سے اکابر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ یہ احادیث جن میں عورتوں کے لئے سونے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے' اہل علم نے ان کی متعدد توجیہات کی ہیں۔

اول۔ ممانعت کی احادیث منسوخ ہیں۔
دوم۔ ممانعت ان عورتوں کے بارے میں ہے جو اظہار زینت کرتی ہیں۔
سوم۔ یہ وعید ان عورتوں کے حق میں ہے جو زیور کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔
چہارم۔ جن زیورات کے پہننے سے فخر و غرور پیدا ہو ان کی ممانعت فخر و تکبر کی وجہ سے ہے اس وجہ سے نہیں کہ سونا عورتوں کے لئے حرام ہے۔ الغرض فقہائے امت اور محدثین جو ان احادیث کو روایت کرتے ہیں وہی ان کے معنی و مفہوم کو بھی سمجھتے ہیں جب تمام اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ سونا اور ریشم عورتوں کیلئے حلال ہیں تو ان احادیث کو یا تو منسوخ قرار دیا جائے گا یا ان کی مناسب توجیہ کی جائے گی۔

مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی کا استعمال

س ...... مرد کیلئے سونے کی انگوٹھی کا پہننا حرام اور کبیرہ گناہ کن وجوہات کی بناء پر قرار دیا گیا ہے؟ بہت سے مسلمان شادی منگنی کی رسم میں دولہا کو لازمی سونے کی انگوٹھی پہناتے ہیں اور اس کی پوری تفصیل بیان کی جائے۔
ج ...... آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کے مَردوں کے لئے سونے اور ریشم کو حرام فرمایا ہے' اس کی وجوہات تو حضرات علمائے کرام بہت بیان فرماتے ہیں۔ مگر میرے اور آپ کے لئے تو یہی وجہ کافی ہے کہ خدا اور رسول نے فلاں چیز کو حرام فرمایا ہے اور ان کا ہر حکم بے شمار حکمتوں پر مبنی ہے۔ جو لوگ شادی منگنی کے موقع پر دولہا کو سونے کی انگوٹھی پہناتے ہیں وہ فعل حرام کے مرتکب اور گناہ گار ہیں۔ کسی کی بدعملی سے مسئلہ تو نہیں بدل جاتا۔
س ...... انگوٹھی میں نگ لگوانا کیسا ہے؟
ج ...... جائز ہے۔

کبھی کام آنے کی نیت سے سونے کی انگوٹھی پہننا

س ...... یہاں ہمارے ہاں ایک آدمی کہہ رہا ہے کہ سونے کی انگوٹھی اس لئے مرد کے لئے جائز ہے کہ ضرورت کے وقت کام آتی ہے۔ اگر آدمی لاوارث کہیں فوت ہو جائے تو اس کے کفن دفن کا انتظام اسی انگوٹھی کو فروخت کر کے کر دیا جائے اس بارے میں بھی وضاحت کیجئے۔

ج ...... اللہ ورسول ﷺ نے تو سونے کو حرام قرار دیا ہے۔ کیا یہ مصلحت جو یہ صاحب بیان کر رہے ہیں اللہ ورسول کے علم میں نہیں تھی؟ نعوذ باللہ' اور پھر آپ نے ایسے کتنے لاوارث مرتے دیکھے ہیں جن کے گوروکفن کا انتظام بغیر سونے کی انگوٹھی کے نہیں ہو سکا؟

گھڑی کی چین اور انگوٹھی پہننا

س ...... اسلام میں مردوں کو سونا پہننا حرام ہے۔ کیا چاندی پہننا سنت ہے؟ اگر ہے تو کتنے گرام چاندی پہننی چاہئے؟ گھڑی کیونکہ گلٹ کی ہوتی ہے کیا گلٹ بھی حرام ہے؟

ج ...... مردوں کو ساڑھے تین ماشے تک کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے۔ گھڑی کی چین گلٹ کی جائز ہے۔

دانت پر سونے' چاندی کا خول لگوانا

س ...... اگر نصف دانت ٹوٹ جائے تو اس پر چاندی یا سونے کا خول لگانا جائز ہے یا نہیں؟

ج ...... سونے چاندی کا خول لگوانا جائز ہے۔

عورتوں کو سونے' چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی پہننا

س ...... کیا عورتوں کی انگوٹھی کے بارے میں کوئی خاص حکم ہے؟

ج ...... عورتوں کو سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی پہننا درست نہیں۔

مرد کو گلے میں لاکٹ یا زنجیر پہننا

س ...... کیا مرد گلے میں چاندی کی زنجیر بنواکر پہن سکتا ہے اگر پہن سکتا ہے تو اس کا وزن کتنا ہونا چاہئے۔ بازار میں کسی دھات پر آیت الکرسی لکھی ہوتی ہے اور وہ لاکٹ اس زنجیر میں پہن سکتا ہے کہ نہیں؟

ج ...... مرد کو چاندی کی انگوٹھی کی اجازت ہے جبکہ اس کا وزن ساڑھے تین ماشہ سے کم ہو۔ انگوٹھی کے علاوہ سونے چاندی کا کوئی اور زیور پہننا مرد کو جائز نہیں۔

شرفاء کی بیٹیوں کا نتھ پہننا کیسا ہے

س ...... کیا شرفاء کی بیٹیوں کا نتھ پہننا جائز نہیں ہے؟ میں نے سنا ہے کہ صرف طوائف اپنی بیٹیوں کو نتھ پہناتی ہیں؟

ج ...... یوں تو خواتین کو ناک کے زیور کی بھی اجازت ہے۔ مگر شریف عورتوں کو بازاری عورتوں کی مشابہت سے پرہیز لازم ہے۔

نیکر پہن کر کھیلنا سخت گناہ ہے

س ...... ٹینس ' ہاکی ' فٹ بال ' تیراکی ' اسکوائش ' باکسنگ ' ٹیبل ٹینس وغیرہ ان تمام کھیلوں میں کھلاڑی نیکر ' یا چڈی (جو ناف سے لے کر ان کے بالائی حصہ تک ہوتی ہے) پہن کر کھیلتے ہیں جبکہ ناف سے لے کر گھٹنے کا حصہ ستر ہے۔ اس کا دیکھنا مردوں کو بھی جائز نہیں۔ نہ لوگوں کے سامنے اس کا کھولنا ہی جائز ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ کیا کھلاڑی اور تماشائی دونوں گناہ گار ہیں؟

ج ...... کھلاڑی اور تماشائی دونوں سخت گناہ گار ہیں' آنحضرت ﷺ نے ستر دیکھنے اور دکھانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔لعن الناظر و المنظور الیہ.

سیاہ رنگ کی چپل یا جوتا پہننا

س ...... کچھ لوگوں سے سنا ہے کہ پاؤں میں سیاہ رنگ کی جوتی یا کسی قسم کی کوئی چپل وغیرہ پہننا اسلام کی رو سے حرام ہے اور اس کے لئے جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ چونکہ خانہ کعبہ کے غلاف کا رنگ سیاہ ہے اس لئے سیاہ رنگ پیر میں پہننا گناہ ہے؟

ج ...... سیاہ رنگ کا جوتا پہننا جائز ہے' اس کو حرام کہنا بالکل غلط ہے۔

پرفیوم کا استعمال

س ...... کیا باہر ممالک کے اسپرے پرفیومز لگانا جائز ہے؟ نیز یہ بھی بتایئے کہ کس قسم کے پرفیومز لگانا چاہئے؟

ج ...... آپ کا سوال غلط ہے۔ آپ کو ناجائز کا شبہ جس وجہ سے ہوا اس کو ظاہر کرنا چاہئے تھا۔اب دنیا بھر کی مصنوعات کے بارے میں مجھے کیا خبر ہے کہ کس میں کیا کیا چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔اگر اس پرفیوم میں کوئی نجس چیز ہے تو اس کا استعمال جائز نہیں اگر کوئی نجس چیز نہیں تو استعمال جائز ہو گا۔

عورت ہتھیلی پر کس طریقے سے مہندی لگا سکتی ہے

س ...... مجھے اپنی دوست نے کہا تھا کہ مہندی صرف ہتھیلی پر لگانا چاہئے' ہتھیلی کے نیچے یا ہتھیلی کے پیچھے نہیں لگانا چاہئے کیونکہ اس طرح ہندو لگاتے ہیں۔ براہ کرم اس مسئلے پر روشنی ڈال کر شکریہ کا موقع دیں۔

ج ...... اس میں ہندوؤں کی مشابہت نہیں اس لئے جائز ہے۔

انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کی صفات کندہ کروانا

س ...... انگوٹھی پر خدائے عزوجل کے کسی صفاتی نام کو ترشواکر پہننا جائز ہے کہ نہیں؟

ج ...... جائز ہے۔بشرطیکہ بے ادبی نہ ہو اور اس کو پہن کر بیت الخلا میں جانا جائز نہیں۔

سونے چاندی کا تعویذ بچوں اور بچیوں کو استعمال کرنا

س ...... بچوں کے لئے تعویذ لیا جاتا ہے اس کو سونے چاندی کے تعویذ میں ڈال کر بچوں اور بچیوں کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟

ج ...... یہاں دو مسئلے سمجھ لیجئے' ایک یہ کہ سونے چاندی کو بطور زیور کے پہننا عورتوں کے لئے جائز ہے مردوں کے لئے حرام (البتہ مرد ساڑھے تین ماشے سے کم وزن کی چاندی کی انگوٹھی پہن سکتے ہیں) لیکن سونے چاندی کو برتن کی حیثیت سے استعمال کرنا نہ مردوں کو حلال ہے نہ عورتوں کو۔مثلاً چاندی کا چمچہ یا سلائی استعمال کرنا...... تعویذ کے لئے جو سونا چاندی استعمال کی جائے گی اس کا حکم زیور کا نہیں بلکہ استعمال کے برتن کا ہے۔اس لئے یہ نہ مردوں کے لئے جائز ہے اور نہ عورتوں کے لئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو چیز بڑوں کے لئے حلال نہیں اس کا چھوٹے بچوں کو استعمال کرانا بھی جائز نہیں۔اس لئے بچوں اور بچیوں کو سونے چاندی کے تعویذ کا استعمال کرانا جائز نہیں ہوگا۔

سئور کے بالوں والے برش سے شیو بنانا

س ...... میں بہت عرصے سے شیو یعنی داڑھی بنانے کے لئے چین کا بنا ہوا صابن لگانے کا برش استعمال کر رہا ہوں وہ خراب ہوا تو اب نیا لایا ہوں' اس میں میں نے اس بار پڑھا کہ وہ سئور کے بالوں کا بنا ہوا ہے' میں ہی نہیں تمام حجام

وغیرہ بھی یہ ہی برش استعمال کرتے ہیں۔اور حجام حضرات سے عالم دین بھی خط وغیرہ بنواتے ہیں تو حجام وہ ہی برش استعمال کرتا ہے توکیا سور کے بالوں کا برش استعمال کرنا صحیح ہے۔اگر صحیح نہیں تو حکومت ایسے برش منگوانے کی اجازت کیوں دیتی ہے؟ حکومت کو چاہئے کہ وہ ان برشوں کی پاکستان میں درآمد بند کر دے۔

ج ...... داڑھی منڈانے اور سئور کے بال استعمال کرنے میں کیا فرق ہے؟ دونوں حرام ہیں اور دونوں گناہ کبیرہ ہیں' ایسے ناپاک برش خریدنا بھی جائز نہیں۔حکومت کو ان برشوں کی درآمد پر پابندی لگانی چاہئے'مگر شاید حکومت کے لئے حلال وحرام اور پاک وناپاک کا تصور ہی ناقابل فہم ہے۔

مردوں کے لئے مہندی لگانا شرعاً کیسا ہے؟

س ...... کیا اسلام میں مردوں کو مہندی لگانا جائز ہے اور کیا اس سے نماز ہو جاتی ہے۔

ج ...... مرد سر اور داڑھی کو مہندی لگا سکتے ہیں ہاتھوں میں مہندی لگانا عورتوں کیلئے درست ہے۔مردوں کے لئے نہیں۔نماز ہو جاتی ہے۔

مصنوعی دانت لگوانا

س ...... آپ مہربانی فرماکر مصنوعی دانتوں کے بارے میں شرعی نقطہ نظر سے وضاحت کریں کہ آیا مصنوعی دانت لگوانا جائز ہے یا نہیں اور نماز کی حالت میں مصنوعی دانتوں کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا بمع دانتوں کے پڑھ سکتے ہیں یا انہیں الگ کرنا پڑے گا؟

ج ...... مصنوعی دانت جو مصالحہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں لگوانا جائز ہے اور نماز میں ان کے اتارنے کی ضرورت نہیں۔

عمامہ یا ٹوپی نہ پہننے والا کیا گناہگار ہو گا

س ...... کیا عمامہ یا ٹوپی نہ پہننا گناہ ہے؟ کیا اس کا گناہ بھی داڑھی منڈانے جیسا۔

ہے یا اس سے کم؟

ج ...... سر ننگا رکھنا خلاف ادب ہے۔جبکہ داڑھی منڈوانا حرام ہے۔

کھانے پینے کے بارے میں شرعی احکام

بائیں ہاتھ سے کھانا

س ...... میں بائیں ہاتھ سے تمام کام کرتی ہوں مثلاً لکھتی ہوں' اور بائیں ہاتھ سے کھاتی ہوں تو آپ یہ فرمائیں کہ طہارت بائیں ہاتھ سے کی جاتی ہے تو مجھے کس ہاتھ سے طہارت کرنی چاہئے۔اب الٹے ہاتھ سے کھانے کی مجھے عادت پڑ گئی ہے' سیدھے ہاتھ سے نہیں کھایا جاتا' آپ اس کا جواب ضرور دیں۔

ج ...... آپ اس عادت کو چھوڑ دیجئے۔الٹے ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے۔آپ الٹے ہاتھ سے ہرگز نہ کھایا کریں' آپ کوشش کریں گی تو رفتہ رفتہ سیدھے ہاتھ سے کھانے کی عادت ہو جائے گی۔میں یہ نہیں کہوں گا کہ چونکہ آپ کھانا الٹے ہاتھ سے کھاتی ہیں لہٰذا استنجا سیدھے ہاتھ سے کیا کیجئے۔بلکہ یہ کہوں گا کہ الٹے ہاتھ سے کھانے کی عادت ترک کیجئے۔

کرسیوں اور ٹیبل پر کھانا کھانا

س ...... اسلام میں کرسیوں اور ٹیبل کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا حضور ﷺ کے مبارک زمانے میں کرسیاں اور ٹیبل تھے؟ آجکل لوگوں کے گھروں میں اور

خود میرے گھر میں کرسیوں اور ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھایا جاتا ہے، کیا یہ درست ہے؟ نیز یہ بتا دیجئے کہ ہمارے آقا جناب رسول اللہ ﷺ کھانا کس چیز پر دستر خوان بچھا کر کھاتے تھے یا نیچے دستر خوان بچھا کر؟

ج ...... آنحضرت ﷺ زمین پر دستر خوان بچھا کر کھاتے تھے، ٹیبل پر آپ ﷺ نے کبھی نہیں کھایا اور یہی آپ ﷺ کی سنت ہے۔ میز کرسی پر کھانا انگریزوں کی سنت ہے۔ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کی نقالی نہیں کرنی چاہئے۔

تقریبات میں جہاں بیٹھنے کی جگہ نہ ہو کھڑے ہو کر کھانا

س ...... آجکل یہ رواج عام ہوتا جا رہا ہے کہ دعوتوں میں کھڑے ہو کر کھانا کھلایا جاتا ہے جسے "بوفے" کا نام دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر کھانا نہ کھائے تو اسے برا سمجھا جاتا ہے۔ کیا کھڑے ہو کر کھانا کھانا درست ہے؟ واضح رہے کہ وہاں بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی جواب مفصل عنایت فرمائیں۔

ج ...... شرعاً کھڑے ہو کر کھانا مکروہ اور ناپسندیدہ عمل ہے۔ باقی رہا صاحب بہادروں کا ایسا نہ کرنے کو برا سمجھنا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے آج کے مہذب لوگوں کو اسی طرح کھاتے دیکھا ہے۔ خدانخواستہ کل کلاں جانوروں کی طرح منہ سے کھانے کا رواج چل نکلا تو مجھے اندیشہ ہے کہ ہاتھوں سے کھانے کو غیر مہذب فعل سمجھا جائے گا۔ رہا یہ کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہوتی تو ایسی دعوت کا کھانا ہی کیا ضروری ہے جہاں بیٹھنے کی جگہ نہ ملے۔ اگر میزبان بیٹھنے کی جگہ مہیا کرنے سے قاصر ہے تو کھانا گھر آ کر کھا لیجئے۔

تقریبات میں کھانا کھانے کا سنت طریقہ

س ...... ہمارے ہاں ایک دیندار دوست کا موقف یہ ہے کہ کھانے کے بہت سارے آداب ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بیٹھ کر کھایا جائے اجتماعی

تقاریب میں جب باقی آداب کو بھی نظر انداز کیا جاتا ہے تو محض بیٹھ کر کھانے والے ادب پر اتنا زور کیوں؟ ان کا کہنا یہ ہے کہ جب تک قرآن وحدیث کے واضح دلائل نہ دکھائے جائیں میں مطمئن نہیں ہوں کیونکہ بقول ان کے بعض مجالس میں انہوں نے علماء کو بھی کھڑے ہوکر کھاتے دیکھا ہے۔

ج ...... کھانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دستر خوان بچھا کر بیٹھ کر کھایا جائے ہمارے یہاں تقریبات میں کھڑے ہوکر کھانے کا جو رواج چل نکلا ہے یہ سنت کے خلاف مغربی اقوام کی ایجاد کردہ بدعت ہے۔ باقی آداب کو اگر ملحوظ نہیں رکھا جاتا تو اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم اپنے تہذیبی' دینی اور معاشرتی آثار ونشانات کو ایک ایک کر کے کھرچنا شروع کر دیں۔ کوشش تو یہ ہونی چاہئے کہ مٹی ہوئی سنتوں کو زندہ کرنے کی تحریک چلائی جائے نہ یہ کہ اسلامی معاشرہ کی جو بچی کھچی علامتیں نظر پڑتی ہیں ان کو مٹانے پر کمر باندھ لی جائے۔ اگر بعض علماء کسی غلط رواج کی رو میں بہہ گئیں یا عوام کی روش کے آگے گھٹنے ٹیک دیں تو ان کا فعل مجبوری پر تو محمول کیا جاسکتا ہے مگر اس کو سند اور دلیل کے طور پر پیش کرنا صحیح نہیں۔

پانچوں انگلیوں سے کھانا' آلتی پالتی بیٹھ کر کھانا شرعاً کیسا ہے

س ...... کیا لیٹ کر یا بیٹھ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھنا نحس ہے' رات کو جھاڑو دینا' اونچی جگہ بیٹھ کر پیر ہلانا' پانچوں انگلیوں سے کھانا' کھانا کھاتے وقت آلتی پالتی مار کر بیٹھنا' انگلیاں چٹخانا' کیا یہ تمام فعل غلط ہیں؟ اگر غلط ہیں تو ان کی وضاحت فرمائیں؟

ج ...... آلتی پالتی بیٹھ کر کھانا اور انگلیاں چٹخانا مکروہ ہے۔ باقی چیزیں مباح ہیں یعنی جائز ہیں۔

کھڑے ہو کر کھانا خلاف سنت ہے

س ...... ہماری میمن برادری کا ایک کمیونٹی ہال ہے جہاں شادی اور دیگر تقریبات ہوتی ہیں۔ آج کل شادیوں میں عام رواج کھڑے ہو کر کھانا کھلانے کا ہوتا ہے۔ ہماری برادری کے سرکردہ افراد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہم کم از کم اپنے کمیونٹی ہال میں دعوتوں کے موقع پر کھانے کا انتظام سنت کے مطابق کریں اور کھڑے ہو کر یا کرسی ٹیبل پر کھانے کا انتظام نہ کریں۔ آپ ہماری اس سلسلہ میں رہبری فرمائیں کہ کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے اور بیٹھ کر سنت کے مطابق کھانا کھلانا کیسا ہے؟

ج ...... کھڑے ہو کر کھانا کھانا خلاف سنت ہے اور جب کوئی خلاف سنت فعل اجتماعی طور پر کیا جائے تو اس کی قباحت اور شناعت مزید بڑھ جاتی ہے۔ آج کل کی دعوتوں میں جو کھڑے ہو کر کھانا کھلانے کا رواج ہے وہ درحقیقت اجتماعی طور پر خلاف سنت عمل کے مترادف ہے اور اس خلاف سنت عمل میں اس قسم کی دعوتوں کے منتظمین برابر کے شریک ہیں۔ لہٰذا جن لوگوں نے اپنی کمیونٹی کے ہال میں سنت کے مطابق ٹیبل کرسی کے بغیر نیچے دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھلانے کا جو اہتمام کیا ہے وہ نہایت قابل تحسین ہے' دوسری کمیونٹی اور دوسرے ہال والوں کو اس کی پیروی کرتے ہوئے "تعاونوا علی البرّ" "نیک کاموں میں تعاون" کرنے کا ثبوت پیش کرنا چاہئے۔

کھڑے ہو کر پانی پینا شرعاً کیسا ہے

س ...... ایک صاحب نے تاکید فرمائی کہ کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا چاہئے' اگر غلطی سے پی بھی لیا تو قے کر لینی چاہئے' مگر اس پر عمل پیرا ہونے کے بعد جب احباب کو مشورہ دیا تو ایک عزیز نے اختلاف کیا کہ تعلیم الاسلام میں لکھا ہوا ہے کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ جہاد کی غرض سے ایک قافلے کے ساتھ سفر کر رہے

تھے' تو شدت گرمی اور دھوپ کی وجہ سے سخت پیاس محسوس ہوئی تو آپ ﷺ نے ماہ رمضان المبارک میں وہیں پانی منگوایا اور کھڑے ہو کر خود بھی پیا اور ساتھیوں کو بھی پلا دیا۔ واقعہ کی حقیقت کیا ہے؟ اور کیا پانی کھڑے ہو کر پینا جائز ہے؟

ج ...... کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے مگر قے کرنا ضروری نہیں' یہ بطور علاج اور اصلاح کے تجویز فرمایا تھا اور آنحضرت ﷺ کا کھڑے ہو کر پانی پینا اگر کہیں ثابت ہو تو کسی عذر اور ضرورت کی بنا پر ہو گا مثلاً صحابہؓ کو سفر جہاد میں روزہ نہ رکھنے کی ترغیب دینا۔۔

کھانے کے دوران خاموشی رکھنا

س ...... حدیث میں ہے کہ کھانا کھاتے وقت خاموش رہنا چاہئے لیکن کچھ مولوی حضرات کا یہ کہنا ہے کہ کھانا کھاتے وقت آپ دین اسلام کی اور اچھی باتیں کر سکتے ہیں۔ اس کے برعکس کچھ دوسرے مولوی یہ کہتے ہیں کہ کھانے کے دوران خاموش رہنا چاہئے' اور اگر کوئی سلام کرے بھی تو اس کا جواب نہ دیں اور نہ ہی سلام کریں اور گفتگو نہ کریں۔

ج ...... ایسی کوئی حدیث میری نظر سے نہیں گزری جس میں کھانے کے دوران خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا ہو۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ کھانا کھاتے ہوئے خاموش نہیں رہنا چاہئے' کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے' بلکہ ان کو اچھی باتیں کرتے رہنا چاہئے اور نیک لوگوں کے حالات و حکایات بیان کرتے رہنا چاہئے۔

کھانے میں دونوں ہاتھوں کا استعمال

س ...... ہم دو دوستوں میں آپس میں تکرار ہو رہی ہے کہ گوشت کو دونوں ہاتھوں سے کھانا چاہئے کہ نہیں۔ ایک کہتا ہے کہ ایک ہاتھ سے کھانا چاہئے۔ اور

دو سرا ہاتھ اس کے ساتھ نہیں لگانا چاہئے۔اور دو سرا کہتا ہے کہ دونوں ہاتھوں سے بھی کھانا جائز ہے اس کا مہربانی فرماکر آپ شرعی لحاظ سے جواب دیں۔

ج ...... اگر ضرورت ہو تو دونوں ہاتھوں کا استعمال درست ہے۔

چمچے کے ساتھ کھانا

س ...... بڑے لوگوں میں چمچے کے ساتھ کھانے کا رواج ہے کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟

ج ...... ہاتھ سے کھانا سنت ہے۔چمچے کے ساتھ کھانا جائز ہے۔

کھانا کھاتے وقت سلام کرنا

س ...... میرے ایک دوست کا کہنا ہے کہ کھانا کھاتے وقت نہ تو سلام کرنا جائز ہے اور نہ جواب دینا۔

ج ...... جو شخص کھانے میں شریک ہونا چاہتا ہے وہ تو کھانے والوں کو سلام کر سکتا ہے' دو سرا نہیں' اور اگر کوئی سلام کرے تو کھانے والوں کے ذمہ اس کا کوئی جواب نہیں۔

سیال کھانے چمچ کے ساتھ کھانا

س ...... ایسے ترکھانے (چاول' حلوہ' دلیہ' رائتہ و دیگر نیم مائع قسم کے کھانے) جو ہاتھ سے کھائے جائیں تو ایک تو ہاتھوں کے خراب ہونے کا خطرہ ہو اور دو سرے ان میں ہاتھوں کے ناخنوں کی گندگی شامل ہونے کا احتمال ہو (کیونکہ ہاتھ خواہ کتنے ہی اچھی طرح دھولئے گئے ہوں یا ناخن کسی بھی قدر کیوں نہ تراش لئے گئے ہوں ان میں کچھ نہ کچھ گندگی کی موجودگی سے انکار نہیں کیا جا سکتا) مکمل پاکیزگی کے اصول اور نظریہ کو مدنظر رکھتے ہوئے دھات کے ایسے

چمچوں سے کھائے جاسکتے ہیں جن کو استعمال سے قبل گرم پانی اور صابن کی مدد سے اچھی طرح صاف کر لیا گیا ہو؟ کیا اس صورت میں چمچوں کا استعمال خلاف سنت و شریعت تو نہ ہوگا، جبکہ ہم کھانے کو ہاتھ سے کھانے والے ان احکامات وسنن پر خلوص قلب سے عمل کرتے ہوئے خشک کھانے ہاتھوں سے کھاتے ہوں۔

ج ...... ہاتھوں کی گندگی کا جو فلسفہ آپ نے بیان فرمایا ہے وہ تو لائق اعتبار نہیں۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ خوب اچھی طرح دھوئے جائیں، اس کے بعد ان اوہام ووساوس کا کوئی اعتبار نہیں کہ کچھ نہ کچھ گندگی ہاتھوں میں ضرور رہ گئی ہو۔ اس لئے مکمل پاکیزگی کے اصول اور نظریہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہاتھ کے بجائے چمچہ کے استعمال کو ترجیح دینا محض توہم پرستی ہے، تاہم چمچہ کے ساتھ کھانا جائز ہے۔ خصوصاً اگر کھانا ایسا سیال ہو کہ ہاتھ سے کھانا مشکل ہو تو ایک درجہ میں عذر بھی ہے، ورنہ اصل سنت یہی ہے کہ کھانا ہاتھ سے کھایا جائے۔

گوبر کی آگ پر پکا ہوا کھانا کھانا

س ...... آج کل لوگوں کی کثیر تعداد گوبر کے اپلوں سے کھانا تیار کر کے کھا رہی ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا شرعی طور پر اپلوں کی آگ پر کھانا پکانا جائز ہے؟ اور کیا اپلوں کی آگ سے تیار کی ہوئی چیز کھانا جائز ہے؟

ج ...... یہ جائز ہے۔

پلیٹ میں ہاتھ دھونا

س ...... دیکھا گیا ہے اکثر لوگ کھانا کھانے کے بعد جس پلیٹ میں کھاتے ہیں اسی میں ہاتھ دھوتے ہیں شرع کی رو سے کیا ان کا یہ فعل جائز ہے؟

ج ...... ایسا کرنا تہذیب کے خلاف ہے اگر کوئی خاص مجبوری ہو تو دوسری بات ہے۔

برتن کو کیوں ڈھکنا چاہئے

س ...... میں نے کچھ لوگوں سے سنا ہے کہ رات کو اگر کچن میں کوئی چیز بھی کھلی رہ جائے تو شیطان اس کو جھوٹا کر دیتا ہے' ویسے بھی سائنسی نقطہ نظر سے ان کھلے برتنوں پر جراثیم ہوتے ہیں' اس لئے ان کو دھو کر استعمال کرنا چاہئے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ اس کی کوئی شرعی حیثیت ہے یا محض صفائی کی خاطر ایسا کرنا چاہئے؟

ج ...... حدیث شریف میں رات کے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور خالی برتنوں کو الٹا رکھنے کا حکم ہے' اس کی وجہ ایک حدیث میں یہ بیان فرمائی ہے کہ ڈھکے ہوئے برتن میں شیطان داخل نہیں ہوتا' ایک اور حدیث میں یہ وجہ ذکر کی گئی ہے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے' اور جس برتن پر ڈھکنا یا بندھن نہ ہو اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

بے خبری میں لقمہ حرام کھالینا

س ...... ایک مسلمان بے خبری میں اگر بیرون ملک (سور) خنزیر کا گوشت کھا لے تو کیا حکم ہے؟ ایک دفعہ میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا کہ میں نے ایک لقمہ گوشت کھا لیا لیکن مجھے فوراً پتہ چل گیا کہ یہ سور کا گوشت ہے جو منہ میں نوالا تھا وہ بھی اگل دیا اب میرے لئے کیا حکم ہے؟

ج ...... یہ تو آپ نے اچھا کیا کہ نوالا فوراً اگل دیا آپ کے ذمہ کوئی گناہ تو نہیں مگر بے احتیاطی سے کام لیا کہ پہلے تحقیق نہیں کی اس لئے استغفار کریں۔

یتیموں کے گھر سے اگر مجبوراً کچھ کھانا پڑ جائے تو شرعاً جائز ہے

س ...... یتیم کا مال کھانا حرام ہے لیکن مجھے مجبوراً اپنے رشتہ دار یتیم کے گھر کچھ

کھانا پینا پڑ جاتا ہے اگر نہ کھاؤں تو وہ بہت ناراض ہوتے ہیں۔ کیا مجھ پر یہ جائز ہے کہ میں اپنے رشتہ دار یتیم کے گھر کچھ کھاؤں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں بتایئے۔

ج ...... یتیموں کا مال کھانا بڑا گناہ ہے۔ اس سے جہاں تک ممکن ہو پرہیز کرنا چاہئے۔ لیکن رشتہ داری اور تعلق کی بنا پر کبھی آدمی مجبور ہو جاتا ہے ایسی صورت میں ان کی دلداری کے لئے آپ ان کے گھر سے کھالیا کریں مگر اس سے زیادہ ان کو ہدیہ کے عنوان سے دیدیا کریں۔

کیا چائے حرام ہے

س ...... مولانا صاحب' ایک صاحب نے فتویٰ دیا کہ "چائے پینا ناجائز ہے"۔ اول وہ گرم گرم ہی پی جاتی ہے جس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ دوئم چائے اکثر الٹے ہاتھ سے پی جاتی ہے جو کہ مکروہ ہے۔ سوئم پھونک بھی ماری جاتی ہے؟

ج ...... چائے کے ناجائز ہونے کا فتویٰ تو کسی بزرگ نے آج تک نہیں دیا البتہ الٹے ہاتھ سے پینا اور پھونک مارنا مکروہ ہے۔

سگریٹ 'پان 'نسوار اور چائے کا شرعی حکم

س ...... سگریٹ' پان' اور نسوار وغیرہ کا نشہ کرنا اسلام میں کیسا ہے؟ یہ چیزیں مکروہ ہیں یا حرام ہیں؟ کیا چائے پینا بھی ایسے ہی ہے جیسے سگریٹ' پان یا نسوار کا نشہ کرنا؟

ج ...... سگریٹ 'نسوار' تمباکو بلا ضرورت مکروہ ہے' ضرورت کی بنا پر مباح ہے۔ چائے نشہ آور چیزوں میں شامل نہیں۔ کوئی نہ پیئے تو بہت اچھا ہے پیئے تو کوئی کراہت نہیں۔

حرام کمائی والے کی دعوت قبول کرنا

س ...... بنک و سینما اور فوٹو اسٹوڈیو کے مالک یا ملازم اپنی کسی تقریب میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کو دعوت طعام دیں توکیا اس دعوت میں شریک ہونا چاہیے یا نہیں؟

ج ...... جن لوگوں کی غالب کمائی حرام کی ہو ان کا کھانا جائز نہیں؟

شراب کے بارے میں شرعی حکم

س ...... روزنامہ جنگ مورخہ ۴ ستمبر ۸۱ء کے اسلامی صفحہ میں ایک خاتون لکھتی ہیں کہ شراب حرام نہیں ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے قرآن کا حوالہ بھی دیا جو میں لفظ بہ لفظ اتار رہا ہوں ملاحظہ ہو "لوگ آپ سے شراب اور قمار کے متعلق دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں میں بڑی گناہ کی باتیں بھی ہیں اور لوگوں کیلئے فائدے بھی ہیں" احکام شریعت کی روشنی میں جواب سے نوازیں کہ شراب حرام ہے یا نہیں؟ اور اگر حرام ہے تو اس کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟

ج ...... جس مضمون کے بارے میں آپ نے سوال کیا ہے اس میں شراب کی حرمت کا انکار نہیں کیا گیا۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے' شراب قطعی حرام ہے۔ چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب "ہدایہ" میں شراب (خمر) کے یہ احکام لکھے ہیں۔

۱۔ شراب اپنی ذات کی وجہ سے حرام ہے' اس کی حرمت کا مدار نشہ پر نہیں' بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ بذات خود حرام نہیں بلکہ اس سے نشہ حرام ہے' کفر ہے'کیونکہ یہ کتاب اللہ کا انکار ہے۔ کتاب اللہ نے اس کو "رجس" کہا ہے اور "رجس" اس نجاست کو کہتے ہیں جو اپنی ذاتی نجاست کی وجہ سے حرام ہو۔ اور سنت متواترہ میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے شراب کو حرام قرار دیا اور اسی پر امت کا اجماع ہے۔

۲۔ شراب پیشاب کی طرح نجاست غلیظہ ہے کیونکہ اس کی نجاست دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔
۳۔اس کو حلال سمجھنے والا کافر ہے کیونکہ وہ دلیل قطعی کا منکر ہے۔
۴۔ مسلمان کے حق میں یہ بے قیمت چیز ہے' اس لئے اگر مسلمان کے پاس شراب ہو اور کوئی اس کو ضائع کر دے تو اس پر کوئی ضمان نہیں۔
۵۔اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے اور اس پر حد جاری ہوگی۔
۶۔پینے کے علاوہ اس سے کوئی اور انتفاع (فائدہ اٹھانا) بھی جائز نہیں۔
۷۔اس کو فروخت کرکے جو رقم حاصل کی جائے وہ بھی حرام ہے۔
ہدایہ کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ شراب (خمر) حرام ہے اور اس کی حرمت کا منکر باجماع امت کافر ہے کیونکہ وہ قرآن کریم کی' رسول اللہ ﷺ کی' اور پوری امت اسلامیہ کی تکذیب کرتا ہے۔

کیا شراب کسی مریض کو دی جاسکتی ہے

س ...... کیا شراب میں شفا ہے' اور کیا وہ کسی ایسے مریض کو دی جاسکتی ہے جس سے اس کی زندگی بچ سکتی ہو؟

ج ...... شراب تو خود بیماری ہے' اس میں شفا کیا ہوگی جہاں تک مریض کو دینے کا تعلق ہے' اس میں شراب کی کوئی خصوصیت نہیں' بلکہ تمام ناپاک چیزوں کا ایک ہی حکم ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر اس ناپاک چیز کے علاوہ اور کوئی علاج ممکن نہ ہو۔ اور ماہر طبیب کے نزدیک اس سے اس کی جان بچ سکتی ہو تو ایسی اضطراری حالت میں ناپاک چیز استعمال کی جاسکتی ہے۔

رنگ رلیوں کی چوکیداری کرنا اور شراب کی بوتل لاکر دینا

س ...... میں چپراسی ہوں اور کبھی کبھار مجھے زبردستی رات کو زیادہ دیر کے لئے

رکنے کو کہا جاتا ہے اور رات کو شراب اور طوائفوں سے رنگ رلیاں منائی جاتی ہیں۔مجھے چوکیداری کے فرائض زبردستی نبھانے پڑتے ہیں بلکہ بوتل لانے کو کہا جاتا ہے کہ فلاں جگہ سے لے آؤ میں قانون وقت اور اللہ سے ڈرتا ہوں۔سخت پریشان ہوں ملازمت کا سوال ہے قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے اب مجبوراً میں ملازمت جاری رکھ سکتا ہوں اور کیا اللہ کے نزدیک میں اس گناہ میں ان کا شریک تو نہیں؟

ج ...... یہ تو ظاہر ہے کہ اس برائی اور بدکاری میں مدد آپ کی بھی شامل ہے گو بامر مجبوری سہی۔ آپ کوئی اور ملازمت یا ذریعہ معاش تلاش کریں اور جب مل جائے تو یہ گندی نوکری چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہیں۔

شراب کی خالی بوتل میں پانی رکھنا

س ...... بہت سے حضرات جن کے گھر میں فریج ہیں شراب کی خالی بوتلوں میں پانی بھر کر فریج میں رکھتے ہیں اور اس پانی کو پیتے ہیں کیا وہ پانی پینا جائز ہے؟

ج ...... اگر ان بوتلوں کو پاک کر لیا جاتا ہے تو ان میں پانی رکھنا جائز ہے، لیکن ایک درجہ میں کراہت ہے۔ جیسے پیشاب کی بوتل کو پاک کر کے پانی کے لئے استعمال کیا جائے۔

کھانا کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرنا

س ...... کھانا کھانے کے بعد اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت ہے یا نہیں؟

ج ...... کھانے کے بعد دعا کرنا ثابت ہے۔البتہ اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت نہیں ہے۔ اگر مہمان صاحب خانہ کے لئے دعا کر دے تو مضائقہ بھی نہیں۔

حرام جانوروں کی شکلوں کے بسکٹ

س ...... عرض ہے کہ مدت سے قلبی تقاضوں سے مجبور ہوں۔کمسن بچوں کو

جب بھی کتے، بلی، شیر وغیرہ حرام جانوروں کی اشکال کے بسکٹ کھاتے دیکھتی ہوں، فی الفور میں ذہنی انتشار میں مبتلا ہو جاتی ہوں۔ ہم مسلمان ہیں، ہمارے ملک کی اساس بھی اسلامی نظریات پر ہے۔ ہمارے ملک میں بسکٹ فیکٹریاں باوجود مسلمان ہونے کے ایسے بسکٹ کیوں بناتی ہیں جس میں کراہت ہے، اس سے حلال وحرام کا تصور بچوں کے ذہن سے محو ہو جائے گا۔ ہو سکتا ہے یہ ایک چھوٹی سی بات ہو، لیکن اس کا انسداد اور تدارک ضروری ہے۔ تاکہ ہمارے کمسن بچوں کی تربیت اسلامی طرز پر ہو سکے۔

ج ...... آپ کا خیال صحیح ہے۔ اول تو تصویر بنانا ہی اسلام میں جائز نہیں۔ پھر ایسی گندی تصویریں تو اور بھی بری ہیں، ان پر قانوناً پابندی ہونی چاہئے۔

ہڈیاں چبانا

س ...... ہڈیاں چبانا کیسا ہے؟ سنا ہے کہ گوشت کھا کر ہڈیاں نہیں چبانا چاہئیں کہ ان پر خدا جنات کی غذا پیدا کرتا ہے؟

ج ...... جائز ہے، یہ تو صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کھائی ہوئی ہڈیوں پر جنات کے لئے خوراک پیدا کر دیتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ ہڈیوں کا چبانا جائز نہیں یہ نتیجہ صحیح نہیں۔

شیر خوار بچوں کو افیون کھلانا

س ...... ہماری اکثر مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو رات کے وقت افیم کھلا کر سلا دیتی ہیں تاکہ بچہ رات کو سو کر آرام کرے۔ کیا یہ جائز ہے؟

ج ...... افیون کا استعمال جس طرح بڑوں کے لئے جائز نہیں۔ اسی طرح شیر خوار بچوں کو کھلانا بھی شرعاً حرام اور طبی نقطہ نظر سے بے حد مضر صحت ہے۔ جو بیبیاں ایسا کرتی ہیں وہ گویا اپنے ہاتھوں بچوں کو ذبح کرتی ہیں۔ خدا ان کو عقل دے۔

چوری کی بجلی سے پکا ہوا کھانا کھانا اور گرم پانی سے وضو کرنا

س ...... ہم دنیا والے دنیا میں کئی قسموں کی چوریاں دیکھتے ہیں۔ مولانا صاحب لوگ سمجھتے ہیں کہ بجلی کی چوری' چوری نہیں ہوتی۔ کیا چوری والی بجلی کی روشنی میں کوئی عبادت قبول ہو سکتی ہے۔ چوری کی بجلی سے چلنے والا ہیٹر پھر اس ہیٹر سے کھانا پکانا چاہے وہ کھانا حلال دولت کا ہو کیا وہ کھانا جائز ہے۔ ہمارے شہر کے نزدیک ایک مسجد شریف میں گیزر (پانی گرم کرنے والا آلہ) بالکل بغیر میٹر کے ڈائریکٹ لگا ہوا ہے۔ مسجد والے نہ اس کا الگ سے کوئی بل ہی دیتے ہیں۔ لوگ اس سے وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ کیا اس گرم پانی سے وضو ہو جاتا ہے۔ جواب ضرور دینا مہربانی ہوگی؟

ج ...... سرکاری ادارے پوری قوم کی ملکیت ہیں اور ان کی چوری بھی اسی طرح جرم ہے جس طرح کہ کسی ایک فرد کی چوری حرام ہے۔ بلکہ سرکاری اداروں کی چوری کسی خاص فرد کی چوری سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ کیونکہ ایک فرد سے تو آدمی معاف بھی کرا سکتا ہے لیکن آٹھ کروڑ افراد میں سے کس کس آدمی سے معاف کراتا پھرے گا۔ جو لوگ بغیر میٹر کے بجلی کا استعمال کرتے ہیں وہ پوری قوم کے چور ہیں۔ مسجد کے جس گیزر کا آپ نے ذکر کیا ہے اگر محکمہ نے مسجد کیلئے مفت بجلی دے رکھی ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ مسجد کی انتظامیہ کمیٹی چور ہے اور اس کے گرم شدہ پانی سے وضو کرنا ناجائز ہے۔ یہی حکم ان تمام افراد اور اداروں کا ہے جو چوری کی بجلی استعمال کرتے ہیں۔

س ...... اگر کسی نے ایسی چوری کی ہو اور وہ توبہ کرنا چاہے تو اس کا کیا تدارک ہو سکتا ہے؟

ج ...... اس کا تدارک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور جتنی بجلی اس نے ناجائز استعمال کی ہے اس کا اندازہ کر کے اس کی قیمت محکمہ کو ادا کر دے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے بغیر ٹکٹ کے ریل میں سفر کیا' اتنے سفر کا کرایہ

اس کے ذمہ واجب الادا ہے' اس کو چاہئے کہ اتنی رقم کا ٹکٹ لے کر اسے ضائع کر دے۔

فریقین کی صلح کے وقت ذبح کئے گئے دنبے کا شرعی حکم

س ...... زید نے عمرو کو قتل کیا۔ ابھی زید مقتول کے وارثوں کے ساتھ صلح کرنے کیلئے ۲۰ یا ۳۰ آدمی اور ایک یا دو دنبے ذبح کرنے کے لئے اپنے ساتھ لے جاتا ہے صلح کرنے کے بعد یہ دنبے ذبح کرتے ہیں۔ اس کا کھانا دونوں فریقوں کیلئے یا اور لوگوں کیلئے جائز ہے یا ناجائز ہے؟

ج ...... ناجائز ہونے کا شبہ کیوں ہوا؟

مرد و عورت کو ایک دوسرے کا جھوٹا کھانا پینا

س ...... مسئلہ یہ ہے کہ بہت عرصہ سے یہ بات سنی جا رہی ہے کہ صرف بہن بھائی ایک دوسرے کا جھوٹا دودھ پی سکتے ہیں۔ میاں بیوی اور کوئی غیر مرد و عورت ایک دوسرے کا جھوٹا دودھ نہیں پی سکتے۔ کیا یہ بات سچ اور حدیث ہے یا ایسی ہی کہاوت ہے۔

ج ...... میاں بیوی کا جھوٹا کھانا پینا جائز ہے اور محرم مردوں اور عورتوں کا بھی کھانا پینا جائز ہے۔ اجنبی مردوں' عورتوں کا جھوٹا کھانا پینا فتنہ کے اندیشہ کی بنا پر مکروہ ہے۔

بچے کا جھوٹا کھانا پینا

س ...... ایک دودھ پیتے بچے کا باپ اپنے بچے کا جھوٹا کھا پی سکتا ہے یا نہیں؟

ج ...... شرعاً اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

دھوبی کے گھر کا کھانا

س ...... میرے چند دوست دھوبی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے گھر کا کھانا

جائز نہیں ہے۔ مہربانی کر کے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔ مہربانی ہوگی؟

ج ...... کیوں جائز نہیں؟

قرعہ ڈال کر کھانا اور شرط کا کھانا پینا

س ...... ہم اکثر دوست قرعہ ڈالتے ہیں جس کے نام قرعہ نکلتا ہے وہ کچھ نہ کچھ کھلاتا یا پلاتا ہے کیا ایسا کھانا جائز ہے؟

ج ...... یہ جائز نہیں، جوا ہے۔

س ...... دو حضرات کے درمیان یہ طے ہوا کہ ہارنے والا ۱۰۰ ریال ادا کرے گا۔ معاملہ قرآن مجید کے ترجمہ کا تھا ایک نے کہا کہ قرآن کے ترجموں میں فرق نہیں، دوسرے نے کہا کہ فرق ہے۔ ہارنے والے نے ۱۰۰ ریال ادا کر دیئے جس سے سب دوستوں نے بروسٹ کھائے اس طرح کا معاہدہ کرنا اور ایسا کھانا کیسا ہے؟ شرط وہ حرام ہوتی ہے کہ ہارنے والا رقم دے کر چلا جائے۔ یہاں پر ہارنے والے نے بھی ہمارے ساتھ بروسٹ کھائے۔

ج ...... اگر دو طرفہ شرط تھی تو حرام ہے، اور ایک طرف سے انعام کا وعدہ تھا دوسری طرف سے نہیں تو یہ جائز ہے۔

غیر شرعی امور والی مجلس میں شرکت کرنا حرام ہے

س ...... میرے دوست کا کہنا ہے کہ شادی یا ولیمہ وغیرہ کی دعوت ہو تو اس کو قبول کرنا مسلمان پر ضروری ہے اگرچہ اس میں فوٹو یا مووی یا کھڑے ہو کر کھانے کا اہتمام ہو، یا اس کی آمدنی غیر شرعی یعنی سود وغیرہ کی ہو۔ وہ کہتا ہے کہ آدمی خود کو بچائے ایک طرف ہو کر لیکن جائے ضرور۔ ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ دعوت ولیمہ وغیرہ کی قبول کرنا سنت ہے اور ایک حدیث کا مفہوم ہے "جبرئیل

ﷺ نے مجھ کو پڑوسی کے بارے میں بے حد وصیت کی ہے میرا گمان تھا کہ شاید پڑوسی کو وراثت دی جائے" اس وجہ سے بھی پڑوسی کی دعوت قبول کرے کہ نہ جانے پر مسلمان کا دل دکھے گا جو کہ بہت بڑا گناہ ہے اور خاندان یا آپس میں تفریق ہوگی حالانکہ امت میں جوڑ کا حکم ہے۔ ان وجوہات سے وہ جانا ضروری سمجھتا ہے اور میری ناقص رائے کے مطابق یہ ہے کہ ایسی دعوتوں میں شریک ہونا خالص حرام ہے خاص طور پر غیر شرعی آمدنی والے کے یہاں۔ ہاں اگر دعوت دینے والا یہ عہد کرے کہ میں سنت کے مطابق کھلاؤں گا اور فوٹو وغیرہ سے بچاؤں گا تو کوئی گنجائش ہے۔ لیکن پھر بھی اس میں دیندار اور متقی پرہیز گار کا جانا ہرگز ٹھیک نہیں ہے۔ میری ناقص سمجھ کا کہنا ہے کہ اگر کسی مکان کے کسی حصہ میں آگ لگ جائے تو کوئی عقلمند شخص اس مکان کے دوسرے حصہ میں جہاں آگ نہیں لگی بیٹھنا ہرگز پسند نہیں کرے گا' اسی طرح ایسی دعوتوں میں اللہ کا عذاب نازل ہو رہا ہے اور یہ دوسری طرف کھا رہے ہیں' براہ مہربانی آپ ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کریں کہ کون قرآن وحدیث کے زیادہ قریب اور درست ہے۔ کیونکہ ہم دونوں آپ کی رائے کو ہر طرح قبول کریں گے' ساتھ یہ بھی بتلائیں کہ کسی کے ساتھ ایسی نیکی کرنا جس میں اپنا دنیاوی یا اخروی نقصان ہو یہ کہاں تک درست ہے؟

ج ...... جس دعوت میں غیر شرعی امور کا ارتکاب ہوتا ہے اور آدمی کو پہلے سے اس کا علم ہو اس میں جانا حرام ہے۔ اگر پہلے سے علم نہ ہو اچانک پتہ چلے تو اٹھ کر چلا جائے یا صبر کر کے بیٹھ رہے' ولیمہ کی دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ لیکن جب سنت کو خرافات ومحرمات کے ساتھ ملا دیا جائے تو اس کو قبول کرنا سنت نہیں بلکہ حرام ہے۔

غیر مسلموں کے ساتھ کھانا پینا

س ...... میرا مسئلہ کچھ یوں ہے کہ میں ایک بہت بڑے پروجیکٹ میں کام کرتا

ہوں جہاں پر اکثریت مسلمانوں کی ہی کام کرتی ہے' مگر اس پروجیکٹ میں ورکروں کی دوسری بڑی تعداد مختلف قسم کے عیسائیوں کی ہے۔ وہ تقریباً ہر ہوٹل سے بلا روک ٹوک کھاتے ہیں اور ہر قسم کا برتن وغیرہ استعمال میں لاتے ہیں۔ برائے مہربانی شرعی مسئلہ بتایئے کہ ان کے ساتھ کھانے پینے میں کہیں ہمارا ایمان تو کمزور نہیں ہوتا؟

ج ...... اسلام چھوت چھات کا تو قائل نہیں' غیر مسلموں سے دوستی رکھنا' ان کی سی شکل وضع اختیار کرنا اور ان کے سے اطوار و عادات اپنانا حرام ہے۔ لیکن اگر ان کے ہاتھ نجس نہ ہوں تو ان کے ساتھ کھالینا بھی جائز ہے۔ آنحضرت ﷺ کے دستر خوان پر کافروں نے بھی کھانا کھایا ہے' ہاں! طبعی گھن ہونا اور بات ہے اور چونکہ غیر مسلموں کے ساتھ ہم نوالہ و ہم پیالہ ہونے میں ان کے ساتھ ایک طرح کی دوستی ہو جاتی ہے' اور ان کے کفر سے نفرت ختم ہو جاتی ہے' اس لئے حضرات فقہا کافروں کے ساتھ مل کر کھانے پینے کو منع کرتے ہیں' ہاں! ضرورت پیش آجائے تو جائز ہے۔

خنزیر کی چربی استعمال کرنے والے ہوٹل میں کھانا کھانا

س ...... میں جب سے دوبئی میں آیا ہوں ایک بات پریشان کر رہی ہے کہ جب بھی ہوٹل میں کھانا کھانے جاتے ہیں تو کھانا Two Cow برانڈ گھی میں پکا ہوا ملتا ہے اور ہم نے سنا ہے کہ اس میں سور کی چربی استعمال کی جاتی ہے اس کے اوپر ایک نوٹ لکھیں اور بتلائیں کہ یہ استعمال کرنا حرام ہے کہ نہیں کیونکہ یہاں تمام ہوٹلوں میں یہی گھی استعمال ہوتا ہے اور ہمارے مسلمان بھائی اس کو کھاتے ہیں۔

ج ...... تحقیق کر لیجئے اگر واقعی خنزیر کی چربی استعمال ہوتی ہے تو ایسے ہوٹلوں میں کھانا کھانا جائز نہیں۔

ہندو کے ہوٹل سے کھانا کھانا

س ...... کسی ہندو کے ہوٹل میں ہندو کے ہاتھ کی پکائی ہوئی روٹی سبزی کھانا جائز ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہاں اگر گھی کے بغیر کھانا کھانا ہو تو صرف ہندو کے ہوٹل میں مل سکتا ہے۔

ج ...... اگر ہندو کے برتن پاک ہوں اور یقین ہو کہ وہ کوئی غلط چیز استعمال نہیں کرتا تو اس کے ہوٹل' گھر یا دوکان میں کھانا جائز ہے۔

شوہر کے مال سے بلا اجازت اپنے رشتہ داروں کو کھلانا

س ...... شوہر کے مال میں سے اشیاء خوردنی ان کی اجازت کے بغیر خود یا بچوں کو یا اپنے رشتہ داروں کو کھلانا جائز ہے؟

ج ...... ایسی اشیاء جن کے کھانے پینے یا کھلانے پلانے پر عرف عام میں اعتراض نہیں کیا جاتا اس کی اجازت ہے۔ البتہ اگر عورت کو اندازہ ہو کہ شوہر کو یہ بات ناگوار ہوگی تو صریح اجازت کے بغیر ایسا نہ کرے۔ خلاصہ یہ کہ شوہر کی اجازت ضروری ہے خواہ عرفاً' یا صراحتاً۔

قرآن خوانی کی ایسی محفلوں میں شریک ہونا جن میں فرائض کو توڑا جاتا ہو

س ...... کیا بے نماز عورتوں کی دعوت پر ان کی ایسی قرآن خوانی میں شمولیت مناسب ہوگی جہاں ظہر کے بعد سے لے کر عشاء کے بھی بہت بعد تک عورتیں اپنے پورے فیشن کے ساتھ اکٹھی ہوئی ہوں' کھانے پینے کا بھی خوب اہتمام ہو مزید یہ کہ پردے کا نام ونشان نہ ہو؟

ج ...... ایسی محفلیں جن میں دین کے فرائض اور احکام کا لحاظ نہ کیا جاتا ہو' ان میں شرکت جائز نہیں۔

کیا کم خوری عیب ہے؟

س ...... محترم المقام جناب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مد ظلہم
سلام مسنون گذارش یہ ہے کہ میں گورنمنٹ ہائی اسکول گگو منڈی ضلع وہاڑی میں بطور ٹیچر تعینات ہوں' اور علماء دیوبند کا خادم ہوں' آپ کو معلوم ہے کہ تعلیمی اداروں میں بحث و تمحیص کا سلسلہ جاری رہتا ہے' اس سلسلے میں' میں آپ سے کچھ وضاحت چاہتا ہوں۔

ماہنامہ بینات کے کسی شمارے میں حضرت بنوری ؒ نے اپنے والد بزرگوار ؒ کے متعلق مضمون لکھا تھا اس میں دو باتیں قابل اعتراض ہیں جن پر کیپٹن عثمانی والے اعتراض کرتے ہیں اور ہمارے اسکول میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں اور وہ ہم پر اعتراض کرتے رہتے ہیں' اس لئے آپ تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں' ان کے نزدیک حضرت بنوری ؒ کی یہ دو عبارتیں قابل اعتراض ہیں:

۱۔ "میرے والد صاحب (حضرت بنوری ؒ کے والد ؒ) نے ساڑھے تین ماشے خوراک پر سالہا سال زندگی بسر کی"۔

۲۔ "اور ان کا نکاح حضرت علی نے پڑھایا تھا"۔

۱۔ وضاحت طلب امر یہ ہے کہ کوئی مثال ایسی اسلام میں ہے کہ خواب میں کسی صحابی یا تابعی کا نکاح پڑھایا گیا ہو؟

۲۔ کوئی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آسکتا ہے؟ اگر ممکن ہے تو اس کی کوئی مثال پیش کی جا سکتی ہے؟ کیونکہ معترض لوگ حضرت نانوتوی ؒ کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ دیوبند میں آئے تھے تمہاری کتاب میں لکھا ہے۔

کیا کسی صاحب نے بریلوی حضرات کی طرف سے لکھی گئی کتاب 'زلزلہ' کا جواب تحریر کیا ہے؟ نیز کیپٹن عثمانی کی کتاب 'توحید خالص' کا جواب لکھا گیا

ہے؟ مہربانی فرماکر وضاحت فرمادیں' میں نے اشارے کے طور پر اعتراض لکھے ہیں۔ باقی سب خیریت ہے۔

قاری عبدالباسط ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول گگو منڈی
بورے والا ضلع وہاڑی

ج ......

مکرم و محترم جناب قاری عبدالباسط صاحب زید مجدہم۔
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آنجناب نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت بنوری" کے اس مضمون پر' جو انہوں نے اپنے والد ماجد نور اللہ مرقدہ کی وفات پر تحریر فرمایا تھا' ڈاکٹر کیپٹن عثمانی کو دو اعتراض ہیں۔ اول حضرت کی اس عبارت پر جس میں والد مرحوم کی خوراک کی کمی کو بیان کیا گیا ہے کہ عنفوان شباب میں وہ صرف تین ماشہ خوراک پر اکتفا کیا کرتے تھے۔

میں یہ بالکل نہیں سمجھ سکا کہ ڈاکٹر عثمانی کو اس میں قابل اعتراض کیا بات نظر آئی' یا آپ کو اس میں کیا اشکال پیش آیا ہے۔ میرے محترم! زیادہ کھانا تو بلاشبہ لائق مذمت ہے۔ شرعاً بھی اور عقلاً بھی۔ لیکن کم کھانا تو عقل و شرع کے کسی قانون سے بھی لائق اعتراض نہیں بلکہ خوراک جتنی کم ہو اسی قدر لائق مدح ہے۔ بشرطیکہ کم کھانے میں ہلاکت کا یا صحت کی خرابی کا خطرہ نہ ہو۔ کیونکہ اہل عقل کے نزدیک کھانا بذات خود مقصد نہیں' بلکہ اس کی ضرورت محض بقائے حیات اور بقائے صحت کے لئے ہے۔ شیخ سعدی" کے بقول:

خوردن برائے زیستن وعبادت کردن است
تو معتقد کہ زیستن برائے خوردن است

اور اگر اشکال کا منشا یہ ہے کہ ساڑھے تین ماشہ خوراک کے ساتھ آدمی کیسے زندہ رہ سکتا ہے؟ تو یہ اشکال کسی دہریے کے منہ کو زیب دے تو دے مگر

ایک مومن جو حق تعالیٰ شانہ کی قدرت پر یقین رکھتا ہو اس کی طرف سے اس اشکال کا پیش کیا جانا یقیناً موجب حیرت ہے، سب جانتے ہیں کہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ محض تسبیح وتقدیس سے زندہ رکھتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار برس سے بغیر مادی خوراک کے آسمان پر زندہ ہیں۔ مشکوۃ شریف (ص ۴۷۷) میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کی روایت سے حدیث دجال مروی ہے جس میں دجال کے زمانے کے قحط کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آٹا گوندھ کر رکھتے ہیں، ابھی روٹی پکانے کی نوبت نہیں آتی کہ ہم بھوک محسوس کرنے لگتے ہیں۔ ان دنوں اہل ایمان کیا کریں گے؟ فرمایا:

یجزئھم ما یجزی اھل السماء من التسبیح و التقدیس

"ان کو وہی تسبیح وتقدیس کفایت کرے گی جو آسمان والوں کو کفایت کرتی ہے"۔

اکابر اولیاء اللہ کے حالات میں تقلیل طعام کے واقعات اس کثرت سے منقول ہیں کہ حد تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے بارے میں علامہ کرمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

کان في سعة من الدنیا وقد ورث من ابیه مالاً کثیراً. وکان یتصدق به وربما یأتی علیه نهار ولا یأکل فیه، وانما یأکل احیانا لوزتین او ثلاثا. (مقدمہ لامع ص ۹)

"امام بخاری رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی کشائش دے رکھی تھی، بہت سا مال انہیں والد ماجد کے ترکہ میں ملا تھا جس سے وہ صدقہ کرتے رہتے تھے، مگر اپنی خوراک اتنی کم تھی کہ بسا اوقات دن بھر کھانا نہیں کھاتے تھے بس کبھی کبھار دو تین بادام تناول فرمالیتے تھے"۔

افسوس ہے کہ آج کی مادی عقلیں اپنی سطح سے بلند ہو کر سوچنے سے معذور ہیں، اس لئے ہم لوگ ایسے حالات کو سمجھنے سے بھی قاصر ہو گئے ہیں، اور ڈاکٹر مسعود

عثمانی تو بادشاہ آدمی ہیں، وہ تو امام احمد بن حنبلؒ جیسے اکابر پر بھی بلا تکلف مشرک ہونے کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں۔ حضرت اقدس بنوریؒ یا ان کے والد ماجد کی امام احمد بن حنبلؒ کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے؟

آپ نے دوسرا اعتراض یہ نقل کیا ہے کہ نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا، مناسب ہوگا کہ پہلے اس سلسلہ میں حضرت بنوریؒ کی عبارت نقل کر دی جائے۔ آپ لکھتے ہیں:

> "آپ کے والد مرحوم حضرت سید مزمل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تو وصال ہو گیا تھا۔ والدۂ مکرمہ حیات تھیں۔ جن کا اصرار تھا کہ ازدواجی زندگی اختیار کریں۔ لیکن عزم عبادت وطاعت کے منافی سمجھ کر انکار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک خواب میں یہ حقیقت واضح کر دی گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فلاں بی بی سے فلاں خاندان میں عقد نکاح باندھ رہے ہیں۔ اس رویائے صالحہ کے بعد انکار ختم ہو گیا اور ازدواجی زندگی میں قدم رکھ ہی لیا اور اس رؤیائے صادقہ کی تعبیر اس طرح صادق آگئی"۔

آپ کے نقل کردہ اعتراض میں اور حضرت بنوریؒ کی تحریر میں زمین و آسمان کا فرق ہے، حضرت بنوریؒ رؤیائے صالحہ کا ذکر فرما رہے ہیں جس کی تعبیر ظاہر ہوئی، اور آپ یہ نقل کرتے ہیں کہ "نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا"۔ رؤیائے صالحہ کا مبشرات میں سے ہونا تو خود احادیث شریفہ میں وارد ہے۔ اور صحیح بخاری (۱۰۳۸) "باب كشف المرأة في المنام" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تو مجھے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔ ایک شخص (فرشتہ) تجھے ریشم کے ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے تھا اور وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ یہ آپ کی بیوی ہے میں نے کھول کر دیکھا تو تو ہی تھی، میں نے کہا کہ اگر یہ منجانب اللہ مقدر ہے تو ہو کر رہے گا"۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا خواب تو وحی قطعی کی حیثیت رکھتا ہے' جب کہ اہل ایمان کے خواب کی حیثیت محض مبشرات کی ہے۔ بہرحال کسی شخص کا خواب میں یہ دیکھنا کہ فلاں خاتون کے ساتھ اس کا عقد ہو رہا ہے مبشرات کے قبیل سے ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس قصہ میں آپ کو یا دوسرے حضرات کو کیوں اشکال پیش آیا۔

۲۔ مرنے کے بعد دوبارہ دنیا میں آنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں اور دونوں ممکن ہیں' ایک صورت یہ ہے کہ مردہ کو دوبارہ زندہ کر دیا جائے اور وہ عام معمول کے مطابق زندہ ہو جائے' قرآن کریم میں اس کی مثالیں موجود ہیں' چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے کہ وہ باذن الٰہی مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے' سورۂ بقرہ آیت ۲۵۹ میں اس شخص کا واقعہ مذکور ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایک سو سال تک مردہ رکھ کر پھر زندہ کر دیا تھا۔ "فاماته الله مائة عام ثم بعثه" سورۂ بقرہ ہی کی آیت ۲۴۳ میں ان ہزاروں اشخاص کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے جو موت کے خوف سے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے اور جن کو موت دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر زندہ کر دیا تھا۔ سورۂ بقرہ کی آیت ۵۵ اور ۵۶ میں موسیٰ علیہ السلام کے ان رفقاء کے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا ذکر ہے جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے غلط مطالبہ کیا تھا:

"و اذ قلتم یا موسی لن نومن لك حتی نری الله جهرة فاخذ تکم الصعقة و انتم تنظرون، ثم بعثنکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون."

اور سورۂ اعراف کی آیت ۱۵۵ میں اسی کی مزید تفصیل ذکر کی گئی ہے۔ الغرض اسی قسم کے بہت سے واقعات قرآن کریم ہی میں مذکور ہیں۔

اور کسی فوت شدہ شخص کے دنیا میں دوبارہ نظر آنے کی دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ معروف زندگی کے ساتھ تو اس کا جسم دنیا میں زندہ نہ کیا جائے

مگر خواب یا بیداری میں اس کی شبیہ کسی شخص کو نظر آئے۔اس کو دوبارہ زندگی کہنا صحیح نہیں۔بلکہ یہ ایک طرح کا روحانی کشف ہے کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اپنے کسی بندے کی اعانت کے لئے کسی لطیفہ غیبی کو فوت شدہ بزرگ کی شکل میں بھیج دیتے ہیں (کیونکہ وہ شکل اس کے لئے مانوس ہوتی ہے) جیسا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت مریم کے سامنے انسانی شکل میں متمثل ہوئے تھے' اس صورت میں فوت شدہ بزرگ کو اس واقعہ کی خبر نہیں ہوتی' اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ باذن الٰہی اس بزرگ کی روح اس شخص کے سامنے متمثل ہو جاتی ہے' جیسا کہ شب معراج میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح طیبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے متمثل ہوئی تھیں' البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسد عنصری کے ساتھ موجود تھے۔اور چونکہ یہ سب کچھ باذن الٰہی ہوتا ہے'جس میں اس فوت شدہ بزرگ کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔اس لئے ایسے واقعات کو کشف وکرامت کے قبیل سے سمجھا جاتاہے' اور ان واقعات کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کا اور اولیاء کرام کی کرامات کا منکر ہو جبکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ:

کرامات الاولیاء حق. اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں۔

جیسا کہ فقہ اکبر اور دیگر کتب عقائد میں مذکور ہے۔حضرت نانوتوی قدس اللہ سرہ کا وہ واقعہ جس کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا وہ اسی قبیل سے ہے' جس میں شرعاً وعقلاً کوئی اشکال نہیں۔

بریلوی کتاب ' زلزلہ' کا محققانہ جواب مولانا محمد عارف سنبھلی نے 'بریلوی فتنہ کا نیا روپ' کے نام سے لکھا ہے' 'پاکستان میں یہ کتاب ''ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور'' سے شائع ہوئی ہے' اور ڈاکٹر عثمانی کی کتاب ''توحید خالص'' کا جواب مولانا ابوجابر عبداللہ دامانوی نے ''الدّین الخالص'' کے نام سے لکھا ہے یہ کتاب ''حزب المسلمین فاروق اعظم روڈ کیماڑی

کراچی" سے شائع ہوئی ہے۔

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔والسلام

آب زم زم پینے کا سنت طریقہ

س ...... آب زم زم نوش کرنے کا مسنون طریقہ تحریر فرمائیں۔

ج ...... آب زمزم پینے سے پہلے دعا کرنا اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر آب زم زم پینا مستحب ہے۔

والدین اور اولاد کے تعلقات

ماں باپ کے نافرمان کی عبادت کی شرعی حیثیت

س ...... ماں باپ کے نافرمان کا فرض اور نفل ایک بھی قبول نہیں ہوتا (ابن عاصم) تو کیا ایسے شخص کا نماز پڑھنا یا نہ پڑھنا یا نیکی کا کوئی اور کام کرنا یا نہ کرنا برابر ہے؟

ج ...... حدیث کا مطلب آپ نے الٹ کر دیا۔حدیث سے مقصود یہ ہے کہ اس شخص کو ماں باپ کی نافرمانی چھوڑ دینی چاہئے تاکہ اس کی عبادت قبول ہو' یہ نہیں کہ والدین کی نافرمانی پر بدستور قائم رہتے ہوئے عبادت ہی چھوڑ دینی چاہئے۔

س ...... فرض کریں' اے اور بی دو مشرک ہیں مشرک اے خونخوار اور ظالم ہے

لوگوں کیساتھ بد اخلاق گالی گلوچ جھگڑے فساد اس کا معمول ہو لوگوں کے مال پر یا تنخواہ پر ناجائز قبضہ کرتا ہو۔ جبکہ مشرک بی اچھے اخلاق وعادات کا مالک ہے' اپنے کام سے کام رکھتا ہے' کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ گالی گلوچ جھگڑے فساد نہیں کرتا' کسی کے مال پر ناجائز قبضہ نہیں کرتا تو کیا روز محشر میں ان کیلئے سزا ایک جیسی ہوگی یا کچھ فرق ہو گا۔

ج ...... جیل میں مجرموں کے جرم کی نوعیت کے اعتبار سے ان سے مختلف سلوک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دوزخیوں سے بھی ان کے جرائم کی نوعیت کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ دوزخیوں کی سزا کا کم وبیش ہونا نصوص سے ثابت ہے۔

والدین کی اطاعت اور رشتہ داروں سے قطع تعلقی

س ...... رسول اللہ کے ارشاد مبارک کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور دوسری جگہ ارشاد ہے کہ تیری جنت یا دوزخ والدین ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان احادیث کی کمی بیشی معاف فرمائے تو آج کل کیا ہر زمانہ میں والدین تو اس چیز میں یا کام میں راضی ہوتے ہیں جن پر وہ خود عمل کر رہے ہوتے ہیں۔ یعنی آباؤ اجداد کے طریقہ پر۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ رشتہ داری نہ توڑو۔ مگر والدین کہتے ہیں کہ کسی سے بولنے کی ضرورت نہیں ہے جس سے ہم راضی ہیں ان سے بولو دوسروں کو چھوڑدو۔ والدین اپنے آبائی طریقوں پر عمل کرنے والے سے خوش ہوتے ہیں۔ قرآن وسنت کے مطابق عمل کرنے والا ان کو بہت برا لگتا ہے۔ والدین کے پاس اللہ کا دیا بہت کچھ ہے مگر پھر بھی وہ اولاد سے حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہمیں خدمت کرنا بھی چاہئے مگر آمدنی اتنی کم ہو کہ اپنا اور بچوں کا گزارا مشکل سے ہوتا ہو تو کیا کیا جائے؟

ج ...... والدین کی خدمت واطاعت فرض ہے لیکن جائز کاموں میں اور اگر والدین کسی ناجائز بات کا حکم کریں تو ان کی اطاعت حرام ہے۔

والدین سے متعلق اچھے جذبات

س ...... میں اپنے والد کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ والدین اپنی تھوڑی بہت جتنی بھی جائیداد ہے میرے نام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات اسلامی طریقہ سے بھی مناسب ہے کہ والدین کے بعد جائیداد کا وارث لڑکا ہوتا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی جائیداد خود بناؤں۔ ماں باپ کے پیسے سے بہت عیش کر لی۔ بیچاروں نے ساری زندگی مجھ پر پیسہ خرچ کر کے مجھے ہر قسم کا آرام دیا۔ پڑھایا' لکھایا اب فرسٹ ایئر کا طالب علم ہوں' عمر ۱۷ سال کی ہے اب چاہتا ہوں کہ جلد از جلد پڑھ لکھ کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاؤں اور والدین کو ایک حج کرا دوں۔ کیا یہ سب خیالات وخواہشات درست ہیں؟

ج ...... والدین کے آپ تنہا وارث ہیں باقی آپ کے جذبات صحیح ہیں۔ بشرطیکہ آپ خود بھی احکامِ الٰہیہ کی بجا آوری کرتے رہیں صرف کھانے کمانے کا چکر نہ رہے۔

والدین کی نافرمانی کا وبال

س ...... آج کل کے دور میں بڑھاپے کا سہارا کس پر کرنا چاہئے' اولاد پر یا دولت پر۔ ماں باپ اپنی اولاد کو اس لئے اچھی تربیت دیتے ہیں کہ آئندہ دور میں مجھے لات مار کر نکال دے کیا یہ صحیح ہے؟ ماں باپ کے ساتھ اولاد اتنی بے دردی سے کیوں بولتی ہے کیا آج کے دور میں یہی سکھایا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرو۔ اولاد جوانی میں ماں باپ کا احترام نہیں کرتی' اگر شادی کر لیں تو بیوی کا حکم بجالاتی ہے بیوی کے کہنے پر کوٹھی بنوا دیتے ہیں' ایک طرف

ماں باپ کو دکھ دے کر بیوی کو خوش کرنا اولاد کو زیب دیتا ہے کہ میں خوشی مناؤں اور میرے ماں باپ در در کی ٹھوکریں کھائیں کیا ایک مسلمان کی اولاد کو اسلام یہی سکھاتا ہے۔ اولاد یہ کیوں نہیں سوچتی کہ میرے ماں باپ نے اتنے مشکل مراحل سے گزر کر میری پرورش کی ہے آج مجھے ان کا سہارا بننا چاہئے ان کی دعالینی چاہئے بعض اولاد ماں باپ کی جائیداد چھین کر جلد قبر کے نیچے اتارنا چاہتی ہے کیوں؟ اسلامی احکام کی وضاحت فرمائیں۔

ج ...... قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ میں والدین کی خدمت کے بڑے فضائل آئے ہیں' اور والدین کی نافرمانی اور ان کو ستانے کے وبال بھی بڑی تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں' اور اہل علم نے حقوق الوالدین' پر مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ سورہ بنی اسرائیل میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلاَّ تَعْبُدُوْا اِلاَّ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا. اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَلَا تَنْهَرْ هُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا.

(بنی اسرائیل ۲۳ / ۲۴)

ترجمہ ...... اور تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو' اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو کبھی "اف" (ہوں) بھی مت کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا' اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا' اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان

دونوں پر رحمت فرمایئے جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے"۔

ایک حدیث میں ہے:

عن ابی امامة ان رجلا قال یا رسول الله ما حق الو الدین علی ولدهما قال هما جنتك اَوْ نارك. (ابن ماجہ ص ۲۶۰)

ترجمہ ...... حضرت ابو امامہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا! یارسول اللہ! والدین کا اولاد کے ذمہ کیا حق ہے؟ فرمایا' وہ تیری جنت یا دوزخ ہیں (یعنی ان کی خدمت کروگے تو جنت میں جاؤگے ان کی نافرمانی کروگے تو دوزخ خریدوگے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اصبح مطیعًا لله فی والدیه اصبح له بابان مفتوحان من الجنة وان کان واحدًا فواحدًا ومن اصبح عاصیًا لله فی والدیه اصبح له بابان مفتوحان من النار ان کان واحدًا فواحدًا قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه وان ظلماه. (مشکوۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ ...... حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص والدین کا فرمانبردار ہو اس کیلئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ان میں سے ایک ہو تو ایک اور جو شخص والدین کا نافرمان ہو اس کیلئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں' اور اگر ان میں سے ایک ہو تو ایک شخص نے عرض کیا کہ خواہ والدین اس پر ظلم کرتے ہوں؟ فرمایا خواہ اس پر ظلم کرتے ہوں' خواہ اس پر ظلم کرتے ہوں' خواہ اس پر ظلم کرتے ہوں۔

ایک اور حدیث میں ہے:

وعنه (عن ابن عباس) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مامن ولد بار ینظر الی والدیه نظرة رحمة الا کتب الله له بکلِ

نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر کل یوم مائة مرة قال نعم الله اکبر و اطیب. (مشکوۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ ...... حضرت ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرمانبردار اولاد اپنے والدین کی طرف نظر شفقت ومحبت سے دیکھے تو ہر مرتبہ دیکھنے پر ایک حج مقبول کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔عرض کیا گیا خواہ سو مرتبہ دیکھے۔فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑے اور زیادہ پاکیزہ ہیں (ان کیلئے سو حج کا ثواب دینا کیا مشکل ہے)۔(ایضاً)

ایک اور حدیث میں ہے:

عن ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل الذنب یغفر الله منها ماشاء الا حقوق الوالدین فانه یعجل لصاحبه في الحیوة قبل الممات. (مشکوۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ ...... حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ چاہیں تو معاف فرما دیں مگر والدین کی نافرمانی کو معاف نہیں فرماتے بلکہ اس کی سزا مرنے سے پہلے دنیا میں ملتی ہے۔

جو لوگ والدین کی خدمت سے کنارہ کشی کرتے ہیں وہ بہت ہی بد بخت ہیں لیکن اس میں کچھ قصور والدین کا بھی ہے وہ بچوں کو مغربی تعلیم و تربیت دیتے ہیں دینی تعلیم و تربیت سے محروم رکھتے ہیں نتیجتاً اولاد بڑے ہو کر مغربی عادات واطوار کو اپناتی ہے اور سب جانتے ہیں کہ مغرب میں والدین کی خدمت کا کوئی تصور نہیں اولاد جوان ہو کر خود سر ہو جاتی ہے اور والدین سے ان کو کوئی ربط نہیں رہتا۔

جائز کاموں میں ماں باپ کی نافرمانی

س ...... ایک تنظیم اپنے نئے ممبروں سے حلف لیتی ہے کہ وہ ممبر تنظیم اور اس

کے لیڈر کا ہر حال میں وفادار رہے گا۔ چاہے اسے اپنے ماں باپ اور بزرگوں کی نافرمانی ہی کرنی پڑے۔ کیا ماں باپ اور بزرگوں کی نافرمانی کا یہ حلف جائز ہے۔ اس کی وضاحت دینی حیثیت سے فرمائیں۔

ج ...... جائز کاموں میں ماں باپ کی نافرمانی حرام ہے اور حرام چیز کا عہد کرنا بھی حرام ہے۔

زانی، شرابی باپ کی بخشش کے لئے کیا کیا جائے

س ...... زید ایک کٹر مذہبی انسان تھا۔ پنج وقتہ نمازی، حج، روزہ، زکوۃ ہر طرح سے مذہبی انسان لیکن انہیں غیر عورتوں سے مراسم رکھنے کی عادت تھی۔ بس یوں سمجھ لیں کہ لفظ "عورت" ان کی سب سے بڑی کمزوری تھی۔ مولانا صاحب جب سے زید کی موت ہوئی ہے ہم دونوں بھائی بے حد پریشان ہیں کیونکہ ان کی موت شراب پیتے ہوئے ایک غیر عورت کے ساتھ زنا کرتے ہوئے اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ کیا والد صاحب کی بخشش ہو جائے گی؟ حالانکہ ہم نے ہر طرح سے ختم قرآن، بھوکوں کو کھانا کھلانا سب کچھ ان کے پیچھے کیا۔ مولانا صاحب ہم اولاد ہونے کے ناطے ان کے لئے اور کیا ایسا مذہبی کام کریں کہ ان کی بخشش ہو جائے؟

ج ...... ہم سب کو اس قسم کے واقعات سے عبرت پکڑنی چاہئے اور حق تعالیٰ شانہ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ (یا اللہ! حسنِ خاتمہ نصیب فرما، اور بری موت سے پناہ عطا فرما) حدیث میں آتا ہے کہ آدمی جس حالت میں مرے گا اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ جہاں تک بخشش کا سوال ہے، سو بخشش کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ بغیر سزا کے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرما دیں، اس کے بارے میں تو کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کس پر نظر عنایت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید بھی رکھنی چاہئے اور اس کی دعا بھی کرنی چاہئے کہ حق

تعالیٰ شانہ ہمیں بغیر عذاب و عتاب اور بغیر حساب و کتاب کے بخشش نصیب فرمائیں۔

بخشش کے دو سرے معنی یہ ہیں کہ اپنی بدعملیوں کا خمیازہ بھگتنے کے بعد پٹ کر کسی وقت عذاب سے رہائی مل جائے۔ یہ بخشش ہر مسلمان کے لئے ہے۔ جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ خواہ کتنا ہی گناہ گار ہو' کسی نہ کسی وقت اس کی بخشش ضرور ہو جائے گی۔ البتہ جو شخص دنیا سے ایمان کے بغیر رخصت ہوا۔ نعوذ باللہ۔ اس کی کسی حال میں بھی بخشش نہیں ہوگی' وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ آپ اپنے والد کے لئے دعا و استغفار کریں' اور جہاں تک ممکن ہو اس کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کرتے رہیں' سب سے بہتر صدقہ جاریہ ہے۔

ماں باپ کو راضی کرنے کے لئے اسلامی اقدار چھوڑنا

س ...... میں اب سے ایک سال پہلے بہت آزاد خیال لڑکی تھی۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی اور میں نے اسلامی اقدار کو اپنا نصب العین بنا لیا۔ جو لوگ پہلے مجھے بہت پسند کرتے تھے اب انہوں نے مجھ پر فقرے کسنے شروع کر دیئے ہیں۔ میں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے اور میری عمر سولہ سال ہے۔ والدین بھی یہی کہتے ہیں کہ زیادہ دقیانوسی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ریڈیو اور ٹی وی جیسی لغویات کو بالکل چھوڑ دیا اور پابندی سے پردہ کرنا شروع کیا جبکہ میرے گھر میں پردہ بہت کم کیا جاتا ہے۔ گھر پر بھی میں نے چادر اوڑھنی شروع کی تو اس کا بھی گھر والوں نے مذاق اڑایا۔ بہت سے لوگوں نے تو مجھ سے دوستی بھی ختم کر دی ہے لیکن میں نے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں میری منگنی ہوگئی ہے۔ ان لوگوں کے ہاں بھی زیادہ پردہ نہیں ہے۔ اب میرے والدین اور بڑے کہتے ہیں کہ تم اپنی "بھنویں" بنوالو' چادر چھوڑ دو اور برقعہ بھی اتار دو اور زمانے کے ساتھ چلو۔ لیکن میں یہ

کسی طرح بھی نہیں کر سکتی۔ مجھے بہت مجبور کیا جا رہا ہے اور میں سخت پریشان ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ میرے برقعے نے اور نماز نے مجھے متعدد بار برائیوں سے بچایا اور آج حالات اسی کے درپے ہو گئے ہیں۔ میں نے یہ سوچ کر اچھی باتیں اپنائی تھیں کہ لوگ مجھے اچھا کہیں گے۔ لیکن اب اندازہ ہوا کہ ہمارا معاشرہ اب اس قابل نہیں رہا کہ اس میں اعلیٰ اقدار کو اپنایا جائے' یہ بات قابل تعریف ہے کہ میری ایک دو سہیلیوں نے مجھے دیکھتے ہوئے یہ روش اختیار کر لی ہے لیکن باقی لوگ مجھے ناپسند ہی کرتے ہیں۔ اب آپ بتایئے کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں اپنے والدین اور بڑوں کی بات مان لوں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں وہی کچھ اختیار کر لوں یا ان کی بات سے انکار کر دوں جبکہ انکار ماں باپ کی نافرمانی میں شامل ہوتا ہے۔ میں شادی سے بھی انکار نہیں کر سکتی اور اپنے ماں باپ اور بڑوں کو بھی ناراض نہیں کر سکتی۔ اب آپ میرے سوال کا جواب جلد عطا کر دیں تاکہ میں ذہنی خلجان سے بچ جاؤں اور مجھ جیسی اور لڑکیوں کا بھی بھلا ہو جو اس الجھن سے دوچار ہیں۔

ج ...... آپ کے خط میں چند باتیں قابل توجہ ہیں۔

اول۔ اگر آپ نے اسلامی اقدار کو اس لئے اپنایا ہے کہ لوگ آپ کو اچھا کہیں تو آپ نے بہت بڑی غلطی کی ہے اور اگر اس لئے اپنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے تو آپ کو مخلوق کی رضامندی و ناراضی اور خوشی یا ناخوشی پر نظر نہیں رکھنی چاہئے۔ آپ کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہونا چاہئے۔ خواہ مخلوق آپ کو کچھ ہی کہے۔

ہمارے آنحضرت ﷺ کو کافر لوگوں نے دیوانہ اور مجنون تک کہا۔ ہماری آپ کی عزت ان سے بڑھ کر نہیں۔

دوم۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ دین پر چلنا آگ کے انگاروں کو مٹھی میں لینے سے زیادہ مشکل ہو گا۔ یہ وہی زمانہ ہے جو شخص دوزخ کے

انگاروں سے بچنا چاہتا ہو اسے دنیا کے ان انگاروں پر لوٹنا ہوگا اور جو شخص دنیا کے ان انگاروں سے گھبراتا ہے اسے دوزخ کے انگاروں کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

سوم۔ والدین اور بڑوں کی فرمانبرداری ضروری ہے مگر یہ اسی وقت تک جائز ہے جب تک خدا اور رسول ﷺ کے کسی حکم کی افرمانی نہ ہوتی ہو' ورنہ خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرکے کسی کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔ نہ والدین کی' نہ شوہر' نہ کسی حاکم کی۔ اس لئے میں آپ کو اسلامی اقدار ترک کرنے کا مشورہ نہیں دوں گا۔

بچوں کی بدتمیزی کا سبب اور اس کا علاج

س ...... میرا بچہ جس کی عمر ساڑھے دس سال ہے۔ بہت غصہ والا ہے' غصہ میں آکر وہ انتہائی بدتمیزی کی باتیں کرتا ہے جس کی وجہ سے بعض دفعہ دوسروں کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے کوئی ایسا وظیفہ بھیج دیں جس کی وجہ سے وہ بدتمیزی چھوڑ دے اور پڑھائی میں اچھا ہو جائے۔

ج ...... بچوں کی بدتمیزی و نافرمانی کا سبب عموماً والدین کے گناہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کیساتھ اپنا معاملہ درست کریں اور ۳ بار سورہ فاتحہ پانی پر دم کرکے بچے کو پلایا کریں۔

کیا والدین سے پانی مانگ کر پینا ثواب ہے

س ...... ہمارے دوست ...... صاحب کہتے ہیں کہ والدین اور بڑے بزرگوں سے پانی مانگ کر پینے میں ثواب بہت زیادہ ملتا ہے اور چاہے والدین عمر رسیدہ ہی کیوں نہ ہوں ان سے پانی مانگ کر پینا چاہئے۔

ج ...... کیا مطلب ہے کہ والدین کی خدمت کرنے کے بجائے ان سے خدمت

لینی چاہئے؟

بدکار والدہ سے قطع تعلق کرنا شرعاً کیسا ہے؟

س ...... اگر کسی کی والدہ یا بہن بدکار ہو' شریعت میں اولاد کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا ان کا احترام وادب ضروری ہے اور ان کی خدمت کرنا فرض ہے کیا اولاد اپنی والدہ سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے جب کہ بار بار نصیحت کے باوجود اس پر کوئی اثر نہ ہو؟

ج ...... جو شخص گھر میں گندگی کو برداشت کرے وہ "دیوث" کہلاتا ہے۔ اول تو ہر ممکن کوشش اس گندگی کو دور کرنے کی کی جائے۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو قطع تعلق کر لیا جائے۔

کیا بالغ اولاد پر خرچ کرنا والد کے لئے ضروری ہے؟

س ...... ایک صاحب جن کے تین لڑکے اٹھارہ سال سے زیادہ کے ہیں اور ایک لڑکی ۱۶ سال کی' دو چھوٹے لڑکے جن کی عمریں پندرہ سال اور نو سال ہیں اور زوجہ ہیں۔ ان صاحب نے تین سال قبل کاروبار شروع کیا ہے اور کاروبار سے جو آمدنی ہوتی ہے اسے وہ کاروبار پھیلانے کیلئے لگا دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ میں اس حالت میں نہیں ہوں کہ گھر کا خرچہ اٹھا سکوں اس لئے قرآن کی رو سے میرے اوپر بیوی بچے کسی کا کوئی فرض نہیں ہوتا ہے جبکہ تمام بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور بچوں کی والدہ بھی کوئی نوکری نہیں کرتیں۔ ان صاحب کا کہنا ہے کہ جب تک میں کھلانے کی پوزیشن میں تھا' میں نے کیا' اب میری پوزیشن نہیں (جبکہ کاروبار کو پھیلا رہے ہیں) ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ "میرے اوپر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے کچھ بھی فرض نہیں ہے اور اٹھارہ سال کے بعد تو ان کا فرض بالکل ختم ہو جاتا ہے اور بچوں کو تو گھر میں بالکل نہیں رہنا چاہئے

بلکہ خود کما کر گزارہ کرنا چاہئے۔ نہ وہ اپنے نو سال کے بچے نہ لڑکی کو اور نہ بیگم کو کھلاتے ہیں۔ بڑے لڑکے تو بہت دور کی بات ہیں۔ ہر وقت یہ تکرار ہے کہ میرے اوپر کچھ فرض نہیں جہاں تک کر سکتا تھا کر دیا جبکہ نو سال کے بچے سے بھی خوب کام لیتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے جب تک کھلایا ہے اب اس کے بدلے کام کرو۔ اس کے برعکس باہر اپنے ملنے والوں اور دوستوں سے بہت خوش مزاجی' ملنساری سے پیش آتے ہیں ان کیلئے کھانے پینے روپے پیسے میں کوئی کمی نہیں کرتے ہیں جبکہ ان کے دوست انہیں پہچان چکے ہیں اور بے وقوف بنا کر ہزاروں روپے بٹور کر لے جاتے ہیں ان کا انہیں کوئی غم نہیں بلکہ جو پیسہ بچوں پر خرچ کیا ہے اس کا بہت افسوس ہے کیونکہ اس کا بدلہ کچھ ملنے کی امید نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جو میں نے کیا وہ میری شفقت تھی۔ اب ایک مکان میں رہنے کے باوجود باپ بچوں (بڑے لڑکوں) کا ایک ایک ہفتہ تک سامنا نہیں ہوتا بات کرنا دور کی بات ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ قرآن اور حدیث کی رو سے صحیح صورت حال سے آگاہ کریں براہ کرم ان کا جواب جلد از جلد اخبار میں دیں تاکہ ہر ایک اس جواب کو پڑھ سکے۔

ج ...... اس شخص کا طرز عمل نہایت غلط اور افسوسناک ہے اور اس کا یہ کہنا کہ "میرے اوپر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے کچھ بھی فرض نہیں" محض ناواقفی کی بات ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ بیوی کا نان و نفقہ ہر حال میں شوہر پر فرض ہے اور اگر شوہر فقیر ہو اس کے پاس مال نہ ہو تب بھی بیوی کا خرچ اس کے ذمے ہے' قرض لے یا بھیک مانگ کر لائے' اولاد کے نان و نفقہ کا حکم یہ ہے کہ اگر ان کے پاس مال ہو تو ان کا خرچ خود ان کے مال سے پورا کیا جائے گا اور اگر ان کے پاس مال نہیں اور وہ نابالغ ہوں یا کوئی ہنر اور کسب نہ جانتے ہوں تو ان کا خرچ والد کے ذمہ ہوگا۔ یہ اخراجات شرعاً والد کے ذمہ ہیں' اگر والد کے پاس پیسے نہ ہوں تو اس سے کہا جائے گا کہ کما کر لائے' یا بھیک مانگ کر

لائے‘ اور اگر وہ ان کا خرچ ادا نہیں کرے گا تو اس کو قید کیا جائے گا۔

اولاد اگر بالغ ہو اور کمانے کی صلاحیت بھی رکھتی ہو تو لڑکوں کا خرچ باپ کے ذمے نہیں ہو گا بلکہ وہ خود کمائیں اور کھائیں‘ لیکن لڑکیوں کی جب تک شادی نہیں ہو جاتی ان کا خرچ باپ کے ذمہ ہے۔ باپ ان کو کمانے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

یہ میں نے جو کچھ لکھا ہے اخراجات کی قانونی حیثیت ہے۔ قانون سے ہٹ کر انسان پر کچھ اخلاقی ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ شرفاء کے یہاں جب تک اولاد زیر تعلیم ہو‘ یا بے روزگار ہو‘ ان کا خرچ والدین اٹھاتے ہیں‘ جو شخص اپنی چھوٹی چھوٹی معصوم اولاد کے ساتھ ایسا بھدا سلوک کرتا ہے وہ خدانخواستہ معذور ہو جائے تو اپنی اولاد سے کس حسن سلوک کی توقع کر سکتا ہے؟ ان صاحب کو چاہئے کہ بیوی بچوں کے اخراجات پر بخل نہ کریں‘ یہ حق لازم ہے اور سب سے بڑا صدقہ بھی۔ اور اگر یہ شخص اپنے رویہ کی اصلاح نہ کرے تو عدالت سے رجوع کیا جائے۔

بلاوجہ لڑکی کو گھر بٹھانے والے باپ کی بات ماننا

س ...... ایک شادی شدہ بیٹی پر باپ کے کیا حقوق ہیں؟ بیٹی کی گھریلو زندگی میں باپ کی بلا وجہ مداخلت کے پیش نظر کیا بیٹی کو باپ کے حکم عدولی کی اجازت ہے؟ مثلاً باپ بیٹی کو زبردستی اپنے گھر ٹھہرانا چاہتا ہے جس کے لئے وہ عدالت سے بھی رجوع کرنے سے گریز نہیں کرتا تاکہ دوسرے دامادوں کی طرح یہ شریف النفس ومالدار داماد بھی اس کے زیر اثر آجائے۔ لیکن بیٹی ہر دم اپنے باپ کے ہاں رہنے سے انکار کرتی ہے جس کے لئے اس کو ہر وقت اور ہر جگہ شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے۔ کیا ایسے ضدی باپ کی ضد پورا کرنے کا اسلام میں کوئی حل ہے؟

ج ...... بیٹی کو بغیر کسی صحیح وجہ کے گھر بٹھانا اور اسے شوہر کے پاس نہ بھیجنا

معصیت ہے' اور گناہ کے کام میں باپ کی اطاعت جائز نہیں' اس لئے باپ کی ایسی ضد کا ساتھ دینا بھی جائز نہیں۔ لڑکی کو چاہئے کہ اپنے گھر چلی جائے' باپ کی بات نہ مانے۔

خدا کے نافرمان والدین کا احترام کرنا

س ...... زید نے تمام عمر خدا اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی نفی میں گزاری۔ اب عمر کے اس حصے میں ہے جس میں خدا سے توبہ اور کردہ گناہوں پر شرمساری اور ندامت کا ہونا لازمی ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ زید نے از خود نہیں بلکہ لوگوں کے کہنے اور زور دینے پر حج کی سعادت بھی حاصل کر لی ہے' مگر حج جیسے مقدس فریضہ کی ادائیگی کے بعد بھی زید کے اعمال پر رتی بھر اثر نہیں پڑا۔ بلکہ اور بھی شدومد سے حلال سے گریز اور حرام سے قربت حاصل کر لی۔ دوران حج خانہ کعبہ اور روضہ رسول ﷺ پر گناہوں کی معافی طلب کر کے بقیہ زندگی اسلام کے وضع کردہ قوانین کے مطابق بسر کرنے کا عہد کیا اور قسم کھائی تھی' مگر واپس آتے ہی گزشتہ اعمال بد اور شیطانی حرکات عود کر آئیں۔ لوگوں کے حقوق غصب کرنا' لوگوں کو طرح طرح سے اذیت دینا' جھوٹ اور بے ایمانی کو اپنا فرض سمجھ کر نہ صرف خود کرنا بلکہ اولاد کو اس کی تلقین کرنا' جو اولاد خدا خوفی سے ان باتوں سے پہلو تہی چاہے اسے برا جان کر اپنے کو باپ ہونے اور باپ کا حکم ماننے پر اصرار کرنا وغیرہ وغیرہ۔ زید اپنی اس اولاد سے خوش ہے جو ان کی بتائی ہوئی راہ پر آنکھیں بند کئے گامزن ہے' حالانکہ ایک حدیث رسول ہے کہ "باپ اپنی اس اولاد کو جو کچھ بھی دیتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اچھی تعلیم و تربیت ہے"۔ زید نے اپنی اولاد کو اس راہ پر ڈال رکھا ہے جس کا دروازہ جہنم کے غار کی طرف کھلتا ہے۔ ہاں دنیا میں جنت بنا رکھی ہے جبکہ یہ معلوم ہے کہ یہ جنت کتنے روز کی ہے۔

زید کی من جملہ باتوں سے اگر کوئی اولاد روگردانی کرنے کی جسارت کرے تو بڑے یقین سے کہا جاتا ہے کہ ہم سید ہیں، ہم آل رسول ہیں، بھلا ہمارا کسی سے کیا مقابلہ؟ یا ہم پر کون انگلی اٹھائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے آخری خطبے میں دنیا کو صاف صاف الفاظ میں یہ درس دیا تھا کہ کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر، عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت یا برتری حاصل نہیں ہے اگر برتری حاصل ہے تو وہ اس کے تقویٰ اور پرہیزگاری پر۔ ان حقائق کے پیش نظر آپ سے پوچھنا چاہوں گا کہ آیا ایسے باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری اولاد پر لازم ہے؟ جو اولاد کو حرام کھانے کی تلقین کرے لوگوں کو اذیتیں دے۔ حقوق غصب کرے، لوگوں کے درمیان نااتفاقی اور نفاق پیدا کرے، بے ایمانی کو اپنا حق جانے اور خود کو سید کہہ کر جنت کا دعویدار بنے۔

گویا سید ہونا ایک ایسی سند ہے کہ جو جی چاہے کرو۔ سید ہونے کا لیبل سینے پر سجا کر خدا اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پامال کرتے رہو۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ہمارا دین مبین اور احکام نبوی ﷺ کیا کہتے ہیں؟

ج ...... ماں باپ اگر کافر بھی ہوں ان کی بے ادبی، توہین و تذلیل اور بے باکی کیساتھ ان سے گفتگو کرنا جائز نہیں۔ بلکہ انکا ادب واحترام بہر صورت لازم ہے، لیکن والدین اگر کسی غلط کام کا حکم کریں تو اس میں ان کی اطاعت حرام ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اس میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ ان دونوں باتوں کو جمع کرنا بڑا صبر آزما امتحان ہے، کہ غلط کار والدین کی بے ادبی بھی نہ کی جائے اور گناہ کے کام میں ان کی اطاعت بھی نہ کی جائے۔

کیا والد کے فعل بد کا وبال اولاد پر ہو گا

س ...... میں انٹر تک تعلیم یافتہ ہوں۔ انٹر تک میں نے تعلیم کراچی ہی سے

حاصل کی ہے۔ اس وقت میری عمر تقریباً ۲۲ سال ہوگی۔ آج سے ۷ / ۸ مہینے پہلے تک نماز اور دیگر عبادات کا پابند تھا۔ آج کل بھی نماز پڑھ لیتا ہوں۔ مگر زبردستی کبھی کبھار پڑھتا ہوں۔ دل نہیں چاہتا کچھ کمیونسٹ حضرات سے واسطہ ہے' ان کی باتیں سچی محسوس ہونے لگتی ہیں۔ گھر کے حالات کچھ یوں ہیں کہ میرے والد صاحب کے تعلقات کسی دوسری عورت سے عرصہ دراز سے تھے۔ ان کی راہ میں ہم رکاوٹ تھے۔ وہ اس عورت کے ساتھ گھر چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ عرصہ ۵ ماہ سے مجھے کام کوئی نہیں مل رہا' ۵ چھوٹے چھوٹے بہن بھائی ہیں۔ والدہ ہروقت لڑتی رہتی ہیں۔ میرے گھر میں میرے سوا سب ناخواندہ ہیں۔ دل کی بڑی خواہش ہے کہ مقابلے کا امتحان پاس کروں۔ مگر ان حالات میں تو خودکشی کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یا پھر سوچتا ہوں کہ میں بھی اپنے والد صاحب کی طرح گھر چھوڑ جاؤں' کیونکہ گاؤں والے اکثر طعنے دیتے ہیں کہ تمہارا باپ عورت نکال کر لے گیا ہے اور ۵۰ سال کی عمر میں اسکو شرم نہ آئی۔ وغیرہ۔ دل ان باتوں سے بڑا پریشان رہتا ہے۔ میں نے داڑھی رکھی ہوئی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ تمہاری داڑھی کا کیا فائدہ تمہارا باپ تو عورت نکال کر لے گیا ہے۔ باہر سے یہ باتیں سن کر جب گھر جاتا ہوں تو والدہ بچوں سے لڑ رہی ہوتی ہیں۔ ان حالات سے تنگ آگیا ہوں۔ قرآن پاک کی تلاوت کا میں بہت شوقین تھا مگر اب دل نہیں چاہتا۔ روزے میں نے رکھے ہیں' لیکن سوچتا ہوں کہ بالکل بیکار رکھے ہیں۔ کونسا اللہ نے قبول کرنے ہیں۔ اسی طریقے سے دوسری اسلام کی عبادات کے متعلق سوچتا ہوں۔ میرے محترم میں جب کراچی میں تھا تو آپ کا کالم روزنامہ جنگ میں پڑھتا تھا اس کالم کی وجہ سے مجھ میں کافی ساری روحانیت ابھر کر آئی تھی۔ مجھے بالاصورتحال کی روشنی میں بتایئے کہ آیا میں والد صاحب کے خلاف کوئی ایکشن لے سکتا ہوں یا پھر میں بھی گھر چھوڑ کر بھاگ جاؤں۔

ج ...... جو لوگ آپ کو باپ کے فعل کا طعنہ دیتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں۔ آپ نہ تو لوگوں کی باتوں سے اثر لیں، نہ باپ سے انتقام لینے کی سوچیں، بلکہ صبر واستقلال کے ساتھ حالات کا مقابلہ کریں، اور جہاں تک ممکن ہو روزگار کا بندوبست کرلیں۔ غلط ماحول آدمی کو پریشان کر دیتا ہے۔ آپ کی والدہ بھی حالات کی وجہ سے چڑچڑی ہوگئی ہیں، ان کو ہر ممکن راحت پہنچانے کی کوشش کریں، چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شفقت ومحبت کا برتاؤ کریں۔ الغرض ہمت اور حوصلہ کے ساتھ گھر کے ماحول کو جنت کا ماحول بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ تو بندوں پر رحیم وکریم ہیں آپ عبادات کا اہتمام کریں۔ ان سے انشاء اللہ آپ کو ذہنی سکون میسر آئے گا اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں انشاء اللہ حالات بدل جائیں گے۔ میں بھی آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔

والد اور والدہ کا اولاد کو ایک دوسرے سے ملنے سے منع کرنا

س ...... میرے دوست الف عمر ۳۵ سال تقریباً، میرے دوست کی بہن ب عمر ۳۶ سال، الف اور ب کے ماں باپ آج سے تقریباً ۳۲ سال پہلے کسی گھریلو تنازع میں علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ الف کو اپنی ماں کے ساتھ رہائش اختیار کی اور ب نے اپنے والد صاحب کے ساتھ رہنا پسند کیا، یہ بات یوں قدرتاً ہوئی۔ بعد میں ماں نے دوسری شادی کر لی اور دوسری اولاد بھی ہوئی۔ والد صاحب نے کوئی شادی نہیں کی۔ اب ان کی عمر تقریباً ۷۰ سال ہے اور الف کو ماں نے پالا پوسا ہے۔ والد صاحب نے اس عرصہ میں پوچھا تک بھی نہیں ہے۔ اب اس عمر میں جبکہ الف اور ب (بہن بھائی) غیر شادی شدہ ہیں آپس میں تین تین سال تک گفتگو یا خط وکتابت نہیں کرتے اور ناراضگی میں شدت ہوتی جا رہی ہے۔ بہن (ب) والد صاحب سے محبت کرتی ہے اور بھائی (الف) والدہ سے

بے انتہا محبت کرتا ہے اس دوران بہن اور والد صاحب الف کو کبھی کبھی عاق کرنے کے خط بھی لکھتے ہیں۔ لیکن الف کہتا ہے کہ میں ماں سے الگ رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور نہ ہی ایسی بات کر سکتا ہوں کہ جس سے والدہ کو صدمہ ملے۔ یہ سارا ماحول والدین کا پیدا کردہ ہے۔ حقیقتاً اس میں نہ الف کا قصور ہے اور نہ ب کا قصور! میں نے الف کو بہت سمجھایا ہے کہ والد صاحب کے بھی حقوق ہیں انہیں ادا کرنا چاہئے وہ جواب دیتے ہیں کہ تین مرتبہ ماں کا خیال رکھنا ہے اور ایک مرتبہ باپ کا جبکہ باپ کے پاس جاتا ہوں تو گھر سے نکال دیتے ہیں۔

ج ...... لڑکی اور لڑکے دونوں کی پرورش جن کے پاس ہوئی اس سے تعلق ومحبت کا زیادہ ہونا تو ایک طبعی بات ہے لیکن لڑکے کا اپنے باپ سے اور لڑکی کا اپنی ماں سے قطع تعلق کر لینا یا کئے رکھنا ناجائز ہے۔ اسی طرح والد کا اپنے لڑکے کو عاق کرنے کی دھمکیاں دینا بھی گناہ ہے۔ الف اور ب دونوں اب جوانی کی عمر سے آگے بڑھ رہے ہیں' ان کے والدین نے ان کی دنیا تو برباد کی ہی تھی اب ان کی آخرت بھی تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ والدہ کو سمجھائے کہ وہ والد سے قطع تعلق پر مجبور نہ کرے۔ اسی طرح ب کو چاہئے کہ وہ والد سے کہے کہ اسے والدہ سے قطع تعلق پر مجبور نہ کرے ...... ان کا میاں بیوی کا رشتہ اگر شومئی قسمت سے ختم ہو گیا تھا تو ماں بیٹی کا اور باپ بیٹے کا رشتہ تو اٹوٹ ہے۔ یہ تو ختم نہیں ہو سکتا نہ کیا جا سکتا ہے اور جب رشتہ قائم ہے تو اس کے حقوق بھی لازم اور دائم ہیں۔

بڑھاپے میں چڑچڑے پن والے والدین سے قطع تعلق کرنا

س ...... اگر والدین بڑھاپے کی عمر کو آئیں اور ان کے چڑچڑا پن یا دماغ یا حافظہ

کمزور ہونے کی وجہ سے جوان بیٹے بیٹیاں ان سے قطع تعلق کریں کیا یہ جائز ہے؟ ان کے روز قیامت بخشش کے امکانات ہیں؟

ج ...... ایسی اولاد جو والدین کو ان کے بڑھاپے میں تنہا چھوڑ دیتی ہے سخت گناہ گار ہے۔ جو لوگ جنت میں نہیں جائیں گے ان میں والدین کے نافرمان کو بھی حدیث میں ذکر فرمایا ہے' اس جرم سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے اور والدین کو راضی کرنا چاہئے۔

والدین میں سے کس کی خدمت کریں

س ...... زمانہ بچپن میں ہی میرے والد نامعلوم کس وجہ سے بدظن ہو گئے اور اس حد تک میری مخالفت گھر میں کرنے لگے کہ میرا جینا دوبھر ہو گیا۔ بعض اوقات وہ مجھ پر ایسے الفاظ استعمال کرتے جو شرعاً اور عام معاشرہ میں بھی استعمال نہیں کئے جاتے۔ اس عرصہ میں میری والدہ مجھ پر شفقت کرتی رہیں اور والد سے مجھے نفرت دن بدن زیادہ ہوتی گئی اور بالآخر والد کی ناانصافیوں اور روز مرہ کے جھگڑوں سے تنگ آکر میں نے گھر و گاؤں چھوڑ دیا۔ جب شہر آیا تو کچھ عرصہ بعد میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے والد سے دوبارہ رابطہ بحال کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ جبکہ میرے والد میرے پاس آنا جانا شروع ہو گئے اور میں بھی کبھی کبھار گھر جاتا رہا۔ نتیجہ یوں ہوا کہ میرا آنا جانا زیادہ ہوا اور والد بھی مجھ پر اعتماد کرنے لگے۔ اور والدہ تو پہلے سے ہی میری سرپرستی کرتی تھیں۔ اب جب میں گھر جاتا ہوں یا گھر سے باہر بھی رہوں تو ہمارے گھر میں عموماً جھگڑا والدین کے درمیان رہتا ہے اور صرف میری وجہ سے۔ میں نے بارہا کوشش کی کہ والدہ کو سمجھاؤں لیکن وہ بضد ہیں کہ تم والد کے کردار سے واقف نہیں تمہیں یاد بھی نہیں کہ یہ تمہارے ساتھ کیسا رویہ رکھا کرتے تھے۔ جبکہ میں

ان تمام باتوں کو جب یاد کرتا ہوں یا والدہ یاد کراتی ہیں تو مجھے یہ تمام رشتے بھول جاتے ہیں۔ اور اپنے ماضی کی وہ مصیبتیں یاد آجاتی ہیں لیکن میں یہ سب کچھ بھول جانا چاہتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ میرے والدین میری وجہ سے آپس میں ناراض نہ رہیں جبکہ ان وجوہات کی بنا پر چھوٹے بہن بھائیوں پر بھی اثر پڑ چکا ہے اور وہ بھی کسی حد تک چھوٹے بڑے کی قدر نہیں کرتے۔ میری والدہ اور والد کے درمیان ہمیشہ جھگڑا رہتا ہے اور بعض دفعہ نوبت طلاق تک بھی پہنچ جاتی تھی۔ جو بعد میں بڑے بزرگوں کی مداخلت پر نہ ہو سکی۔ اب میری کوشش زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ میں والد کی زیادہ خدمت کروں اور کرتا بھی ہوں۔ لیکن اس اثنا میں میری والدہ مجھ پر ناراض ہو جاتی اور مجھے ایسا ہونے سے نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ براہ کرم میری اس داستان کا قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں کہ میں ان میں سے کس کی خدمت یا احکام کو اولیت دوں جبکہ والدہ مجھے باپ کی خدمت یا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے منع کرتی ہے اور والد کی ناراضگی کو میں دل سے برداشت نہیں کر سکتا۔ جو میری کمزوری ہے جبکہ اوپر میں عرض کر چکا ہوں کہ والد نے میرے ساتھ بچپن میں بہت بلکہ حد سے زیادہ ناانصافیاں بھی کی ہیں اور بچپن سے آج تک مجھے یہ احساس بھی نہیں ہوا کہ میرا والد بھی ہے۔ براہ کرم میرے لئے بھی آپ شریعت کی رو سے جواب لکھیں کہ میں ان دونوں میں کس کا حکم بجا لاؤں اور کیا کروں نیز ان دونوں کے لئے کوئی عمل یا نصیحت تحریر فرمائیں تاکہ اس عذاب سے سارے گھر کو نجات مل سکے۔

ج ...... آپ کے والد اگر خدمت کے محتاج ہیں اور کوئی ان کی خدمت کرنے والا نہیں تو ان کی خدمت آپ کے ذمہ فرض ہے۔ میری یہ تحریر اپنی والدہ کو سنا کر کہہ دیجئے کہ اس میں تو میں آپ کی اطاعت نہیں کروں گا۔ اس کے علاوہ جو خدمت فرمائیں، جائز حکم فرمائیں اس کو بسروچشم بجا لاؤں گا۔

اپنے سے چھوٹے پر ہاتھ اٹھانے کا تدارک کیسے کریں

س ...... اگر ہم نے کسی چھوٹے پر ہاتھ اٹھالیا اور بعد میں دل میں معافی مانگ لی مگر اس سے معافی مانگنے کی ہمت نہیں ہوئی تو کیا ہمارا ہاتھ اٹھانے والا گناہ معاف ہو جائے گا؟

ج ...... چھوٹے سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں البتہ اس کو کوئی تحفہ وغیرہ دے کر خوش کر دیا جائے۔

والدین کے اختلافات کی صورت میں والد کا ساتھ دوں یا والدہ کا؟

س ...... میرے والدین میں آپس میں ناراضگی ہے' بہت زیادہ سخت اختلافات ہوگئے ہیں۔ یہاں تک کہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہوگئے ہیں' میرا یہ مسئلہ ہے کہ میں اگر والدہ کا ساتھ دیتا ہوں تو والد ناراض ہو جاتے ہیں اگر میں والد کے ساتھ بولتا ہوں تو والدہ صاحبہ ناراض ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے گھر سے نکالنے پر آجاتے ہیں مجھے یہ بتائیں کہ میں والدہ کی خدمت کرتا رہوں یا والد کی۔ میرے چار بھائی ہیں جو مجھ سے چھوٹے ہیں وہ ماں کے ساتھ ہیں اور جو بڑے ہیں وہ والد کے ساتھ ہیں۔ والدہ کا خرچہ کوئی نہیں دیتا میں نے اپنی سمجھ سے یہ وعدہ خدا سے کیا ہے کہ خدا کے بعد میری والدہ ہی سب کچھ ہیں۔ آیا میں یہ سب کچھ ٹھیک کر رہا ہوں؟

ج ...... آپ کے والدین کے اختلافات بہت ہی افسوس ناک ہیں' اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرمائے۔ آپ ایسا ساتھ تو کسی کا بھی نہ دیں کہ دوسرے سے قطع تعلق ہو جائے' دونوں سے تعلق رکھیں اور ان میں سے جو بھی بدنی یا مالی خدمت کا محتاج ہو اس کی خدمت کریں' ادب واحترام دونوں کا کریں۔ اگر ان میں ایک دوسرے کی خدمت سے یا اس کے ساتھ تعلق رکھنے سے ناراض ہوتا

ہو اس کی پروانہ کریں، نہ کسی کو پلٹ کر جواب دیں، چونکہ آپ کی والدہ بوڑھی بھی ہیں اور ان کا خرچ اٹھانے والا بھی کوئی نہیں اس لئے ان کی جانی و مالی خدمت کو سعادت سمجھیں۔

سوتیلی ماں اور والد کے نامناسب رویے پر ہم کیا کریں؟

س ...... ہم چار سگے بھائی ہیں ہماری والدہ صاحبہ دسمبر ۱۹۵۶ء کو وفات پاگئیں، اس کے بعد ہمارے والد صاحب نے ۱۹۶۱ء میں دوسری شادی کی، وہ بھی اپریل ۱۹۷۲ء میں وفات پاگئیں، اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی، ستمبر ۱۹۷۳ء میں ہمارے والد صاحب نے تیسری شادی کی جو کہ اپنے پہلے خاوند سے طلاق شدہ تھی، ہمارے والد صاحب نے ہم لوگوں کو اس شادی سے پہلے ۴ پلاٹ ہبہ کر دیئے تھے، مجھے صرف پلاٹ دیا میرے چھوٹے بھائی کو بھی، صرف بڑے دو بھائیوں کو بنے بنائے مکان۔ میں نے اپنی رقم سے ہی ۱۹۷۷ء میں مکان تعمیر کروایا جس پر اس وقت تقریباً چالیس ہزار روپیہ خرچ ہوا تھا، بعد میں بھی اسی میں کچھ ردوبدل کی۔ میرے چھوٹے بھائی نے ایک بیٹھک بنوائی۔ اس پلاٹ کے اصل میں پہلے سے ہی ہمارے ناموں پر رجسٹری اور اسٹاپ لکھے ہوئے ہیں، ہم نے احتراماً والد صاحب کو کہا آپ تقسیم کرکے ہمیں ہبہ کروا دیں تاکہ بعد میں ہم لوگ آپس میں جھگڑا وغیرہ نہ کریں، ابھی تک ہمارے والد صاحب کے نام پر لاکھوں روپے کی جائیداد موجود ہے۔ ہماری سوتیلی ماں نے ہمارے والد صاحب کو ناراض کر دیا ہم لوگ کوشش کرتے رہے کہ والد صاحب کو راضی کریں لیکن کوئی اثر نہ ہوا اس کی بڑی وجہ ہماری سوتیلی والدہ ہے، ہم تین بھائی ۷ اگریڈ میں ملازم ہیں بڑا بھائی کاروبار کرتا ہے، ۳۱ مارچ ۱۹۸۴ء کو ہمارے والد صاحب نے اپنی بیوی کے دو رشتے داروں کے ساتھ لڑائی کی، اس لڑائی میں میں اور میرا

ایک بھائی تھا دو بھائی موجود نہیں تھے' لڑائی کی وجہ میرے بڑے بھائی کی گندے پانی کے نکلنے کی نالی بند کر دی تھی' یہ نالی شارع عام گلی میں نکلتی ہے' لیکن ہمارا والد صاحب کہتا ہے کہ میں نہیں چھوڑتا ہوں' نوبت تھانہ تک گئی' بعد میں ہم لوگوں نے درخواست واپس لے لی۔ ہمارا والد صاحب ہمارے ساتھ اور ہماری بیویوں کے ساتھ لڑتا جھگڑتا رہتا ہے' خوب گالیاں دیتا ہے' بر سر عام ہمیں اور ہماری بیویوں کو گالیاں وغیرہ دیتا رہتا ہے' یہ ان کا معمول ہے' لیکن ہم لوگ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتے۔ اب انہوں نے میرے خلاف دعویٰ کر دیا ہے کہ میں آپ کو جگہ نہیں دیتا ہوں' کیا شریعت کی رو سے وہ مکان مجھ سے لے سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ اس کے دوسرے بچوں کے لئے لاکھوں روپے کی جائیداد موجود ہے' ہم ان کے ساتھ صلح کرنے کو تیار ہیں' لیکن وہ ہمیں پاس نہیں چھوڑتے' اب ہم ان کے ساتھ کیا کریں ہمارا دل اور ایمان کہتا ہے کہ والد صاحب کی خدمت کریں' لیکن وہ ہمیں قریب تک نہیں آنے دیتے' اس صورت میں ہم لوگ گنہگار تو نہیں ہیں؟

ج ...... جو حالات آپ نے لکھے ہیں نہایت افسوس ناک ہیں جو پلاٹ یا مکان آپ کے والد صاحب آپ کو دے چکے تھے اور آپ لوگوں نے ان میں اضافہ کر لیا وہ ان کو واپس نہیں لے سکتے نہ شرعاً' نہ اخلاقاً۔

جہاں تک آپ کے والد شریف کے نامناسب رویے کا تعلق ہے آپ ان کو نہ برا بھلا کہیں۔ نہ ان کی بے ادبی کریں۔ نہ لوٹ کر ان کی بات کا جواب دیں اگر وہ آپ سے خدمت نہیں لیتے تو آپ گنہگار نہیں۔ آپ اپنی سوتیلی والدہ کا بھی سگی والدہ کی طرح احترام کریں اور ان کی بدگوئی اور ایذا رسانی پر صبر کریں' انشاء اللہ آپ کو اس کا اچھا پھل دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی۔

ذہنی معذور والدہ کی بات کہاں تک مانی جائے؟

س ...... میری والدہ صاحبہ تنہائی پسند اور مردم بیزار سی ہیں۔ شوہر سے یعنی

میرے والد صاحب سے ہمیشہ ان کی لڑائی رہتی ہے اور وہ ان سے بے انتہا نفرت کرتی ہیں، اگرچہ ظاہری طور سے ان کی خدمت بھی کرتی ہیں مثلاً کھانا کپڑے دھونا وغیرہ مگر دل میں ان کے خلاف بے انتہا نفرت ہے۔ اس حد تک کہ اگر والدہ صاحبہ کا بس چلے تو انہیں دربدر کر دیں۔ ساتھ ہی یہ بھی عرض ہے کہ میری والدہ پانچ وقت کی نمازی اور قرآن کی تلاوت کرتی ہیں۔ مجھے بھی وہ شوہر سے متنفر کرنے کی کوشش کرتی ہیں یہاں تک کہ ایک مرتبہ گھر میں بھی بٹھا لیا تھا اور سسرال واپس بھیجنے سے منع کر دیا تھا۔ میری سسرال سے بھی انہیں شکایتیں ہیں۔ ان حالات میں آپ سے درخواست ہے کہ میری والدہ کے اس طرز عمل پر روشنی ڈالیں کہ آیا والد صاحب کے ساتھ ان کا یہ طرز عمل خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل سزا ہے یا نہیں؟ اور ان کی قرآنی تلاوت و عبادت نماز وغیرہ کا کچھ حاصل ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ انہیں شوہر کی خوشنودی حاصل کرنی چاہئے یا نہیں؟ جبکہ میرے والد صاحب کے کوئی اتنے بڑے جرائم نہیں ہیں، زیادتیاں کچھ تھوڑی بہت بہرحال انہوں نے کی ہوں گی؟

ج ...... بعض آدمی ذہنی طور پر معذور ہوتے ہیں۔ ان کے لاشعور میں کوئی گرہ بیٹھ جاتی ہے، باقی تمام امور میں وہ ٹھیک ہوتے ہیں، مگر اس خاص الجھن میں معذور ہوتے ہیں۔ آپ کی والدہ کی یہی کیفیت معلوم ہوتی ہے، اس لئے ان کی اصلاح تو مشکل ہے آپ ان کے کہنے سے اپنا گھر برباد نہ کریں۔ رہا یہ سوال کہ وہ گنہ گار ہیں کہ نہیں؟ اگر وہ عنداللہ بھی معذور ہوں تو معذور پر مواخذہ نہیں اور اگر معذور نہیں تو گنہ گار ہیں۔

بیرون ملک جانے والا والدین کی خدمت کیسے کرے؟

س ...... میں بی کام کر چکا ہوں اور والدین کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے بیرون ملک جانے کا پروگرام بنایا۔ میں نے ایک ذمہ دار آدمی کو پیسے دیئے مگر

اس نے ابھی تک میرا ویزا حاصل نہ کیا کافی صبر کیا اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اب میں Aduit Clerk ہوں مگر اپنے پروفیشن میں سیٹ نہیں۔اب میں ۲۵ سال کا ہوں اور والدین کی خدمت کرنا چاہتا ہوں اور اس بارے میں پریشان ہوں کہ ابھی تک باہر جاکر والدین کی خدمت کیلئے کچھ نہ کر سکا براہ کرم میرے لئے کوئی وظیفہ وغیرہ بھیجیں نوازش ہوگی۔

ج ...... آپ کا خط بغور پڑھا آپ کی پریشانی کا اصل سبب یہ ہے کہ آپ نے اپنے لئے ایک راستہ خود تجویز کر لیا ہے کہ والدین کی خدمت بس اسی صورت میں کر سکتے ہیں جب آپ بیرون ملک جاکر بہت سارو پیہ کما کر انکو بھیجیں' حالانکہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ علم الٰہی میں آپ کا باہر ملک میں جانا آپ کے لئے بہتر نہ ہو۔ اور آپ کے والدین کیلئے بھی بجائے نفع کے مزید پریشانی کا باعث ہو۔ آدمی جب اپنے لئے کچھ خود تجویز کر لیتا ہے اور اس کی وہ تجویز بروئے کار نہیں آتی تو گھبراتا اور پریشان ہوتا ہے۔اس کے بجائے اگر آدمی اپنا سارا معاملہ اللہ کے سپرد کر دے اور جو صورت بھی حق تعالیٰ شانہ اس کے لئے تجویز فرما دیں اس کو اپنے حق میں بہتر سمجھ کر اس پر راضی ہو جائے تو اس کی ساری پریشانیاں کافور ہو جاتی ہیں ۔پس پریشانیوں کی اصل اس کی اپنی تجویز ہے۔

آپ جو کام بھی کرنا چاہیں بہشتی زیور میں جو استخارہ مسنونہ لکھا ہے' وہ کیا کریں اور اسی کے ساتھ سات بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک تسبیح ایاك نعبد و ایاك نستعین کی کر کے دعاء کر لیا کریں۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت ومدد شامل حال ہوگی۔کوشش تو یہی کریں کہ نماز باجماعت مسجد میں ادا ہو۔ بغیر مجبوری کے نماز باجماعت قضاء نہ ہو' کہ یہ بڑی محرومی بھی ہے اور بڑا گناہ بھی۔

گالیاں دینے والے والد سے کیسا تعلق رکھیں

س ...... میرے والد پڑھے لکھے ہیں لیکن اس کے باوجود گالیاں بہت دیتے ہیں

کبھی کبھی تو بری باتیں بھی کہہ دیتے ہیں۔ پھر میرا دل نہیں چاہتا ان سے بات کرنے کو، اس لئے میں نے اپنے والد سے بات کرنی چھوڑ دی ہے، جس کی وجہ سے امی مجھ سے کبھی کبھی ناراض ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ میں کسی کو ذرا سا بھی ناراض کرنا نہیں چاہتی، لیکن میں مجبور ہوں۔ سوال یہ ہے کہ والد صاحب کے گالیاں دینے سے کیا گناہ ہے؟ اور میرے اس رویہ سے گناہ تو نہیں ہو رہا؟ ایک اور بات کہ میں امی سے بہت محبت کرتی ہوں لیکن ظاہر نہیں کر سکتی ہوں؟

ج ...... آپ کے والد کا گالیاں دینا بھی گناہ ہے اور آپ کا ان سے بات چھوڑنا بھی سخت گناہ۔ ان کا غلط رویہ ان کے ساتھ، مگر اس کی وجہ سے آپ کا طرز عمل نہیں بدلنا چاہئے، والدہ سے محبت بڑی اچھی بات ہے اور محبت کی علامت ہے کہ جس بات سے آپ کی والدہ کو تکلیف ہوتی ہو (جیسے والدہ کے ساتھ بات نہ کرنا) اس کو چھوڑ دیں۔

بوڑھے باپ کی خدمت سے ماں کو منع کرنا

س ...... اگر باپ بوڑھا ہو اور ماں اس قابل ہو کہ وہ اپنے بوڑھے شوہر کی خدمت کر سکے اور بیٹے جوان ہوں وہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی ماں کو بوڑھے باپ سے دور رکھیں کیا بیٹے بھی اتنے ہی گناہ گار ہوں گے جتنا کہ ماں؟

ج ...... نہ صرف بچوں کی ماں کو بلکہ خود بچوں کو بھی اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنی چاہئے۔ یہ دنیا و آخرت میں ان کی سعادت و نیک بختی کا موجب ہے۔ ورنہ بجائے خود خدمت کرنے کے اگر وہ اپنی والدہ کو بھی خدمت سے روکتے ہیں تو ان کی گناہگاری اور بدبختی میں کیا شک ہے؟

اولاد کو شفقت و محبت سے محروم رکھنا

س ...... جمعہ ایڈیشن ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو آپ کے کالم میں میں نے اولاد کو عاق

کر دینے کے سلسلے میں پڑھا تھا۔ جس میں قرآن اور حدیث کی رو سے آپ نے تحریر کیا تھا کہ اولاد ہر حالت میں باپ کی جائیداد کی وارث ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک صاحب نے اپنی پہلی بیوی کو تو طلاق دیدی اور دوسری شادی کر لی اور پہلی بیوی سے صرف لڑکیاں ہیں۔ اب جائیداد تو دور کی بات ہے انہوں نے لڑکیوں سے ملنا تک چھوڑ دیا ہے' کیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ بیوی کو طلاق دینے کے بعد اولاد سے ایسا سلوک کیا جائے؟ اور بچپن سے لڑکیوں کو تیرے میرے گھر پر چھوڑ دیا جائے چاہے وہ خالہ ہو' نانی ہو' پھوپھی ہو اور نہ ان کی تعلیم کا خیال رکھا جائے اور نہ عید تہوار پر اپنے گھر آنے کی اجازت دیجائے کیا یہ اولاد کا بنیادی حق نہیں ہوتا کہ اس کی تعلیم و تربیت کی جائے اور اس سے پیار محبت سے پیش آیا جائے۔ کیا طلاق کے اثرات اولاد پر بھی پڑتے ہیں؟

ج ...... اولاد کو شفقت و محبت سے محروم کر دینا اور ان سے قطع تعلق کر لینا حرام ہے اور ایسا کرنے والا گنہگار ہے۔ حدیث میں ہے کہ قطع رحمی کرنے والے کو جنت نصیب نہیں ہوگی۔ بہرحال آپ کے والد صاحب کا طرز عمل قابل افسوس اور لائق اصلاح ہے۔

بیوی کے کہنے پر والدین سے نہ ملنا

س ...... ایک عورت اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ میں تیرے گھر میں رہوں گی تو تیرے والدین سے نہیں ملنے دوں گی۔

ج ...... اپنے والدین سے نہ ملنا اور انکو چھوڑ دینا معصیت اور گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب حرام اور ناجائز ہے۔ لہٰذا بیوی کی بات مان کر والدین سے نہ ملنا درست نہیں اور بیوی کی اس بات کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں اور خود وہ عورت بھی شوہر کو والدین سے ملنے سے روکنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگی۔

والدین کی خدمت اور سفر

س ...... سنن بیہقی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو فرمانبردار بیٹا اپنے ماں باپ پر شفقت ورحمت سے نظر ڈالتا ہے تو ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب پاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگرچہ دن میں سو مرتبہ اس طرح نظر کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ سو مرتبہ یعنی ہر نظر رحمت پر حج مقبول کا ثواب ملے گا۔ مسند احمد میں ہے کہ جس کو اچھا لگے کہ اس کی لمبی عمر ہو اور اس کی روزی میں فراخی ہو وہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور صلہ رحمی کرے۔ ان احادیث کی روشنی میں اولاد کا کیا حشر ہو گا۔ جو اکثر مسافر رہتے ہیں۔ جیسے کہ آج کل لوگ روزی کمانے کیلئے بیرونی ممالک میں محنت مزدوری کرتے ہیں۔ اور لمبے عرصہ تک اپنے والدین سے بوجہ مجبوری نہیں مل سکتے۔ تو کیا یہ اولاد اس نعمت سے محروم رہ جائے گی۔ ان کے لئے ثواب حاصل کرنے کا کیا ذریعہ ہو سکتا ہے؟

ج ...... اگر والدین کی اجازت کے ساتھ سفر پر گیا ہو تو وہ بھی فرمانبرداری شمار ہوگی۔

ماں باپ کی بات کس حد تک ماننا ضروری ہے؟

س ...... محترم میں ایک نازک مسئلہ لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اکثر علماء اس بات کا واضح جواب نہیں دیتے خدا کے لئے مجھے بالکل واضح جواب دیکر الجھن سے نجات دلائیں۔ محترم! اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے حقوق کی ہر جگہ بڑی سختی سے وضاحت کی ہے اور ان کے حقوق پورے کرنے کی ہر حالت میں تاکید کی ہے۔ مذہب اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں انسان کے حقوق وفرائض کو بہت خوبصورت طریقے پر تقسیم کیا گیا ہے۔ مگر ایک بات جو ہمارے

گھر میں بھی زیر بحث آئی ہے اور جس کی وجہ سے ہمیں سخت ذہنی الجھن ہے وہ یہ کہ میں نے بار بار کتابوں میں بھی پڑھا ہے اور صاحب علم لوگوں سے یہ بات سنی ہے کہ خدا کا فرمان ہے' ماں باپ کا اس حد تک حق ہے کہ سوائے اس بات کے کہ وہ اگر خدا کے ساتھ شرک کرنے کو کہیں تو نہ کرو۔ ورنہ ان کی ہر بات ماننا اولاد کا فرض ہے اور اولاد نے چاہے کتنی نیکیاں کی ہوں مگر ماں باپ اس سے راضی نہیں تو وہ اولاد خدا کی بھی نافرمان ہوگی۔ اور ہرگز جنت میں نہیں جائے گی۔ میں نے یہ تک پڑھا اور سنا ہے کہ خدا کا حکم ہے اگر تمہارے والدین تمہیں کہیں کہ اپنی بیوی کو چھوڑ دو یا اپنی اولاد کو مار ڈالو تو بھی بغیر پس و پیش کے ایسا کرو۔ اب آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ اس بات کو آپ ضرور جانتے ہیں کہ دنیا میں بد سے بدکردار لوگ بھی کسی کے ماں باپ بنتے ہیں اور ایسے ماں باپ ہزاروں باتیں غیر شرعی کرتے ہیں۔ لاتعداد باتیں ان کی ایسی ہوتی ہیں جو اسلام کے دائرے سے خارج ہوتی ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اولاد اس پر عمل کرے۔ اب اولاد اگر نیک خصلت ہے اور اسلامی اصولوں کو عزیز رکھتی ہے تو اس کے لئے یہ کس قدر اذیت ناک مسئلہ ہوگا کہ ایک طرف تو والدین ہیں جو غیر شرعی بات پر مجبور کر رہے ہیں۔ اگر ان کا کہا نہیں مانتے تو نافرمان ہوتے ہیں اور خدا نے صاف الفاظ میں کہا ہے کہ والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہ ہوگا خدا اپنی نافرمانی معاف کر دے گا مگر والدین کی نافرمانی معاف نہیں کرے گا۔ اور پھر دوسری طرف اولاد کو یہ بھی مسئلہ درپیش ہوتا ہے کہ اگر والدین کا حکم مانتا ہو تو خدا کے اصولوں کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اب اولاد کس قدر مجبور و بے بس ہوتی ہے اس کا اندازہ صرف انہی لوگوں کو ہے جن کے ساتھ ایسے حالات درپیش ہوں۔

ج ...... والدین کی فرمان برداری اور ان کی خدمت کے بارے میں واقعی بڑی سخت تاکیدیں آئی ہیں لیکن یہ بات غلط ہے کہ والدین کی ہر جائز و ناجائز بات

ماننے کا حکم ہے بلکہ والدین کی فرمانبرداری کی بھی حدود ہیں، میں ان کا خلاصہ ذکر کر دیتا ہوں۔

اول۔ والدین خواہ کیسے ہی برے ہوں ان کی بے ادبی وگستاخی نہ کی جائے۔ تہذیب ومتانت کے ساتھ ان کو سمجھا دینے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ سمجھانا ضروری ہے، لیکن لب ولہجہ گستاخانہ نہیں ہونا چاہئے اور اگر سمجھانے پر بھی نہ سمجھیں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔

دوم۔ اگر وہ کسی جائز بات کا حکم کریں تو اس کی تعمیل ضروری ہے بشرطیکہ آدمی اس کی طاقت بھی رکھتا ہو اور اس سے دوسروں کے حقوق تلف نہ ہوتے ہوں اور اگر ان کے حکم کی تعمیل اس کے بس کی بات نہیں یا اس سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے تو تعمیل ضروری نہیں۔ بلکہ بعض صورتوں میں جائز نہیں۔

سوم۔ اگر والدین کسی ایسی بات کا حکم کریں جو شرعاً ناجائز ہے اور جس سے خدا اور رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے، تب بھی ان کے حکم کی تعمیل جائز نہیں۔ ماں باپ تو ایسا حکم دے کر گناہ گار ہوں گے، اور اولاد ان کے ناجائز حکم کی تعمیل کرکے گناہ گار ہوگی۔ آنحضرت ﷺ کا مشہور ارشاد گرامی ہے: "لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق" یعنی "جس چیز میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو اس میں کسی مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں" مثلاً اگر والدین کہیں کہ نماز مت پڑھو۔ یا دین کی باتیں مت سیکھو یا داڑھی مت رکھو یا نیک لوگوں کے پاس مت بیٹھو وغیرہ وغیرہ تو ان کے ایسے احکام کی تعمیل جائز نہیں .... ورنہ والدین بھی جہنم میں جائیں گے اور اولاد کو بھی ساتھ لے جائیں گے۔

اگر والدین یہ کہیں کہ بیوی کو طلاق دیدو تو یہ دیکھنا چاہئے کہ بیوی قصوروار ہے یا نہیں۔ اگر بیوی بے قصور ہو تو محض والدین کے کہنے سے طلاق دینا جائز نہیں، اگر والدین کہیں کہ بیوی کو تنہا مکان میں مت رکھو تو اس میں بھی ان کی تعمیل روا نہیں۔ البتہ اگر بیوی اپنی خوشی سے والدین کے ساتھ رہنے پر

راضی ہو تو دوسری بات ہے ورنہ اپنی حیثیت کے مطابق بیوی کو علیحدہ مکان دینا شریعت کا حکم ہے اور اس کے خلاف کسی کی بات ماننا جائز نہیں۔

چہارم۔ والدین اگر ماریں پیٹیں، گالی گلوچ کریں، برا بھلا کہیں یا طعن و تشنیع کرتے رہیں تو ان کی ایذاؤں کو برداشت کیا جائے اور ان کو الٹ کر جواب نہ دیا جائے۔

پنجم۔ آپ نے جو لکھا ہے کہ "اگر والدین کہیں کہ..... یا اپنی اولاد کو مار ڈالو تو بھی بغیر پس و پیش کے ایسا کرو"۔ خدا جانے آپ نے یہ کہاں پڑھا ہے؟ اولاد کو مار ڈالنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اور میں لکھ چکا ہوں کہ ناجائز کام میں والدین کی اطاعت جائز نہیں۔ اس لئے آپ نے جو مسئلہ لکھا قطعاً غلط ہے۔

والدین سے احسان و سلوک کس طرح کیا جائے؟

س ...... آج کا جمعہ ایڈیشن پڑھا۔ اسلامی صفحہ پر جلال الدین احمد نوری صاحب نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں والدین کے ساتھ احسان و سلوک کے بارے میں لکھا ہے اسی سلسلے میں، میں آپ سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

میں مانتا ہوں کہ دنیا میں والدین یعنی ماں اور باپ سے زیادہ کوئی پیارا نہیں ہوتا وہ اولاد کو بڑی تکلیف سے پالتے ہیں اور اولاد کا فرض ہے کہ وہ ان کی عزت کرے، ماں باپ کو تنگ نہ کرے، انکا معاشرے میں نام خراب نہ کرے۔ بری عادتوں سے دور رہیں تاکہ والدین خوش ہو کر دعا دیں۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ سارے ماں باپ ایک جیسے نہیں ہوتے ہر انسان کی الگ الگ عادت ہوتی ہے کیا ایسے والد نہیں ہوتے جو اولاد جوان ہو جائے تو بھی عیاشی کرتے ہیں، شراب پیتے ہیں، جوا کھیلتے ہیں، ہر طرح کا عیش کرتے ہیں، ان کی اولاد نیک ہوتی ہے شریف ہوتی ہے تو کیا ایسے والد کی بات ماننا ضروری ہے؟ خود عیاش ہو

مگر بیٹے اور بیٹی کو کہے کہ تم شادی وہیں کرو جہاں میں چاہتا ہوں؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ میرا ایک دوست ہے اس کی ماں اس کی شادی کرانا چاہتی ہے' درست ہے کہ ماں باپ ہی اولاد کی شادی کرواتے ہیں' مگر میرے دوست کی ماں جب کوئی رشتہ دیکھنے جاتی ہے تو بیٹے سے کوئی مشورہ نہیں کرتی' نہ ہی ضروری سمجھتی ہے وغیرہ۔ مگر اس کی ماں کا کہنا یہ ہے کہ بس لڑکی صرف اسے پسند آجائے۔جب لڑکے کو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس کی ماں فلاں جگہ اس کا رشتہ طے کر رہی ہے۔تو بیٹا کہتا ہے کہ ماں یہ لوگ بہت برے آدمی ہیں اور اچھے اور شریف نہیں ہیں تو ماں کہتی ہے کہ چل چل تجھے کیا پتہ۔ اس سے اچھا رشتہ اور کہاں ملے گا۔یہ پوری کہانی میں نے آپ کو اس لئے سنائی ہے کہ آپ کو تفصیل سے معلوم ہو جائے۔اب لڑکا جو میرا دوست ہے ماں سے انکار کرتا ہے کہ ماں میں اس جگہ شادی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ لوگ اچھے نہیں ہیں تو اس کی ماں ناراض ہو جاتی ہے اور اسی بنا پر اب لڑکا بالکل ہی بے بس ہے۔شادی اس کی ہو رہی ہے مگر اس کی کوئی رائے نہیں' نہ کوئی اہمیت ہے آج جب سے اس نے یہ مضمون اخبار میں پڑھا تو زیادہ پریشان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سارے حق ماں باپ کو دے دیئے ہیں۔اگر انکار کرتا ہوں تو اس دنیا میں اور قیامت کے دن ماں کی ناراضگی کی وجہ سے ذلیل ہو گا۔ اس لئے یہاں تو جی حضوری ہے پھر چاہے پسند ہو نہ ہو۔اب آپ مجھے اسلام کی رو سے جواب دیں کہ کیا اسلام نے اولاد کو یہ حق نہیں دیا کہ وہ کچھ کہہ سکیں؟ مگر آج کا مضمون جو بالکل قرآن پاک اور حدیث سے لیا گیا ہے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مضمون پڑھ کر تو میرا دوست بالکل خاموش ہو گیا ہے کہ بھلے جہاں چاہیں شادی کر دیں' میں ایک لفظ نہیں کہوں گا پھر چاہے شادی کامیاب ہو یا ناکام۔برائے مہربانی اسلام کی رو سے جواب سے نوازیں۔

ج ...... دراصل کوتاہی دونوں طرف سے ہے' والدین کو چاہئے کہ اولاد

جب جوان ہو جائے تو ان کو مشورہ میں شریک کریں، خصوصاً ان کی شادی بیاہ کے معاملے میں ان سے مشورہ لینا تو بہت ضروری ہے۔ اور اولاد کو چاہئے کہ والدین کی رائے کو اپنی رائے پر ترجیح دیں اور اگر ان کی رائے بالکل ہی نادرست ہو تب بھی ان سے گستاخی و بے ادبی سے پیش نہ آئیں۔ البتہ تہذیب و متانت سے کہہ دیں کہ یہ بات مناسب نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو کام شریعت کے لحاظ سے یا دنیوی لحاظ سے غلط ہو اس میں والدین کی فرمانبرداری جائز نہیں۔ مگر ان کی گستاخی و بے ادبی نہ کی جائے۔

والدین اگر گالیاں دیں تو اولاد کیا سلوک کرے؟

س ...... اسلام نے گالیاں دینے والے کے لئے کیا فرمایا ہے چاہے وہ کوئی بھی دے؟ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب اتنی گالیاں دیتے ہیں کہ ایک جملے میں دس گالیاں ہوتی ہیں۔ ذرا سی مرضی کے خلاف بات ہو جائے تو وہ اپنی بیوی کے خاندان والوں کو گالیاں دینے لگتے ہیں۔ غرض کہ وہ اٹھتے بیٹھتے گالیاں دیتے ہیں ان کی اولاد اب جواں ہو گئی ہے اور وہ اب دل برداشتہ ہو کر کبھی کبھی اپنے باپ کو کچھ بول دیتے ہیں مگر بعد میں ان کو بہت افسوس ہوتا ہے۔

ج ...... اس شخص کی یہ گندی عادت اس کی ذلت کے لئے کافی ہے، وہ جو گالیاں بکتا ہے وہ کسی کو نہیں لگتیں، بلکہ اپنی زبان گندی کرتا ہے۔ اس لئے اس کی گالیوں کی طرف توجہ نہ دی جائے اور اس کے لڑکوں کو چاہئے کہ اس وقت اس کے پاس سے اٹھ جایا کریں، بعد میں متانت اور تہذیب سے اس کو سمجھا دیا کریں۔ اولاد کے لئے والدین کی گستاخی و بے ادبی جائز نہیں اس سے پرہیز کریں۔

شوہر یا والدین کی خدمت

س ...... میرے اور میرے شوہر کے درمیان کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے۔ جب

کہ میرے، شوہر کو میرے والدین سے بہت شکایات ہیں۔ میں خود سمجھتی ہوں کہ میرے والدین نے خاص طور پر والد صاحب نے میرے اور میرے شوہر کے ساتھ کئی ناانصافیاں کی ہیں۔ میرے لئے دونوں قابل احترام ہیں لیکن میرا ایمان ہے کہ اولاد پر والدین کے بہت زیادہ حقوق ہوتے ہیں کیونکہ وہ اولاد کو پیدا کرتے ہیں اور پالتے پوستے ہیں اولاد ان کا یہ احسان کبھی نہیں چکا سکتی۔ والدین کی نافرمانی اولاد کو جہنم میں لے جاتی ہے۔ برائے مہربانی قرآن اور سنت کی روشنی میں مجھے مشورہ دیں کہ ان حالات میں مجھ پر کس کی فرمانبرداری لازم ہے والدین کی یا شوہر کی؟

ج ...... آپ کو حتی الوسع ان دونوں فریقوں میں سے کسی کی بھی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ ان میں سے کسی ایک کی تعمیل ہی کی جاسکتی ہے تو آپ کے لئے شوہر کا حق مقدم ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ شوہر کو سمجھا بجھا کر جو صورت زیادہ بہتر ہو اس کے لئے راضی کر لیا کریں لیکن اگر وہ اپنی بات منوانے پر بضد ہوں تو آپ ان کی بات کو ترجیح دیں اور والدین سے بصد ادب معذرت کر لیا کریں۔ جو لڑکیاں شوہر کے مقابلے میں والدین کے حکم کو فوقیت دیتی ہیں وہ اپنے گھر کبھی سکون سے آباد نہیں ہو سکتیں۔

ماں، باپ کے نافرمان بیٹے کو عاق کرنا

س ...... ہم سب کو علم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سبحانہ نے قرآن پاک (سورۃ نساء) میں تمام رشتہ داروں اور لواحقین کے حصص کا صراحتاً تعین کر دیا ہے جو کسی مرنے والے کے چھوڑے ہوئے ترکہ میں سے دیئے جاتے ہیں۔ ان حصص میں ردوبدل کرنے کا کوئی مجاز نہیں ہے۔ اس پس منظر میں آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں فرمایئے کہ کیا کوئی شخص کسی سبب سے اپنی اولاد یا اولاد میں سے کسی ایک کو عاق قرار دے کر اس کو اس کے حق یا حصے سے محروم

کرنے کا اختیار رکھتا ہے؟ ہمارے ملک میں عرصہ سے یہ روش چلی آرہی ہے کہ ماں باپ اور بالخصوص باپ پسرانہ نافرمانی کا ارتکاب کرنے والے بیٹے کو عاق قرار دے دیتا ہے۔ شاید عام لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس فعل کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

ج ...... جو نالائق بیٹا ماں باپ کا نافرمان اور گستاخ ہو اس کی سزا دنیا میں بھگتے گا اور آخرت میں بھی۔ اس کے باوجود اس کو جائیداد کے شرعی حصہ سے محروم کرنا جائز نہیں اور اگر کسی نے ایسا کر دیا تو شریعت کے خلاف کرنے کی وجہ سے یہ شخص گنہگار ہوگا۔ مگر اس کے محروم کرنے سے بیٹا اپنے شرعی حصہ سے محروم نہیں ہوگا۔ اس کا عاق کرنا غلط ہے اور بیٹے کو شرعی حصہ بدستور ملے گا۔

ناجائز کام میں والدین کی اطاعت

س ...... کیا غیر مسلم قادیانی لڑکے اور مسلمان لڑکی کی شادی ہوسکتی ہے لڑکی بھی نہیں چاہتی کہ اس کی شادی اس شخص سے ہو جبکہ لڑکی کے والدین بضد ہیں کہ لڑکے والے ہمارے رشتہ دار ہیں۔

ج ...... غیر مسلم کے ساتھ مسلمان لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ ساری عمر زنا کا گناہ ہوگا اور یہ وبال لڑکی کے والدین کی گردن پر بھی ہوگا۔ اور والدین مجبور کریں تو لڑکی کو صاف انکار کر دینا چاہئے۔ اس معاملے میں والدین کے حکم کی تعمیل جائز نہیں۔

پردہ کے مخالف والدین کا حکم ماننا

س ...... میرے والدین پردہ کرنے کے خلاف ہیں، میں کیا کروں؟

ج ...... اللہ اور اس کے رسول ﷺ بے پردگی کے خلاف ہیں۔ آپ کے

والدین کا اللہ اور رسول ﷺ سے مقابلہ ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اس مقابلہ میں اللہ ورسول ﷺ کا ساتھ دیں۔ والدین اگر اللہ ورسول ﷺ کی مخالفت کر کے جہنم میں جانا چاہتے ہیں تو آپ ان کے ساتھ نہ جائیں۔

اولاد کو جائیداد سے محروم کرنے والے والد کا حشر

س ...... ہمارے والد صاحب نے سوتیلی ماں کے بہکاوے میں آکر جائیداد سے بے دخل کر رکھا ہے۔ ہمارا اور ہمارے بھائیوں کا حق نہیں دیا بلکہ سوتیلی ماں اور اس کے بچوں کو دیدیا ہے ان کا طرز عمل اسلامی اصولوں کے لحاظ سے کیسا ہے؟ قرآن اور قانون کے مطابق جواب دیجئے۔

ج ...... حدیث شریف میں اس کو ظلم فرمایا گیا ہے اور اس ظلم کی سزا آپ کا والد قبر اور حشر میں بھگتے گا۔

ماں کی خدمت اور بیوی کی خوشنودی

س ...... آج کل عام طور پر شوہر اور بیوی کے درمیان اس بات پر جھگڑا رہتا ہے کہ شوہر بیوی کو الگ گھر میں کیوں نہیں رکھتا۔ شوہر اس بات پر مصر ہے کہ میں اپنی ماں کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ میرے علاوہ ماں کی دیکھ بھال اور خدمت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اور اگر میں نے بوڑھی ماں کو عمر کے اس حصہ میں اکیلا چھوڑ دیا تو قیامت کے دن میں جہنم کی آگ سے نہیں بچ سکوں گا۔ لیکن بیوی ان باتوں کو نہیں مانتی اور اپنی ضد پر قائم رہتی ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ شوہر اگر بیوی کو الگ گھر میں رکھتا ہے تو خود کس گھر میں رہے۔ بیوی کے ساتھ اس کے گھر میں یا پھر اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ اس گھر میں؟ دونوں میں سے کس کو چھوڑے اور کس کے ساتھ رہے؟

ج ...... ایسی حالت میں بیوی کو چاہئے کہ وہ شوہر کو ماں کی خدمت کا موقع دے۔ الگ گھر میں رہنے پر اصرار نہ کرے۔ جبکہ بوڑھی ماں کی خدمت کرنے والا کوئی اور نہ ہو' ہاں بیوی کو رہنے کے لئے الگ کمرہ دے دیا جائے اور شوہر کی ماں کی کوئی خدمت اس کے ذمہ نہ رکھی جائے۔

شوہر اور بیوی اور اولاد کی ذمہ داریاں

س ...... میری بیوی ہر بات میرے خلاف کرتی ہے' حقوق ادا نہیں کرتی۔ گزشتہ روز میں نے اپنی بڑی لڑکی کو بلا کر والدہ کو سمجھانے کو کہا۔ اس نے کہا کہ اب نبھاؤ مشکل ہے۔ اچھا ہے کہ آپ کے درمیان علیحدگی ہو جائے۔ ایک نالائق بیٹا درمیان میں آگیا اور فیصلہ یہ کیا کہ میں اس کو (ماں) لے جاتا ہوں۔ باوجودیکہ میں نے اس کی ماں کو کافی روکا کہ بغیر اجازت آپ نہیں جاسکتیں مگر وہ بیٹے کے ساتھ چلی گئی۔ نامعلوم وہ کہاں ہے۔ اب میں اپنے اس بیٹے کو عاق کرنا چاہتا ہوں اور بیوی کے لئے کیا کروں؟ اس بارے میں مشورہ طلب کرتا ہوں۔ حیرانی کی بات یہ کہ بیٹے ماں باپ کو ایک دوسرے سے علیحدہ کریں اور اوپر سے طرہ یہ کہ سب بچے ہی یک زبان ہو کر ماں کے طرف دار بن گئے۔

ج ...... السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' آپ کا اندوہناک خط تفصیل سے پڑھا بہت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلات کو آسان فرمائے۔ نجی اور ذاتی معاملات میں' میں مشورہ دینے سے گریز کیا کرتا ہوں۔ اس لئے چند اصولی باتیں عرض کرتا ہوں........

۱۔ ...... اولاد جب جوان ہو جائے تو ان کے جذبات کا احترام ضروری ہوتا ہے اور والدین کی چپقلش اور سرپھٹول اولاد کے دل سے والدین کا احترام نکال دیتی ہے۔ بیوی سے لڑائی جھگڑا اولاد کے سامنے کرنا اصولی غلطی ہے۔

۲۔ ...... بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق بلاشبہ بہت زیادہ ہیں اور بیوی کو شوہر کے

حقوق ادا کرنے کی بہت ہی تاکید کی گئی ہے' لیکن شوہر کو بھی یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ (بیوی) کتنے حقوق کا بوجھ اٹھانے کی متحمل ہے۔ اسی لئے شریعت نے مرد کو چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے تاکہ ایک بیوی پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ اور ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں شریعت نے شوہر پر یہ کڑی پابندی عائد کی ہے کہ وہ تمام بیویوں کے ساتھ' کانٹے کے تول سے برابری کرے' سب کے ساتھ یکساں برتاؤ رکھے' اور کسی ایک کی طرف ادنیٰ جھکاؤ بھی روا نہ رکھے۔

۳۔ ...... قیامت کے دن صرف بیوی کی نافرمانیوں ہی کا محاسبہ نہ ہوگا بلکہ شوہر کی بدخلقی' درشت کلامی اور اس کے ظلم و تعدی کا بھی حساب ہوگا اور پھر جس کے ذمہ جس کا حق نکلے گا اسے دلایا جائے گا۔

۴۔ ...... آپ نے جو حالات لکھے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ حالات کے بگاڑ میں سب سے زیادہ دخل آپ کی درشت کلامی کا ہے (جس میں آپ غالباً اپنی بیماری اور مزاجی ساخت کی وجہ سے کچھ معذور بھی ہیں) آپ کی اہلیہ اور اولاد پر اس کا ردعمل غلط ہوا ہے۔ اگر آپ اپنے طرز عمل کو تبدیل کرلیں اور اپنے رویہ کی اصلاح کرلیں تو آپ کے اہل و عیال کے انداز میں تبدیلی آسکتی ہے۔

۵۔ ...... اگر آپ اپنے مزاج کو حالات کے مطابق تبدیل نہیں کرسکتے تو آخری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ بیوی کو فارغ کردیں لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ اپنی اولاد سے بھی کٹ جائیں گے کیونکہ آپ کی جوان اولاد' آپ کو ظالم اور اپنی والدہ کو مظلوم سمجھ کر اپنی ماں کا ساتھ دے گی اور بطور انتقام آپ سے قطع تعلق کرلے گی۔ یہ دونوں فریقوں کی دنیا و آخرت کی بربادی کا باعث ہوگا۔

۶۔ ...... غالباً میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ بیوی کی ایذاؤں پر صبر کرنا مستقل جہاد ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا بہت بڑا درجہ ہے۔ پس اگر آپ اس اجر عظیم کے خواستگار ہیں تو اس کا راستہ صبر و استقامت کی خاردار وادی سے ہوکر گزرتا

ہے۔اس صورت میں آپ کو اپنی اہلیہ اور اولاد سے صلح کرنی ہوگی ان کو ظالم اور اپنے آپ کو مظلوم سمجھ کر نہیں بلکہ یہ سمجھ کر کہ ان کی غلطیاں بھی درحقیقت میری اپنی نا اہلی کی وجہ سے ہیں۔ظالم میں خود ہوں اور الزام دوسروں کو دیتا ہوں۔

۷۔ ...... اگر آپ صلح کرنا چاہیں تو اس کے لئے اپنے نفس کو مارنا ہوگا اور چند باتوں کا التزام کرنا ہوگا۔ایک یہ کہ آپ کی زبان سے خیر کے سوا کوئی بات نہ نکلے، کبھی کوئی ناگوار لفظ زبان پر نہ آنے پائے۔دوم یہ کہ اپنا حق کسی کے ذمہ نہ سمجھئے اور نہ کسی کی شکایت آپ کے دل میں پیدا ہو بلکہ اگر کوئی آپ کے ساتھ حسن سلوک کرے تو اس کو عطیہ الٰہی سمجھئے اور اگر کوئی بدخلقی یا سختی کے ساتھ پیش آئے تو یہ سمجھ کر کہ میں اس سے بھی زیادہ کا مستحق تھا مالک کا شکر ہے کہ اس نے میری بدعملیوں کی پوری سزا مجھے نہیں دی' اس پر صبر کیجئے۔تیسرے یہ کہ آپ کی ہر ادا سے اولاد اور اہلیہ کے ساتھ شفقت و محبت کا مظاہرہ ہونا چاہئے آپ کو ایک محبوب شوہر اور شفیق باپ کا کردار ادا کرنا چاہئے۔

۸۔ ...... اولاد کو عاق یعنی وراثت سے محروم کرنا شرعاً حرام ہے اور اولاد عاق کرنے سے عاق ہوتی بھی نہیں۔اس لئے میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ اس غلط اقدام سے باز رہئے۔دنیا کو تو آپ اپنے لئے دوزخ بنا ہی چکے ہیں۔خدارا آخرت میں بھی دوزخ نہ خریدیئے۔جس لڑکے کو عاق کرنے کی دھمکی دی تھی اسے بلاکر اس سے صلح صفائی کر لیجئے۔

۹۔ ...... بعض اکابر کا ارشاد ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو توڑتا اور مالک کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو پہلی سزا یہ ملتی ہے کہ اس کے بیوی بچوں کو اس کے خلاف کر دیتے ہیں۔اس لئے اگر آپ اپنی بیوی بچوں کے رویہ کو قابل اصلاح سمجھتے ہیں تو اس پر بھی توجہ فرمایئے کہ مالک کے ساتھ آپ کا رویہ کیسا ہے؟ اور کیا وہ بھی اصلاح کا محتاج نہیں؟ اللہ تعالیٰ کے

ساتھ اپنا معاملہ صحیح کر لیجئے۔ حق تعالیٰ شانہ' آپ کے ساتھ بیوی بچوں کا معاملہ درست فرما دیں گے۔ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے:
پانچ چیزیں آدمی کی سعادت کی علامت ہیں۔ ۱۔ اس کی بیوی اس کے موافق ہو' ۲۔ اس کی اولاد نیک اور فرمانبردار ہو' ۳۔ اس کے دوست متقی اور خدا ترس لوگ ہوں' ۴۔ اس کا ہمسایہ نیک ہو' ۵۔ ور اس کی روزی اپنے شہر میں ہو۔

۱۰۔ ...... ممکن ہے میری یہ تحریر آپ کی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادہ گرامی کی نظر سے بھی گزرے۔ میں ان سے بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ معاملہ کو بگاڑنے سے احتراز کریں۔ ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ نیک خاتون کی چھ علامتیں ہیں: اول: نماز پنجگانہ کی پابند ہو' دوم: شوہر کی تابعدار ہو' سوم: اپنے رب کی رضا پر راضی ہو' چہارم: اپنی زبان کو کسی کی برائی' غیبت اور چغلی سے محفوظ رکھے' پنجم: دنیوی سازوسامان سے بے رغبت ہو' ششم: تکلیف پر صابر ہو۔
حدیث میں ہے:

"عن ابی امامة ان رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الو الدین علی ولدهما قال هما جنتك او نارك– رواہ ابن ماجه."

(مشکوۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ ...... حضرت ابو امامہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے والدین کا میرے ذمہ کیا حق ہے؟ فرمایا وہ تیری جنت ہیں یا دوزخ"۔

ایک حدیث میں ہے:

عن ابی الدرداً ان رجلا اتاہ....... فقال ابو الدرداً سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول الو الد اوسط ابواب الجنة فان شئت فحافظ علی الباب او ضیع رواہ الترمذی– (مشکوۃ ص ۴۱۹)

ترجمہ ...... حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے' انہوں نے ایک شخص سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ باپ جنت کا بہترین دروازہ ہے' اب اگر تو چاہے تو اس دروازے کی حفاظت کر یا اس کو ضائع کر دے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

"عن عبداللہ بن عمر وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی الرب في رضی الوالد وسخط الرب في سخط الوالد رواہ الترمذی." (مشکوۃ ص ۴۹)

ترجمہ ...... حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے"۔

ایک اور حدیث میں ہے:

"عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح مطیعاً للہ في والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من الجنة وان کان واحداً فواحداً ومن اصبح عاصیاً للہ في والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من النار ان کان واحداً فواحداً قال رجل وإن ظلماہ قال وان ظلماہ وان ظلماہ وان ظلماہ." (مشکوۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ ...... "حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص والدین کا مطیع ہو اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو ایک' اور جو شخص والدین کا نافرمان ہو اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو ایک۔ کسی نے عرض کیا کہ خواہ والدین اس پر ظلم کرتے ہوں؟ فرمایا خواہ اس پر ظلم کرتے ہوں' خواہ اس پر ظلم کرتے ہوں' خواہ اس پر ظلم کرتے ہوں"۔

ایک اور حدیث میں ہے:

"عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مامن ولد بار ینظر إلی والدیہ نظرۃ رحمۃ الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃً مبرورۃً." (مشکوٰۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ: "حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص والدین کا فرمانبردار ہو وہ جب بھی اپنے والدین کی طرف نظر رحمت سے دیکھے اللہ تعالیٰ اس کے ہربار دیکھنے پر اس کو حج مبرور کا ثواب عطا فرماتے ہیں"۔

کیا بچوں کی پرورش صرف نانی ہی کرسکتی ہے؟

س ...... کیا بچوں کی والدہ کے انتقال کے بعد باپ بچوں کی بہتری کیلئے اپنی نگرانی میں خود دادا دادی' پھوپھیاں اور چچا سے بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش نہیں کرواسکتا ہے؟ کیا مذہب میں سیدھا سیدھا قانون ہے کہ بچوں کو باپ سے چھین کر نانی کو دیدو' بچے باپ کو ترستے رہیں اور باپ بچوں کو؟ جبکہ وہ لوگ بد اخلاق اور لالچی ہیں' کیونکہ میری بیوی کا زیور اور بیمہ وغیرہ سب ان کے قبضہ میں ہے اور دیتے بھی نہیں۔

ج ...... عام قانون تو یہی ہے کہ لڑکے کی عمر سات سال اور لڑکی کی عمر نو سال ہونے تک ماں کے بعد نانی بچوں کی پرورش کا استحقاق رکھتی ہے۔ سات سال یا نو سال کے بعد باپ لے سکتا ہے' لیکن نانی کو پرورش کا حق ملنے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ دیانت وامانت سے آراستہ ہو۔ عالمگیری میں ہے:

"الا ان تکون مرتدۃ او فاجرۃ غیر مامونۃ." آپ نے جو حالات لکھے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو یہ شرط مفقود ہے۔ اس لئے بچوں کا مفاد ومصلحت یہی ہے کہ انہیں نانی کے حوالہ نہ کیا جائے۔

بیٹی کی ولادت منحوس ہونے کا تصور غیر اسلامی ہے

س ...... اکثر پڑھے لکھے اور جاہلوں کو بھی دیکھا ہے کہ شادی کے بعد پہلی اولاد "بیٹا" کی خواہش ہوتی ہے اور اگر اللہ نے پہلی اولاد "بیٹی" سے نوازا تو وہ ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے بیوی کو مارپیٹ اور برا بھلا کہنے سے بھی باز نہیں آتے۔ بیوی اور بیٹی دونوں کو گھر سے نکال کر بیوی کو میکے بھیج دیتے ہیں۔ ان کے گھر والے بھی پہلی "بیٹی" کی ولادت پر ناخوشی کا اظہار کرتے ہیں اور بہو ہی کو برا بھلا کہتے ہیں۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ فرمائیں کہ ایسے لوگوں کیلئے کیا حکم ہے جبکہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو بیٹی بہت پیاری تھی؟

ج ...... بیٹی کی ولادت کو منحوس سمجھنا دور جاہلیت کی یادگار ہے' ورنہ بیٹی کی ولادت تو باعث برکت ہے۔ بہت سی احادیث میں لڑکیوں کی پرورش کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم قالت جاءتنی امرأة ومعها ابنتان لها فسألتنی فلم تجد عندی شیأ غیر تمرة واحدة فأعطیتها ایّاها فاخذتها فقسمتها بین ابنتیها ولم تأکل منها شیئ ثم قامت فخرجت وابنتاها فدخل علیّ النبی صلی اللہ علیه وسلم فحدثة حدیثها فقال النبی من ابتلٰی من البنات بشیئ فاحسن الیهن کن له ستراً من النار.

(مسلم ص ۳۳۰ ج ۲)

ترجمہ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک خاتون میرے پاس آئی جس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں۔ میرے پاس بس ایک ہی کھجور تھی جو میں نے اسے دیدی۔ اس نے آدھی آدھی دونوں کے درمیان تقسیم کر دی۔ خود کچھ نہیں کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا' آپ

ﷺ نے فرمایا! جس شخص کو بیٹیوں سے واسطہ پڑے وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو اس کیلئے دوزخ سے آڑ ہوگی۔

اس مضمون کی احادیث متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہیں۔

بیٹی کا والد کو قرآن پڑھانا

س ...... ایک بیٹی اپنے والد کو قرآن مجید پڑھاتی ہے جبکہ اس کے والد نے ابھی ۲۵ سپارے پڑھے ہیں تو اس کے والد کا بڑا بھائی کہتا ہے کہ تم اپنی لڑکی کے پاس قرآن شریف ختم نہیں کرو۔ کیوں کہ تم اس کا بیٹی ہونے کا حق ادا کرو گے یا استاد بنا کر اس کا حق پورا کرو گے۔ اس کے بعد وہ پڑھنا چھوڑ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں باقی پانچ سپارے کسی اور کو سنا کر پڑھ لوں گا اس کے باوجود وہ اپنی لڑکی کو قرآن شریف پڑھانے کا جوڑا اور پیسے بھی دیتا ہے۔ کیا کوئی لڑکی اپنے والدین کو قرآن پڑھا سکتی ہے؟ اور اگر ہاں تو پھر اس کے ماں باپ کے اور اولاد کے حقوق کیا ہوں گے؟

ج ...... لڑکی اگر قرآن شریف پڑھی ہوئی ہو تو والدین کو اس سے قرآن پڑھنا جائز ہے اور یہ فضول خیال ہے کہ بیٹی کو استاد نہ بنایا جائے۔ اور جب آپ نے ۲۵ پارے بیٹی سے پڑھ لئے تو استاد تو وہ بن گئی۔

صحابہ کرامؓ کو کھلم کھلا گالی دینے والے والدین سے تعلق رکھنا

س ...... والدین اگر کھلم کھلا گھر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خلفائے ثلاثہ کو برا بھلا اور غلیظ قسم کی گالیاں دیں تو ایسی صورت میں ان کا منہ بند کرنا چاہئے یا دعا کرنی چاہئے اور کیا اپنے والدین کی بھی فرمانبرداری ضروری ہے؟

ج ...... ان سے کہہ دیا جائے کہ وہ یہ حرکت نہ کریں اس سے ہمیں ایذا ہوتی ہے' اگر باز نہ آئیں تو ان سے الگ تھلگ ہو جائیں' ان کا منہ بند کرنے کے بجائے ان کو منہ نہ لگائیں۔

بلاوجہ ناراض ہونے والی والدہ کو کیسے راضی کریں

س ...... نو عمری میں شادی ہوئی شوہر کی ناقدری ہوئی وہ بھی سختی کرتے۔ بچے بھی ہو گئے۔ ایک بار غصے میں شوہر نے طلاق کی دھمکی دی۔ بہن بھائی اور والدین غریب تھے سسرال مالدار۔ ظاہر ہے سسرال سے طعنے تو ملتے تھے انتقاماً شوہر کے گھر سے چوری وغیرہ کر کے اپنے بہن بھائیوں کو ترقی دینے کی زندگی بھر کوشش کی حتیٰ کہ اپنی دوائیوں تک کی رقم بھی ان کو دے دیتی مگر جب حضرت ڈاکٹر عبدالحئیؒ عارفی قدس سرہ سے اصلاحی تعلق قائم کیا تو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور پھر میں نے والدہ سے کہہ دیا کہ اب تک جو ہوا غلط ہوا اللہ ہم سب کو معاف فرمائیں آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہئے مجھے کیا معلوم تھا کہ والدہ کی محبت محض مال دولت کی وجہ سے ہے چنانچہ آج تک میری ہر جائز و ناجائز کو سچ سمجھنے اور محبت کرنے والی والدہ کا رویہ ایسا بدلا کہ اللہ کی پناہ۔ اب تو وہ میرا منہ دیکھنا نہیں چاہتی۔ کوئی ہدیہ تحفہ بھیجوں تو واپس کر دیتی ہیں حج کے تبرکات بھیجے تو وہ بھی واپس کر دیئے مجھے تمام مصائب برداشت ہو گئے مگر دھچکا ایسا لگا کہ بس پاگل خانہ نہیں گئی۔ شوہر نے تو تمام کوتاہیوں کو معاف کر دیا اب موت کی کوئی خبر نہیں بہت پریشان ہوں کیا کروں میرے لئے دعا فرما دیں اور علاج بھی تجویز فرمائیں۔

ج ...... آپ کے تحریر کردہ حالات سے بہت دل دکھا' دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت اور سکون و اطمینان نصیب فرمائیں چند باتوں کو اپنا لائحہ عمل بنا لیجئے۔

۱ ...... محبت و رضا کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے ہونا چاہئے باقی سب محبتیں اسی کے حکم کے تابع ہیں۔

۲ ...... اپنے شوہر کی اور بچوں کی خدمت نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ کیجئے اور اس میں رضائے الٰہی کو مدنظر رکھئے۔

۳ ...... اپنی والدہ سے احترام کا تعلق رکھئے، ان کی غمی، خوشی میں شرکت کیجئے اور ان کی بے رخی کی کوئی پروا نہ کیجئے۔ اگر وہ قطع تعلق کرتی ہیں تو خود گناہ گار ہوں گی، آپ کی طرف سے نہ تو قطع تعلق ہونا چاہئے، نہ ان کے قطع تعلق سے پریشانی ہونی چاہئے بلکہ ان کے لئے دعائے خیر کرتی رہیں۔

۴ ...... مسلمان کے دل کو پریشان نہیں ہونا چاہئے، ہمہ وقت ہشاش بشاش رہنا چاہئے اور جو ناگواریاں پیش آتی ہیں ان سے دل کو مشوش نہیں کرنا چاہئے، بلکہ ہر چیز میں یہ خیال ذہن میں رہنا چاہئے کہ مالک کی اسی میں حکمت ہوگی۔

اولاد کی بے راہ روی اور اس کا تدارک

س ...... ہمارا ایک بیٹا ہے اور چھ بیٹیاں ہیں یہ ۲۲ سالہ بیٹا ہمارے پڑوسی کے گھر کثرت سے آتا جاتا ہے ہم نے اس آمد و رفت کو مناسب نہیں سمجھا اور بیٹے کو پابند کرنا چاہا تو بیٹے نے نہ صرف سرکشی اور نافرمانی کی بلکہ ہمارے ساتھ رہنا بھی ترک کر دیا جب ہم اپنے ہمسائے سے ملے اور ان سے درخواست کی کہ آپ ہمارے بیٹے کا اپنے گھر میں آنا جانا اپنے طور پر بند کر دیں تو ان کا جواب تھا کہ میری بیوی ۴ بچوں کی ماں ہے اور آپ کا لڑکا اس کے سامنے جوان ہوا ہے کوئی برائی کا پہلو سامنے نظر نہیں آتا ہے میرے خیال میں اس کی آمد نازیبا حرکت نہیں ہے، ہم نے ان کی توجہ اس بات پر دلائی کہ آپ کام پر چلے جاتے ہیں اور وہ کوئی کام نہیں کرتا ہے اور آپ کی غیر موجودگی میں سارا وقت وہاں گزارتا ہے اس کے جواب میں فرمایا آپ اسے روکیں آپ کے خیال میں گناہ ہے

میں نہیں روک سکتا۔ آپ سے ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ اپنے کالم میں ہمارا سوال اور اپنا جواب شائع کر دیں کیونکہ ہمارے خیال میں یہ ملاپ بیرون ملک کی لعنت ہے جس کا نام بوائے فرینڈ یا گرلز فرینڈ ہے یہ وبا پاکستان میں بھی پھیل رہی ہے آپ کے شرعی جواب سے بہتوں کا بھلا ہو گا بہت سارے والدین آپ کو ہماری طرح دعائیں دیں گے۔

ج ...... آپ نے بہت اچھا کیا کہ صاحبزادے کو ایک غلط بات سے روک دیا اور اپنے ہمسائے کو بھی آگاہ کر دیا مغرب کی نقالی نے نئی نسل کو بے راہ روی میں مبتلا کر دیا ہے فلم' ریڈیو' ٹی وی' وی سی آر' مخلوط تعلیمی ماحول اور مرد و زن کے بے محابا اختلاط نے نوجوان نسل کا حلیہ بگاڑ دیا ہے' ایک محتاط اندازے کے مطابق نئی نسل کی اکثریت جنسی امراض ضعف مثانہ' پیشاب کے عوارض میں مبتلا ہے۔ نئی نسل کا یہ المیہ حکومت' والدین اور ارباب دانش سبھی کے لئے ایک چیلنج ہے' نئی نسل کو خودکشی سے بچانے کے لئے کوئی تدبیر کرنا ان سب کا فرض ہے۔

والدین کی خوشی پر بیوی کی حق تلفی ناجائز ہے

س ...... میں آپ سے ایک مسئلہ معلوم کرنا چاہتی ہوں وہ یہ کہ میں اپنے سسرال والوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی بلکہ علیحدہ گھر چاہتی ہوں میں اپنے شوہر سے کئی مرتبہ مطالبہ کر چکی ہوں لیکن ان کے نزدیک میری باتوں کی کوئی اہمیت نہیں' بلکہ میری بے بسی کا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارے سوچنے سے اور چاہنے سے کچھ نہیں ہو گا وہی ہو گا جو میرے والدین چاہیں گے تمہیں چھوڑ دوں گا لیکن اپنے والدین کو نہیں چھوڑوں گا' بچے بھی تم سے لے لوں گا۔ میرے شوہر اور سسرال والے دیندار' پڑھے لکھے اور باشرع لوگ ہیں اور اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ علیحدہ گھر عورت کا شرعی حق اور اللہ کے نبی ﷺ

کی سنت ہے اس کے باوجود مجھے چھوڑ دینے کی دھمکی دیتے ہیں اور میرے ساتھ سخت رویہ رکھتے ہیں' شوہر معمولی باتوں پر میری بے عزتی کرتے ہیں۔ چاہتی ہوں کہ میرے شوہر کم ازکم میرا کچن ہی علیحدہ کر دیں اور رہنے کے لئے اسی گھر میں مناسب جگہ دے دیں تاکہ میں آزادی کے ساتھ اٹھ بیٹھ سکوں اور مرضی کے مطابق کام انجام دوں' کیونکہ جوان دیوروں کی موجودگی میں مجھے بعض اوقات بالکل تنہا رہنا پڑتا ہے' بچے بھی اسکول چلے جاتے ہیں۔ میں خود بھی ابھی بالکل جوان ہوں اور دیوروں کے ساتھ اس طرح بالکل تنہا رہنا مجھے بہت برا لگتا ہے شوہر بھی اس چیز کو برا سمجھتے ہیں' لیکن سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی خاموش ہیں۔ دیندار شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ اس طرح کا رویہ شرعاً درست ہے؟ کیونکہ میرے شوہر اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں علیحدہ گھر بیوی کا جائز اور شرعی حق ہے تو جانتے بوجھتے بیوی کو اس کے شرعی حق سے محروم رکھنے والے دیندار شوہر کے لئے شرعی احکامات کیا ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسے شوہروں کے لئے کوئی سزا نہیں ہے؟ بیوی کی مرضی کے خلاف زبردستی اسے اپنے والدین کے ساتھ رکھنا کیا شرعاً جائز ہے؟ والدین کی خوشی کی خاطر بیوی کو دکھ دینا کیا جائز ہے؟

ج ...... میں اخبار میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ بیوی کو علیحدہ جگہ میں رکھنا (خواہ اسی مکان کا ایک حصہ ہو۔ جس میں اس کے سوا دوسرے کسی کا عمل دخل نہ ہو) شوہر کے ذمے شرعاً واجب ہے' بیوی اگر اپنی خوشی سے شوہر کے والدین کے ساتھ رہنا چاہے اور ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھے تو ٹھیک ہے' لیکن اگر وہ علیحدہ رہائش کی خواہشمند ہو تو اسے والدین کے ساتھ رہنے پر مجبور نہ کیا جائے بلکہ اس کی اس جائز خواہش کا جو اس کا شرعی حق ہے احترام کیا جائے۔ خاص طور سے جو صورت حال آپ نے لکھی ہے کہ جوان دیوروں کا ساتھ ہے' ان کے ساتھ تنہائی شرعاً و اخلاقاً کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ والدین کی خوشی

کے لئے بیوی کی حق تلفی کرنا جائز نہیں۔ قیامت کے دن آدمی سے اسکے ذمے کے حقوق کا مطالبہ ہوگا اور جس نے ذرا بھی کسی پر زیادتی کی ہوگی یا حق تلفی کی ہوگی مظلوم کو اس سے بدلہ دلایا جائے گا۔ میاں بیوی میں سے جس نے بھی دوسرے کی حق تلفی کی ہوگی اس کا بدلہ بھی دلایا جائے گا' بہت سے وہ لوگ جو یہاں اپنے کو حق پر سمجھتے ہیں وہاں جاکر ان پر کھلے گا کہ وہ حق پر نہیں تھے' اپنی خواہش اور چاہت پر چلنا دینداری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا دینداری ہے۔

باوجود صحت وہمت کے والد اور اللہ کے حقوق ادا نہ کرنا بدبختی کی علامت ہے؟

س ...... بے شک افضل وہ ہے جو عبادات باقاعدہ کرے اور نیک عمل کرے لیکن ایک شخص بوجوہ بیماری خود عبادتوں سے معذور ہے لیکن دوسروں کو عبادات کی تلقین کرتا ہے بلکہ پابند بناتا ہے اور حتی الوسع نیک اعمال کرتا ہے اور اپنے عملوں سے دوسروں کیلئے اپنی ذات کو مثالی بناکر پیش کرتا ہے جس سے متاثر ہوکر لوگوں نے دین اسلام بھی قبول کیا اور نیک عملوں میں اس کی تقلید بھی کرتے ہیں۔ دوسرا شخص وہ ہے جو عبادت تو کبھی کبھار کر لیتا ہے کبھی نماز پڑھ لی' رمضان میں کچھ روزے رکھ لئے قرآن پڑھ لیا (بغیر سمجھے) لیکن نیک اعمال نہیں کرتا دوسروں کی کمائی سے خود اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالتا ہے یہاں تک کہ بہن کی شادی کیلئے پیسے بھی خود خرچ کر لئے اور واپس کرنے کی کوشش نہیں کرتا اگر اس کو نیک اعمال کیلئے محنت سے اپنی روزی کمانے اور بیوی بچوں کو پالنے کیلئے پہلا شخص کہتا ہے تو وہ یہ کہہ کر انکار کر دیتا ہے کہ آپ خود تو نماز روزہ نہیں کرتے مجھے نیک عملوں کی نصیحت کرتے ہیں میں کیوں کروں؟ دونوں اشخاص میں باپ بیٹے کا رشتہ ہے بچہ نہیں کہ مار پیٹ کر سمجھایا جائے دو بچوں کا باپ ہے بجائے باپ کو کما کر کھلانے کے الٹا اپنا رہنا سہنا اور اخراجات اپنے اور

اپنی بیوی بچوں کے باپ کی بڑھاپے کی جمع پونجی سے کرتا ہے۔ آپ کی نظر میں شریعت کیا کہتی ہے کہ کون صحیح ہے؟ باپ یا بیٹا؟

ج ...... بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے اگر ایک شخص زیادہ عبادت نہیں کر سکتا، لیکن فرض نماز ادا کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو حق حقوق رکھے ہیں ان کو ادا کرتا ہو تو یہ شخص صحیح راستہ پر ہے، مگر بڑھاپے اور معذوری کی وجہ سے فرائض کا ترک اس کے لئے بھی جائز نہیں۔ روزہ رکھنے کی اگر طاقت نہیں تو فدیہ ادا کر دیا کرے اور صاجزادے کا باوجود صحت اور ہمت کے اللہ تعالیٰ کے اور بندوں کے حقوق ادا نہ کرنا اور باپ کی نصیحت پر عمل نہ کرنا اس کی سعادت مندی کی دلیل نہیں بلکہ اس کی بدبختی کی علامت ہے۔ اس کو چاہئے کہ نیکی اور بھلائی کا راستہ اپنائے۔ اپنے والد کی نصیحت پر کان دھرے اور بڑھاپے میں والدین کی خدمت کر کے جنت کمائے۔

منافق والدین سے قطع تعلق کرنا

س ...... کیا منافق والدین سے تغافل اور قطع تعلق جائز ہے جبکہ وہ خود تعلق نہ رکھنا چاہتے ہوں؟

ج ...... قطع تعلق نہ کیا جائے ان کی خدمت کی جائے اور ان کی خدمت کو اپنی دنیا و آخرت کی سعادت سمجھنا چاہئے۔

رشتہ داروں اور
پڑوسیوں سے تعلقات

رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا

س ...... رشتہ داروں سے کبھی نہ ملنا گناہ ہے کہ نہیں؟ سگے چچا، خالہ، چچا زاد بھائی وغیرہ۔ اگر گناہ ہے تو ماں باپ اگر ان سے کبھی ملنے کو منع کرے تو کیا ماں باپ کا حکم ماننا ضروری ہے اور اگر ماں باپ کی ناراضگی ہو جائے تو کیا حکم ماننا ضروری ہے؟

ج ...... اپنے ایسے رشتہ داروں سے قطع تعلق جائز نہیں۔ اگر زیادہ تعلقات نہ رکھے جائیں تو کم سے کم سلام کلام تو بند نہیں کرنا چاہئے۔ اس معاملہ میں والدین کی اطاعت نہ کی جائے۔

س ...... آج کل عزیز رشتے دار، اور خاندان میں چھوٹی چھوٹی باتوں میں لڑائی، جھگڑا ہوتا ہے پھر اس کے بعد ایک دوسرے سے باتیں نہیں کرتے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمیں یہ بتائیں کہ ایک دوسرے کے پاس آنا جانا چاہئے یا نہیں؟

ج ...... اعزہ میں رنجشیں تو معمولات میں داخل ہیں، لیکن عزیز واقارب سے قطع تعلق کر لینا شرعاً جائز نہیں بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔

رشتے داروں کا غلط طرز عمل ہو تو ان سے قطع تعلق کرنا

س ...... حافظ ...... کے مطابق "اسلام میں رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا

حکم ہے اور جو لوگ صلہ رحمی نہیں کرتے انہیں گمراہ اور فاسق کہا گیا ہے۔ صلہ رحمی کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کیا جائے بلکہ ہر ایک سے ملاقات کی جائے"۔

اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ کسی مجبوری کی بنا پر رشتے داروں سے نہیں ملتے تو وہ فاسق اور گمراہ ہوئے۔ لیکن اگر رشتہ دار ایسا ماحول پیدا کریں اور ایسا طرز عمل اختیار کریں کہ ان کے ہاں آنے جانے سے ذہنی پراگندگی پیدا ہو اور آدمی روحانی طور پر بھی تلخی محسوس کرے کہ رشتہ داروں نے اس کو خوش آمدید نہیں کہا اور غرور و تکبر کا مظاہرہ کیا۔ اگر کوئی آدمی اس بنا پر اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرے تو اس کو فاسق اور گمراہ کہا جائے گا؟ یا اس کے رشتہ دار ذمہ دار ہوں گے؟

ج ...... رشتہ داروں کا آپس میں قطع تعلق کبھی تو ایک فریق کی بے دینی کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی دنیوی مفادات کی وجہ سے۔ پس اگر قطع تعلق دین کی بنیاد پر ہے تو صرف وہ فریق گنہگار ہو گا جس کی بے دینی کی وجہ سے قطع تعلق ہوا' بشرطیکہ دوسرا فریق اس قطع تعلقی کے باوجود ان کے ضروری حقوق ادا کرتا رہے۔ اور اگر قطع تعلق کی بنیاد کوئی دنیوی تنازعہ ہے تو دونوں میں سے جو فریق دوسرے کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرے گا وہ گنہگار ہو گا۔ اور اگر دونوں کوتاہی کریں گے تو دونوں گنہگار ہوں گے۔ ہماری شریعت کی تعلیم یہ نہیں کہ جو شخص تم سے رشتہ جوڑ کر رکھے تم بھی اس سے جوڑ رکھو' بلکہ شریعت کی تعلیم یہ ہے جو حدیث میں فرمائی گئی ہے "صل من قطعك" (مسند احمد جلد ۴ ص ۱۵۸) کہ جو شخص تم سے رشتہ توڑے اور رشتہ داری کے حقوق ادا نہ کرے تم اس کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرو اور اس کے رشتہ کے حقوق بھی ادا کرو۔ ورنہ قطع رحمی کا وبال جس طرح اس پر پڑے گا تم پر بھی پڑے گا۔ یہ مضمون بہت تفصیل طلب ہے۔ خلاصہ یہی ہے جو میں نے لکھ دیا۔

کیا بدکردار عورتوں کے پاؤں تلے بھی جنت ہوتی ہے

س ...... عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے لیکن جو بدکردار قسم کی عورتیں اپنے معصوم بچوں کو چھوڑ کر گھروں سے فرار ہوتی ہیں' ان کے بارے میں خدا اور رسول ﷺ کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا ایسی عورتوں کے بارے میں بھی یہ تصور ممکن ہے کہ ان کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔

ج ...... ایسی عورتیں تو انسان کہلانے کی بھی مستحق نہیں ہیں 'ماں' کا تقدس ان کو کب نصیب ہو سکتا ہے؟ اور جو خود دوزخ کا ایندھن ہوں ان کے قدموں تلے جنت کہاں ہوگی؟ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کو چاہئے کہ اپنی ماں کو ایذا نہ دے اور اس کی بے ادبی نہ کرے۔

پھوپھی اور بہن کا حق دیگر رشتہ داروں سے زیادہ کیوں ہے؟

س ...... حقوق العباد کے تحت ہر شخص کے مال و دولت پر اس کے عزیزوں' رشتہ داروں' غریبوں' ناداروں' مسافروں کے کچھ حقوق ہیں لیکن کیا رشتہ داروں میں کسی رشتہ دار کے (ماں باپ کے علاوہ) کوئی خاص حقوق ہیں۔ ہمارے گھر میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ بہن اور پھوپھی کے کچھ زیادہ ہی حقوق ہیں۔

ج ...... بہن اور پھوپھی کا حق اس لئے زیادہ سمجھا جاتا ہے کہ باپ کی جائیداد میں سے ان کو حصہ نہیں دیا جاتا' بلکہ بھائی غصب کر جاتے ہیں' ورنہ ان کو ان کا پورا حصہ دینے کے بعد ان کا ترجیحی حق باقی نہیں رہتا۔

رشتہ دار کو دشمن خیال کرنے والے سے تعلقات نہ رکھنا کیسا ہے؟

س ...... ہمارے ایک نہایت قریبی عزیز ہم سے تعلقات قائم رکھنا نہیں چاہتے

جبکہ ہم لوگوں نے ان کی پرورش کی' انہیں پالا پوسا۔ مگر اب وہ ہمارے کسی احسان کو نہیں مانتے نہ صرف یہ بلکہ ہمیں اپنا دشمن خیال کرتے ہیں۔ ہم سے حسد کرتے ہیں ہم پر بے بنیاد الزامات کی بھرمار کرتے ہیں۔ جبکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع متفق علیہ" (مشکوٰۃ ص ۴۱۹)

"یعنی تعلقات قطع کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

ان حالات میں ہمارے لئے ان سے میل جول رکھنا سخت مضر ہے کیونکہ وہ ملنے والوں اور پڑوسیوں سے بھی ہماری غیبت کرتے ہیں تو کیا ہم دوزخی ہوں گے اور قطع تعلق کی بنا پر خدا ہم سے ناراض ہوگا؟ ان حالات میں آپ ہمیں بتایئے کہ ہم کیا طریقہ اختیار کریں؟ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم بھی قطع تعلق اختیار کرلیں کیونکہ معمولی ملاقات سے بھی وہ ہم پر طرح طرح کی جھوٹی باتیں عائد کر دیتے ہیں اور ہمیں بدنام کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

ج ...... زیادہ میل ملاقات نہ رکھی جائے۔ لیکن سامنے آئیں تو سلام کہہ دیا جائے۔ بیمار ہوں تو عیادت کی جائے۔ انتقال کر جائیں تو جنازہ میں شرکت کی جائے۔ اس صورت میں آپ پر قطع رحمی کا وبال نہیں ہوگا اور اگر سلام وکلام بالکل بند کر دیا جائے تو قطع رحمی کا گناہ آپ کو بھی ہوگا۔

والدین کے منع کرنے پر رشتہ داروں سے تعلقات کم کرنا

س ...... اگر والدین رشتہ داروں سے ملنے کو منع کریں جبکہ کوئی لڑائی جھگڑا ابھی نہ ہو تو کیا ایسی صورت میں والدین کا حکم مان لینا چاہئے اور صلہ رحمی ترک کر دینی چاہئے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

ج ...... قطع رحمی حرام ہے حدیث میں ہے:

عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع متفق علیہ" (مشکوۃ ص ۴۱۹)

ترجمہ: "قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا"۔

اور ناجائز کاموں میں والدین کی اطاعت نہیں، لیکن اگر والدین کسی مصلحت کی بنا پر زیادہ میل جول سے منع کریں تو ٹھیک ہے۔

رشتہ داروں سے قطع تعلق جائز نہیں

س ...... مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے گھر کا اور ۳، ۴ اور خاندانوں کا ہمارے رشتہ دار سے کسی بات پر ناچاقی کی وجہ سے میل جول بند ہو گیا ہے۔ دوسری طرف والدین کی نافرمانی والی بھی بات ہے۔ میں اللہ کے خوف کی وجہ سے یہ چاہتا ہوں کہ رشتہ داروں سے قطع تعلق والا گناہ مجھ سے نہ ہو۔ میں والدہ سے اس کی اجازت مانگتا ہوں کیونکہ ان کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا تو وہ کہتی ہیں کہ میل جول ہونے کے بعد پھر کسی نہ کسی بات پر ناراضگی ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ ۳، ۴ اور خاندانوں نے جو ان سے بائیکاٹ کیا ہوا ہے وہ بھی کہتے ہیں کہ اگر تم نے ان رشتہ داروں سے میل جول بڑھایا تو ہم لوگ تم سے نہیں ملیں گے۔ تو مولانا صاحب میں چاہتا ہوں کہ کوئی ناراض بھی نہ ہو اور ان رشتہ داروں سے تعلقات بھی دوبارہ قائم ہو جائیں۔

ج ...... عزیز و اقارب سے قطع تعلق حرام ہے۔ حدیث ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا اگر کسی سے زیادہ میل جول نہ رکھا جائے تو اس کا تو مضائقہ نہیں لیکن ایسا قطع تعلق کہ اس کے جنازے میں بھی شرکت نہ کی جائے اور بیمار ہو تو عیادت بھی نہ کی جائے یہ جائز نہیں۔

پڑوسی کے حقوق

س ...... کیا اسلام کی رو سے جائز ہے کہ ہمارے گھر روشن رہیں لائٹ سے اور

ہمارے پڑوسی اندھیرے میں رہیں کسی وجہ سے لائٹ نہ لگوا سکیں؟ تو کیا ہم ان کی مدد نہیں کر سکتے؟ جبکہ آنحضرت ﷺ کا خود ارشاد ہے "وہ مسلمان مسلمان نہیں ہے جس کا پڑوسی بھوکا رہے اور خود سیر ہو کر کھائے" آخر یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔

ج ...... آپ کی سوچ بالکل صحیح ہے۔ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہو تو پڑوسیوں کو بھی اس سے فائدہ پہنچانا چاہئے۔ پس اگر آپ کے پڑوسیوں کے گھر میں بجلی نہیں تو آپ بجلی کا کنکشن لگوانے پر ان کی مدد کریں' اور جب تک کنکشن نہیں ملتا تب تک اپنے گھر سے روشنی فراہم کر دیں۔

پڑوس کے ناچ' گانے والوں کے گھر کا کھانا کھانا

س ...... زکریا کے محلہ میں ساتھ پڑوس میں ایسے افراد رہتے ہیں جن کا پیشہ ناچ گانا وبدکاری ہے لیکن یہ پیشہ محلہ میں نہیں بلکہ اور جگہ کرتے ہیں محلہ والوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آتے ہیں تو ایسی صورت میں محلہ والوں کو طوائف کے خاندان سے میل جول جائز ہے یا نہیں؟ ان کے یہاں سے آیا ہوا کھانا قبول کرنا کیسا ہے اور محلہ والوں کے کیا فرائض ہونے چاہئیں۔

ج ...... حرام کمائی کا کھانا پینا جائز نہیں' محلے والوں کو چاہئے کہ اپنی حد تک ان کو ترک گناہ کی فہمائش کریں اور اگر وہ اس کاروبار کو نہ چھوڑیں تو ان سے زیادہ تعلق نہ رکھیں نہ ان کی دعوت میں جائیں۔

تکلیف دینے والے پڑوسی سے کیا سلوک کیا جائے؟

س ...... سید خاندان کے ایک صاحب عرصہ دس سال سے میرے پڑوس میں رہائش پذیر ہیں اور سرکاری عہدے ہم دونوں کے مساوی ہیں مگر وہ ہروقت

کسی نہ کسی کو پریشان اور تنگ کرنے کی تدبیریں کرتے رہتے ہیں۔ مختلف انداز سے ذہنی کوفت پہنچاتے رہتے ہیں کبھی بچوں کو مار دیا اور کبھی کوئی بہتان لگا دیا۔ غرضیکہ شیطانی حرکتیں کرتے رہتے ہیں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے ان سے ہر طرح سے نبھانے کی کوشش کی مگر وہی مرغی کی ایک ٹانگ۔ ان کی اولاد' ان کی بیگم اور وہ خود حرام کی بے پناہ دولت کی فراوانی کے باعث غرور میں رہتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ اسلام ان جیسے پڑوسیوں سے کس طرح کا سلوک روا رکھنے کی تلقین کرتا ہے؟

ج ...... اپنی طرف سے ان کو کسی طرح ایذا نہ پہنچائی جائے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کیا جائے۔ جن صاحب کا آپ نے تذکرہ کیا ہے اگر وہ واقعتاً سید ہوتے تو ان کا اخلاق آنحضرت ﷺ کے مطابق ہوتا۔ حدیث میں ایسے لوگوں کو جو کہ پڑوسیوں کو ایذا پہنچاتے ہیں مومن کی صف سے خارج قرار دیا گیا ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یئومن قیل من یا رسول اللہ؟ قال الذی لا یؤمن، جارہ بوائقہ (رواہ مسلم مشکوۃ ص ۴۲۲)

ترجمہ: "اللہ کی قسم! مومن نہیں ہوگا' اللہ کی قسم! مومن نہیں ہوگا' اللہ کی قسم! مومن نہیں ہوگا! عرض کیا گیا: کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا' وہ شخص جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں"۔

بغیر حلالہ کے مطلقہ عورت کو پھر سے اپنے گھر رکھنے والے سے تعلقات رکھنا

س ...... ہمارے گاؤں میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق' دس طلاق' سو طلاق کے الفاظ سے طلاق دی۔ تمام علماء و مفتیان کرام نے فتوے دیئے کہ بغیر

حلالہ کے نکاح ثانی جائز نہیں۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد لڑکی اور لڑکے کا ایک پیر صاحب کے پاس گئے شاید وہاں جاکر بیان بدل دیا طلاق کے الفاظ بدل دیئے پیر صاحب نے نکاح ثانی کرنے کا فتویٰ دیا یعنی طلاق بائن کہا تو انہوں نے نکاح کر لیا اس پر ہم لوگوں نے لڑکی والوں اور لڑکے والوں سے بائیکاٹ کر دیا اور ان کی شادی غمی میں شرکت چھوڑ دی لیکن دیگر گاؤں والے کہتے ہیں کہ انہوں نے پیر صاحب کے فتوے پر عمل کیا اس لئے وہ جاتے ہیں۔

ج ...... یہ تو ظاہر ہے کہ یہ طلاق مغلظہ تھی، جس کے بعد بغیر شرعی حلالہ کے نکاح جائز نہیں، پیر صاحب کے سامنے اگر غلط صورت پیش کر کے فتویٰ لیا گیا تو پیر صاحب تو گنہگار نہیں مگر فتویٰ غلط ہے اور اس سے حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی، بلکہ یہ جوڑا دوہرا مجرم ہے، ان سے قطع تعلق شرعاً صحیح ہے، اور جو لوگ اس جرم میں شریک ہیں وہ سب گنہگار ہیں، سب کا یہی حکم ہے۔

برادری کے جوڑ کے خیال سے گناہ و منکرات والی محفل میں شرکت

س ...... میرا تعلق میمن برادری کی ایک جماعت سے ہے۔ ہماری جماعت کی ایک منتظمہ کمیٹی ہے جو کہ ہر سال سالانہ جلسہ "تقسیم انعامات" کے نام سے منعقد کرتی ہے۔ اس جلسہ میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہونے والے طلبا و طالبات کو انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یہ جلسہ عورتوں اور مردوں کا مخلوط جلسہ ہے اور انعامات حاصل کرنے کیلئے طالبات اسٹیج پر آتی ہیں۔ دیگر یہ کہ پروگرام کو دلچسپ بنانے کیلئے میوزک اور نغموں کو بھی اس پروگرام میں شامل کرتے ہیں۔ اور اس پورے پروگرام کی فلم (مووی) بھی بنائی جاتی ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے تو یہ پروگرام قطعاً جائز نہیں ہے۔ لیکن ہمارے چند ساتھی حضرات کا خیال ہے کہ برادری میں جوڑ رکھنے کیلئے اس پروگرام میں شرکت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی

میں ہمیں یہ بتایئے کہ برادری کے جوڑ کیلئے پروگرام میں شرکت کی جاسکتی ہے؟ اگر اس پروگرام میں شرکت جائز نہیں ہے اور اس کے باوجود اگر کوئی شخص اس پروگرام میں شرکت کر رہا ہے تو اس کا یہ گناہ انفرادی ہو گا یا اجتماعی؟

ج ...... جس محفل میں منکرات کا ارتکاب ہو رہا ہو اس میں شرکت کرنا حرام ہے' اور حرام چیز جوڑ کی خاطر حلال نہیں ہو جاتی' بلکہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا ذریعہ بنتی ہے' اور اللہ تعالیٰ ایسے جوڑ میں توڑ پیدا کر دیتے ہیں جو محرمات کے ارتکاب پر قائم کیا جائے۔ مشکوٰۃ شریف (ص ۴۳۵) میں ترمذی شریف کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

عن معاوية انه كتب الى عائشة ان اكتبى الى كتابًا توصينى فيه ولا تكثرى، فكتبت: سلام عليك اما بعد فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من التمس رضى الله بسخط الناس كفاه، الله مونة الناس ومن التمس رضى الناس بسخط الله وكله، الله الى الناس - والسلام عليك رواه الترمذى. (مشکوٰۃ ص ۴۳۵)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے کوئی مختصر سی نصیحت لکھ بھیجئے۔ جواب میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے لکھوایا۔ "السلام علیکم امابعد: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد خود سنا ہے کہ جو شخص انسانوں کی ناراضگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی تلاش کرے اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے اس کی کفایت فرماتے ہیں' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا مندی تلاش کرے اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے سپرد کر دیتے ہیں (اور اپنی نصرت وحمایت کا ہاتھ اس سے اٹھا لیتے ہیں)"۔

سلام و مصافحہ

اسلام میں سلام کرنے کی اہمیت

س ...... اسلام میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا اہمیت رکھتا ہے کیا مسلمان کو سلام کرنے میں پہل کرنی چاہئے؟ صرف مسلمان کے سلام کا جواب دینا چاہئے یا غیر مسلم کو بھی سلام کا جواب دینا چاہئے؟
ج ...... سلام کہنا سنت اور اس کا جواب دینا واجب ہے' جو پہلے سلام کرے اس کو بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جواب دینے والے کو دس۔ غیر مسلم کو ابتدا میں سلام نہ کہا جائے اور اگر وہ سلام کہے تو جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا جائے۔

سلام کے وقت پیشانی پر ہاتھ رکھنا اور بوسہ دینا

س ...... اسلام میں ملاقات کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ پیشانی تک ہاتھ اٹھا کر سر کو ذرا جھکا کر سلام کرنا کیسا ہے؟ نیز بعض ملاقاتوں میں دیکھا گیا ہے کہ گلے ملتے وقت پیشانی یا کنپٹی کو بوسہ دیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟
ج ...... سلام کے وقت پیشانی پر ہاتھ رکھنا یا جھکنا صحیح نہیں' بلکہ بدعت ہے' مصافحہ کی اجازت ہے' اور تعظیم یا شفقت کے طور پر چومنے کی بھی اجازت ہے۔

مصافحہ ایک ہاتھ سے سنت ہے یا دونوں سے

س ...... مصافحہ ایک ہاتھ سے ہوتا ہے یا دونوں ہاتھوں سے سنت ہے؟ حدیث

سے ثبوت فراہم فرمائیں۔

ج ...... صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۲۶ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے "علمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم التشھد و کفّی بین کفّیہ."

ترجمہ: "مجھے آنحضرت ﷺ نے التحیات سکھائی، اور اس طرح سکھائی کہ میرا ہاتھ آنحضرت ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا"۔

امام بخاری ؒ نے یہ حدیث "باب المصافحۃ" کے تحت ذکر فرمائی ہے، اور اس کے متصل "باب الاخذ بالیدین" کا عنوان قائم کر کے اس حدیث کو مکرر ذکر فرمایا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا سنت نبوی ﷺ ہے، علاوہ ازیں مصافحہ کی روح، جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ نے تحریر فرمایا ہے:۔

"اپنے مسلمان بھائی سے بشاشت سے پیش آنا باہمی الفت ومحبت کا اظہار ہے" (حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۹۸)

اور فطرت سلیمہ سے رجوع کیا جائے تو صاف محسوس ہوگا کہ دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنے میں اپنے مسلمان بھائی کے سامنے تواضع وانکسار، الفت ومحبت اور بشاشت کی جو کیفیت پائی جاتی ہے وہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے میں نہیں پائی جاتی۔

نماز فجر اور عصر کے بعد نمازیوں کا آپس میں مصافحہ کرنا

س ...... نماز فجر، نماز عصر میں موجود نمازی آپس میں اور امام صاحب سے مصافحہ کرتے ہیں جو حضور ﷺ کی سنت سے بہ نیت ثواب۔ یہ بھی علماء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ معانقہ، مصافحہ برابر کیا کرتے تھے اس سلسلے میں جو حدیث صحابہ کی ہو وہ بھی تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

ج ...... سلام اور مصافحہ ان لوگوں کے لئے مسنون ہے جو باہر سے مجلس میں آئیں۔ فجر وعصر کے بعد سلام اور مصافحہ کا جو رواج آپ نے لکھا ہے' آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے یہاں اس کا معمول نہیں تھا لہٰذا یہ رواج بدعت ہے۔

کسی غیر محرم عورت کو سلام کہنا

ج ...... کسی غیر محرم مرد کا کسی غیر محرم عورت کو سلام دینا جائز ہے یا کہ نہیں؟ یا سلام کا جواب دینا ضروری ہے؟

ج ...... اگر دل میں غلط وسوسے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو جائز نہیں' ورنہ درست ہے۔ چونکہ جوان مرد و عورت کے باہم سلام کرنے سے غلط خیالات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے یہ ممنوع ہے' البتہ سن رسیدہ بڑھیا خاتون کو سلام کر سکتے ہیں۔

نامحرم عورت کے سلام کا جواب دینا شرعاً کیسا ہے

س ...... عورتوں کو نامحرم مرد سلام نہیں کر سکتا۔ اگر عورت سلام میں پہل کر دے تو جواب دیا جائے یا نہیں؟ میرے کام کاج میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ مختلف گھروں میں جانا پڑتا ہے بعض خواتین کو میں اور وہ مجھے جانتی ہیں گو کہ ہم سلام نہ کریں مگر اول تو وہ خواتین پردہ نہیں کرتیں' دوئم یہ کہ جس کام کے متعلق میں ان کے گھر گیا ہوں اس پر بات چیت ہوتی ہے۔ لہٰذا پوچھنا یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو سلام کیا جائے یا نہیں؟ یا سلام کا جواب دیا جائے یا نہیں؟

ج ...... جوان عورتوں کو سلام کہنا جائز نہیں' اگر وہ سلام کریں تو دل میں جواب دیدیا جائے' نامحرم مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کے سامنے بے محابا آنا

جائز نہیں اگر کوئی شخص فساد معاشرت کی وجہ سے اس میں مبتلا ہو تو اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ وہ استغفار کرتا رہے۔

کسی مخصوص آدمی کو سلام کہنے والے کے سلام کا جواب دینا

س ...... میں ایک کمپنی میں ملازم ہوں اور میرے ساتھ دیگر دوست صاحبان بھی کام کرتے ہیں اور کوئی شخص باہر سے آتا ہے اور ایک شخص کو مخاطب کر کے سلام کرتا ہے اور جس شخص کو اس نے مخاطب کیا وہ اس وقت بہت مصروفیت کی وجہ سے سلام کا جواب نہ دے تو کیا اس سلام کا جواب ہم جو دوسرے موجود ہوں دے سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہم بھی سلام کا جواب نہ دیں تو وہ شخص ہم سب کو برا بھلا کہہ کر چل دیتا ہے۔

ج ...... مجلس میں کسی شخص کو مخاطب کر کے سلام نہ کہا جائے' جب چند لوگ کسی جگہ موجود ہوں اور باہر سے آکر کوئی شخص سلام کرے ان لوگوں میں اگر کچھ آدمی اس کے سلام کا جواب دیدیں تو جواب کا حق ادا ہو جاتا ہے۔اس لئے آپ لوگوں کو سلام کا جواب ضرور دینا چاہئے۔

مسلم و غیر مسلم مرد و عورت کا باہم مصافحہ کرنا کیسا ہے

س ...... عورت مسلمان ہو اور مرد غیر مسلم یا مرد مسلمان ہو اور عورت غیر مسلم تو ایسی صورت میں باہم مصافحہ کے لئے اسلام میں کوئی گنجائش ہے؟

ج ...... نہیں

غیر مسلم کو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا

س ...... آج کل ملا جلا معاشرہ ہے جس میں غیر مسلم بھی ہیں۔لوگ ان کو بھی

سلام کرتے ہیں۔ غیر مسلم بھی سلام کر دیتے ہیں جس کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔ یہ بتایا جائے کہ غیر مسلم کو سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا کتاب و سنت کی روشنی میں حدیث کی رو سے منع ہے یا کہ صرف اخلاقی طور پر منع ہے، کیا ایسی کوئی حدیث موجود ہے جس کے تحت منع کیا گیا ہے کہ غیر مسلم کو سلام و جواب نہ کیا جائے۔

ج ...... سلام ایک دعا بھی ہے اور اسلام کا شعار بھی۔ اس لئے کسی غیر مسلم کو السلام علیکم نہ کہا جائے اور اگر وہ سلام کہے تو اس کے جواب میں صرف "وعلیکم" کہہ دیا جائے۔ یہ مضمون حدیث شریف میں آیا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا سلّم علیکم اھل الکتاب فقولوا وعلیکم۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ ص ۳۹۸)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم جواب میں 'وعلیکم' کہہ دیا کرو۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔

والدین یا کسی بزرگ کو جھک کر ملنا

س ...... والدین یا کسی بزرگ کو جھک کر ملنا جائز ہے؟

ج ...... جھکنے کا حکم نہیں۔

کسی بڑے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا

س ...... میں کئی مرتبہ اخبار جنگ میں "فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان کے تحت شائع ہونے والی حدیثوں میں ایک حدیث پڑھ چکا ہوں جس کا لب لباب کچھ یوں ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی محفل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو صحابہ کرام ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے سخت ناپسند فرمایا اور اپنے احترام کیلئے کھڑے ہونے کو منع فرمایا۔
اب صورتحال یوں ہے کہ آج کل کافی افراد اساتذہ یا بزرگوں یا پھر بڑے عہدوں پر فائز حکمراں افراد کے احترام میں کھڑے ہو کر استقبال کرتے ہیں۔ حدیث مبارکہ کی حقیقت سے انکار تو ممکن نہیں لیکن شاید ہم کم فہم لوگ اس کی تشریح صحیح نہ کر سکے ہیں۔ لہٰذا مہربانی فرما کر اس بات کی مکمل وضاحت فرمائیں کہ آیا کسی بھی شخص (چاہے وہ والدین ہوں یا ملک کا صدر ہی کیوں نہ ہو) کے لئے (اس حدیث کی روشنی میں) کھڑا ہونا جائز نہیں؟ یا پھر اس حدیث شریف کا مفہوم کچھ اور ہے؟

ج ...... یہاں دو چیزیں الگ الگ ہیں۔ ایک یہ کہ کسی کا یہ خواہش رکھنا کہ لوگ اس کے آنے پر کھڑے ہوا کریں۔ یہ متکبرین کا شیوہ ہے' اور حدیث میں اس کی شدید مذمت آئی ہے' چنانچہ ارشاد ہے "جس شخص کو اس بات سے مسرت ہو کہ لوگ اس کے لئے سیدھے کھڑے ہوا کریں اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے"۔ (مشکوٰۃ ص ۴۰۳ بروایت ترمذی و ابو داؤد)
بعض متکبر افسران اپنے ماتحتوں کے لئے قانون بنا دیتے ہیں کہ وہ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوا کریں۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو اس کی شکایت ہوتی ہے' اس پر عتاب ہوتا ہے اور اس کی ترقی روک لی جاتی ہے' ایسے افسران بلاشبہ اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق ہیں کہ "انہیں چاہئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائیں"۔

اور ایک یہ کہ کسی دوست' محبوب' بزرگ اور اپنے سے بڑے کے اکرام و محبت کے لئے لوگوں کا از خود کھڑا ہونا' یہ جائز بلکہ مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آمد پر کھڑے ہو جاتے تھے۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر چومتے تھے اور ان کو اپنی جگہ بٹھاتے تھے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

پاس تشریف لے جاتے تو وہ بھی آپ ﷺ کی آمد پر کھڑی ہو جاتیں۔ آپ کا دست مبارک پکڑ کر چومتیں اور آپ ﷺ کو اپنی جگہ بٹھاتیں۔ (مشکوۃ ص ۴۰۲) یہ قیام قیام محبت تھا۔ ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرات انصار رضی اللہ عنہم سے فرمایا تھا:

"قوموا الی سیدکم" متفق علیہ (مشکوۃ ۴۰۳)

یعنی "اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ"۔ یہ قیام اکرام کے لئے تھا۔

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں ہمارے ساتھ بیٹھے ہم سے گفتگو فرماتے تھے۔ پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ آپ ﷺ ازواج مطہرات میں سے کسی کے دولت کدہ میں داخل نہ ہو جاتے۔ (مشکوۃ ص ۴۰۳)

یہ قیام تعظیم واجلال کے لئے تھا۔ اس لئے مریدین کا مشائخ کے لئے، تلامذہ کا اساتذہ کے لئے اور ماتحتوں کا حکام بالا کے لئے کھڑا ہونا اگر اس سے مقصود تعظیم واجلال یا محبت واکرام ہو تو مستحب ہے، مگر جس کے لئے لوگ کھڑے ہوتے ہوں اس کے دل میں یہ خواہش نہیں ہونی چاہئے کہ لوگ کھڑے ہوں۔

امام صاحب سے جھک کر مصافحہ کرنا

س ...... خصوصاً نماز جمعہ کے بعد اور عموماً جب نماز ختم ہو جاتی ہے تو بہت سے نمازی حضرات امام صاحب سے بڑھ چڑھ کر مصافحہ کرنے لگتے ہیں اور اس دوران اچھا خاصا جھک جاتے ہیں گویا کہ رکوع کے مشابہہ ہو جاتا ہے اور امام صاحب اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتے کیا یہ سنت ہے کہ امام صاحب سے جھک کر مصافحہ کیا جائے؟

ج ...... مصافحہ کرتے وقت جھکنا نہیں چاہئے۔

جوڈوکراٹے سینٹر کا سلام میں جھکنے کا قانون خلاف شرع ہے

س ...... درج ذیل مسئلہ میں شریعت اسلامیہ کا حکم درکار ہے!

ہم چند طلباء جوڈوکراٹے کے ایک سینٹر میں ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔ ہماری ٹریننگ کا یہ اصول ہے کہ جب بھی طلباء سینٹر میں داخل ہوتے ہیں تو انہیں اپنے اساتذہ وغیرہ کے سامنے ہاتھ کھلے چھوڑتے ہوئے اس قدر جھکنا پڑتا ہے جیسے نماز میں رکوع کی حالت ہوتی ہے' ہمارے سینٹر میں بعض دفعہ غیر ملکی اور غیر مسلم اساتذہ بھی آتے ہیں اور ٹریننگ کے اصول کے مطابق ہمیں ان کے سامنے بھی جھکنا پڑتا ہے' ہم نے اس معاملہ میں احتجاج بھی کیا کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اساتذہ نے کہا کہ اگر آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل پیش کریں تو یہ قانون ختم کیا جاسکتا ہے تاکہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی نہ ہو' آپ سے گذارش ہے کہ اگر اسلام مذکورہ بالا صورت میں کسی کے سامنے جھکنے کی اجازت نہیں دیتا تو اس کی وضاحت فرمائیں تاکہ ہم اپنے اساتذہ کو قائل کرسکیں۔

ج ...... آپ کی ٹریننگ کا یہ اصول کہ سینٹر میں داخل ہوتے وقت یا باہر سے آنے والے اساتذہ وغیرہ کے سامنے رکوع کی طرح جھکنا پڑتا ہے' شرعی نقطہ نظر سے صحیح نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سلام کرتے وقت جھکنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ چہ جائے کہ مستقل طور پر اساتذہ کی تعظیم کے لئے ان کے سامنے جھکنا اور رکوع کرنا جائز ہو۔ حدیث شریف میں ہے جس کا مفہوم ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو اس کے سامنے جھکنا جائز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں"! (مشکوۃ ص ۴۰۱ بروایت ترمذی)

مجوسیوں کے یہاں یہی طریقہ تھا کہ وہ بادشاہوں' امیروں اور افسروں کے سامنے جھکتے تھے' اسلام میں اس فعل کو ناجائز قرار دیا گیا۔ ٹریننگ کا مذکورہ

اصول اسلامی احکام کے منافی ہے' لہٰذا ذمہ دار حضرات کو چاہئے کہ وہ فوراً اس قانون کو ختم کریں۔ اگر وہ اسے ختم نہیں کرتے تو طلباء کیلئے لازمی ہے کہ وہ اس سے انکار کریں اس لئے کہ خدا کی ناراضی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

مسجد میں بلند آواز سے سلام کرنا

س ...... مسجد میں بلند آواز سے السلام علیکم کہنا چاہئے یا نہیں؟ جبکہ السلام علیکم کہنے سے نمازیوں کی توجہ سلام کی طرف ہو جائے اور سنتوں یا نفلوں میں خلل پڑے اور مسجد میں سلام کا جواب بلند آواز سے دینا چاہئے یا نہیں؟
ج ...... اس طرح بلند آواز سے سلام نہ کیا جائے جس سے نمازیوں کو تشویش ہو البتہ کوئی فارغ بیٹھا ہو تو قریب آکر آہستہ سے سلام کہہ دیا جائے۔

السلام علیکم کے جواب میں السلام علیکم کہنا

ج ...... دور حاضر میں جہاں نت نئے فیشن وجود میں آئے ہیں وہاں ایک جدید فیشن یہ بھی عام ہوتا جا رہا ہے کہ جب دو آدمی آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو دونوں السلام علیکم کہتے ہیں۔ جواباً وعلیکم السلام کوئی نہیں کہتا۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ نمازیوں کی اکثریت بھی اس فیشن کو تیزی سے اپنا رہی ہے نہ جانے کیوں لوگ وعلیکم السلام کہنے میں جُھکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وعلیکم السلام کہنے سے ان کے وقار میں کچھ کمی آجائے گی۔
ج ...... وعلیکم السلام کہنے میں کوئی عار نہیں بلکہ جو شخص السلام علیکم کہنے میں پہل کرے اس کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا واجب ہے۔ غلط رواج کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے کہ اگر دونوں ایک ساتھ سلام کہہ دیں تو دونوں ایک دوسرے کے جواب میں وعلیکم السلام کہا کریں اور اگر ایک پہلے السلام علیکم کہہ دے تو

دوسرا صرف وعلیکم السلام کہے۔

ٹی وی اور ریڈیو کی نیوز پر عورت کے سلام کا جواب دینا

س ...... ٹی وی، اور ریڈیو پر خبروں سے پہلے نیوز ریڈر (خواتین) سلام کرتی ہیں جیسا کہ تاکید ہے کہ سلام کا جواب دینا چاہئے۔ کیا یہ خواتین جو سلام کرتی ہیں اس کا جواب دینا چاہئے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہاں تو اس کی کوئی دلیل؟ امید ہے تفصیلی جواب سے میری اور کئی مسلمانوں کی الجھن ختم کر دیں گے۔

ج ...... میرے نزدیک تو عورتوں کا ٹی وی اور ریڈیو پر آنا ہی شرعاً گناہ ہے، کیونکہ یہ بے پردگی اور بے حیائی ہے۔ ان کے سلام کا جواب بھی نامحرموں کے لئے ناروا ہے۔

تلاوت کلام پاک کرنے والے کو سلام کہنا

س ...... جب کوئی آدمی کلام پاک کی تلاوت کر رہا ہو ایسی حالت میں اسے سلام دیا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ اگر سلام دے دیا جائے تو کیا اس پر جواب دینا واجب ہو جاتا ہے؟

ج ...... اس کو سلام نہ کہا جائے اور اس کے ذمہ سلام کا جواب ضروری نہیں۔

عید کے روز معانقہ کرنا شرعاً کیسا ہے؟

س ...... عید کے روز لوگ اظہار خوشی کے لئے گلے ملتے ہیں۔ شریعت میں اس کی کیا حیثیت ہے؟ یہ سنت ہے، مستحب ہے یا بدعت ہے؟

ج ...... عیدین کا معانقہ کوئی دینی شرعی چیز تو ہے نہیں۔ محض اظہار خوشی کی

ایک رسم ہے اس کو سنت سمجھنا صحیح نہیں، اگر کوئی شخص اس کو کار ثواب سمجھے تو بلاشبہ بدعت ہے، لیکن اگر کار ثواب یا ضروری نہ سمجھا جائے محض ایک مسلمان کی دلجوئی کے لئے یہ رسم ادا کی جائے تو امید ہے گناہ نہ ہو گا۔

عید کے بعد مصافحہ اور معانقہ

س ...... مصافحہ اور معانقہ کی فضیلت سے انکار نہیں مگر اس کی عید کے دن سے کیا خصوصیت ہے؟ ایک ہی گھر میں رہنے والے عید پڑھنے کے بعد مصافحہ یا معانقہ کرتے ہیں کیا ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید پڑھنے کے بعد ایسا ہی کیا کرتے تھے؟

ج ...... عید کے بعد مصافحہ یا معانقہ کرنا محض ایک رواجی چیز ہے۔ شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں، آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں، اس لئے اس کو دین کی بات سمجھنا بدعت ہے۔ لوگ اس دن گلے ملنے کو ایسا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی اس رواج پر عمل نہ کرے تو اس کو برا سمجھتے ہیں، اس لئے یہ رسم لائق ترک ہے۔

پرچم کو سلام

س ...... اسکولوں میں صبح کو اسمبلی کرتے وقت ترانہ کے بعد پرچم کو سلام کرتے ہیں۔ یہ کس قدر غلط یا صحیح ہے؟ یا یہ اپنے وطن سے محبت کی علامت ہے؟

ج ...... پرچم کو سلام کرنا غیر شرعی رسم ہے اس کو تبدیل کرنا چاہئے۔ وطن سے محبت تو ایمان کی علامت ہے مگر اظہار محبت کا یہ طریقہ کفار کی ایجاد ہے۔ مسلمانوں کو کفار کی تقلید روا نہیں۔

جس شخص کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو اس کے سلام کا جواب

س ...... میں ایک محفل میں بیٹھا کرتا ہوں اس محفل میں ایسا آدمی آیا جن کے

متعلق مجھے سو فیصد پتہ ہے کہ یہ آدمی غیر مسلم ممالک سے تعلق رکھتا ہے مگر مجھے یہ معلوم نہیں کہ آیا یہ مسلم ہے یا غیر مسلم۔ تو اس بارے میں یہ لکھ دیں کہ میں ان کو السلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام میں دے سکتا ہوں یا نہیں؟

ج ...... اس کا "السلام علیکم" کہنا تو بظاہر اس کے مسلمان ہونے کی علامت ہے۔ پس اگر غالب گمان یہ ہو کہ یہ مسلمان ہے تو "وعلیکم السلام" سے جواب دینا چاہئے۔ لیکن اگر اس کا مسلمان ہونا دل کو نہ لگے تو صرف "وعلیکم" کہہ دیا جائے۔

بڑے بزرگ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا

س ...... میں نے ایک حدیث پڑھی تھی کہ ایک جگہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے کہ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس پہنچے آپ ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے جس پر حضور ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ' بیٹھ جاؤ' تعظیم صرف خدا کو زیب دیتی ہے اگر یہ حدیث صحیح ہے تو (۱) استاد جب کلاس میں داخل ہوتا ہے تو استاد کو دیکھ کر لڑکے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (۲) جب کسی آفس میں کوئی افسر داخل ہوتا ہے تو تمام کارکن اس کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (۳) فوجی افسر بھی اپنے آفیسروں کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور سلیوٹ مارتے ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں یہ تمام حرکات درست ہیں یا ان کو ختم کر دینا چاہئے۔ براہ کرم تمام مسائل کا جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

ج ...... بڑے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا جائز ہے' مگر بڑے کے دل میں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ لوگ اس کے لئے کھڑے ہوں۔ آنحضرت ﷺ ذاتی طور پر اس کو پسند نہیں فرماتے تھے کہ لوگ آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں۔ اس حدیث پاک کا یہی محمل ہے۔

سلام میں پہل کرنا افضل ہے تو لوگ پہل کیوں نہیں کرتے؟

س ...... اسلام میں سلام کرنے کو ایک افضل کام قرار دیا گیا ہے۔ اول سلام کرنے والے کو زیادہ ثواب ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ سلام میں پہل کرنے میں عمداً احتراز کرتے ہیں۔ کچھ عالم لوگوں کو بھی دیکھا ہے وہ سلام کا جواب تو دیتے ہیں لیکن پہل کبھی نہیں کرتے۔ اس بارے میں شرعی احکام کیا ہیں؟

ج ...... سلام میں پہل کرنا افضل ہے، عالم کے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔

کیا سلام نہ کرنے والے کو سلام کرنا ضروری ہے

س ...... میں ایک شخص کو اکثر و بیشتر سلام کرتا رہا ہوں۔ جب کبھی وہ شخص مجھے دوسری جگہ راستے میں ملا، میں نے عمداً اس کو سلام نہیں کیا، یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا یہ شخص بھی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں؟ وہ شخص بغیر سلام کئے گزر گیا۔ ایسا دو تین بار ہوا اب وہ شخص مجھے ملتا ہے تو میں بھی اس کو سلام نہیں کرتا ہوں۔ یوں وہ سلسلہ جو میری طرف سے شروع ہوا تھا منقطع ہو گیا ہے۔ آیا اس شخص کا اخلاقی جواز نہیں تھا کہ جب سلام قبول کرتا تھا تو اب موقع پر وہ خود بھی سلام کرے، کیونکہ جتنا سلام کرنے کا احترام یا خیال میرا تھا اس کا بھی ہونا چاہئے۔ ہم دونوں میں سے کون گناہ گار ہے؟

ج ...... آپ کو اس کا انتظار نہیں کرنا چاہئے تھا کہ وہ آپ کو سلام کرے اور سلسلہ سلام کو منقطع کرنے کی نوبت آئے۔

نامحرم کو سلام کرنا

س ...... کیا نامحرم عورتوں کو سلام کرنا چاہئے یا ان کے سلام کا جواب دینا چاہئے؟ اگر سلام نہیں کرتے تو کہتے ہیں کہ ان کو ان کے ماں باپ نے کچھ سکھایا

نہیں ہے اور اگر کوئی سلام کرتا ہے اور اس کا جواب نہیں دیتے تو ان کی دل آزاری ہوتی ہے کیا نامحرم عورتوں کو سلام کرنا یا جواب دینا جائز ہے؟ ذرا تفصیل سے جواب دیں۔

ج ...... نامحرم جوان عورت کو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا خوف فتنہ کی وجہ سے ناجائز ہے' البتہ کوئی بڑی بوڑھی ہو تو اس کو سلام کہنا جائز ہے۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو ماں باپ نے کچھ سکھایا ہی نہیں ان سے یہ کہا جائے کہ ماں باپ نے نہیں بلکہ خدا اور رسول ﷺ نے یہی سکھایا ہے کہ فتنے کی جگہ سے بچا جائے' اگر اللہ و رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل کرنے سے کسی کی دل آزاری ہوتی ہے تو اس کی پروا نہ کی جائے' کیونکہ کسی کی دل شکنی سے بچنے کے بجائے اپنی دین شکنی سے بچنا زیادہ اہم ہے۔

تبلیغ دین

تبلیغ کی ضرورت و اہمیت

س ...... میرا مسئلہ تبلیغ سے متعلق ہے۔ قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ لکھتا ہوں "تم بہترین امت ہو۔ لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو' تم لوگ نیک کام کا حکم کرتے ہو اور برے کام سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔

دوسری آیت کا ترجمہ:

"اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی ضروری ہے جو خیر کی طرف بلائے اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کرے اور برے کام سے منع کرے۔ ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے"۔ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جو شخص کسی ناجائز کام کو ہوتے ہوئے دیکھے اگر اس پر قدرت ہو تو اس کو ہاتھ سے بند کر دے اتنی قدرت نہ ہو تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا بہت کم درجہ ہے"۔

ایک دوسری حدیث کا مفہوم ہے۔ "تمام نیک اعمال جہاد کے مقابلے میں ایک قطرہ ہیں اور تبلیغ دین ایک سمندر ہے اور جہاد تبلیغ کے مقابلے میں پس ایک قطرہ ہے"۔ آیت اور حدیث کی روشنی میں ان کا جواب دیں؟

ج ...... آپ نے صحیح لکھا ہے' دین کی دعوت دینا' لوگوں کو نیک کاموں پر لگانا اور برے کاموں سے روکنا بہت بڑا عمل ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کی فکر کرے اور بقدر استطاعت ان کو نیکیوں پر لگائے اور برائیوں سے بچائے۔ آخری حدیث جو آپ نے لکھی ہے

یہ میری نظر سے نہیں گزری۔

کیا تبلیغی جماعت سے جڑنا ضروری ہے؟

س ...... جماعت کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ کیا اس کام میں جڑنے کے علاوہ بھی اصلاح اور ایک مخصوص ذمہ داری بحیثیت حضور ﷺ کے ایک مسلمان امتی ہونے کے ادا ہو سکتی ہے۔ ایک مسلمان کے ذمہ کیا ہے؟ وہ کیسے اپنی زندگی کا رخ صحیح کرے اور ساری انسانیت کے لئے فکر مند کیونکر ہو؟

ج ...... جماعت بہت مبارک کام کر رہی ہے۔ اس میں جتنا وقت بھی لگایا جا سکے ضرور لگانا چاہئے اس سے اپنی اور امت کی اصلاح کی فکر پیدا ہوتی ہے' اور اپنے نفس کی اصلاح کے لئے کسی شیخ کامل محقق کے ساتھ اصلاحی تعلق رکھنا چاہئے۔

طائف سے واپسی پر آنحضرت ﷺ کا حج کے موقع پر تبلیغ کرنا

س ...... کیا طائف سے واپسی پر آپ ﷺ کو تبلیغ سے روک دیا گیا تھا اور آپ ﷺ صرف حج کے موقع پر ہی دین کی تبلیغ کر سکتے تھے؟

ج ...... کفار کی جانب سے تبلیغ پر پابندی لگانے کی ہمیشہ کوشش ہوتی رہی' لیکن یہ پابندی آپ ﷺ نے کبھی قبول نہیں فرمائی' البتہ جب یہ دیکھا کہ اہل مکہ میں فی الحال قبول حق کی استعداد نہیں اور نہ یہاں رہ کر آزادانہ تبلیغ کے مواقع ہیں تو آپ ﷺ نے موسم حج میں باہر سے آنے والے قبائل کو دعوت پیش کرنے کا زیادہ اہتمام فرمایا' جس سے یہ مقصد تھا کہ اگر باہر کوئی محفوظ جگہ اور مضبوط جماعت میسر آجائے تو آپ ﷺ وہاں ہجرت کر جائیں۔

کیا نماز کی دعوت اور سنت کی تلقین ہی تبلیغ ہے؟

س ...... تبلیغ کے کیا معنی ہیں اور اس کا دائرہ کار کیا ہے؟ کیا نماز کی دعوت اور

سنت کی تلقین ہی تبلیغ ہے؟ اگر کوئی شخص معاشرے کو سنوارنے کے لئے جدوجہد کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اقتدار کے لئے ایسا کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ سنت پر عمل کریں تو دنیا قدموں میں خود بخود آجائے گی۔ حالانکہ مقصد اصلاح معاشرہ ہے اور معاشرے کو ان برائیوں سے بچانا مقصود ہے جو اسے دیمک کی طرح چاٹ رہی ہیں۔ پوچھنا یہ ہے اس شخص یا جماعت کا یہ فعل کس حد تک اسلام کے مطابق ہے کیا یہ تبلیغ کی مد میں شامل ہے؟

ج ...... معاشرہ افراد سے تشکیل پاتا ہے' افراد کی اصلاح ہوگی تو معاشرے کی اصلاح ہوگی' اور جب تک افراد کی اصلاح نہیں ہوتی اصلاح معاشرہ کی کوئی صورت ممکن نہیں۔ پس جو حضرات بھی افراد سازی کا کام کر رہے ہیں وہ دعوت و تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔

تبلیغ کا دائرہ کار تو پورے دین پر حاوی ہے' مگر نماز دین کا اولین ستون ہے۔ جب تک نماز کی دعوت نہیں چلے گی اور لوگ نماز پر نہیں آئیں گے نہ ان میں دین آئے گا اور نہ ان کی اصلاح ہوگی اور ہر کام میں سنت نبوی کو اپنانے کی دعوت' درحقیقت پورے دین کی دعوت ہے' کیونکہ سنت ہی دین کی شاہراہ ہے۔ اس لئے بلاشبہ نماز اور سنت کی دعوت ہی دین کی تبلیغ ہے۔

تبلیغی اجتماعات کی دعاء میں شامل ہونے کے لئے سفر کرنا

س ...... تبلیغ دونوں نے مستورات کے تبلیغ میں جانے کے لئے خاص اصول و شرائط رکھے ہیں' ان اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے عورتوں کا تبلیغی جماعت کے اجتماعات میں وعظ ہوتا ہے اور اختتام پر بلند آواز سے دعا ہوتی ہے۔ ایک دعا مانگتا ہے اور باقی سب آمین کہتے ہیں' اس پر بڑے بڑے مصارف کرکے دور دراز سے لوگ سفر کرکے شریک ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کو اجتماع کا

اصل مقصد سمجھتے ہیں۔اگر کوئی اس میں شریک نہ ہو اور اٹھ کر چلا جائے تو تصور کیا جاتا ہے کہ اس نے اجتماع میں شرکت ہی نہیں کی۔بندہ بھی اس میں شریک ہونے کا بڑا آرزو مند ہوتا ہے اور تلاوت قرآن سے اس کو زیادہ باعث ثواب سمجھتا ہے۔کیا یہ نظریہ درست ہے یا نہیں؟

ج ...... تبلیغی جماعت کے اجتماعات بڑے مفید ہوتے ہیں اور ان میں شرکت باعث اجروثواب ہے۔ اختتام اجتماع پر جو دعا ہوتی ہے وہ موثر اور رقت انگیز ہوتی ہے۔اجتماع اور اس دعاء میں شرکت کے لئے سفر باعث اجر ہو گا۔ انشاء اللہ۔ قرآن کریم کی تلاوت اپنی جگہ بہت اہم اور باعث ثواب ہے دونوں کا تقابل نہ کیا جائے۔بلکہ تلاوت بھی کی جائے اور اجتماع میں شرکت بھی کی جائے۔

عورتوں کا تبلیغی جماعتوں میں جانا کیسا ہے؟

س ...... عورتوں کا تبلیغی جماعتوں میں جانا کیسا ہے؟

ج ...... تبلیغ والوں نے مستورات کے تبلیغ میں جانے کے لئے خاص اصول وشرائط رکھے ہیں۔ان اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے عورتوں کا تبلیغی جماعت میں جانا بہت ہی ضروری ہے' اس سے دین کی فکر اپنے اندر بھی پیدا ہوگی اور امت میں دین والے اعمال زندہ ہوں گے۔

کیا تبلیغ کے لئے پہلے مدرسہ کی تعلیم ضروری ہے؟

س ...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تبلیغ عالموں کا کام ہے' اس میں جو لوگ کچھ نہیں جانتے ان کو چاہئے کہ وہ پہلے مدرسہ میں جاکر دین کا کام سیکھ لیں بعد میں یہ کام کریں ورنہ ان کی تبلیغ حرام ہے۔کیا یہ صحیح ہے؟

ج ......غلط ہے'جتنی بات مسلمان کو آتی ہو اس کی تبلیغ کر سکتا ہے۔اور تبلیغ میں

نکلنے کا مقصد سب سے پہلے خود سیکھنا ہے اس لئے تبلیغ کے عمل کو بھی چلتا پھرتا مدرسہ سمجھنا چاہئے۔

لوگوں کو خیر کی طرف بلانا قابل قدر ہے لیکن انداز تند نہ ہونا چاہئے

س ...... جناب میں بذات خود نماز پڑھتا ہوں اور دوسروں کو نماز پڑھنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ لیکن ہمارے ایک صوفی صاحب ہیں انہوں نے مجھے منع فرماتے ہوئے کہا کہ جناب آپ کسی کو نماز کے لئے زیادہ سخت الفاظ میں نہ کہا کریں کیونکہ آپ کے بار بار کہنے کے باوجود دوسرا آدمی نماز پڑھنے سے انکار کرے تو اس طرح انکار کرنے سے آپ گنہگار ہوتے ہیں۔ لیکن جناب میرا مشن تو یہ ہے بھی اور تھا بھی کہ اگر میں کسی کو بار بار کہتا ہوں اور اگر وہ آج انکار کرتا ہے تو کوئی بات نہیں' شاید کل اس کے دماغ میں میری بات بیٹھ جائے اور وہ نماز شروع کر دے۔ میں تو یہاں تک سوچتا ہوں کہ چلو آج نہیں تو میرے مرنے کے بعد میری آوازیں ان کے کانوں میں گونجنے لگیں اور شاید پھر یہ نماز شروع کر دیں۔ اس سلسلے میں آپ میری رہنمائی فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ امید ہے آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں میری پریشانی دور فرمائیں گے۔

ج ...... آپ کا جذبۂ تبلیغ قابل قدر ہے' بھولے ہوئے بھائیوں کو خیر کی طرف لانے اور بلانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے' لیکن اندازِ گفتگو خیر خواہانہ ہونا چاہئے' سخت اور تند نہیں' تاکہ آپ کے اندازِ گفتگو سے لوگوں میں نماز سے نفرت پیدا نہ ہو۔

گھر بتائے بغیر تبلیغ پر چلے جانا کیسا ہے

س ...... بعض لوگ اپنا شہر یا اپنا ملک چھوڑ کر اپنے اہل وعیال کو یہ بتائے بغیر کہ

وہ کہاں جارہے ہیں اور کتنے دن کے لئے جارہے ہیں' چپ چاپ نکل جاتے ہیں۔ اور کسی مقام پر پہنچ کر اپنے گھر والوں کو بذریعہ خط وغیرہ بھی کوئی اطلاع نہیں دیتے۔بلکہ اس اجنبی شہر یا ملک کے مسلمانوں کا کلمہ درست کرانے اور نماز کی تلقین کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اکثر ان کے اہل خانہ کو اس عمل سے پریشانی ہوتی ہے اور خرچ وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے شکایت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ اس طرح ۵-۵ یا ۶-۶ ماہ بلکہ ایک۔ایک سال باہر گزارتے ہیں۔اس کو وہ "چلہ" دینا کہتے ہیں۔نیز وہ خود بھی سمجھتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو سمجھاتے ہیں کہ جو جتنا لمبا چلہ دیتا ہے وہ اتنا ہی کامل مسلمان بن جاتا ہے۔

یہ عمل کہاں تک درست ہے؟ اور کتاب وسنت کے مطابق ہے؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی ایسے چلے دیئے ہیں؟ عربی میں چلے کو کیا کہا جائے گا؟ کیونکہ اردو میں تو چلہ صرف چالیس دن کا ہوتا ہے وہ بھی پیر' فقیر اور روحانی عامل کسی وظیفہ وغیرہ پڑھنے کی مدت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

ج ...... ایسا بے وقوف تو شاید ہی دنیا میں کوئی ہو جو سال چھ مہینے کے لئے ملک سے باہر چلا جائے' نہ گھر والوں کو بتائے نہ وہاں جاکر اطلاع دے' نہ ان کے نان ونفقہ کا سوچے۔ایسی فرضی صورتوں پر تو احکام جاری نہیں کئے جاتے۔ جہاں تک دین کے سیکھنے سکھانے کا عمل ہے۔یہ مسلمانوں کے ذمہ فرض ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بزرگان دین بھی ہماری طرح گھروں میں بیٹھے رہتے تو شاید ہم بھی مسلمان نہ ہوتے' نہ آپ کو سوال کی ضرورت ہوتی نہ کسی کو جواب دینے کی۔جوان بیبیوں کو چھوڑ کر جو لوگ چند ٹکے کمانے کے لئے سعودیہ' دبئ' امریکہ چلے جاتے ہیں اور کئی کئی سال تک نہیں لوٹتے' ان کے بارے میں آپ نے کبھی مسئلہ نہیں پوچھا۔ جو لوگ دین سیکھنے کے لئے مہینے دو مہینے چار مہینے کے لئے جاتے ہیں ان کے بارے میں آپ کو مسئلہ پوچھنے کا خیال آیا۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ گھر کے لوگوں کے نان ونفقہ کا انتظام کرکے

آپ بھی چار مہینے کے لئے تو ضرور تشریف لے جائیں' اس کے بعد آپ مجھے لکھیں'کیونکہ اس وقت آپ جو کچھ تحریر فرمائیں گے' وہ علی وجہ البصیرت ہو گا۔

ماں باپ کی اجازت کے بغیر تبلیغ میں جانا

س ...... اگر مکی مسجد گارڈن کراچی جائیں تو لوگ وہابی کہتے ہیں اور دوسری طرف جانے سے بریلوی اور بدعتی ہونے کا خطاب ملتا ہے۔ میرے ناقص مشاہدہ میں یہ بیچارے تبلیغی جماعت والے صحیح ہیں اور میں ہر جمعرات کو جاتا ہوں مگر یہ میری ناقص فہم میں نہیں آتا کہ ماں باپ بوڑھوں کی بھی رضامندی اور ان کی بھی خدمت فرض ہے۔ میرا مطلب ہے جب وقت ہے تو جاؤ' بہت سے تو ماں اگر بیمار ہے تو بھی چلے جاتے ہیں۔ میں نے دو مرتبہ تین تین دن لگائے ہیں۔ آپ براہ کرام بتلایئے کہ ان کی اجازت کے بغیر ہم جماعت میں جا سکتے ہیں یا نہیں؟

ج ...... تبلیغی جماعت کے بارے میں آپ نے صحیح لکھا ہے کہ یہ اچھے لوگ ہیں' ان کی نقل و حرکت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں انسانوں کی زندگیاں بدل دی ہیں' اس لئے ان لوگوں کے ساتھ جتنا وقت گزرے سعادت ہے۔

رہا یہ کہ والدین کی اجازت کے بغیر جانا جائز ہے یا نہیں؟ تو اس میں تفصیل ہے۔ اگر والدین خدمت کے محتاج ہوں اور کوئی دوسرا خدمت کرنے والا بھی نہ ہو تب تو ان کو چھوڑ کر ہرگز نہ جانا چاہئے' اور اگر ان کو خدمت کی ضرورت نہیں' محض اس وجہ سے روکتے ہیں کہ ان کے دل میں دین کی عظمت نہیں' ورنہ اگر یہی لڑکا دوسرے شہر بلکہ غیر ملک میں ملازمت کیلئے جانا چاہے تو والدین بڑی خوشی سے اس کو بھیج دیں گے' کیونکہ دنیا کی قیمت انہیں معلوم ہے' دین کی معلوم نہیں' تو ایسی حالت میں تبلیغ میں جانے کیلئے والدین کی

رضامندی کوئی شرط نہیں۔ کیونکہ تبلیغ میں نکلنا درحقیقت ایمان سیکھنے کے لئے ہے' اور ایمان کا سیکھنا اہم ترین فرض ہے۔

تبلیغی جماعت سے والدین کا اپنی اولاد کو منع کرنا

س ...... تبلیغ دین کا سلسلہ جیسا کہ آپ کو مجھ سے بہتر علم ہو گا اگر ہم تبلیغی کاموں میں حصہ لیں لیکن گھر والے اس کام سے اس لئے منع کریں کہ رشتہ داروں میں ان کی ناک کٹ جائے گی وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے کہ ان کا لڑکا تبلیغی ہو گیا ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔ کیا اس مبارک کام کو چھوڑ دینا چاہئے؟

ج ...... تبلیغ کا کام ہرگز نہ چھوڑیئے' لیکن والدین کی بے ادبی بھی نہ کی جائے' بلکہ نہایت صبر و تحمل سے ان کی کڑوی باتوں کو برداشت کیا جائے۔ یہ لوگ بیچارے دنیا کی عزت و منصب کی قدر جانتے ہیں' دین کی قدروقیمت نہیں جانتے۔ ضرورت ہے کہ ان کو کسی تدبیر سے یہ سمجھایا جائے کہ دین کی پابندی عزت کی چیز ہے اور بے دینی ذلت کی چیز ہے۔

تبلیغ کرنا اور مسجدوں میں پڑاؤ ڈالنا کیسا ہے؟

س ...... تبلیغ کا کرنا کیسا ہے اور تبلیغی جماعت کا بستروں سمیت مسجد میں پڑاؤ ڈالنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج ...... تبلیغ کے نام سے جو کام ہو رہا ہے اس کا سب سے بڑا فائدہ خود اپنے اندر دین میں پختگی پیدا کرنا اور اپنے مسلمان بھائیوں کو رسول اللہ ﷺ والے طریقوں کی دعوت دینا ہے' تجربہ یہ ہے کہ اپنے ماحول میں رہتے ہوئے آدمی میں دین کی فکر پیدا نہیں ہوتی۔ بیسیوں فرائض کا تارک رہتا ہے اور بیسیوں

گناہوں میں مبتلا رہتا ہے۔ عمریں گذر جاتی ہیں مگر کلمہ نماز بھی صحیح کرنے کی فکر نہیں ہوتی۔ تبلیغ میں نکل کر احساس ہوتا ہے کہ میں نے کتنی عمر غفلت اور بے قدری کی نظر کر دی اور اپنی کتنی قیمتی عمر ضائع کر دی۔ اس لئے تبلیغ میں نکلنا بہت ضروری ہے۔ اور جب تک آدمی اس راستے میں نکل نہ جائے اس کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی، چونکہ تبلیغ میں نکلنے سے مقصد دین کا سیکھنا اور سکھانا ہے اور دین کا مرکز مساجد ہیں، اس لئے تبلیغی جماعتوں کا خدا کے گھروں میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہر کر دین کی محنت کرنا بالکل بجا اور درست ہے۔

تبلیغی نصاب کی کمزور روایتوں کا مسجد میں پڑھنا

س ...... کیا تبلیغی نصاب میں کچھ حدیثیں کمزور شہادتوں والی بھی ہیں اگر ہیں تو اس کا مسجد اور گھر میں پڑھنا کیسا ہے؟

ج ...... فضائل میں کمزور روایت بھی قبول کر لی جاتی ہے۔

تبلیغی جماعت پر اعتراض کرنے والوں کو کیا جواب دیں

س ...... موجودہ دور میں تبلیغی جماعت کام کرتی ہے، ہر کسی کو نماز کی طرف بلانا تعلیم وغیرہ کرنا۔ مگر لوگ اکثر مخالفت اس طرح کرتے ہیں کہ یہ جاہل ہیں اپنی طرف سے چھ باتیں بنائی ہیں فقط وہی بیان کرتے ہیں۔

ج ...... جو لوگ اعتراض کرتے ہیں ان سے کہا جائے کہ بھائی تین چلّے، ایک چلّہ، دس دن، تین دن جماعت میں نکل کر دیکھو پھر اپنی رائے کا اظہار کرو، جب تک وقت نہ لگاؤ اس کام کی حقیقت سمجھ میں نہیں آئے گی اور کسی چیز کی حقیقت سمجھے بغیر اس کے بارے میں رائے دینا غلط ہوتا ہے۔

کیا برائی میں مبتلا انسان دوسرے کو نصیحت کر سکتا ہے نیز کسی کو اس کی کوتاہیاں جتانا کیسا ہے؟

س ...... میں ایک طالب علم ہوں' طالبعلم ساتھیوں کی محفل میں شراب اور پھر خودکشی کا تذکرہ چل نکلا - میں نے توبہ کرتے ہوئے کہا کہ شراب "ام الخبائث" ہے اور "خودکشی" حرام ہے۔ اس پر ایک طالب علم ساتھی نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نماز پڑھتے ہیں؟ میں نے شرمندگی کے ساتھ عرض کیا۔ نہیں۔ پھر انہوں نے مجھے احساس دلایا کہ آپ داڑھی بھی مونڈھتے ہیں؟ میں نے سر تسلیم خم کیا۔ اس پر موصوف فرمانے لگے کہ جب آپ نماز (فرض ہے) ادا نہیں کرتے جس کے متعلق سب سے پہلے پرسش ہوگی اور داڑھی بھی مونڈھتے ہیں تو پھر حرام (شراب اور دیگر معاشرتی برائیاں) جن کا درجہ بعد میں آتا ہے ان کے متعلق کیوں فکر مند ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ موصوف خود بے نمازی اور کلین شیو ہیں۔

مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مرحمت فرما کر ہم تمام دوستوں کی الجھن دور فرمائیں۔

کیا کوئی شخص جو خود ان کوتاہیوں اور گناہوں کا مرتکب ہو رہا ہو کسی دوسرے شخص کی وہی کوتاہیاں گنوانے اور نصیحت کرنے کا حق رکھتا ہے؟

ج ...... کسی کو اس کی کوتاہیاں اور برائیاں جتانا اس کی دو صورتیں ہیں' ایک یہ کہ محض طعن و تشنیع کے طور پر برائی کا طعنہ دیا جائے' یہ تو حرام اور گناہ کبیرہ ہے' قرآن کریم میں اس کی مذمت فرمائی ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ خیر خواہی کے طور پر اس سے یہ کہا جائے کہ یہ برائی چھوڑ دینی چاہئے' یہ نصیحت کرنا ہے' جو بہت اچھا عمل ہے۔ قرآن و حدیث میں برائی سے روکنے کا جگہ جگہ حکم آیا ہے۔ رہا یہ کہ جو شخص خود کسی گناہ میں مبتلا ہو کیا وہ دوسروں کو اس گناہ

سے منع کر سکتا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دوسرے کو منع کر سکتا ہے مگر دوسرے پر نصیحت کا اثر اسی وقت ہوتا ہے جب آدمی خود بھی عمل کرے' ایسا شخص جو خود گناہ میں مبتلا ہو اگر دوسرے کو نصیحت کرے تو اس کو یوں کہنا چاہئے کہ بھائی! میں خود بھی گنہگار ہوں' اس گناہ میں مبتلا ہوں۔ آپ خود بھی اس گناہ کو چھوڑ دیں اور میرے لئے بھی دعاء کریں کہ میں اس گندگی سے نکل جاؤں۔

س ...... کیا بے نمازی شخص کو وہ تمام حرام اور ممانعت اختیار کر لینے چاہئیں جن کا درجہ بعد میں آتا ہے اور جن سے وہ مکمل طور پر پہلو تہی کرتا ہے؟

ج ...... ایک جرم دوسرے جرم کے اور ایک گناہ دوسرے گناہوں کے جواز کی وجہ نہیں بن جاتا۔ جو شخص دوسرے گناہوں سے بچتا ہے مگر نماز نہیں پڑھتا اس کو یہ تو کہا جائے گا کہ جب ماشاء اللہ آپ دوسرے گناہوں سے بچتے ہیں تو آپ کو ترک نماز کے گناہ سے بھی بچنا چاہئے' مگر یہ کہنا جائز نہیں کہ جب آپ ترک نماز کے گناہ سے نہیں بچتے تو دوسرے گناہوں سے کیوں پرہیز کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جو دوسرے گناہوں سے بچتا ہے مگر ایک بڑے گناہ میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کسی دن اس گناہ سے بچنے کی بھی توفیق عطا فرما دیں گے۔ علاوہ ازیں ہر گناہ ایک مستقل بوجھ ہے جس کو آدمی اپنے اوپر لاد رہا ہے' پس اگر کوئی آدمی کسی گناہ میں مبتلا ہے تو اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ دنیا بھر کی گندگیوں کو آدمی سمیٹنا شروع کر دے۔

س ...... ناصح کا طرز عمل اور انداز نصیحت درست تھا یا غلط؟

ج ...... اوپر کے جوابات سے معلوم ہو گیا ہو گا ان کا طرز عمل قطعاً غلط تھا اور یہ نصیحت ہی نہیں تھی تو "انداز نصیحت" کیا ہو گا۔

کمپنی سے چھٹی لئے بغیر تبلیغ پر جانا

س ...... میں جہاں کام کرتا ہوں وہاں میرے ساتھ چار اور ساتھی ہیں۔ عموماً یہ

ہوتا ہے کہ ایک ایک ساتھی یا دو دو' دس بارہ دن کے لئے کام پر نہیں آتے ہیں اور حاضری لگتی رہتی ہے۔ یہ چھٹیاں باری باری ہوتی ہیں جب میری باری آتی ہے تو میں اکثر ۱۰ دن کے لئے تبلیغ پر نکل جاتا ہوں اور حاضری لگتی ہے۔ اب بتائیے کہ یہ میرا تبلیغ کے لئے جانا کیسا ہے؟ کیا الٹا گناہ تو نہیں؟ میرے جانے سے کمپنی کو کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا۔ مفصل جواب دیجئے اور میرے جانے کا افسروں کو پتہ نہیں چلتا۔

ج ...... کمپنی سے رخصت لئے بغیر غیر حاضری کرنا خیانت ہے۔ اور اس وقت کو کسی دوسرے کام میں استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ آپ کو لازم ہے کہ غیر حاضری کے دنوں کی تنخواہ وصول نہ کیا کریں۔

امر بالمعروف' نہی عن المنکر کی شرعی حیثیت

س ...... قرآن مجید میں اور احادیث مبارکہ میں بھی ایسی کئی احادیث مبارکہ ہیں اور ان آیات اور احادیث کا مفہوم اس طرح بنتا ہے کہ مسلمان کے لئے نہ صرف یہ کہ خود نیک عمل کرے بلکہ دوسروں کو بھی ان کی تلقین کرے اسی طرح نہ صرف خود برے کاموں سے پرہیز کرے بلکہ دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی ترغیب دے۔ اس کام کو نہ کرنے پر احادیث مبارکہ میں وعیدیں بھی آئی ہیں سوال یہ ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر فرض ہے یا فرض کفایہ یا واجب ہے یا کوئی اور شکل یا یہ کہ مختلف صورتوں میں مختلف حکم؟

ج ...... مسئلہ بہت تفصیل رکھتا ہے مختصر یہ کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر فرض ہے دو شرطوں کے ساتھ' ایک یہ کہ یہ شخص مسئلہ سے ناواقف ہو۔ دوم یہ کہ قبول کی توقع غالب ہو' اگر یہ دو شرطیں نہ پائی جائیں تو فرض نہیں' البتہ بشرط نفع مستحب ہے اور اگر نفع کے بجائے اندیشہ نقصان کا ہو تو مستحب نہیں۔

س ...... آج کل دعوت وتبلیغ کے نام سے مسجدوں میں جو محنت ہو رہی ہے اور

اس سلسلے میں جو اجتماعات ہوتے ہیں ان میں جڑنا یا شمولیت اختیار کرنا فرض ہے یا اس کی کیا حیثیت ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ میں بہت سے علماء کرام کی مجالس میں جاتا رہتا ہوں لیکن انہوں نے کبھی چالیس دن' چار مہینے یا اجتماعات پر زور نہیں دیا بلکہ یہ حضرات اکابرین انفرادی اعمال پر اور زہد وتقویٰ پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ میری رہنمائی فرمائیں کہ ایک مسلمان کو کس طرح مکمل زندگی گزارنا چاہئے۔

ج ...... دعوت وتبلیغ کی جو محنت چل رہی ہے اس کے دو رخ ہیں' ایک اپنی اصلاح اور اپنے اندر دین کی طلب پیدا کرنا' پس جس شخص کو ضروریات دین سے واقفیت' اپنی اصلاح کی فکر اور بزرگوں سے رابطہ وتعلق ہو اس کے لئے یہ کافی ہے اور جس شخص کو یہ چیز حاصل نہ ہو اس کے لئے اس تبلیغ کے کام میں جڑنا بطور بدلیت فرض ہے اور دوسرا رخ دوسروں کی اصلاح کی فکر کرنا ہے یہ فرض کفایہ ہے جو شخص اس کام میں جڑتا ہے مستحق اجر ہوگا اور جتنے لوگ اس کی محنت سے اس کام میں لگیں گے ان سب کا اجر اس کے نامہ عمل میں درج ہوگا اور جو نہیں جڑتا وہ گناہ گار تو نہیں اس اجر خاص سے البتہ محروم ہے مگر یہ کہ اس سے بھی زیادہ اہم کام میں مشغول ہو۔

تبلیغ کا فریضہ اور گھریلو ذمہ داریاں

س ...... بعض حضرات سہ روزہ' عشرہ' چالیس روزہ' چار مہینے یا سال کے لئے اکثر گھر بار چھوڑ کر علاقے یا شہر سے باہر جاتے ہیں تاکہ دین کی باتیں سیکھیں اور سکھائیں اکثر لوگ اس کو سنت اور کچھ لوگ اس کو فرض کا درجہ دیتے ہیں ایک عالم صاحب نے کہا ہے کہ یہ سنت ہے نہ فرض بلکہ یہ ایک بزرگوں کا طریقہ ہے۔ تاکہ عام لوگ دین کی باتیں سمجھیں' اور اس پر عمل کریں۔ اس کی حیثیت واضح فرمائیں۔

ج ...... دعوت و تبلیغ میں نکلنے سے مقصود اپنی اصلاح اور اپنے ایمان اور عمل کو ٹھیک کرنا ہے اور ایمان کا سیکھنا فرض ہے تو اس کا ذریعہ بھی فرض ہو گا البتہ اگر کوئی ایمان کو صحیح کر چکا اور ضروری اعمال میں بھی کوتاہی نہ کرتا ہو اس کے لئے فرض کا درجہ نہیں رہے گا۔

س ...... تبلیغ پر جانے والے کچھ حضرات گھر والوں کا خیال کئے بغیر چلے جاتے ہیں جس سے ان کے بیوی بچوں وغیرہ کو معاشی پریشانی ہوتی ہے اور انہیں قرض مانگنا پڑتا ہے؟

ج ...... ان کو چاہئے کہ غیر حاضری کے دنوں کا بندوبست کر کے جائیں۔ خواہ قرض لیکر، بچوں کو پریشان نہ ہونا پڑے۔

س ...... اسی طرح کچھ حضرات اکثر اپنے گھر میں بتائے بغیر کچھ لوگوں کو مہمان بنا کر لے آتے ہیں اور یہ ایک سے زیادہ مرتبہ ہوتا ہے۔ آج کل کے معاشی حالات میں گھر والے اس طرز عمل سے پریشان ہوتے ہیں اور لوگ ان کے متعلق غلط باتیں کرتے ہیں۔

ج ...... اس میں گھر والوں کی پریشانی کی تو کوئی بات نہیں۔ جس شخص کے ذمہ گھر کے اخراجات ہیں اس کو فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔ غلط باتیں تو لوگ انبیا و اولیا کے بارے میں بھی مشہور کرتے رہے ہیں، عوام کی باتوں کی طرف التفات کرنا ہی غلط ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ شرعی نقطہ نظر سے صحیح ہے یا نہیں۔ وہ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔

س ...... اکثر لوگ اسی وجہ سے تعلیمی حلقوں میں جو کہ عشا کی نماز کے بعد مسجدوں میں ہوتی ہیں شرکت سے کتراتے ہیں اور اپنے رشتہ داروں کو بھی روکتے ہیں، کیونکہ ان محفلوں میں سہ روزہ وغیرہ کی دعوت دی جاتی ہے اور اس پر زور دیا جاتا ہے۔

ج ...... جو لوگ اس سے کتراتے ہیں وہ اپنا نقصان کرتے ہیں، مرنے کے بعد ان

کو پتہ چلے گا کہ وہ اپنا کتنا نقصان کر کے گئے اور تبلیغ والے کتنا کما کر گئے۔

تبلیغ اور جہاد

س ...... تبلیغ اور جہاد دونوں فرض ہیں ترجیح کس کو دی جائے گی وضاحت فرما دیں۔

ج ...... جہاں صحیح شرائط کے ساتھ جہاد ہو رہا ہو وہاں جہاد بھی فرض کفایہ ہے اور دعوت و تبلیغ کا کام اپنی جگہ اہم ترین فرض ہے۔ اگر مسلمانوں کے ایمان کو محفوظ کر لیا جائے تو جہاد بھی صحیح طریقہ سے ہو سکے گا۔ اس لئے عام مسلمانوں کو تو تبلیغ کے کام کا مشورہ دیا جائے گا۔ ہاں! جہاں جہاد بالسیف کی ضرورت ہو' وہاں جہاد ضروری ہو گا۔

کیا تبلیغ میں نکل کر خرچ کرنے کا ثواب سات لاکھ گنا ہے۔

س ...... جو تبلیغ والے کہتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں نکل کر اپنے اوپر ایک روپیہ خرچ کرنے کا ثواب سات لاکھ روپے صدقہ کرنے کے برابر ملتا ہے اور ایک نماز پڑھنے کا ثواب انچاس کروڑ نمازوں جتنا ملتا ہے' کیا یہ صحیح ہے؟

ج ...... حدیث سے یہ مضمون ثابت ہوتا ہے۔

تبلیغی جماعت سے متعلق چند سوال

س ...... تبلیغی جماعت والے کیسے لوگ ہیں؟

ج ...... بہت اچھے لوگ ہیں۔ اپنے دین کے لئے مشقت اٹھاتے ہیں۔

س ...... تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں اللہ کے راستے میں نکلو' اللہ کے راستے میں ایک نماز کا ثواب انچاس کروڑ نمازوں کے برابر ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ یہ ثواب جہاد فی سبیل اللہ میں ہے؟

ج ...... تبلیغی کام بھی جہاد فی سبیل اللہ کے حکم میں ہے۔

س ...... تبلیغی حضرات کہتے ہیں کہ انفرادی عمل سے اجتماعی عمل افضل ہے؟

ج ...... اجتماعی کام میں شریک ہونا چاہئے لیکن دوسرے وقت میں اپنے انفرادی اعمال کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

فضائل اعمال پر چند شبہات کا جواب

س ...... ایک دوست انڈیا سے کتاب لائے ہیں "تبلیغی نصاب' ایک مطالعہ" تابش مہدی صاحب نے تحریر کی ہے ان کی دعوت یہ ہے کہ تبلیغی نصاب میں موضوع، ضعیف اور عقل سے بعید کتاب وسنت کی تعلیمات کے برعکس واقعات اور سب کچھ ہی اس تبلیغی نصاب میں موجود ہے۔ اور شیخ الحدیث ؒ نے عربی میں احادیث لکھ دی ہیں اور عربی ہی میں بتا دیا کہ یہ روایت موضوع ہے ضعیف ہے یا مردود۔ مگر اردو میں یہ نہیں لکھا جو بے ایمانی میں آتی ہے اور گزارش کی ہے کہ علماء دیوبند اس کتاب سے ایسی احادیث اور حکایات وخواب دور کردیں جو اسلامی مزاج سے میل نہیں کھاتی ہیں اور یہ کتاب صرف رضا الٰہی کے لئے اور گمراہیت سے بچانے کے لئے ہی لکھی ہے۔ اسی کتاب میں لکھا ہے کہ دیوبند کے بڑے بڑے اکابر بھی شیخ الحدیث کی اس کتاب سے واقف ہیں اور ان کی حیات میں جب بھی اکابرین دیوبند سے کہا گیا تو جواب یہ ملا کہ اگر تبلیغی نصاب کی مندرجہ بالا غلطیوں پر تنقید کی گئی تو شیخ الحدیث ؒ ناراض ہو جائیں گے اور یہ بات شرع سے ہٹ کر تھی اس لئے تابش مہدی صاحب نے جو کہ مدیر "الایمان" دیوبند ہیں یا تھے اس طرف توجہ فرمائی اور ہمت کی' وغیرہ وغیرہ۔

آج اسی کتاب کی بدولت بہت سے دوست جو کہ پہلے بھی کچھ اس جماعت سے متنفر تھے اب تو ایک ہتھیار ان کے ہاتھ ہے۔ حق بات حق ہی ہوتی

ہے (بشرطیکہ حق کی تفصیل وہ جانتا ہو) میں یہ صلاحیت نہیں رکھتا اس لئے حضرت کی خدمت میں یہ چند چیزیں عرض کرتا ہوں۔

(ا) تحریف قرآن کا عظیم نمونہ کے تحت جو کچھ لکھا ہے خلاصہ لکھ دیتا ہوں۔

قرآن حکیم کی کسی بھی آیت یا جملہ کا وہ مفہوم اخذ کرنا جو منشائے خداوندی کے برعکس ہو تحریف کہلاتا ہے اور جس نے قرآن حکیم میں تحریف کی گویا اسلام کی بنیاد ہلا دی اور ایسے شخص کا تعلق اسلام سے کس حد تک قائم رہ سکتا ہے قارئین واقف ہیں کہ سورہ قمر کی آیت : ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدّکر کا ترجمہ ہر عالم نے وہی کیا ہے جو منشائے خداوندی ہے اس کے بعد مولانا اشرف علی تھانوی ؒ شیخ الہند ؒ مولانا شاہ رفیع الدین ؒ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی ؒ کا ترجمہ پیش کیا پھر شیخ سعدی ؒ و شاہ ولی اللہ ؒ کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ ایک ترجمہ لکھ دیتا ہوں۔ ''تحقیق ہم نے قرآن کو نصیحت پکڑنے کے لئے آسان کر دیا۔ پھر ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا۔'' فضائل قرآن ص ۵۴ پر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کلام اللہ شریف کا حفظ یاد ہو جانا درحقیقت یہ خود قرآن شریف کا ایک کھلا معجزہ ہے ورنہ اس سے آدھی تہائی مقدار کی کتاب بھی یاد ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ قریب بہ محال ہے اس وجہ سے حق تعالیٰ شانہ نے اس کے یاد ہو جانے کو سورہ قمر میں بطور احسان ذکر فرمایا اور بار بار اس پر تنبیہ فرمائی آیت کا ترجمہ ۔ ''ہم نے کلام پاک کو حفظ کرنے کے لئے سہل کر رکھا ہے کوئی ہے حفظ کرنے والا۔ (فضائل اعمال ص ۲۶۰)

(۲) حضرت شیخ الحدیث ؒ کے والد اور حضرت حسین ؓ کے تحت ہے :۔

سید السادات حضرت حسین ؓ اپنے بھائی حضرت حسن ؓ سے بھی ایک سال چھوٹے تھے اس لئے ان کی عمر حضور اکرم ﷺ کے وصال کے وقت اور بھی کم تھی یعنی چھ برس اور چند مہینے کی۔ چھ برس کا بچہ کیا دین کی باتوں کو محفوظ کر

سکتا ہے لیکن امام حسین ؓ کی روایتیں حدیث کی کتابوں میں نقل کی جاتی ہیں محدثین نے انہیں اس جماعت میں شمار کیا ہے جن سے آٹھ حدیثیں منقول ہیں۔

حکایات صحابہ ؓ ص ۱۶۳ میں حضرت شیخ الحدیث ؒ نے فائدہ کے تحت یہ بتایا ہے کہ اس قسم کے ذہانتی واقعات حضرت حسین ہی نہیں دوسرے بہت سے صحابہ ؓ کی زندگیوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پھر فائدے کے ضمن میں حضرت شیخ الحدیث ؒ نے اس سے بھی زیادہ قابل ذکر ذہانت کا تذکرہ بایں انداز فرمایا ہے۔ "میں نے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے بھی بار بار سنا ہے اور اپنے گھر کی بوڑھیوں سے بھی سنا ہے کہ میرے والد صاحب کا جب دودھ چھڑایا گیا تو پاؤ پارہ حفظ ہو چکا تھا اور ساتویں برس کی عمر میں قرآن شریف پورا حفظ ہو چکا تھا اور اپنے والد یعنی میرے دادا صاحب سے مخفی فارسی کا بھی معتدبہ حصہ بوستان، گلستان، سکندر نامہ وغیرہ بھی پڑھ چکے تھے۔ (ایضاً ص ۱۶۴)

ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت مولف ؒ نے کس سادگی اور حکمت کے ساتھ اپنے باپ کو حضرت حسین ؓ اور دوسرے صحابہ ؓ واکابر پر فوقیت دیدی۔ اگر حضرت حسین ؓ نے چھ برس کی عمر میں چند حدیثیں یاد کر لیں تو کون سی قابل ذکر بات ہوگئی اس قسم کی ذہانتیں تو دوسرے لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مگر باعث حیرت بات تو یہ ہے کہ حضرت شیخ ؒ کے والد نے ماں کا دودھ چھوڑنے سے قبل ہی پاؤ پارہ حفظ کر لیا جبکہ بچے اس عمر میں بول بھی مشکل پاتے ہیں۔ یہ واقعہ بیان کر کے مولف محترم نے اپنے والد کو نہ صرف یہ کہ صحابہ کرام پر فوقیت دیدی بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام سے بھی آگے بڑھا دیا اس قسم کے واقعات تو ان کی زندگیوں میں شاذونادر ہی ملیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ماں کی گود میں محض چند ہی الفاظ بول سکے تھے جبکہ یہاں پاؤ پارہ حفظ کا ذکر ہے۔

(۳) آنحضور ﷺ پر ایک عظیم بہتان کے تحت ہے۔ خون کو خدا تعالیٰ

نے حرام قرار دیا ہے خواہ وہ کسی کا بھی خون ہو۔ ارشاد خداوندی ہے۔ انما حرم علیکم المیتۃ و الدم ولحم الخنزیر ۔ (النحل ۱۱۵) سورۃ بقرہ آیت ۱۷۳ اور سورۃ المائدہ آیت ۳ میں بھی یہ حکم من و عن موجود ہے یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ جس معاملے میں قران یا حدیث کا صریح حکم موجود ہو اس میں کسی قسم کی تاویل و منطق کی گنجائش نہیں باقی رہتی۔ لہٰذا قرآن کی رو سے خون ہمیشہ ہمیشہ اور ہر فرد بشر کے لئے حرام ہے اب اگر اپنی مرضی سے کوئی اسے جائز قرار دیتا ہے تو گویا وہ خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے ان معروضات کے بعد شیخ الحدیث ؒ کی ایک کاوش فکر ملاحظہ فرمائیں۔

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ سینگیاں لگوائیں اور جو خون نکلا وہ حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ کو دیا کہ اس کو کہیں دبا دیں وہ گئے اور آکر عرض کیا کہ دبا دیا۔ حضور ﷺ نے دریافت کیا کہاں؟ عرض کیا میں نے پی لیا حضور ﷺ نے فرمایا جس کے بدن میں میرا خون جائے گا اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ (حکایاتِ صحابہ ؓ ص ۱۷۳)

لگے ہاتھوں اسی ضمن کی دوسری روایت بھی ملاحظہ ہو۔

احد کی لڑائی میں جب نبی اکرم ﷺ کے چہرے انور یا سر مبارک میں خود کے دو حلقے گھس گئے تھے الخ تو حضرت ابو سعید خدری ؓ کے والد ماجد مالک بن سنان نے اپنے لبوں سے اس خون کو چوس لیا۔ الخ (حکایات صحابہ ص ۱۷۳)

دوسری روایت میں نے صرف اشارے کے طور پر لکھ دی ہے۔ پوری نہیں لکھی۔

ایک ہی مضمون کی یہ دو منقولہ روایتیں ہیں ایک خمیس کے حوالے سے اور دوسری قرۃ العیون کے حوالے سے یہ دونوں کتابیں اہل علم کے نزدیک میلاد اکبر۔ میلاد گوہر یا یوسف زلیخا اور جنگ زیتون جیسی غیر مستند اور گمراہ کن ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسی خلاف شریعت حرکت کوئی صحابی رسول دانستہ ہرگز ہرگز نہیں کر سکتا ایسے خون کا حرام ہونا قرآن مجید میں صریح طور پر موجود ہے۔ لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے بادل نخواستہ یہ فرض ہی کر لیا جائے کہ حضرت ابن زبیر اور مالک بن سنان رضی اللہ عنہم نے محبت میں آکر اپنے محبوب کا خون پی لیا ہو گا اگرچہ دل اس کے لئے بھی آمادہ نہیں ہے مگر یہ بات کس طرح مان لی جائے کہ حضور ﷺ نے ان دونوں صحابہ کو اس خلاف قرآن عمل سے روکنے یا منع کرنے کے بجائے انہیں دوزخ سے خلاصی کی خوش خبری دیدی اور یہ کہہ کر جس کے بدن میں میرا خون جائے گا اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکے گی آئندہ کے لئے اجازت بلکہ ترغیب دیدی۔ اس لئے کہ آپ ﷺ رسول ﷺ تھے۔ نبی ورسول کا ایک ایک سانس اس کی شریعت کا نمائندہ ہوتا ہے نبی کی زبان سے نکلی ہوئی بات شریعت بن جاتی ہے اس لئے ایسی عظیم ہستی کی طرف اس قسم کی غلط بات کا انتساب حد درجہ ناجائز اور نادرست ہے۔ ان سب کے علاوہ آنحضور ﷺ کی نظافت طبعی بھی اس روایت کی تکذیب کرتی ہے۔

غالباً حضرت شیخ الحدیث ؒ کی نظر سے حضور ﷺ کی یہ حدیث ضرور گزری ہوگی۔ "من كذب على متعمداً فليتبوء مقعده من النار" بلاشبہ حضرت شیخ الحدیث ؒ نے یہ بے سند روایت بیان کر کے رسول پر ایک عظیم اتہام کا ارتکاب کیا ہے۔ پھر فائدہ کے نوٹ میں لکھا ہے۔

حضور ﷺ کے فضلات پاخانہ پیشاب وغیرہ سب پاک ہیں اس لئے اس میں کوئی اشکال نہیں۔ (حکایات صحابہ ص ۱۷۲) لیکن موصوف مرحوم نے یہ نہ بتایا کہ انہیں یہ بات کہاں سے ملی۔ براہ راست قرآن میں موجود ہے یا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یا آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عملاً اس کا ثبوت دیا۔ آگے لکھا ہے۔ خیر محترم شیخ الحدیث تو اس دنیا میں نہیں رہے ان کے خلفاء ہی کی

خدمت میں التماس ہے کہ وہ کسی مستند حوالے سے کم از کم ایسے کسی ایک ہی صحابی کی نشاندہی فرمائیں جس نے آپ کے فضلات پاخانہ پیشاب وغیرہ نوش جاں فرماکر امت کے لئے حلال اور پاک ہونے کا ثبوت دیا ہو۔ میں ان کا بے حد ممنون و متشکر ہوں گا۔

(۴) یہ اعجوبے کے تحت میں' میں ایک ہی بات نقل کرتا ہوں۔ فضائل صدقات ص ۴۰۷ پر ایک بزرگ کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ روزانہ ۱۰۰۰ رکعتیں کھڑے ہوکر ۱۰۰۰ بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے جبکہ ایک رکعت فی منٹ کے حساب سے اس طرح ۳۳ گھنٹوں میں ممکن ہے اور شب و روز میں کل ۲۴ گھنٹے ہوتے ہیں آخر مزید ۹ گھنٹے کہاں سے آئے۔ جواب کا منتظر رہوں گا۔

مہتاب احمد سلطنت عمان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام وعلی عبادہ الذین اصطفی

ج ...... تابش مہدی کی یہ کتاب کئی سال پہلے نظر سے گزری تھی اور بعض احباب کے اصرار پر یہ داعیہ بھی اس وقت پیدا ہوا تھا کہ اس کا جواب لکھا جائے۔ لیکن کتاب کے مطالعہ کے بعد معلوم ہوا کہ کتاب کا مصنف نہ تو علم حدیث کے فن سے واقف ہے اور نہ دیگر اسلامی علوم پر اس کی نظر ہے۔ اس بے چارے کے علم و فہم کا حدود اربعہ کچھ اردو کتب و رسائل کا سطحی مطالعہ ہے اور بس ایسے شخص کی تردید کے درپے ہونا محض اضاعت وقت ہے۔

دوسری طرف حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے رسائل کو حق تعالیٰ شانہ نے ایسی مقبولیت عطا فرمارکھی ہے کہ دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں ان رسائل کا مذاکرہ ہو رہا ہے۔ اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں شاید ایک لمحہ بھی ایسا نہ گزرتا ہوگا جس میں دنیا کے کسی نہ کسی خطہ میں ان رسائل کے سننے سنانے کا شغل

جاری نہ رہتا ہو۔ظاہر ہے کہ یہ مقبولیت محض منجانب اللہ ہے ،کسی انسان کی سعی وکسب کا نتیجہ نہیں۔پس جب کہ حضرت مصنف کے اخلاص وللہیت کی برکت سے حق تعالیٰ شانہ نے ان کتابوں کو ایسی خارق عادت مقبولیت عطا فرما رکھی ہے تو تابش مہدی جیسے لوگوں کی سطحی تنقید سے ان کا کیا بگڑتا ہے؟

علاوہ ازیں سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ جس شخصیت کو منجانب اللہ شرف قبولیت کا جامہ پہنایا جاتا ہے کچھ لوگ ایسی شخصیت کی پوستین دری اور اس پر بے جا تنقید کو اپنا محبوب مشغلہ بنالیتے ہیں' اس قانون سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی مستثنیٰ نہیں فرمایا۔جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ﴾

(الأنعام: ۱۱۲)

ترجمہ: ”اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کئے کچھ آدمی اور کچھ جن۔جن میں سے بعضے دوسرے بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈالدیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کرسکتے۔سو ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ افتراپردازی کر رہے ہیں اس کو آپ رہنے دیجئے۔“

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اور یہ چیز ان اکابر کے رفع درجات کا ذریعہ ہے۔جیسا کہ شیعہ کے اتہامات آج تک حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے رفع درجات کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔اس سنت اللہ کے مطابق حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے مقابلہ میں بھی تابش مہدی جیسے لوگوں کا وجود ضروری تھا۔اب اگر تابش مہدی کے تمام الزامات کا معقول اور مدلل جواب بھی لکھ دیا جائے تب بھی ان صاحب کو

''رجوع'' کرنے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کی توفیق نہیں ہوگی۔بلکہ شیطان ان کو نئے نئے نکتے تلقین کرتا رہے گا۔

الغرض ان وجوہ واسباب کی بناء پر تابش مہدی کے تنقیدی رسالہ کا جواب لکھنا غیر ضروری بلکہ کارعبث معلوم ہوا۔یہی وجہ ہے کہ آنجناب کا گرامی نامہ بھی کئی مہینوں سے رکھا ہے۔لیکن اس کا جواب دینے کو جی نہ چاہا۔ آج آپ کی خاطر دل پر جبر کرکے قلم ہاتھ میں لیا ہے۔کوشش کروں گا کہ آپ کے چار سوالوں کا جواب گو مختصر ہو۔مگر شافی ہو تاکہ آپ کی پریشانی دور ہو جائے۔

(۱) تحریف قرآن کا الزام

''سورۃ القمر کی آیت ۔ ۲۲ "ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر" کا جو ترجمہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے فضائل قرآن میں کیا ہے۔یعنی ''ہم نے کلام پاک کو حفظ کرنے کے لئے سہل کر رکھا ہے کوئی ہے حفظ کرنے والا؟''

تابش مہدی اپنے محدود سطحی مطالعہ کی بناء پر اس کے بارے میں تحریف قران کا فتویٰ صادر فرماتے ہیں کیونکہ یہ ترجمہ عام اردو تراجم کے خلاف ہے۔ اگر ان کو مستند عربی تفاسیر کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہوتا تو انہیں معلوم ہوتا کہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا بیان کردہ بھی صحیح ہے اور یہ بھی سلف صالحین سے منقول ہے کیونکہ اس آیت کریمہ کے دو مفہوم بیان کئے گئے ہیں۔اور اپنی جگہ دونوں صحیح ہیں:

ایک یہ کہ ''ہم نے قرآن کو حفظ کے لئے آسان کر دیا ہے''۔

اور دوسرا یہ کہ ''ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے''۔

بعض اکابر نے دونوں مفہوم نقل کر دیئے ہیں اور بعض نے صرف ایک کو اختیار فرمایا ہے اور بعض نے دونوں کو ذکر کر کے ایک کو ترجیح دی ہے' جو مفہوم حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے اختیار کیا ہے' اس کے لئے چند تفاسیر کے حوالے ذکر کر دینا کافی ہے۔

(۱) تفسیر جلالین میں ہے:

"سہلناہ للحفظ او ھیّاناہ للتذکر"

ترجمہ: ہم نے اس کو آسان کر دیا ہے حفظ کے لئے یا مہیا کر رکھا ہے نصیحت حاصل کرنے کے لئے۔

(۲) تفسیر کشاف میں ہے:

"أی سهلناه للادّكار والاتّعاظ...، وقيل: ولقد سهلناه للحفظ وأعنّا عليه من أراد حفظه، فهل من طالب لحفظ ليعان عليه...، ويروى أن كتب أهل الأديان نحو التوراة والإنجيل لا يتلوها أهلها إلا نظراً، ولا يحفظونها ظاهراً كما القرآن".

(تفسير كشاف ص٤٣٥ ج٤)

ترجمہ: ہم نے اس قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر رکھا ہے..... اور کہا گیا ہے کہ ہم نے اس کو حفظ کرنے کے لئے آسان کر رکھا ہے اور جو شخص اس کو حفظ کرنا چاہئے اس کی اعانت اپنے ذمہ لے رکھی ہے پس ہے کوئی اس کے حفظ کرنے والا کہ اس کی مدد کی جائے؟ مروی ہے کہ پہلے ادیان کے لوگ اپنی کتابیں ناظرہ پڑھ سکتے تھے قرآن کی طرح حفظ نہیں پڑھ سکتے تھے"۔

(۳) امام ابن جوزی زاد المسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ﴾ أي سهلناه (للذكر) أي للحفظ والقراءة ﴿فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾ أي من ذاكر يَذكره ويقرأه، والمعنى هو الحث على قراءته وتعلمه، قال سعيد ابن جبير: ليس من كتب الله كتاب يقرأ كلّه ظاهراً إلا القرآن. (زاد المسير ٩٤-٩٥ ج٨)

ترجمہ : اور ہم نے آسان کر دیا قرآن کو ذکر کر کے، یعنی حفظ و قرات کے لئے۔ پس کیا ہے کوئی یاد کرنے والا، جو اس کو یاد کرے اور پڑھے؟ اور مقصود قرآن کریم کی قرات اور اس کے سیکھنے کی ترغیب دلانا ہے۔ سعید بن جبیر ؒ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کے سوا کتب الہیہ میں کوئی کتاب ایسی نہیں جو پوری کی پوری حفظ پڑھی جاتی ہو۔

امام ابن جوزی ؒ نے صرف وہی مفہوم اختیار کیا ہے جو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے فضائل قرآن میں ذکر فرمایا۔

(۴) تفسیر قرطبی ؒ میں ہے:

"أي سهلناه للحفظ وأعنّا عليه من أراد حفظه فهل من طالب لحفظه فيعان عليه... وقال سعيد بن جبير: ليس من كتب الله كتاب يقرأ كله ظاهراً إلا القرآن". (تفسير قرطبي ص١٣٤ ج١٧)

ترجمہ : یعنی ہم نے اس کو حفظ کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے اور جو شخص اس کو حفظ کرنا چاہئے اس کی اعانت کی ہے۔ پس کیا کوئی اس کو حفظ کرنے کا طالب ہے کہ اس کی اعانت کی جائے؟ سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ کتب الہیہ میں قرآن کے سوا کوئی کتاب نہیں، جو پوری حفظ پڑھی جاتی ہو۔

امام قرطبیؒ نے بھی صرف اسی مفہوم کو لیا ہے۔

(۵) تفسیر ابن کثیر میں ہے:

"أی سهلناه لفظه، ویسرنا معناه لمن أراده لیتذکّر الناس...، قال مجاهد: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ﴾ یعنی هونّا قراءته، وقال السدّی: یسرنا تلاوته علی الألسن، وقال الضحاك: قال ابن عباس رضی الله عنه: "لولا أن الله یسّره علی لسان الآدمیین ما استطاع أحد من الخلق أن یتکلم بکلام الله عزّ وجلّ وقوله: ﴿فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾ أی فهل من متذکر بهذا القرآن الذی یسّر الله حفظه ومعناه".

(مختصر تفسیر ابن کثیر صـ ۴۱۰ ج۳)

ترجمہ: یعنی جو شخص قرآن کو حاصل کرنا چاہے ہم نے اس کے لئے اس کے الفاظ کو سہل اور اس کے معنی کو آسان کر دیا ہے، تاکہ لوگ غور کریں...... امام تفسیر مجاہد فرماتے ہیں کہ "ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے یاد کے لئے" یعنی اس کے پڑھنے کو آسان کر دیا ہے۔ سدّی کہتے ہیں کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اس کی تلاوت کو زبانوں پر آسان کر دیا ہے اور ضحاک "حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "اگر اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی زبانوں پر اس قرآن کو آسان نہ کر دیا ہوتا تو مخلوق میں سے کوئی بھی کلام الٰہی کو زبان سے ادا نہ کر سکتا"۔ "فهل من مدکر" یعنی کیا کوئی اس قرآن کے ساتھ نصیحت حاصل کرنے والا ہے جس کے حفظ و معنی کو اللہ تعالیٰ نے آسان کر دیا ہے۔ (اور آگے ابن شوذب "، مطر وراق "اور قتادہ" سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے)۔

مندرجہ بالا عبارت سے واضح ہے کہ جو مفہوم حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے ذکر فرمایا وہ ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور تابعین میں سے امام مجاہد، قتادہ، ضحاک، مطروراق اور سدی رحمہم اللہ سے منقول ہے۔

(۶) تفسیر البحر المحیط میں ہے:

"أی للادّکار والاتعاظ...، وقیل: للذکر للحفظ، أی سهلناه للحفظ...، وقال ابن جبیر: لم یستظهر شیء من الکتب الإلٰهیة غیر القرآن".

ترجمہ: یعنی ہم نے قرآن کو نصیحت کرنے کیلئے آسان کر دیا ہے..... اور کہا گیا ہے کہ ذکر سے مراد حفظ ہے یعنی ہم نے اس کو حفظ کے لئے آسان کر دیا ہے.... ابن جبیر فرماتے ہیں کہ قرآن کے سوا کتب الہیہ میں سے کوئی کتاب حفظ نہیں کی گئی۔

(۷) تفسیر روح المعانی میں ہے:

"للذکر أی للتذکر والاتّعاظ...، وقیل: المعنی سهلنا القرآن للحفظ...، فهل من طالب لحفظه لیعان علیه؟ ومن هنا قال ابن جبیر: لم یستظهر شیء من الکتب الإلهیة غیر القرآن، وأخرج ابن المنذر وجماعة عن مجاهد أنه قال یسرنا القرآن هوّنا قراءته".

ترجمہ: ہم نے قرآن کو ذکر کے لئے یعنی نصیحت حاصل کرنے کے لے آسان کر دیا ہے.... اور کہا گیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے قرآن کو حفظ کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے.... پس کیا کوئی اس کے حفظ کرنے کا طالب ہے کہ حفظ کرنے کے لئے اس کی

اعانت کی جائے۔اسی بناء پر سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ کتب الٰہیہ میں قرآن کے علاوہ کوئی کتاب حفظ نہیں کی گئی۔ابن منذر اور ایک جماعت نے حضرت مجاہدؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "ہم نے قرآن کو سہل کر رکھا ہے"۔یعنی ہم نے اس کی قرأت کو آسان کر رکھا ہے۔

(۸)مظہری میں ہے:

أی للادّكار والاتّعاظ بأن ذكرنا فيه أنواع المواعظ والعبر والوعيد وأحوال الأمم السابقة، والمعنى يسرّنا القرآن للحفظ بالاختصار وعذوبة اللفظ".

ترجمہ: یعنی ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے نصیحت حاصل کرنے کیلئے بایں طور کہ ہم نے اس میں انواع واقسام کی نصیحتیں، عبرتیں، وعیدیں اور گزشتہ امتوں کے حالات ذکر کر دیئے ہیں۔یا یہ معنی ہیں کہ ہم نے قرآن کو اختصار اور الفاظ کی شیرینی کے ذریعہ حفظ کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔

(۹)تفسیر بغوی میں ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا﴾ سهلنا ﴿الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ﴾ ليتذكر ويعتبر به، وقال سعيد بن جبير: يسرناه للحفظ والقراءة، وليس شيء من كتب الله يقرأ كلّه ظاهراً إلا القرآن.

ترجمہ: اور ہمنے قرآن کو سہل کر رکھا ہے ذکر کے لئے، تاکہ اس کے ذریعہ نصیحت وعبرت حاصل کی جائے اور سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کو حفظ وقرأت کے لئے آسان کر رکھا ہے، اور کتب

الہیہ میں قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی کتاب ایسی نہیں جس کو حفظ کیا جاتا ہو۔

(۱۰) تفسیر کبیر میں ہے:

"ثم قال تعالى: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾، وفيه وجوه: الأول: للحفظ، فيمكن حفظه ويسهل، ولم يكن شيء من كتب الله تعالى يحفظ على ظهر القلب غير القرآن، وقوله تعالى: ﴿فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾ أي هل من يحفظه ويتلوه".

ترجمہ: پھر فرمایا "اور ہم نے قرآن کو آسان کر رکھا ہے پس کیا ہے کوئی یاد کرنے والا؟" اس میں کئی وجوہ ہیں:۔ اول یہ کہ ذکر کے لئے' سے مراد ہے "حفظ کرنے کے لئے" پس اس کا حفظ کرنا ممکن اور سہل ہے اور کتب الہیہ میں قرآن کے سوا کوئی کتاب ایسی نہیں جو زبانی حفظ کی جاتی ہو۔ اور ارشاد خداوندی "فهل من مدکر" کا مطلب یہ ہے کہ ہے کوئی جو اس کو حفظ کرے اور اس کی تلاوت کرے؟"

مندرجہ بالا حوالوں سے واضح ہوا ہوگا کہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے ذکر کردہ مفہوم کو نہ صرف یہ کہ اکابر مفسرین نے ذکر کیا ہے۔ بلکہ بہت سے اکابر نے تو یہی مفہوم بیان فرمایا ہے اور اس مفہوم کے بیان کرنے والوں میں نام آتے ہیں۔ حضرت ترجمان القرآن عبداللہ بن عباس' حضرت سعید بن جبیر' حضرت مجاہد' حضرت قتادہ اور مطر وراق جیسے اکابر صحابہ وتابعین کے۔ لیکن تابش مہدی صاحب کے نزدیک یہ مفہوم بیان کرنا قرآن کریم کی تحریف ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

اس وضاحت کے بعد تابش مہدی سے دریافت کیا جائے کہ کیا ان کو اپنی غلطی کا اعتراف کرنے اور ایک جلیل القدر محدث اور عارف ربانی پر تحریف کا الزام واپس لینے کی توفیق ہوگی؟ اور کیا ان کے خیال میں مندرجہ بالا اکابر مفسرین سب کے سب قرآن کی تحریف کرنے والے تھے؟ نعوذ باللہ من الجھل والغباوۃ.

(۲) اپنے والد کو حضرات صحابہ پر فوقیت دینے کی تہمت

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بچپن کی یادداشت کے جو واقعات لکھے ہیں ان کے تحت یہ فائدہ درج فرمایا ہے۔

> ''بچپن کا زمانہ حافظہ کی قوت کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس وقت کا یاد کیا ہوا کبھی بھی نہیں بھولتا ایسے وقت میں اگر قرآن پاک حفظ کرا دیا جائے تو نہ کوئی دقت ہو' نہ وقت خرچ ہو۔''

اور پھر اس فائدہ کی وضاحت کے لئے اپنے والد ماجد کا قصہ ذکر فرمایا ہے اس کے آخر میں لکھتے ہیں۔

> ''یہ پرانے زمانے کا قصہ نہیں ہے' اسی صدی کا واقعہ ہے' لہٰذا یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ صحابہ جیسے قوی اور ہمتیں اب کہاں سے لائی جائیں''۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ فائدہ میں جو بچپن کے اندر قرآن کریم حفظ کرانے کی ترغیب دی گئی تھی کہ اس کی تائید کے لئے والد ماجدؒ کا واقعہ ذکر فرمایا ہے۔

حکایات صحابہ جب سے تالیف ہوئی ہے۔ اس کو بلا مبالغہ کروڑوں انسانوں نے پڑھا سنا ہوگا لیکن اس واقعہ کے سیاق وسباق سے یہ خبیث مضمون

کبھی کسی کے ذہن میں نہیں آیا' جو تابش مہدی نے اخذ کیا ہے جو مضمون نہ مصنف کے ذہن میں ہو' نہ اس کی سیاق وسباق سے اخذ کیا جاسکتا ہو اور نہ اس کے لاکھوں قاریوں کے حاشیہ خیال میں بھی گزرا ہو اس کو مصنف کی طرف منسوب کرنا آپ ہی فیصلہ کرسکتے ہیں کہ دیانت وامانت کی کونسی قسم ہے؟

اور حضرت شیخ" کے والد ماجد" کے واقعہ کا سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کرنا بھی حماقت وغباوت کی حد ہے۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ ولادت کے ابتدائی ایام کا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ پیدائش کے بعد حضرت مریم رضی اللہ عنہا بچے کو اٹھائے ہوئے قوم میں آئیں لوگوں نے دیکھتے ہی چہ میگوئیاں شروع کیں اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے بارے میں ناشائستہ الفاظ کہے ان کے جواب میں حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ تب حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

﴿إِنِّي عَبْدُ اللهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا، وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا، وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا، وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا﴾. (مریم: ۳۳)

ترجمہ: وہ بچہ (خود ہی) بول اٹھا کہ میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب (یعنی انجیل) دی اور اس نے مجھ کو نبی بنایا (یعنی بنا دے گا) اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اسنے مجھ کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیا جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر (اللہ کی جانب سے) سلام ہے

جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز (قیامت)
میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا (ترجمہ حضرت تھانوی")

کہاں طفل یکروزہ کا ایسی فصیح و بلیغ تقریر کرنا' اور کہاں دو سال کے بچے کا قرآن کریم کی چند سورتیں یاد کر لینا؟ کیا ان دونوں کے درمیان کوئی مناسبت ہے؟

تابش مہدی جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں لیکن اہل عقل جانتے ہیں کہ ڈیڑھ سال کا بچہ عموماً بولنے لگتا ہے اب اگر چھ مہینے کی طویل مدت میں حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے والد ماجد نے پاؤ پارہ یاد کر لیا تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے اور اسکا موازنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ تکلم فی المہد سے کرنا تابش مہدی جیسے غیر معمولی ذہین لوگوں ہی کا کام ہو سکتا ہے۔ ورنہ کون عقلمند ہو گا جو دو ڈھائی سالہ بچے کے چند چھوٹی سورتیں یاد کر لینے کو ایک خارق عادت واقعہ اور معجزہ عیسوی سے بالا تر اعجوبہ سمجھنے لگے؟

(۳) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا واقعہ

تیسرے سوال کے تحت تابش مہدی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا تجزیہ کیا جائے تو دو بحثیں نکلتی ہیں: اول یہ کہ ابن زبیر اور مالک بن سنان کے جو واقعات حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے ذکر فرمائے ہیں وہ مستند ہیں یا نہیں؟ دوسری بحث یہ کہ آنحضرت ﷺ کے فضلات کا کیا حکم ہے۔ وہ پاک ہیں یا ناپاک؟

جہاں تک پہلی بحث کا تعلق ہے اس سلسلہ میں یہ گزارش ہے کہ یہ دونوں واقعے مستند ہیں اور حدیث کی کتابوں میں سند کے ساتھ روایت کئے گئے ہیں۔

چنانچہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ متعدد سندوں کے ساتھ متعدد صحابہ

کرام ؓ سے مروی ہے حوالہ کے لئے درج ذیل کتابوں کی مراجعت کی جائے۔

مستدرک حاکم (۳-۵۵۴) حلیۃ الاولیاء (۱-۳۳۰)

سنن کبری بیہقی (۷-۶۷) کنز العمال بروایت ابن عساکر (۱۳-۴۶۹) مجمع الزوائد بروایت طبرانی وبزار (۸-۲۷۰) الاصابہ بروایت ابویعلی والبیہقی فی الدلائل (۲-۳۱۰)

سیر اعلام النبلاء للذہبی (۳-۳۶۶) الخصائص الکبری (۲-۲۵۲)

اب اس واقعہ کے ثبوت کے بارے میں چند اکابر محدثین کی آراء ملاحظہ فرمائیں۔

امام بیہقی سنن کبری (۷-۶۷) میں اس واقعہ کو حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"قال الشيخ رحمه الله: وروى ذلك من وجه آخر عن أسماء بنت أبى بكر وعن سلمان فى شرب ابن الزبير رضى الله عنهم دمه"

ترجمہ: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے آنحضرت ﷺ کے خون پی جانے کا واقعہ حضرت اسماء بنت ابی بکر اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم سے بھی متعدد اسانید سے مروی ہے۔

حافظ نور الدین ہیثمی "مجمع الزوائد (۸-۲۷۰) میں اس واقعہ کو خصائص نبوی ﷺ کے باب میں درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

رواه الطبرانى والبزّار ورجال البزّار رجال الصحيح غير هنيد بن القاسم وهو ثقة.

ترجمہ: یہ طبرانی اور بزار کی روایت ہے اور بزار کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔ سوائے ھنید بن القاسم کے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔

حافظ شمس الدین ذہبی نے تلخیص مستدرک (۳- ۵۵۴) میں اس پر سکوت کیا ہے اور سیر اعلام النبلاء (۳-۳۶۶) میں لکھتے ہیں :

رواه ابو يعلى فی مسنده وما علمت فی هنيد جرحة.

ترجمہ : یہ حدیث امام ابو یعلی نے اپنی مسند میں روایت کی ہے اور هنید راوی کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ۔

کنز العمال (۱۳- ۴۶۹) میں اس کو ابن عساکر کے حوالے سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے : رجالہ ثقات (اس کے تمام راوی ثقہ ہیں)

مالک بن سنان ﷺ کا واقعہ

حضرت ابو سعید خدری ﷺ کے والد ماجد حضرت مالک بن سنان ﷺ کا جو واقعہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے "قرۃ العیون" کے حوالے سے نقل کیا ہے ۔ الاصابہ (۳-۳۴۶) میں یہ واقعہ ابن ابی عاصم 'بغوی 'صحیح ابن السکن اور سنن سعید بن منصور کے حوالے سے نقل کیا ہے ۔

تاریخ خمیس ' اور قرۃ العیون 'تو تابش مہدی ایسے اہل علم کے نزدیک غیر مستند اور گمراہ کن کتابیں ہیں لیکن تابش مہدی سے دریافت کیجئے کہ حدیث کی مندرجہ بالا کتابیں اور یہ اکابر محدثین 'جن کا میں نے حوالہ دیا ہے کیا وہ بھی ۔ نعوذ باللہ غیر مستند اور گمراہ کن ہیں اور یہ بھی دریافت کیجئے کہ تابش مہدی اپنے جہل کی وجہ سے ان مشہور و معروف مآخذ سے ناواقف تھے یا ان کا رشتہ منکرین حدیث سے استوار ہے؟ کہ نہ انہیں ان کتب حدیث پر اعتماد ہے جن میں یہ واقعات متعدد اسانید کیساتھ تخریج کئے گئے ہیں ' اور نہ ان اکابر محدثین پر اعتماد ہے 'جنہوں نے ان واقعات کی توثیق فرمائی ہے ۔

دوسری بحث فضلات نبوی ﷺ کا حکم

ایک سوال کے جواب میں یہ مسئلہ ضروری تفصیل کے ساتھ ذکر کر چکا

ہوں کہ مذاہب اربعہ کے محققین کے نزدیک آنحضرت ﷺ کے خصائص میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے فضلات پاک ہیں اور اسکے لئے امام ابو حنیفہ ؒ' امام نووی ؒ' حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ' حافظ بدر الدین عینی ؒ' ملا علی قاری علامہ ابن عابدین شامی ؒ' مولانا محمد انور شاہ کشمیری ؒ اور مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ کے حوالے ذکر کر چکا ہوں یہ جواب "بینات" محرم الحرام ۱۴۰۹ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ کی سہولت کے لئے اس کا اقتباس درج ذیل ہے:

"ج: میری گذشتہ تحریر کا خلاصہ یہ تھا کہ اولاً تو معلوم کیا جائے کہ یہ واقعہ کسی مستند کتاب میں موجود ہے یا نہیں؟ دوم یہ کہ آنحضرت ﷺ کے فضلات کے بارے میں اہل علم و اکابر ائمہ دین کی تحقیق کیا ہے ان دو باتوں کی تحقیق کے بعد جو شبہات پیش آسکتے ہیں ان کی توجیہ ہو سکتی ہے اب ان دونوں نکتوں کی وضاحت کرتا ہوں۔

امر اول یہ کہ یہ واقعہ کسی مستند کتاب میں ہے یا نہیں؟ حافظ جلال الدین سیوطی ؒ کی کتاب خصائص کبریٰ' میں آنحضرت ﷺ کی امتیازی خصوصیات جمع کی گئی ہیں۔ اس کی دوسری جلد کے صفحہ ۲۵۲ کا فوٹو آپ کو بھیج رہا ہوں۔ جس کا عنوان ہے "آنحضرت ﷺ کی یہ خصوصیت کہ آپ ﷺ کا بول و براز پاک تھا" اس عنوان کے تحت انہوں نے احادیث نقل کی ہیں ان میں سے دو احادیث' جن کو میں نے نشان زد کر دیا ہے' کا ترجمہ یہ ہے۔

۱۔ "ابو یعلی' حاکم' دار قطنی' طبرانی اور ابو نعیم نے سند کے ساتھ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے رات کے وقت مٹی کے پکے ہوئے ایک برتن میں پیشاب کیا' پس میں رات کو اٹھی' مجھے پیاس تھی' میں نے وہ پیالہ پی لیا' صبح ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا۔ پس آنحضرت ﷺ مسکرائے اور فرمایا تجھے پیٹ کی تکلیف کبھی نہ ہوگی اور ابو یعلی کی روایت میں ہے

کہ آج کے بعد تم پیٹ کی تکلیف کی شکایت کبھی نہ کرو گی"۔
۲۔ طبرانی اور بیہقی نے بسند صحیح حکیمہ بنت امیمہ سے اور انہوں نے اپنی والدہ حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے یہاں لکڑی کا ایک پیالہ رہتا تھا۔ جس میں شب کو گاہ وبے گاہ پیشاب کر لیا کرتے تھے اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے تھے۔ آپ ایک مرتبہ (صبح) اٹھے' اس کو تلاش کیا تو وہاں نہیں ملا۔ اس کے بارے میں دریافت فرمایا' تو بتایا گیا کہ اس کو برہ نامی حضرت ام سلمہ کی خادمہ نے نوش کر لیا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس نے آگ سے بچاؤ کے لئے حصار بنا لیا۔
یہ دونوں روایتیں مستند ہیں اور محدثین کی ایک بڑی جماعت نے ان کی تخریج کی ہے اور اکابر امت نے ان واقعات کو بلا نکیر نقل کیا ہے اور انہیں خصائص نبوی میں شمار کیا ہے۔
امر دوم: آنحضرت ﷺ کے فضلات کے بارے میں اکابر امت کی تحقیق:
۱۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان (۱-۲۷۲ مطبوعہ لاہور) میں لکھتے ہیں:
"وقد تكاثرت الأدلة على طهارة فضلاته، وعدّ الأئمة ذلك من خصائصه فلا يلتفت إلى ما وقع في كتب كثير من الشافعية مما يخالف ذلك، فقد استقر الأمر بين أئمتهم على القول بالطهارة"۔
ترجمہ: آنحضرت ﷺ کے فضلات کے پاک ہونے کے دلائل حد کثرت کو پہنچے ہوئے ہیں' اور ائمہ نے اس کو آپ کی خصوصیات میں شمار کیا ہے' پس بہت سے شافعیہ کی کتابوں میں جو اس کے خلاف پایا جاتا ہے وہ لائق التفات نہیں کیونکہ ان کے ائمہ کے درمیان طہارت کے قول ہی پر معاملہ آن ٹھہرا ہے۔

۲۔حافظ بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری (۲-۵ ۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت) میں آنحضرت ﷺ کے فضلات کی طہارت کو دلائل سے ثابت کیا ہے' اور شافعیہ میں سے جو لوگ اس کے خلاف کے قائل ہیں ان پر بلیغ رد کیا ہے' اور صفحہ ۹۷ جلد ۲ میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کا آنحضرت ﷺ کے بول اور باقی فضلات کی طہارت کا قول نقل کیا ہے۔

۳۔امام نوویؒ نے شرح مہذب (۱-۲۳۴) میں بول اور دیگر فضلات کے بارے میں شافعیہ کے دونوں قول نقل کرکے طہارت کے قول کو موجہ قرار دیا ہے وہ لکھتے ہیں:

حدیث شرب المرأة البول صحیح، رواه الدارقطنی، وقال: هو حدیث صحیح، وهو کافٍ فی الاحتجاج لکل الفضلات قیاساً إلخ".

(شرح مهذب صـ۲۳٤ ج۱)

ترجمہ: عورت کے پیشاب پینے کا واقعہ صحیح ہے' امام دارقطنی نے اس کو روایت کرکے صحیح کہا ہے اور یہ حدیث تمام فضلات کی طہارت کے استدلال کے لئے کافی ہے۔

۴۔علامہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:

"صحح بعض أئمة الشافعیة طهارة بوله ﷺ وسائر فضلاته وبه قال أبو حنیفة کما نقله فی "المواهب اللدنیة" عن شرح البخاری للعینی".

(رد المحتار ۱: ۲۱۸ مطبوعه کراچی)

ترجمہ: بعض ائمہ شافعیہ نے آپ ﷺ کے بول اور باقی فضلات کی طہارت کو صحیح قرار دیا ہے۔امام ابو حنیفہ بھی اسی کے قائل ہیں جیسا

کہ مواہب لدنیہ میں علامہ عینیؒ کی شرح بخاری سے نقل کیا ہے۔
۵۔ ملا علی قاریؒ "جمع الوسائل شرح الشمائل (۲-۲ مطبوعہ مصر ۱۳۱۷ھ) میں اس پر طویل کلام کے بعد لکھتے ہیں:

"قال ابن حجر: وبهذا استدل جمع من أئمتنا المتقدمين وغيرهم على طهارة فضلاته ﷺ وهو المختار وفاقًا لجمع من المتأخرين فقد تكاثرت الأدلة عليه وعدة الأئمة من خصائصه ﷺ".

(جمع الوسائل شرح الشمائل صـ۲ ج۲ مصر ۱۳۱۷هـ)

ترجمہ: "ابن حجر کہتے ہیں کہ ہمارے ائمہ متقدمین کی ایک جماعت اور دیگر حضرات نے ان احادیث سے آنحضرت ﷺ کے فضلات کی طہارت پر استدلال کیا ہے، متاخرین کی جماعت کی موافقت میں بھی مختار ہے، کیونکہ اس پر دلائل بہ کثرت ہیں اور ائمہ نے اس کو آنحضرت ﷺ کے خصائص میں شمار کیا ہے"۔
۶۔ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:
"ثم مسألة طهارت فضلات الانبياء توجد في كتب المذاهب الاربعة. (فیض الباری ۱-۲۵۰)
ترجمہ: "فضلات انبیاء کی طہارت کا مسئلہ مذاہب اربعہ کی کتابوں میں موجود ہے"۔
۷۔ محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ لکھتے ہیں:
وقد صرح اهل المذاهب الاربعة بطهارة فضلات الانبياء الخ. (معارف السنن ۱-۹۸)
ترجمہ: "مذاہب اربعہ کے حضرات نے فضلات انبیاء کے پاک ہونے کی تصریح کی ہے"۔
الحمدللہ ان دونوں نکتوں کی وضاحت تو بقدر ضرورت ہو چکی، یہ واقعہ

مستند ہے اور مذاہب اربعہ کے ائمہ فقہاء نے ان احادیث کو تسلیم کرتے ہوئے فضلات انبیاء علیہم السلام کی طہارت کا قول کیا ہے' اس کے بعد بھی اگر اعتراض کیا جائے تو اس کو ضعف ایمان ہی کہا جا سکتا ہے۔

اب ایک نکتہ محض تبرعاً لکھتا ہوں' جس سے یہ مسئلہ قریب الفہم ہو جائے گا۔ حق تعالیٰ شانہ کے اپنی مخلوق میں عجائبات ہیں' جن کا ادراک بھی ہم لوگوں کے لئے مشکل ہے۔ اس نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے بعض اجسام میں ایسی محیر العقول خصوصیات رکھی ہیں جو دوسرے اجسام میں نہیں پائی جاتیں۔ وہ ایک کیڑے کے لعاب سے ریشم پیدا کرتا ہے' شہد کی مکھی کے فضلات سے شہد جیسی نعمت ایجاد کرتا ہے' اور پہاڑی بکرے کے خون کو نافہ میں جمع کر کے مشک بنا دیتا ہے' اگر اس نے اپنی قدرت سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مقدسہ میں بھی ایسی خصوصیات رکھی ہوں کہ غذا ان کے ابدان طیبہ میں تحلیل ہونے کے بعد بھی نجس نہ ہو بلکہ اس سے جو فضلات ان کے ابدان میں پیدا ہوں وہ پاک ہوں تو کچھ جائے تعجب نہیں' اہل جنت کے بارے میں سبھی جانتے ہیں کہ کھانے پینے کے بعد ان کو بول و براز کی ضرورت نہ ہوگی' خوشبو دار ڈکار سے سب کھایا پیا ہضم ہو جائے گا' اور بدن کے فضلات خوشبو دار پسینے میں تحلیل ہو جائیں گے۔ جو خصوصیت کہ اہل جنت کے اجسام کو وہاں حاصل ہوگی۔

اگر حق تعالیٰ شانہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کے پاک اجسام کو وہ خاصیت دنیا ہی میں عطا کر دیں تو بجا ہے' پھر جبکہ احادیث میں اس کے دلائل بہ کثرت موجود ہیں' جیسا کہ اوپر حافظ ابن حجرؒ کے کلام میں گذر چکا ہے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو اپنے اوپر قیاس کر کے ان کا انکار کر دینا' یا ان کے تسلیم کرنے میں تامل کرنا صحیح نہیں۔'

اور اس پر چند مزید حوالوں کا اضافہ کرتا ہوں:

۱۔ امام بیہقیؒ نے سنن کبری میں کتاب النکاح کے ذیل میں آنحضرت ﷺ کے چند خصائص ذکر کئے ہیں اسی سلسلہ میں ایک باب کا عنوان ہے۔

"باب ترکه الانکار علی من شرب بوله و دمه"

یعنی "جن حضرات نے آپ کا بول و دم پیا ان پر آپ ﷺ کا انکار نہ کرنا"

اور اس کے تحت تین واقعات سند کے ساتھ ذکر کئے ہیں، حضرت امیمہ کا واقعہ، حضرت عبداللہ بن زبیر کا واقعہ اور حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔

۲۔ اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ امام حافظ نور الدین ہیثمیؒ نے بھی مجمع الزوائد میں ان واقعات کو خصائص نبوی میں ذکر کیا ہے۔

۳۔ اور حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے خصائص کبری میں یہ واقعات درج ذیل عنوان کے تحت ذکر فرمائے ہیں:

"باب اختصاصه صلی الله علیه وسلم بطهارة دمه وبوله وغائطه"

ترجمہ: یعنی آنحضرت ﷺ کی اس خصوصیت کا بیان کہ آپ ﷺ کے فضلات پاک تھے"۔

۴۔فقہ شافعی کی کتاب نہایۃ المحتاج (۱-۲۴۲) میں ہے:

"وشمل كلامه نجاسة الفضلات من رسول الله ﷺ وهو ما صححاه وحمل القائل بذلك الأخبار التي يدل ظاهرها للطهارة كعدم إنكاره ﷺ شرب أم أيمن بوله على التداوى، لكن جزم البغوى وغيره بطهارتها، وصححه القاضي وغيره، ونقله العمراني عن الخراسانيين، وصححه السبكي والبارزي والزركشي، وقال ابن الرفعة: إنه الذي أعتقده وألقى الله به، وقال البلقيني: إن به الفتوى، وصححه

القايانى، وقال: إنه الحق، وقال الحافظ ابن حجر: تكاثرت الأدلة على ذلك وعدّه الأئمة فى خصائصه، فلا يلتفت إلى خلافه، وإن وقع فى كتب كثير من الشافعية، فقد استقر الأمر من أئمتهم على القول بالطهارة، انتهى، وأفتى به الوالد رحمه الله تعالى وهو المعتمد. (نهاية المحتاج صـ٢٤٢ ج١)

ترجمہ :اور مصنف ؒ کا کلام شامل ہے ' آنحضرت ﷺ کے فضلات کو ' اور دونوں حضرات (یعنی رافعی ؒ اور نووی ؒ) نے اس قول کی تصحیح کی ہے اور جو لوگ اس کے قائل ہیں انہوں نے ان احادیث کو جو بظاہر طہارت پر دلالت کرتی ہے ' جیسے آنحضرت ﷺ کا ام ایمن کے شرب بول پر نکیر نہ کرنا' انکو علاج پر محمول کیا ہے لیکن امام بغوی وغیرہ نے قطعیت کے ساتھ فضلات نبوی کو پاک قرار دیا ہے اور قاضی وغیرہ نے اسی کو صحیح کہا ہے اور عمرانی نے خراسانیوں سے اس کو نقل کر کے صحیح قرار دیا ہے 'اور امام سبکی' بارزی اور زرکشی نے اسی کو صحیح قرار دیا۔ ابن رفعہ فرماتے ہیں کہ میں یہی عقیدہ رکھتا ہوں اور اسی پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا علامہ بلقینی فرماتے ہیں کہ اسی پر فتویٰ ہے اور قایانی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہی حق ہے اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس پر دلائل بکثرت ہیں اور ائمہ نے اس کو آنحضرت ﷺ کی خصوصیات میں شمار کیا ہے ' پس اس کے خلاف کا قول لائق التفات نہیں۔ اگرچہ وہ بہت سے شافعیہ کی کتابوں میں درج ہوا ہے کیونکہ ائمہ شافعہ کے نزدیک معاملہ طہارت کے قول پر آٹھہرا ہے۔ میرے والد ماجد (شیخ شہاب الدین رملی) رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی پر فتویٰ دیا ہے اور یہی لائق اعتماد ہے۔

۵- اور فقہ شافعی کی کتاب "مغنی المحتاج" (۱-۷۹) میں ہے:

وهذه الفضلات من النبی ﷺ طاهرة كما جزم به البغوی وغیره، وصححه القاضی وغیره، وأفتی به شیخی خلافًا لما فی الشرح الصغیر، والتحقیق من النجاسة لأن بركة الحبشية شربت بوله ﷺ فقال: «لن تلج النار بطنك»، صححه الدارقطنی، وقال أبو جعفر الترمذی: دم النبی ﷺ طاهر؛ لأن أبا طيبة شربه وفعل مثل ذلك ابن الزبير وهو غلام حين أعطاه النبی ﷺ دم حجامته ليدفنه فشربه، فقال له النبی ﷺ: «من خالط دمه دمی لم تمسه النار» (مغنی المحتاج ص ۷۹ ج۱)

ترجمہ: اور آنحضرت ﷺ کے یہ فضلات پاک تھے جیسا کہ امام بغوی وغیرہ نے قطعیت کیساتھ یہ فیصلہ فرمایا ہے اور قاضی وغیرہ نے اسی کو صحیح قرار دیا ہے اور میرے شیخ (شہاب رملی) نے اسی پر فتویٰ دیا ہے' بخلاف اس کے جو شرح صغیر اور تحقیق میں نجاست کا قول ذکر کیا ہے کیونکہ برکہ حبشیہ نے آنحضرت ﷺ کا بول نوش کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرا پیٹ آگ میں داخل نہ ہوگا۔ اس حدیث کو امام دار قطنی نے صحیح کہا ہے ابو جعفر ترمذی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا خون پاک تھا کیونکہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نوش کیا اور حضرت ابن زبیر نے بھی یہی کیا جب کہ وہ نو عمر لڑکے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ نے سینگیاں لگواکر ان کو وہ خون دفن کرنے کے لئے دیا تو انہوں نے پی لیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ان

کو فرمایا کہ "جس کے خون میں میرا خون مل گیا اس کو آتش دوزخ نہیں پہنچے گی"۔

۶۔فقہ مالکی کی کتاب منح الجلیل شرح مختصر الخلیل میں (۱-۵۴) میں ہے

"إلا الأنبياء عليهم الصلاة والسلام فضلتهم طاهرة ولو قبل بعثتهم لاصطفاءهم واستنجاءهم كان للتنظيف والتشريع".

ترجمہ : (آدمی کے فضلات ناپاک ہیں) سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے کہ ان کے فضلات پاک ہیں خواہ ان کی بعثت سے قبل ہو بوجہ ان کے برگزیدہ ہونے کے اور ان کا استنجا کرنا تنظیف و تشریع کے لئے تھا۔

اکابر امت کی اس قسم کی تصریحات بے شمار ہیں' ان کے مقابلہ میں تابش مہدی' جیسے لوگوں کی رائے کی کیا قیمت ہے؟ اس کا فیصلہ ہر شخص کر سکتا ہے۔

اور جب یہ معلوم ہو چکا کہ طہارت فضلات آنحضرت ﷺ کی ایسی خصوصیت ہے جس پر بقول حافظ الدنیا ابن حجر "بہ کثرت دلائل جمع ہیں" اور مذاہب اربعہ کے ائمہ و محققین اس کے قائل ہیں تو اس مسئلہ پر عمومات سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔بلکہ قادیانیوں کی سی جہل آمیز حرکت ہے' وہ لوگ بھی عمومات سے استدلال کر کے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خصوصیت' بن باپ پیدائش اور رفع آسمانی کا انکار کیا کرتے ہیں۔افسوس ہے کہ تابش مہدی بھی بزعم خود قرآن سے استدلال کرتے ہوئے جہل مرکب کے اسی گڑھے میں گر رہے ہیں' جس میں ان سے پہلے بہت لوگ گر چکے ہیں۔

(۴) ہزار رکعت پڑھنے کا واقعہ

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے ایک بزرگ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ ایک

ہزار رکعت کھڑے ہوکر اور ایک ہزار رکعت بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے ..... تابش مہدی ہمیں منٹوں کا حساب لگا کر بتاتے ہیں کہ چوبیس گھنٹے کے محدود وقت میں یہ کیونکر ممکن ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور حضرات اولیاء اللہ کی کرامات کے واقعات کو محض عقلی ڈھکوسلوں اور ریاضی کے حسابات کے ذریعہ جھٹلانا عقلمندی نہیں، بلکہ عقلیت کا ہیضہ ہے۔ مسلمان جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کو برحق مانتے ہیں اسی طرح ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ:

"کرامات الاولیاء حق"

"اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں"۔

جو خارق عادت امر کسی نبی برحق کے ہاتھ پر ظاہر ہو وہ "معجزہ" کہلاتا ہے اور جو کسی ولی اللہ کے ہاتھ پر ظاہر ہو اسے "کرامت" کہا جاتا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ ؒ "الفقہ الاکبر" میں فرماتے ہیں۔

"والآیات للانبیاء والکرامات للاولیاء حق."

ترجمہ: انبیاء کرام کے معجزات ونشانات اور اولیا کی کرامتیں برحق ہیں۔

شیخ علی قاری" اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

"والآیات أی خوارق العادات المسمّاة بالمعجزات للأنبیاء والکرامات للأولیاء حقّ أی ثابت بالکتاب والسنة، ولا عبرة بمخالفة المعتزلة وأهل البدعة فی إنکار الکرامة، والفرق بینهما أن المعجزة أمر خارق للعادة کإحیاء میّت وإعدام جبل علی وفق التحدّی وهو دعوی الرسالة... والکرامة خارق

للعادة إلا أنّها غير مقرونة بالتحدّي وهو كرامة للولى وعلامة لصدق النبى فإن كرامة التابع كرامة المتبوع".

(شرح فقه أكبر ص٩٥ مطبوعه مجتبائى دهلى ١٣٤٨هـ)

ترجمہ : انبیا علیہم السلام کی آیات یعنی وہ خارق عادت امور جن کو معجزات کہا جاتا ہے اور اولیا کی کرامات برحق ہیں اور معتزلہ اور اہل بدعت جو کرامت کے منکر ہیں' ان کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں اور معجزہ وکرامت کے درمیان فرق یہ ہے کہ معجزہ اور خارق عادت امر ہے جو بطور تحدی یعنی دعوائے رسالت ونبوت کے ساتھ ہو' جیسے کسی مردہ کو زندہ کر دینا' یا کسی جماعت کو ہلاک کر دینا اور کرامت خارق عادت امر کو کہتے ہیں''مگر وہ تحدی کیساتھ مقرون نہیں ہوتی اور (ایسا خارق عادت 'جو کسی ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو) وہ ولی کی کرامت ہے اور اس کے متبوع نبی کے سچا ہونے کی علامت ہے' کیونکہ جو چیز تابع کے لئے موجب شرف وکرامت ہو وہ اس کے متبوع کے لئے بھی شرف وکرامت ہے۔

امام طحاوی ؒ اپنے عقیدہ میں (جو تمام اہل سنت کے یہاں مسلم ہے) لکھتے ہیں:

"ونومن بماجآء من كرامتهم وصح عن الثقات من روايتهم."

ترجمہ : اور اولیاء اللہ کی کرامت کے جو واقعات منقول ہیں اور ثقہ راویوں کی روایات سے صحیح ثابت ہیں ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں۔

اس کے حاشیہ میں شیخ محمد بن مانع لکھتے ہیں:

"كرامات الأولياء حق ثابتة بالكتاب والسنة وهى متواترة لا ينكرها إلا أهل البدع كالمعتزلة ومن

نحا نحوهم من المتكلمين، وقد ضلّل أهل الحق من أنكرها؛ لأنه بإنكاره صادم الكتاب والسنة ومن عارضهما وصادمهما برأيه الفاسد وعقله الكاسد فهو ضالّ مبتدع".

(العقيدة الطحاوية صـ٤٢ مطبوعه دائرة المعارف الإسلامية، آسيا آباد، بلوچستان)

ترجمہ: اولیاء اللہ کی کرامتیں برحق ہیں کتاب وسنت سے ثابت ہیں اور یہ متواتر ہیں' ان کے منکر صرف اہل بدعت ہیں جیسے معتزلہ قسم کے متکلمین اور اہل حق منکر کرامات کو گمراہ قرار دیتے ہیں' کیونکہ وہ اپنے اس انکار سے کتاب وسنت سے ٹکراتا ہے اور جو شخص اپنی فاسد رائے اور کھوٹی عقل کے ذریعہ کتاب وسنت سے ٹکراؤ اور مقابلہ کرے وہ گمراہ اور مبتدع ہے۔

عقیدہ نسفیہ میں اولیاء اللہ کی کرامات کی مثالیں ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"وكرامات الأولياء حق فتظهر الكرامة على طريق نقض العادة للولى من قطع المسافة البعيدة فى المدة القليلة وظهور الطعام والشراب واللباس عند الحاجة والمشى على الماء والطيران فى الهواء وكلام الجماد والعجماء واندفاع المتوجه من البلاء وكفاية المهم عن الأعداء وغير ذلك من الأشياء".

(شرح عقائد نسفى صـ١٤٤ وما بعد)

ترجمہ: اور اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں' پس ولی کے لئے بطور خرق عادت کے کرامت ظاہر ہوتی ہے مثلاً: قلیل مدت میں طویل

مسافت طے کرلینا' بوقت حاجت غیب سے کھانے' پانی اور لباس کا ظاہر ہو جانا' پانی پر چلنا' ہوا میں اڑنا' جمادات وحیوانات کا گفتگو کرنا' آنے والی مصیبت کا ٹل جانا' دشمنوں کے مقابلہ میں مہمات کی کفایت ہونا وغیرہ وغیرہ۔

معجزہ وکرامت کی ایک صورت یہ ہے کہ معمولی کھانا یا پانی بہت سے لوگوں کو کافی ہو جائے۔ احادیث میں اس کے متعدد واقعات مذکور ہیں اور اولیاء اللہ کے سوانح میں بھی یہ چیز تواتر کے ساتھ منقول ہے اور جس طرح معجزہ وکرامت کے طور پر کھانے پینے کی چیز میں خارق عادت برکت ہو جاتی ہے' اسی طرح وقت میں بھی ایسی خارق عادت برکت ہو جاتی ہے کہ عقل وقیاس کے تمام پیمانے ٹوٹ جاتے ہیں ایسی خارق عادت برکت کی ایک مثال معراج شریف کا واقعہ ہے۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تو طویل مسافت طے کرکے پہلے مکہ مکرمہ سے بیت المقدس پہنچے' وہاں انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی پھر وہاں سے آسمانوں پر تشریف لے گئے اور آسمانوں سے بھی اوپر لامکاں تک پہنچے' جنت ودوزخ کی سیر فرمائی اب اگر ان تمام امور کو عقل وقیاس کے پیمانوں سے ناپا جائے تو ان واقعات معراج کے لئے اربوں کھربوں سال کا عرصہ درکار ہے' لیکن قدرت خداوندی سے یہ سب کچھ رات کے ایک حصہ میں ہوا' اسی طرح اگر بطور خرق عادت اللہ تعالیٰ نے کسی مقبول بندے کے اوقات میں غیر معمولی برکت فرمادی ہو اور اس نے محدود وقت میں دو ہزار رکعتیں پڑھ لی ہوں تو محض عقلی موشگافیوں کے ذریعہ انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو انبیاکرام علیہم السلام کے معجزات کا اور حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی کرامات کا منکر ہے اور جیسا کہ اوپر معلوم ہوا ایسا شخص زمرۂ اہل سنت سے خارج ہے۔

جناب تابش مہدی صاحب بزعم خود جرح و تنقید کے اسلحہ سے مسلح ہو کر حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے خلاف نبرد آزمائی کے لئے نکلے تھے' لیکن حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی کرامت دیکھئے کہ وہ راہ بھول کر اہل باطل اور اہل بدعت کی صف میں جا کھڑے ہوئے۔

وہ شیفتہ کہ دھوم تھی حضرت کے زہد کی
میں کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے

حضرت امام ابو حنیفہ اور دیگر بہت سے اکابر کے کثرت عبادت کے واقعات تواتر کیساتھ منقول ہیں' لیکن بہت سے عقلیت گزیدہ حضرات تابش مہدی کی طرح ان کو محض اپنی عقل کے زور سے رد کیا کرتے ہیں اور شاید یہ بیچارے اپنی ذہنی و فکری پرواز کے لحاظ سے معذور بھی ہیں کیونکہ :

"فکر ہر کس بقدر ہمت اوست"

شپرہ چشم اگر آفتاب کے وجود کا انکار کرے تو اس کو معذور سمجھنا چاہئے لیکن جن لوگوں کو معلوم ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کا معاملہ ان کے خاص بندوں کے ساتھ وہ نہیں ہوتا جو ہم جیسوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے' وہ ایسے واقعات کے انکار کی جرات نہیں کرتے۔

تبلیغی جماعت کا فیضان ایک سوال کا جواب

س ...... آپ کی خدمت اقدس میں ایک پرچہ بنام "تبلیغی جماعت احادیث کی روشنی میں" جو طیبہ مسجد کے مولانا نے کسی شخص ریاض احمد کے نام سے بٹوایا ہے پیش خدمت ہے اس میں منجملہ اور باتوں کے تیسری حدیث میں تحریر کیا ہے "انہیں جہاں پانا قتل کر دینا کہ قیامت کے دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے"۔ (بخاری جلد ۲ ص ۱۰۲۴)

ایک بات عرض خدمت ہے کہ واقعی بعض حضرات اس جماعت کے

بہت جلد مشتعل ہو جاتے ہیں اور بجائے کسی اعتراض اور سوال کے جواب دینے کے یا قائل کرنے کے ہاتھا پائی اور حد یہ ہے کہ گالی گلوچ پر بھی اتر آتے ہیں دوسرے یہ کہ لوگ کافی حد تک صرف کتاب پڑھنا اولین فرض سمجھتے ہیں مگر عملی زندگی میں اکرام مسلم وغیرہ سے تعلق نہیں' یہ سنی سنائی بات نہیں بلکہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ لوگ برسہا برس لگالیں گے مگر چھ نکات سے آگے نہیں نکلتے اور صرف تبلیغی نصاب ہی پڑھتے ہیں' قرآن پاک سے استفادہ نہیں کرتے جب کہ مسلمان کے لئے قرآن کریم ہی سب کچھ ہے جس کی تشریحات احادیث نبوی سے ملتی ہیں' ان سے جب قرآن پاک کا ذکر کرو تو کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے پہلے ایمان سیکھا پھر قرآن اور یہ لوگ برسہا برس لگانے کے بعد بھی ایمان ہی سکھاتے رہتے ہیں قرآن پر کبھی نہیں آتے بلکہ کئی لوگ اس پر مشتعل ہو گئے اور لڑنے لگے۔

گو میں تبلیغی جماعت سے تقریباً ۱۰ سال سے منسلک ہوں' مگر کچھ عرصے سے میرا دل اس جماعت سے ہٹ سا گیا ہے' خصوصاً اب اس پرچے کی روشنی میں بالکل دوراہے پر کھڑا ہوں۔

براہ کرم رہنمائی فرمائیں' اس پر تفصیلی روشنی ڈالیں تاکہ میں فیصلہ کر سکوں کہ کونسا راستہ ٹھیک ہے اور یہ احادیث کن لوگوں کے لئے ہیں۔

ج ...... تبلیغی جماعت کے بارے میں جناب ریاض احمد صاحب کا جو اشتہار آپ نے بھیجا ہے اس قسم کی چیزیں تو میری نظر سے پہلے بھی گذرتی رہی ہیں ان کا تو براہ راست تبلیغی جماعت پر نہیں بلکہ علمائے دیوبند پر اعتراض ہے جس کو وہ "دیوبندی فتنہ" سے تعبیر کرتے ہیں۔نعوذ باللہ! حالانکہ حضرات علمائے دیوبند سے اللہ تعالیٰ نے دینی خدمات کا جو کام گذشتہ صدی میں لیا ہے وہ ہر آنکھوں والے کے سامنے ہے' جو احادیث شریفہ ریاض احمد صاحب نے نقل کی ہیں

شراح حدیث کا اتفاق ہے کہ وہ ان خوارج کے متعلق ہیں' جنہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں ان کے خلاف خروج کیا تھا اور وہ حضرت عثمان' حضرت علی اور دیگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نعوذ باللہ برے الفاظ سے یاد کرتے تھے' علما دیوبند کا یا تبلیغی جماعت کا ان سے رشتہ جوڑنا' اور خوارج کے بارے میں جو احادیث وارد ہیں ان کو نہ صرف عام مسلمانوں پر بلکہ اکابر اولیا اللہ (حضرت قطب العالم مولانا رشید احمد گنگوہی" حجتہ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی"۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی" حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری" حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی" شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی" حضرت اقدس مولانا مفتی محمد شفیع" حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری" ' حضرت شیخ مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی" وغیرہم) پر چسپاں کرنا نہایت ظلم ہے' ان اکابر کی زندگیاں علوم نبوت کی نشرواشاعت اور ذکر الٰہی کو قلوب میں راسخ کرنے میں گذریں' تمام فتنوں کے مقابلہ میں یہ حضرات سینہ سپر رہے اور دین میں کسی ادنیٰ تحریف کو انہوں نے کبھی برداشت نہیں کیا' یہ حضرات خود اتباع سنت کے پتلے تھے اور اپنے متعلقین کو رسول اللہ ﷺ کے اخلاق و آداب پر مرمٹنے کی تعلیم دیتے تھے' جن لوگوں کو ان اکابر کی خدمت میں حاضری کی کبھی توفیق نہیں ہوئی وہ تو بے چارے جو چاہیں کہتے پھریں' لیکن جن لوگوں خو برسہا برس تک ان اکابر کی خفی وجلی محفلوں میں حاضری میسر آئی ہو' وہ ان کے تمام احوال وکوائف کے چشم دید گواہ ہوں ان کو معلوم ہے کہ یہ حضرات کیا تھے؟ بہرحال کفار و منافقین کے بارے میں جو آیات واحادیث آئی ہیں ان کو ان اولیاء اللہ پر چسپاں کرنا ظلم عظیم ہے اور یہ ظلم ان اکابر پر نہیں' کہ وہ تو جس ذات عالی کی رضا پر مرمٹے تھے اس کی بارگاہ میں پہنچ چکے ہیں' ان کو اب کسی کی مدح وذم کا کوئی فائدہ یا نقصان نہیں' جو لوگ ان اکابر پر طعن کرتے ہیں وہ خود اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں اور اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو لوگ کیا کیا نہیں کہتے؟ مگر لوگوں کی بدگوئی کا ان اکابر کو کیا نقصان ہے؟ یہ دونوں اکابر آج تک صحبت نبوی کے مزے لوٹ رہے ہیں، لیکن بدگوئی کرنے والوں کو اس سے بھی عبرت نہیں ہوتی۔ یہی سنت اکابر دیوبند میں بھی جاری ہوئی۔ یہ اکابر حق تعالیٰ شانہ کی رضا و رحمت کی آغوش میں جا چکے ہیں اور ان کی بدگوئی کرنے والے مفت میں اپنا ایمان برباد کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم فرمائیں۔

رہا آپ کا یہ ارشاد کہ تبلیغ والے کسی سوال کا جواب دینے کے بجائے ہاتھا پائی یا گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں، ممکن ہے آپ کو ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا ہو، لیکن اس ناکارہ کو قریباً چالیس برس سے اکابر تبلیغ کو دیکھنے اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی باتیں سننے کا موقع مل رہا ہے۔ میرے سامنے تو کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔

اور آپ کا یہ ارشاد کہ تبلیغ والے چھ نمبروں سے نکلتے اور دین کی دوسری مہمات کی طرف توجہ نہیں دیتے، یہ بھی کم از کم میرے مشاہدے کے تو خلاف ہے، ہزاروں مثالیں تو میرے سامنے ہیں کہ تبلیغ میں لگنے سے پہلے وہ بالکل آزاد تھے اور تبلیغ میں لگنے کے بعد انہوں نے نہ صرف خود قرآن کریم پڑھا، بلکہ اپنی اولاد کو بھی قرآن مجید حفظ کرایا اور انگریزی پڑھانے کے بجائے انہیں دینی تعلیم میں لگایا، دینی مدارس قائم کئے، مسجدیں آباد کیں، حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی ان کے دل میں فکر پیدا ہوئی اور وہ ہر چھوٹی بڑی بات میں دینی مسائل دریافت کرنے لگے، بہت ممکن ہے کہ بعض کچے قسم کے لوگوں سے کوتاہیاں ہوتی ہوں، لیکن اس کی ذمہ داری تبلیغ پر ڈال دینا ایسا ہی ہوگا کہ مسلمانوں کی بدعملیوں کی ذمہ داری اسلام پر ڈال کر نعوذ باللہ اسلام ہی کو بدنام کیا جانے لگے، جس طرح ایک مسلمان کی بدعملی یا کوتاہی اسلام پر صحیح عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے نہ کہ نعوذ باللہ اسلام کی وجہ سے اسی طرح کسی تبلیغ والے کی

کوتاہی یا بدعملی بھی تبلیغ کے کام کو پوری طرح ہضم نہ کرنے کی وجہ سے ہو سکتی ہے' نہ کہ خود تبلیغی کام کی وجہ سے اور لائق ملامت اگر ہے تو وہ فرد ہے نہ کہ تبلیغ۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ تقریباً دس سال سے تبلیغ سے منسلک ہیں مگر اب آپ کا دل اس سے ہٹ گیا ہے' یہ تو معلوم نہیں کہ دس سال تک آپ نے تبلیغ میں کتنا وقت لگایا تاہم دل ہٹ جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تبلیغ جیسے اونچے کام کے لئے اصولوں اور آداب کی رعایت کی ضرورت ہے' وہ آپ سے نہیں ہو سکی۔ اس صورت میں آپ کو اپنی کوتاہی پر توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور یہ دعابہت ہی الحاح وزاری کے ساتھ پڑھنی چاہئے۔

اللّهمّ إنی أعوذ بك عن الحور بعد الكور، ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب.

خواب کی حقیقت
اور اس کی تعبیر

خواب کی حقیقت اور اس کی تعبیر

س ...... آپ سے ایک ایسا مسئلہ دریافت کرنا ہے جو کہ میرے ذہن میں عرصے سے کھٹک رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ ...... (الف) خواب کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟ ...... (ب) کیا یہ صحیح ہے کہ بعض خواب بشارت ہوتے ہیں اور بعض خواب شیطانی وسوسہ سے پیدا ہوتے ہیں؟ ...... (ج) نیز یہ کہ کیا خواب کی تعبیر ہم علماء کرام سے یا کسی اور سے معلوم کر سکتے ہیں؟

ج ...... خواب شرعاً حجت نہیں ' اچھا خواب مومن کے لئے بشارت کا درجہ رکھتا ہے ' اس کی تعبیر کسی سمجھ دار نیک آدمی سے معلوم کرنی چاہئے جو فنِ تعبیر کا ماہر ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حقیقت

س ...... پچھلے دنوں میرے ایک دوست سے گفتگو کے دوران اس نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی کسی صحابی رضی اللہ عنہ یا ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے خواب میں تشریف نہیں لائے تو کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خواب میں تشریف لائے ہیں۔ اس بات سے ہم پریشان ہیں کہ آیا پھر ہم جو پڑھتے ہیں کہ فلاں بزرگ کے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں

کہاں تک صداقت ہے؟

ج ...... آپ کے اس دوست کی یہ بات ہی غلط ہے کہ آنحضرت ﷺ کبھی کسی صحابی کے خواب میں تشریف نہیں لائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کے متعدد واقعات موجود ہیں۔ خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت برحق ہے۔ صحیح حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

"من رانی في المنام فقد رانی، فان الشیطان لا یتمثل في صورتی"—متفق علیہ (مشکوۃ ص ۳۹۴)

ترجمہ: "جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے سچ مچ مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا"۔

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو لوگ خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کے منکر ہیں وہ اس حدیث شریف سے ناواقف ہیں۔ خواب میں زیارت شریفہ کے واقعات اس قدر بے شمار ہیں کہ اس کا انکار ممکن نہیں۔

خواب میں قیامت کا دیکھنا

س ...... میں کم از کم ایک مہینے یا دو مہینے کے بعد ہر دفعہ خواب میں یوم حشر دیکھتا رہتا ہوں اور اپنے آپ کو خسارے میں پاتا ہوں۔ پچھلے دنوں ایک حیرت انگیز اور غمناک خواب دیکھا۔ دیکھتا ہوں کہ لوگوں میں ہلچل مچی ہوئی ہے، میں بہت گھبرایا ہوا ہوں اور ایک سرخ رنگ کی موٹر کار ہے جس میں ہمارے کالونی کے عالم سوار ہیں، میرے ایک چچا بھی ان کے ساتھ سوار ہیں۔ وہ میرے پاس سے گذرے۔ میں نے بیٹھنے کے لئے عالم سے بہت منت کی مگر انہوں نے مجھے ایک دریا کے کنارے چھوڑ دیا جہاں یوم حشر تھا اور کار میں سوار نہ ہونے دیا۔ چچا نے بھی اس کی بہت منت کی کہ اس کو بیٹھنے کے لئے جگہ دے دیں مگر انہوں نے کہا کہ یہ بہت گناہگار ہے اس لئے وہیں چھوڑ دو۔ میں نے کار کے پیچھے

دیکھا اور خوب رویا۔ اس سے پہلے بھی میں نے بہت سے خوابوں میں قیامت دیکھی ہے۔ آپ سے یہ درخواست ہے کہ میں کیا کروں؟ کچھ حل فرمایئے۔ اس خواب میں قیامت سے کیا مراد ہو سکتی ہے؟

ج ...... خواب میں قیامت کا منظر دیکھنا مبارک ہے مگر حق تعالیٰ شانہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے سے اپنا تعلق جوڑلیں' انشاء اللہ آپ کی پریشانی کی کیفیت ختم ہو جائے گی۔

خواب میں والدین کی ناراضگی کا مطلب

س ...... میرے والدین کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس کے بعد سے آج تک جہاں مجھے نیند آئی' میرے والدین کسی انجانی روح کو ہمراہ لیکر میرے خواب میں دکھائی دیتے ہیں۔ ان روحوں کی مسلسل خواب میں آمد نے مجھے ذہنی طور پر پریشان کر دیا ہے کبھی ہمارے ابو کسی پر ناراض ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ ہم چھ بہنیں ۳ بھائی ہیں۔ مولانا صاحب لوگ کہتے ہیں کوئی گھر میں فوت ہونے والا ہوتا ہے تو یہ روحیں مرنے والوں کو لینے آتی ہیں۔ لیکن میں تو بارہ ماہ اپنے والدین کی روحوں کو کسی غیر روح کے ہمراہ خواب میں دیکھتی ہوں' میں باقاعدہ پانچ وقت نماز پڑھتی ہوں تلاوت بھی کرتی ہوں۔ ثواب بھی ان کی روح اور کل روحوں کو پیش کرتی ہوں۔ خدا کے لئے اس کا جواب ضرور عنایت کیجئے۔ میں سوچ سوچ کر پریشان ہو چکی ہوں۔

ج ...... یہ خیال بالکل غلط ہے کہ اگر کوئی مرنے والا ہوتا ہے تو فوت شدہ لوگ مرنے والے کو لینے آتے ہیں۔ آپ کو خواب میں جو والدین کی زیارت کثرت سے ہوتی ہے۔ یہ آپ کی نہایت محبت کی علامت ہے۔ لوگ تو اپنے والدین کی خواب میں زیارت کے لئے ترستے ہیں اور آپ اپنی ناواقفی کی وجہ سے اس

سے پریشان ہیں۔ آپ کے ابو کا ناراض دکھائی دینا بھی آپ لوگوں کی اصلاح و تربیت کے لئے ہے۔ بہرحال آپ لوگوں کو اس سے پریشان ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ البتہ خلاف شریعت کاموں کو ترک کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے اور اپنے والدین کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ضروری نہیں

س ...... میں حضور علیہ السلام کا خواب میں دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ طریقہ یا وظیفہ کیا ہوگا؟

ج ...... خواب میں دیدار بہت ہی محمود ہے لیکن اگر کسی کو عمر بھر نہ ہو' وہ آپ ﷺ کے احکام پر پورا پورا عمل کرتا ہو' انشاء اللہ معنوی تعلق اس کو حاصل ہے اور یہی مقصود اعظم ہے اور اس کا طریقہ اتباع سنت اور کثرت سے درود شریف پڑھنا ہے۔

کھیل کود

کھیل کا شرعی حکم

س ...... پچھلے دنوں بھارت کی کرکٹ ٹیم پاکستان کے دورے پر آئی ہوئی تھی جس میں سید مجتبیٰ کرمانی بھارت کے وکٹ کیپر ہیں اور وہ مسلمان ہیں اور وہ مسلمانوں کے خلاف ہی کھیل رہے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟ اور اگر جائز ہے تو کس لحاظ سے؟

ج ...... ایسا کھیل تماشا اور لہو ولعب کہ جس سے نماز تک فوت ہو جاتی ہو خود حرام ہے۔ خواہ مسلمان کے خلاف کھیلے یا کافر کے خلاف۔

تاش کی شرط کے پھل وغیرہ کا شرعی حکم

س ...... تاش پر پیسے لگا کر لوگ جوا کھیلتے ہیں جو کہ حرام ہے اسلام میں کسی بھی معاملے میں شرط حرام ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تاش پر پیسوں کی بجائے پھل فروٹ وغیرہ لگا کر کھیلا جائے تو کیا وہ پھل وفروٹ بھی حرام ہے؟ نیز حرام کھانے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ بھی لکھ دیں تو آپ کی بڑی نوازش ہوگی کیونکہ جس جگہ میں رہتا ہوں وہاں پر یہ عمل کثرت سے ہوتے ہیں۔ کیا ایسے پھل سے روزہ افطار کرنا جائز ہے؟

ج ...... جس طرح تاش پر روپے پیسے کی شرط باندھنا حرام اور جوا ہے اسی طرح پھل فروٹ یا کسی دوسری چیز کی شرط بھی حرام ہے اور جوا ہے اور ایسے پھل

فروٹ سے روزہ کھولنا ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص دن بھر روزہ رکھے اور شام کو کتے یا خنزیر کے گوشت سے روزہ کھولے۔کیونکہ جس طرح کتے اور خنزیر کا گوشت نجس اور حرام ہے اسی طرح جوا اور سود بھی نجس اور حرام ہے۔

کیرم بورڈ اور تاش کھیلنا

س ...... کیرم بورڈ' لڈو اور تاش بغیر شرط کے ساتھ کھیلنا کیسا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم وقت پاس کرنے کیلئے یہ کھیلتے ہیں اور جو آدمی ہار جاتا ہے تو وہ انکو بوتل یا چائے پلاتا ہے۔یہ اسلام کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟

ج ...... تاش اور اس قسم کے دوسرے کھیل خواہ شرط باندھے بغیر ہوں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک ناجائز اور مکروہ تحریمی ہیں اور ہارنے والے سے بوتل یا چائے پینا حرام ہے۔

گھٹنوں سے اوپر کا حصہ ننگا ہونے کے ساتھ کھیلنا

س ...... ہمارے بچوں کو کھیلوں کے دوران وردی پہننا لازمی ہوتا ہے۔اب بعض جوان بھی ہوتے ہیں ان کے لئے وردی پہننے کا کیا حکم ہے کہ ان کے ستر ننگے ہوتے ہیں۔

ج ...... ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ستر میں داخل ہے اور ستر کا کھولنا حرام ہے' اول تو کھیل ہی کوئی فرض وواجب یا سنت ومستحب نہیں کہ اس کے لئے حرام شرعی کا ارتکاب کیا جائے' اور اگر کھیلنا ہی ہو تو وردی ایسی تجویز کی جائے جس سے ستر ڈھک جائے بہرحال ستر کا کھولنا حرام اور ناجائز ہے۔

کرکٹ کھیلنا شرعاً کیسا ہے؟

س ...... ہم نوجوانوں میں کرکٹ ایک وبا کی صورت میں پھیل گئی ہے۔خاص کر

کراچی میں، جہاں ہر کوئی اپنا وقت کرکٹ میں ضائع کرتا ہے۔ آج کل تو کرکٹ ٹینس بال سے بھی خوب کھیلی جاتی ہے۔ ہر گلی میں لڑکے کھیلتے ہوئے نظر آتے ہیں اس کے بعد میچ ہوتے ہیں اور ٹورنامنٹس بھی کرائے جاتے ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ کچھ اس طرح ہوتے ہیں کہ کوئی بھی ایک ٹیم جو ٹورنامنٹ کراتی ہے مختلف ٹیموں سے جو ٹورنامنٹ میں حصہ لیتی ہیں بطور انٹری فیس کچھ رقم جو مقرر کر دی جاتی ہے وہ لیتی ہے۔ اور پھر اس طرح کافی ٹیموں سے جو رقم جمع ہوتی ہے اس کی ٹرافی اس ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم کو دی جاتی ہے اس طرح تمام رقم کی ٹرافی مخصوص کھلاڑیوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور باقی لڑکے یا ٹیم جو اس میں پیسہ لگاتے ہیں اسے کچھ نہیں ملتا۔ کھیل کے اس طریقے کو کیا کہا جائے گا؟ آیا یہ جوا ہے؟ ناجائز ہے، یا جائز ہے؟

ج ...... کھیل کے جواز کے لئے تین شرطیں ہیں ایک یہ کہ کھیل سے مقصود محض ورزش یا تفریح ہو۔ خود اس کو مستقل مقصد نہ بنا لیا جائے۔ دوم یہ کہ کھیل بذات خود جائز بھی ہو، اس کھیل میں کوئی ناجائز بات نہ پائی جائے۔ سوم یہ کہ اس سے شرعی فرائض میں کوتاہی یا غفلت پیدا نہ ہو۔ اس معیار کو سامنے رکھا جائے تو اکثر و بیشتر کھیل ناجائز اور غلط نظر آئیں گے۔ ہمارے کھیل کے شوقین نوجوانوں کے لئے کھیل ایک ایسا محبوب مشغلہ بن گیا ہے کہ اس کے مقابلے میں نہ انہیں دینی فرائض کا خیال ہے نہ تعلیم کی طرف دھیان ہے، نہ گھر کے کام کاج اور ضروری کاموں کا احساس ہے۔ اور تعجب یہ کہ گلیوں اور سڑکوں کو کھیل کا میدان بنا لیا گیا ہے، اس کا بھی احساس نہیں کہ اس سے چلنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور کھیل کا ایسا ذوق پیدا کر دیا گیا ہے کہ ہمارے نوجوان گویا صرف کھیلنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں اس کے سوا زندگی کا گویا کوئی مقصد ہی نہیں، ایسے کھیل کو کون جائز کہہ سکتا ہے؟

خواتین کے لئے ہاکی کھیلنے کے جواز پر فتویٰ کی حیثیت

س ...... پچھلے ہفتے کے اخبار جہاں میں 'کتاب وسنت کی روشنی' میں ایک فتویٰ نظر سے گذرا جس کا مقصد یہ تھا کہ موجودہ دور میں زنانہ ہاکی ٹیمیں نئے تقاضوں کے مطابق ہیں' میں آپ سے اسی فتویٰ کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا آپ بھی حافظ صاحب کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟ اگر آپ بھی عورتوں کی ہاکی ٹیموں کو جائز سمجھتے ہیں تو برائے مہربانی حدیث اور فقہائے کرام کے حوالے بھی دیں۔ اگر آپ اسے ناجائز سمجھتے ہیں اور یقیناً سمجھتے ہوں گے تو ابھی تک آپ لوگوں نے اس کے بارے میں کوئی نوٹس کیوں نہیں لیا؟ کیا یہ اسلام سے ایک مذاق نہیں ہے؟

ج ...... اسلامی صفحہ میں اس پر ہم اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں' اس لئے آپ کا یہ ارشاد تو صحیح نہیں کہ ابھی تک اس کا نوٹس کیوں نہیں لیا۔ ہماری رائے یہ ہے کہ دور جدید جسطورح کھیل کو رواج دیدیا گیا کہ گویا پوری قوم کھیل کے لئے پیدا ہوتی ہے' اور اس کھیل ہی کو زندگی کا اہم ترین کارنامہ فرض کر لیا گیا ہے 'کھیل کا ایسا مشغلہ تو مردوں کے لئے بھی جائز نہیں' چہ جائیکہ عورتوں کے لئے جائز ہو' پھر ہاکی مردانہ کھیل ہے زنانہ نہیں۔ اس لئے خواتین کو اس میدان میں لانا صنف نازک کی اہانت و تذلیل بھی ہے۔ اب اگر مرد مردانگی چھوڑنے پر اور خواتین مردانگی دکھانے پر ہی اتر آئیں تو اس کا کیا علاج؟

کبوتر بازی شرعاً کیسی ہے

س ...... میں نے کبوتر پال رکھے ہیں آج ایک صاحب نے کہا ہے کہ کبوتر نہیں پالنا چاہیں کیونکہ یہ اجاڑ (ویران جگہ) مانگتے ہیں۔

ج ...... ان صاحب کی بیان کردہ وجہ تو صحیح نہیں۔ البتہ اگر یہ کہا جائے کہ کبوتر بازی کا مشغلہ ناجائز ہے' تو صحیح ہے۔

کراٹے کا کھیل شرعاً کیسا ہے

س ...... آجکل ایک کھیل کراٹے کا بہت مقبول ہو رہا ہے اور اس وقت صرف کراچی میں ہزاروں نوجوان اس فن کو سیکھ رہے ہیں۔ اس کھیل کی ایک روایت ہے کہ اس کے سیکھنے والے زمین پر دو زانو بیٹھ کر اور ہاتھ زمین پر رکھ کر اپنا سر ان لوگوں کی تصویروں کے آگے جھکا دیتے ہیں جو کہ اس فن کے بانیوں میں سے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح کسی بھی انسان کی تصویر کے آگے سر جھکا دینا شرک اور ناجائز تو نہیں ہے؟

ج ...... ناجائز تو ہے۔ یہ غیر اللہ کی تعظیم کے لئے گویا سجدے کی سی شکل بنانا ہے' جو درست نہیں۔ باقی جہاں تک کراٹے سیکھنے کا تعلق ہے یہ اگر کسی اچھے مقصد کے لئے ہو تو جائز ہے' بشرطیکہ اس کھیل کے دوران فرائض شرعیہ کو غارت نہ کیا جاتا ہو' ورنہ ناجائز ہے۔

تاش اور شطرنج کا کھیل حدیث کی روشنی میں

س ...... ہمارے ہاں لوگ فارغ اوقات میں تاش اور شطرنج کھیلتے ہیں اور خاص طور پر جمعۃ المبارک کے روز کیونکہ چھٹی ہوتی ہے' کھیلتے ہیں۔ اگر ہم ان کو منع کریں کہ اسلام میں تاش اور شطرنج کھیلنا منع ہے یا حرام ہے۔ تو وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ جائز ہے' حرام نہیں ہے اگر حرام ہے تو ہمیں کسی حدیث کی معتبر کتاب میں لکھا دکھاؤ؟

ج ...... حدیث میں ہے:

عن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصی اللہ و رسولہ.

(ابوداؤد ص ۳۱۹ ج ۲)

ترجمہ ...... ''حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ''نردشیر'' کھیلا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی''۔

ایک اور حدیث میں ہے:

عن سلیمان بن بریدة عن أبیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ومن لعب بالنردشیر فکانما غمس یده في لحم خنزیر و دمه۔
(ابو داؤد ص ۳۱۹ ج ۲)

ترجمہ ...... ''حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے نردشیر کھیلا اس نے گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگے''۔

امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ اس پر متفق ہیں کہ تاش اور شطرنج کا بھی یہی حکم ہے۔ نردشیر سے کھیلنا کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔ اسی سے تاش اور شطرنج کا اندازہ لگالیجئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرمائے۔

تاش کھیلنا شرعاً کیسا ہے

س ...... میں نے سنا ہے کہ تاش کھیلنا ایسا ہے جیسا ماں بہن کے ساتھ زنا کرنا۔ آپ اس مسئلہ کی برائے مہربانی وضاحت کریں تاکہ جو مسلمان اس کھیل میں پھنسے ہوئے ہیں وہ اس کھیل کو چھوڑ دیں۔

ج ...... یہ حدیث تو یاد نہیں کہ کبھی نظر سے گذری ہو' البتہ بعض اور احادیث بڑی سخت اس سلسلہ میں وارد ہیں۔ ایک حدیث میں ہے:

ملعون من لعب بالشطرنج، والناظر إلیها کآکل لحم الخنزیر. (کنزالعمال حدیث ۴۰۶۳۶)

ترجمہ ...... ''حدیث میں ہے کہ شطرنج کھیلنے والا ملعون ہے اور جو

اس کی طرف دیکھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے خنزیر کا گوشت کھانے والا"۔

ایک حدیث میں ہے:

ان اللہ تعالیٰ ینظر فی کل یوم ثلاثمائۃ وستین نظرۃ، لا ینظر فیھا إلی صاحب الشاہ یعنی الشطرنج.

(الدیلمی عن واثلۃ) (کنزالعمال حدیث ۴۰۶۵۶)

ترجمہ ...... "اللہ تعالیٰ روزانہ اپنے بندوں پر تین سو ساٹھ بار نظر رحمت فرماتے ہیں مگر تاش اور شطرنج کھیلنے والوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں"۔

ایک اور حدیث میں ہے:

اذا مررتم بھؤلاء الذین یلعبون بھذہ الازلام والشطرنج والنرد وما کان من ھذہ فلاتسلموا علیھم، وان سلموا علیکم فلا تردوا علیھم.

(الدیلمی عن أبی ھریرۃ ؓ) (کنزالعمال حدیث ۴۰۶۴۴)

ترجمہ ...... "جب تم ان شطرنج اور نرد کھیلنے والوں پر گذرو تو ان کو سلام نہ کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو ان کو جواب نہ دو"۔

کفایۃ المفتی میں ہے کہ:

"تاش، چوسر، شطرنج لہو ولعب کے طور پر کھیلنا مکروہ تحریمی ہے اور عام طور پر کھیلنے والوں کی غرض یہی ہوتی ہے نیز ان کھیلوں میں مشغولی اکثر طور پر فرائض وواجبات کی تفویت (فوت کر دینے) کا سبب بن جاتی ہے۔ اس صورت میں اس کی کراہت حد حرمت تک پہنچ جاتی ہے"۔

ٹیلی پیتھی، یوگا اور کراٹے سیکھنا

س ...... آج کل مختلف سائنسی علوم مثلاً ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم، یوگا وغیرہ سکھائے

جاتے ہیں ان کے اکثر کام جادو سے ہونے والے کام کے مشابہ ہوتے ہیں حالانکہ یہ جادو نہیں ہیں۔ کیا ان علوم کا سیکھنا مسلمان کیلئے جائز ہے؟

ج ...... ان علوم میں مشغول ہونا جائز نہیں۔

کیا اسلام نے لڑکیوں کو کھیل کھیلنے کی اجازت دی ہے

س ...... کیا اسلام لڑکیوں کو کھیل کھیلنے کی اجازت دیتا ہے؟

ج ...... جو کھیل لڑکیوں کے لئے مناسب ہو اور اس میں بے پردگی کا احتمال نہ ہو اس کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔ اس لئے آپ کو وضاحت کرنی چاہئے کہ آپ کیسے کھیل کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں؟ آج کل بہت سے کھیل بے خدا تہذیبوں' اور بے غیرت قوموں نے ایسے بھی رائج کر رکھے ہیں جو نہ صرف اسلامی حدود سے متجاوز ہیں بلکہ انسانی وقار اور نسوانی حیاء کے بھی خلاف ہیں۔

معمہ جات اور انعامی مقابلوں میں شرکت

س ...... موجودہ دور کے معمہ جات اور انعامی مقابلوں میں اگر کوئی شخص مقررہ فیس ادا کئے بغیر شریک ہو اور قرعہ اندازی میں اس کا نام نکل آئے تو اس صورت میں وہ انعامی رقم لے سکتا ہے یا نہیں؟

ج ...... معمہ جات اور انعامی مقابلوں میں اگر حل کرنے والوں کو فیس ادا کرنی پڑتی ہے تب تو یہ جوا ہے جو حرام ہے' اور فیس ادا نہیں کی جاتی مگر یہ معمے لغو اور لایعنی قسم کے ہیں تو ان میں شرکت مکروہ ہے اور اگر وہ دینی معلومات پر مشتمل ہوں تو ان میں شرکت مستحسن ہے۔

کھیل کے لئے کونسا لباس ہو

س ...... بہت سے کھیل ایسے ہوتے ہیں جو کہ مرد شرٹ نیکر پہن کر کھیلتے ہیں۔

اس کے علاوہ جب کشتی کھیلتے ہیں تو صرف نیکر پہنا ہوتا ہے اور باقی سارا جسم برہنہ ہوتا ہے۔ اسی طرح آج کل سب لڑکے بھی تنگ پتلون اور شرٹ پہنتے ہیں جن کے گریبان اکثر کھلے ہوتے ہیں۔ کیا اس طرح کے کپڑے پہننا مردوں کے لئے اسلام میں جائز ہے؟

ج ...... ناف سے گھٹنے تک کا حصۂ بدن ستر ہے' اسے لوگوں کے سامنے کھولنا جائز نہیں اور ایسا تنگ لباس بھی پہننا جائز نہیں جس سے اندرونی اعضاء کی بناوٹ نمایاں ہو۔

ویڈیو گیم کا شرعی حکم

س ...... ویڈیو گیمز جو کہ مغربی ممالک کے بعد اب ہمارے ملک میں رواج پذیر ہیں۔ اس کے شائقین ہمارے یہاں ایک دو روپے دے کر اپنے شوق کی تکمیل کرتے ہیں جبکہ اس میں کسی قسم کی کوئی شرط نہ کسی قسم کے انعام کا لالچ دیا جاتا ہے بلکہ یہ گیم دیگر امور کے علاوہ نشانہ بازی وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج ...... ویڈیو گیم اور دیکھنے والوں کے مشاہدہ سے جہاں تک پتہ چلا اور حقیقت معلوم ہوئی' یہ کھیل چند وجوہات سے شرعاً جائز نہیں۔ اول: اس کھیل میں دینی اور جسمانی کوئی فائدہ مقصود نہیں ہوتا اور جو کھیل ان دونوں فائدوں سے خالی ہو وہ جائز نہیں۔ دوم: اس میں وقت اور روپیہ ضائع ہوتا ہے اور ذکر اللہ سے غافل کرنے والا ہے۔ سوم: سب سے شدید ضرر یہ ہے کہ اس کھیل کی عادت پڑنے پر چھوڑنا دشوار ہوتا ہے۔ چہارم: بعض گیم تصویر اور فوٹو پر مشتمل ہوتے ہیں جو کہ شرعاً ناجائز ہے۔ پنجم: اس کھیل سے بچوں کو اگرچہ دلی فرحت اور لذت حاصل ہوتی ہے' لیکن ناجائز چیزوں سے لذت حاصل کرنا بھی حرام

ہے' بلکہ بعض فقہاء نے کفر تک لکھا ہے۔ علاوہ ازیں اس سے بچوں کا ذہن خراب ہوتا ہے اور اس سے بامقصد تعلیم میں خلل واقع ہوتا ہے' پھر بچوں کو پڑھائی اور دوسرے فائدہ والے کاموں میں دلچسپی نہیں رہتی' وغیرہ۔ ان مذکورہ وجوہات کی بنا پر یہ کھیل باری تعالٰی کے ارشاد کا مصداق "بعض لوگ اپنی جہالت سے کھیل تماشے اختیار کرتے ہیں اور اس میں پیسے خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو بھٹکا دیں اور دین کی باتوں کو کھیل تماشہ بناتے ہیں' انہی لوگوں کے لئے اہانت والا عذاب ہے"۔ سورہ لقمان آیات نمبر ۶۔

حضرت حسن ﷺ لہو الحدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ آیات مذکورہ میں لہو الحدیث سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ کی عبادت اور اس کی یاد سے ہٹانے والی ہو' مثلاً فضول لہو ولعب' فضول قصہ گوئی' ہنسی مذاق کی باتیں' واہیات مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ۔ واضح رہے کہ مذکورہ آیات کی شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر عموم الفاظ کی وجہ سے حکم عام رہے گا یعنی جو کھیل فضول اور وقت وپیسہ ضائع کرنے والا ہے وہی آیات مذکورہ کی وعید میں داخل ہے۔ چونکہ ویڈیو گیم میں یہ ساری قباحتیں موجود ہیں اس لئے یہ گیم ناجائز ہے۔ اس میں وقت اور پیسہ لگانا ناجائز ہے اور اس کو ترک کر دینا لازم ہے۔

موسیقی اور ڈانس

گانوں کے ذریعہ تبلیغ کرنا

س ...... ایک خاتون ہیں جو یہ کہتی ہیں کہ وہ گانوں کے ذریعے یعنی ریکارڈ پر اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا چاہتی ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ کیا اسلام کی رو سے ایسا کرنا جائز ہے؟

ج ...... گانے کو تو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے تو یہ گا کر اللہ کا پیغام کیسے پہنچائیں گی؟ یہ تو شیطان کا پیغام ہے جو گانے کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے۔

کیا موسیقی روح کی غذا اور ڈانس ورزش ہے؟

س ...... کیا یہ درست ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے؟ کیا رقص و موسیقی کو فحاشی کہنا درست ہے؟ ہم جب بھی رقص و موسیقی کیلئے لفظ فحاشی استعمال کرتے ہیں تو لوگ یوں گرم ہوتے ہیں جیسے ہم نے کوئی گناہ کبیرہ کر دیا ہو۔ (۲) کیا لوک رقص اور دوسرے ڈانس اسلام کی رو سے جائز ہیں؟ (۳) عموماً لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ اگر ڈانس ورزش کے خیال سے کیا جائے خواہ وہ کسی بھی قسم کا ڈانس ہو تو جائز ہے کیا یہ درست ہے؟

ج ...... یہ تو صحیح ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے، مگر شیطانی روح کی غذا ہے، انسانی روح کی نہیں۔ انسانی روح کی غذا ذکر الٰہی ہے۔ (۲) رقص حرام ہے۔ (۳) یہ لوگ خود بھی جانتے ہیں کہ رقص اور ڈانس کو "ورزش" کہہ کر وہ

اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی شراب کا نام شربت رکھ کر اپنے آپ کو فریب دینے کی کوشش کرے۔

موسیقی غیرفطری تقاضا ہے

س ...... آپ فرماتے ہیں کہ موسیقی سے روح نہیں نفس خوش ہوتا ہے۔ یعنی آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انسانی جبلت میں جہاں بھوک پیاس اور جنسی خواہشات ہوتی ہیں وہاں موسیقی سے لطف اندوز ہونے کی جبلت بھی ہوتی ہے۔ اب بھوک کیلئے حلال روٹی اور جنسی تقاضا کیلئے نکاح تو ہمیں اسلام نے عطا کئے ہیں لیکن جبلت نفس جو موسیقی طلب ہے اس کے لئے اسلام نے کیا دیا ہے؟ جبکہ اچھے قاری کی قرأت باسط اور لحنِ داؤد علیہ السلام سے کائنات وجد میں آجاتی ہے یہ کیوں؟

ج ...... ایک اصول جو ہرجگہ آپ کے لئے کار آمد ہوگا' یاد رکھنا چاہئے کہ انسانی تقاضے کچھ فطری ہیں کچھ غیرفطری۔ ان دونوں کے درمیان اکثر لوگ امتیاز نہیں کرتے۔ حق تعالیٰ شانہ جو خالق فطرت ہیں انہوں نے انسان کے فطری تقاضوں کی تسکین کیلئے پورا سامان مہیا کر دیا ہے اور غیرفطری تقاضوں کی تکمیل سے ممانعت فرما دی ہے۔ خوش الحانی سے اچھا کلام پڑھنا اور سننا ایک حد تک فطری تقاضا ہے اسلام نے اس کی اجازت دی ہے۔ لیکن ساز و آلات وغیرہ غیرفطری تقاضے ہیں ان سے منع فرمایا ہے۔

موسیقی اور اسلامی ثقافت

س ...... جنگ کراچی میں جمعہ ۳۱ مارچ کو ایک حکومت کے ثقافتی شعبہ نے اشتہار دیا تھا جس میں ان لوگوں سے تربیت کے لئے درخواستیں مانگی ہیں۔

۱۔موسیقی اور گانا سیکھنا چاہتے ہیں۔

۲۔رقص سیکھنا چاہتے ہیں۔

ہماری اسلامی حکومت نے انتہائی جرأت سے اسلام ہی کی مخالفت کی ہے۔آپ برائے مہربانی اس بارے میں اپنی رائے کا اظہار ضرور فرمائیں۔

ج ...... راگ رنگ، رقص و سرود اور موسیقی اسلامی ثقافت کا شعبہ نہیں بلکہ جدید جاہلی ثقافت کا شعبہ ہے۔جو شرعاً حرام اور ناجائز ہے۔پاکستان کی حکومت کا سرکاری سطح پر اس کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرنا اسلامی نقطہ نظر سے لائق صد مذمت ہے۔افسوس کہ ہمارے حکمران (قیام پاکستان سے آج تک) نام تو اسلام کا لیتے ہیں مگر سرپرستی شعار جاہلیت اور شعار کفر کی کرتے ہیں۔اسی کا نتیجہ ہے کہ ہمارا معاشرہ اخلاقی گراوٹ کی آخری حدوں کو پھلانگ رہا ہے۔

موسیقی اور سماع

س ...... چند دنوں پیشتر امام غزالیؒ کی کتاب "کیمیائے سعادت" کا اردو ترجمہ "نسخہ کیمیا" کا باب ہشتم بہ عنوان "آداب واحکام سماع و وجد" پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس کو پڑھ کر مجھ ناچیز کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ موسیقی اگر کبھی کبھی اور خوشی کے مواقع پر سنی جائے تو جائز ہے۔کیا یہ بات درست ہے؟

ج ...... درست نہیں "سماع" کے معنی آج کی مروجہ موسیقی کے نہیں۔یہ خاص اصطلاح ہے اور اس کے آداب و شرائط ہیں۔

ڈراموں اور فلموں میں کبھی خاوند کبھی بھائی ظاہر کرنا

س ...... جناب کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے اسلامی ملک پاکستان میں فلمیں اور ڈرامے بنتے ہیں۔ان میں عجیب سی روایات ہیں، وہ یہ کہ ایک آدمی کو ایک

فلم یا ڈرامہ میں ایک عورت کا خاوند دکھایا جاتا ہے۔ اسی آدمی کو دوسرے ڈرامہ میں اسی عورت کا یا تو بھائی' بیٹا اور یا کسی اور رشتہ سے دکھایا جاتا ہے۔ یہ چیزیں ہمارے مذہب (اسلام) میں کہاں تک جائز ہیں؟ اور اگر ناجائز ہیں تو اس کیلئے کیا روک تھام ہو سکتی ہے؟

ج ...... جب فلمیں اور ڈرامے ہی جائز نہیں تو جو چیزیں آپ نے لکھی ہیں ان کے جائز ہونے کا کیا سوال ہے؟

ورائٹی شو' اسٹیج ڈرامے وغیرہ میں کام کرنا اور دیکھنا

س ...... رقص و سرود' موسیقی' ورائٹی شو' اسٹیج ڈرامے وغیرہ میں کسی حیثیت سے بھی حاضری دینا اسلامی روح کے خلاف ہے۔ یہ بات ہمیں علمائے دین سے معلوم ہوئی ہے۔ آج کل کراچی میں اس قسم کی تفریحات کا بڑے زور و شور سے رواج بڑھ رہا ہے۔ ٹی وی اور فلم کے اداکار جب سے اسٹیج ڈراموں میں آنے لگے تو ڈراموں کے کرتا دھرتاؤں نے ٹکٹ کی قیمت ۵۰ سے ۲۰۰ تک کرا دی۔ پھر بھی لوگ پسند کرتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ یہ پسند ہم کو کاہلی' تن آسانی اور عیاشی کی طرف مائل کرتی ہے۔ اسی طرح ہمیں اپنے فرض منصبی سے غافل کرتی ہے۔ میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں اس تفریح میں جتنے لوگ شریک ہیں کیا سب گناہ گار ہیں؟ جو پیشہ ور لوگ ہیں وہ تو محنت سے روزی کماتے ہیں مثلاً اداکار' گلوکار اور دیگر ملازمین وغیرہ۔

ج ...... گناہ کے کام میں شرکت کرنے والے سبھی گنہگار ہیں' گو درجات کا فرق ہو اور غلط کام سے روزی کمانا بھی غلط ہے۔

بچے یا بڑے کی سالگرہ پر ناچنے والوں کا انجام

س ...... جو مسلمان اپنے گھر میں بچے یا بڑے کی سالگرہ مناتے ہیں جو کہ یہودانہ رسم ہے۔ اس موقع پر گھر کے نوجوان لڑکے اور باہر کے غیر محرم لڑکے کیک کاٹنے کے بعد ہیجڑوں کی طرح اپنی ماں' بہنوں اور دوسری مسلمان خواتین کے ساتھ مل کر ناچتے ہیں اور پھر وہ ہی لوگ کبھی اس ہی گھر میں ختم قرآن بھی کراتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں کیا مقام ہو گا؟ شریعت کی رو سے بیان فرمائیے۔

س ...... آخرت میں ان کا مقام تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔ البتہ ان کا یہ عمل کئی کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔

ساز کے بغیر گیت سننے کا شرعی حکم

س ...... اگر کوئی شخص بغیر ساز و موسیقی کے سراً یا جہراً گیت گاتا ہے تو دونوں صورتیں جائز ہیں یا ناجائز؟

یا عورت انفرادی یا اجتماعی' سراً یا جہراً کہ اس کو اس عورت کے محرم سنتے ہوں گیت گائے تو کیا حکم ہے؟ اور اگر اس کو اس کے غیر محرم بھی سنتے ہوں تو کیا حکم ہے؟ جب کہ یہی گیت ریڈیو' ٹیپ ریکارڈ میں ساز و موسیقی کے ساتھ گایا جاتا ہے۔ اب اگر ان تمام صورتوں میں دف بجا کر گیت گایا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس میں ہمارے بہت سارے رفقاء مبتلا ہیں اور اس کو گناہ بھی نہیں سمجھتے ہیں تو اس مسئلہ کی وضاحت منظر عام پر لانا ضروری ہے۔

ج ...... ساز اور آلات کے ساتھ گانا حرام ہے' خواہ گانے والا مرد ہو یا عورت' اور تنہا گائے یا مجلس میں' اسی طرح جو اشعار کفر و شرک یا کسی گناہ پر مشتمل ہوں ان کا گانا بھی (گو آلات کے بغیر ہو) حرام ہے۔ البتہ مباح اشعار

اور ایسے اشعار جو حمد و نعت یا حکمت و دانائی کی باتوں پر مشتمل ہوں ان کو ترنم کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر عورتوں اور مردوں کا مجمع نہ ہو تو دوسروں کو بھی سنانا جائز ہے۔ اگر عورت بھی تنہائی میں یا عورتوں میں ایسے اشعار ترنم سے پڑھے۔ (جب کہ کوئی مرد نہ ہو) جائز ہے۔ آج کل کے عشقیہ گیت کسی حکمت و دانائی پر مشتمل نہیں، بلکہ ان سے نفسانی خواہشات ابھرتی ہیں اور گناہ کی رغبت پیدا ہوتی ہے، اس لئے یہ قطعی حرام ہیں، عورتوں کیلئے بھی اور مردوں کیلئے بھی ...... حدیث میں ایسے ہی راگ گانے کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

معیاری گانے سننا

س ...... مجھے گانے سننے کا بہت شوق ہے لیکن مجھے بے ہودہ اور اخلاق سے گرے ہوئے گانوں سے نفرت ہے۔ کیا میں اچھے اور معیاری گانے سن سکتا ہوں؟

ج ...... گانے معیاری ہوں یا گھٹیا حرام ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

من قعد الی قنیة یستمع منها صبّ الله فی اذنیه الآنك یوم القیامة. (کنزالعمال ص ۲۲۰ ج ۱۵ حدیث نمبر ۴۰۶۶۹)

ترجمہ: "جو شخص کسی گانے والی عورت کی طرف کان لگائے گا، قیامت کے دن ایسے لوگوں کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (کنزالعمال جدید طبع جلد ۱۵ ص ۲۲۰ حدیث ۴۰۶۶۹)

موسیقی پر دھیان دیئے بغیر صرف اشعار سننا

س ...... اگر کسی ایسے مجمع میں جانے کا اتفاق ہو جس میں جائز اشعار مزامیر اور

موسیقی کے ہمراہ پڑھے جارہے ہوں تو موسیقی پر دھیان دیئے بغیر وہ جائز اشعار سن لینا چاہئے یا نہیں؟

ج ...... جس مجلس میں مزامیر موسیقی اور دیگر لہو ولعب کی چیزیں اور محرمات کا ارتکاب ہو رہا ہو ایسی مجلس میں بیٹھنا ہی جائز نہیں ہے اگرچہ اس کی جانب توجہ اور دھیان نہ کیا جائے۔

موسیقی کی لت کا علاج

س ...... میری عمر ۳۲ سال ہے۔ ۲۸ سال کی عمر تک مجھے موسیقی سے بے حد لگاؤ رہا۔ ۱۹۸۱ء میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد سے میں نے ہر طرح کی موسیقی سننے' ٹیپ ریکارڈر اپنے پاس رکھنے یا گاڑی میں استعمال کرنے سے اور ٹی وی وغیرہ تمام سے توبہ کرلی۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے جب بھی صبح فجر کی نماز کے لئے اٹھتا ہوں تو دماغ میں گانے بھرے ہوتے ہیں۔ عشاء کے بعد سوتے وقت یہی حالت ہوتی ہے اور دن میں اکثر اوقات یہی حالت رہتی ہے۔ اس کیفیت سے سخت پریشان ہوں۔ براہ کرم کوئی روحانی علاج تجویز فرمایئے۔

ج ...... غیر اختیاری طور پر اگر گانے دماغ میں گھومنے لگیں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ کثرت ذکر اور کثرت تلاوت سے رفتہ رفتہ اس کیفیت کی اصلاح ہو جائے گی۔ جیسے کوئی چیز دیکھنے کے بعد آنکھیں بند کرلیں تو کچھ دیر تک اس چیز کا نقشہ گویا آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ رفتہ رفتہ زائل ہو جاتا ہے۔ بقول شخصے "اَسّی سال کا گھُسا ہوا 'رام رام' نکلتے نکلتے نکلے گا" ایک دم تھوڑا ہی نکلے گا۔ بہرحال اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں البتہ توبہ واستغفار کی تجدید کرلیا کریں۔

گانے سننے کی بری عادت کیسے چھوٹے گی؟

س ...... میں گانے بجانے کا نہایت ہی شوقین ہوں یہ شیطانی عمل ہے چھوٹتا نہیں، اس لئے آپ صاحبان کی خدمت میں التجا کی جاتی ہے کہ کوئی ایسا عمل، طریقہ، وظیفہ تجویز فرمائیں کہ اس عمل سے دل و دماغ خالی ہو جائے۔

ج ...... اختیاری عمل کے لئے استعمال ہمت کے سوا کوئی وظیفہ نہیں، البتہ دو چیزیں اس کی معین ہیں۔ ایک یہ کہ قبر اور حشر میں اس گناہ پر جو سزا ملنے والی ہے اس کو سوچے، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے نہایت التجا کے ساتھ دعا کرے۔ رفتہ رفتہ انشاء اللہ یہ عادت چھوٹ جائے گی۔

طوائف کا ناچ اور گانا

س ...... ہمارے ملک میں چھوٹے بڑے ہر شہر میں کچھ مخصوص علاقوں میں ناچ گانے کا کاروبار ہوتا ہے جسے مجرا کہتے ہیں جس میں عورتیں جنہیں طوائف کہا جاتا ہے اپنی نازیبا حرکات اور لباس سے مرد حضرات کو جنہیں تماش بین کہا جاتا ہے گانا سناتی ہیں اور ناچتی ہیں۔ کیا اسلام میں یہ جائز ہے؟ اگر نہیں تو یہ کاروبار ہمارے ملک میں کھلے عام کیوں چل رہا ہے؟ کیا اس کا گناہ ہمارے حکمران پر نہیں آتا؟ کیا اس کا گناہ ہمارے علماء، صدر صاحب، علاقہ کے کونسلر، ممبر صوبائی اور قومی اسمبلی پر نہیں آتا جو اس کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کرتے؟ کیا یہ گناہ محلے والوں پر ہوتا ہے جو اس علاقہ میں رہتے ہیں؟

ج ...... طوائف کے ناچ اور گانے کے حرام ہونے میں کیا شبہ ہے؟ جو لوگ اس فعل حرام کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو لوگ قدرت کے باوجود منع نہیں کرتے وہ سب گناہگار ہیں۔ اہل علم کا کام زبان سے منع کرنا ہے اور اہل حکومت کا کام زور اور طاقت سے منع کرنا ہے۔

بغیر ساز کے نغمے کے جواز کی شرائط

س ...... میرا ایک دوست کہتا ہے کہ نغمے بغیر ساز کے گانا گناہ نہیں ہے۔ وہ یہ

کہتا ہے کہ گانے کے گناہ ہونے کی دو وجوہات ہیں' ایک ساز اور دوسری اس کے بول۔ اگر گانے کے بول بھی غیر اسلامی نہ ہوں اور ساز بھی نہ ہو تو گانا گایا جا سکتا ہے' وہ کہتا ہے کہ نغمے بغیر ساز کے گانا برا نہیں جبکہ ان کے بول بھی اچھے ہوتے ہیں اور ان میں وطن سے محبت ہوتی ہے' براہ کرم یہ بتائیں کہ آیا اس کی بات درست ہے کہ نہیں؟

ج ...... اچھے اشعار ترنم کے ساتھ پڑھنا سننا جائز ہے' تین شرطوں کے ساتھ۔

(۱) پڑھنے والا پیشہ ور گویا' فاسق' بے ریش لڑکا یا عورت نہ ہو' اور اس مجلس میں بھی کوئی بچہ یا عورت نہ ہو۔

(۲) اشعار کا مضمون خلاف شرع نہ ہو۔

(۳) ساز و آلات موسیقی نہ ہوں۔

ریڈیو کی جائز باتیں سننا گناہ نہیں

س ...... ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا رواج عام ہو گیا ہے۔ تقریباً ہر غریب امیر گھرانے میں پایا جاتا ہے۔ ریڈیو پر عموماً ہر قسم کے پروگرام نشر ہوتے رہتے ہیں۔ تلاوت قرآن مجید' اذان' نماز حرم شریف' حمد و نعت' مناجات' دین متین سے متعلق سوال و جواب' اسلامی تقریریں' طبّی سوالات و جوابات' محفل مشاعرہ' قوالی' ہارمونیم' ڈھولک کے ساتھ ڈرامے' گانے وغیرہ وغیرہ نشر ہوتے رہتے ہیں۔ تحریر فرمایئے اس میں کس طرح کے پروگرام سننے چاہئیں اور کس طرح سننا چاہئے' جیسے تلاوت ہو رہی ہے تو کس طرح سنا جائے اس کے آداب کیا ہوں گے وغیرہ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں یعنی ریڈیو کا طریقہ استعمال اسلامی کیا ہے؟

ج ...... ریڈیو میں تو صرف آواز ہوتی ہے' اس لئے ریڈیو پر مفید اور جائز باتوں کا سننا جائز ہے' اور گانے باجے یا اس قسم کی لغو باتیں سننا گناہ ہے۔ ٹیلی ویژن پر تصویر بھی آتی ہے اس لئے وہ مطلقاً جائز نہیں۔

کیا قوالی جائز ہے؟

س ...... قوالی جو آج کل ہمارے یہاں ہوتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟ آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟ جبکہ بڑے بڑے ولی اللہ بھی اس کا اہتمام کیا کرتے تھے اور اس میں سوائے خدا اور اس کے رسول کی تعریف کے کچھ بھی نہیں اگر جائز نہیں تو کیا ہے؟ اور ہمارے اسلامی ملک میں فروغ کیوں پا رہی ہے؟

ج ...... نعتیہ اشعار کا پڑھنا سننا تو بہت اچھی بات ہے بشرطیکہ مضامین خلاف شریعت نہ ہوں۔ لیکن قوالی میں ڈھول' باجا اور آلات موسیقی کا استعمال ہوتا ہے یہ جائز نہیں۔ اور اولیا اللہ کی طرف ان چیزوں کو منسوب کرنا ان بزرگوں پر تہمت ہے۔

کیا قوالی سننا جائز ہے جبکہ بعض بزرگوں سے سننا ثابت ہے

س ...... قوالی کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ اور راگ کا سننا شرعاً کیسا ہے؟

ج ...... راگ کا سننا شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے' شریعت کا مسئلہ جو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہو وہ ہمارے لئے دین ہے۔ اگر کسی بزرگ کے بارے میں اس کے خلاف منقول ہو' اول تو ہم نقل کو غلط سمجھیں گے' اور اگر نقل صحیح ہو تو اس بزرگ کے فعل کی کوئی تاویل کی جائے گی' اور قوالی کی موجودہ صورت قطعاً خلاف شریعت اور حرام ہے' اور بزرگوں کی طرف اس کی نسبت بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔

سگے بہن بھائی کا اکٹھے ناچنا

س ...... ا- ...... کیا مذہب اسلام میں کسی سگے بہن بھائی کا ایک ساتھ ناچنا گانا

جائز ہے؟ اگر کوئی ایسا فعل کرے تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور سزا کیا ہے؟

۲- ...... مذہب اسلام میں سگے بہن بھائی کا تصاویر میں قابل اعتراض ہونے کی شرعی حیثیت اور سزا کیا ہے؟

ج ...... اس پُر فتن دور میں دینی انحطاط اور اخلاقی پستی کا عالم یہ ہے کہ معاشرے میں جو بھی برائی عام ہو جائے اسے حلال سمجھا جاتا ہے۔ایک زمانہ وہ تھا کہ جو شخص گانے بجانے کا پیشہ اختیار کرتا وہ ڈوم اور میراثی کہلاتا تھا اور لوگ اسے بری نگاہ سے دیکھتے تھے۔لیکن آج جو بھی یہ پیشہ اختیار کرتا ہے وہ فنکار کہلاتا ہے' اور اس کے پیشے کو فن وثقافت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' اور پھر ستم ظریفی یہ کہ جو بھی ان برائیوں کے خلاف آواز بلند کرتا ہے اسے رجعت پسند اور تنگ نظر تصور کیا جاتا ہے۔

گانے بجانے کے متعلق ہادیٔ عالم ﷺ کے چند مبارک ارشادات ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

• ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے گانا گانے اور گانا سننے سے منع فرمایا ہے۔

قال علیه الصلوة والسلام الغناء ینبت النفاق في القلب کماینبت الماء البقل (درمنثور ص ۱۵۹ ج ۵)

ترجمہ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گانے کی محبت دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔

"عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: في هذه الامة خسف ومسخ وقذف، فقال رجل من المسلمین یا رسول اللہ ومتی ذالك؟ قال: اذا

ظهرت القیان و المعازف، وشربت الخمور."

(ترمذی شریف ص ۴۴ ج ۲)

ترجمہ ...... "حضرت عمران بن حصین ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس امت میں بھی زمین میں دھنسنے' صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے واقعات ہوں گے' اس پر ایک مسلمان مرد نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول یہ کب ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب گانے والی عورتوں اور باجوں کا عام رواج ہو گا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی"۔

اسی طرح تصاویر کا معاملہ ہے' نبی کریم ﷺ نے جانداروں کی عام تصویر کشی کو حرام قرار دے کر تصویر بنانے والوں کو سخت عذاب کا مستحق قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

(۱) عن عبداللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذاباً عنداللہ المصورون متفق علیہ (مشکوۃ ص ۳۸۵)

ترجمہ ...... حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ فرما رہے تھے کہ لوگوں میں سے زیادہ سخت عذاب میں تصویر بنانے والے ہوں گے۔

(۲) "عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ..... من صور صورۃً عذب و کلف ان ینفخ فیھا ولیس بنافخ - رواہ البخاری." (مشکوۃ ص ۳۸۶)

ترجمہ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے تصویر (جاندار) کی بنائی اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب میں رکھے گا جب تک وہ اس تصویر میں روح نہ پھونکے' حالانکہ وہ کبھی بھی اس میں روح نہیں ڈال سکے گا۔

پس جب اسلام میں اس قسم کی عام تصویر کشی حرام ہے تو فحش قسم کی تصاویر بنا کر شائع کرنا کیوں کر جائز ہو گا؟ اور پھر بہن بھائی کا ایک ساتھ کھڑے ہو کر اور کمر میں ہاتھ ڈال کر تصاویر نکلوانا تو بے حیائی کی حد ہے، جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق بہن بھائی کا رشتہ بہت ہی عزیز اور بہت ہی نازک ہے۔ اس لئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں حکم دیا ہے۔

"إذا بلغ أولادكم سبع سنين ففرقوا بين فروشهم."

(کنزالعمال حدیث نمبر۴۵۳۲۹)

ترجمہ ...... جب تمہاری اولاد کی عمریں سات سال ہو جائیں تو ان کے بستر الگ کر لو۔

نیز فقہاء کرام نے خوف فتنہ کے وقت اپنے محارم سے بھی پردہ لازمی قرار دیا ہے۔

الغرض سوال میں جن حیا سوز واقعات کا ذکر ہے وہ واقعی ایک غیور مسلمان کے لئے ناقابل برداشت ہیں اور وہ اس پر احتجاج کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ فی الفور اس بے حیائی اور فحاشی کا سدباب کرے اور اس کے ذمہ دار افراد کو تعزیری طور پر سزائیں دلوائیں۔

ریڈیو اور ٹی وی کے ملازمین کی شرعی حیثیت

س ...... میں گورنمنٹ ادارہ سے وابستہ ہوں یعنی گورنمنٹ مالک اور میں ملازم۔ اس رشتہ کے تحت مالک جو کہے غلام یا ملازم کا اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر مالک کے حکم پر جھوٹ بولا جائے اور کسی پر بہتان تراشی کی جائے اور وہ بھی اس طرح کہ روزانہ لاکھوں کروڑوں افراد کے گوش گزار ہو تو اس عمل کی جزا اور سزا کا حقدار کون ہو گا۔ مالک یا ملازم۔ یعنی حکم دینے والا یا اس پر عمل کرنے والا؟

مزید وضاحت کر دوں کہ ریڈیو اور ٹی وی پر خبریں پڑھنا میری ڈیوٹی ہے

اور یہ اسکرپٹ افسران بالا یعنی حکومت کی طرف سے دی جاتی ہے اور اس میں میری مرضی کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بلاشبہ اس میں زیادہ تر مبالغہ آرائی اور بسا اوقات الزام اور بہتان تراشی ہوتی ہے۔

اسلامی اصول کے مطابق تبصرہ اور نصیحت فرمائیں تاکہ ضمیر مطمئن ہو سکے۔

ج ...... اللہ تعالیٰ کے بے شمار بندوں نے اس نوعیت کے خطوط لکھے۔ جن میں اپنی غلطیوں کے احساس کا اظہار کر کے تلافی کی تدبیر دریافت کی ہے۔ لیکن میرا خیال تھا کہ نشریاتی اداروں کے افسران اور کارکنان میں "ضمیر کا قیدی" شاید کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ آپ نے میری اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا اور معلوم ہوا کہ اس طبقہ میں بھی کچھ باضمیر اور خدا ترس افراد ابھی موجود ہیں جن کے طرز عمل پر ان کا ضمیر ملامت کرتا ہے اور ان کی ایمانی حس ابھی باقی ہے' اس بے ساختہ تمہید کے بعد اب آپ کے سوال کا جواب عرض کرتا ہوں۔

یہ بات تو ہر عام و خاص کے علم میں ہے کہ جرم کا ارتکاب کرنے والا اور اجرت دے کر جرم کرانے والا قانون کی نظر میں دونوں یکساں مجرم ہیں' قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیشی ہوگی تو ہر شخص کو اپنے قول و فعل کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ اس وقت نہ کوئی آقا ہوگا نہ ملازم' نہ کوئی اعلیٰ افسر ہوگا نہ ماتحت۔ اگر کسی نے کوئی جرم سرکار کے کہنے پر کیا ہوگا تو یہ سرکار بھی پکڑی جائے گی اور اس کا کارندہ بھی۔

ہمارے نشریاتی ادارے (ریڈیو' ٹی وی) جو کچھ نشر کرتے ہیں ان کی چند قسمیں ہیں۔

اول : شریعت خداوندی کا مذاق اڑانا' اہل دین کی تضحیک کرنا' قرآن و سنت کی غلط سلط تعبیر کرنا' اور شرعی مسائل میں تحریف کرنا' یہ اور اس نوعیت کے

دوسرے امور ایسے ہیں جن کی سرحدیں کفر کے ساتھ ملتی ہیں اور جو لوگ سرکار اور اعلیٰ افسران کے ایما پر ایسے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں ان کا جرم ناقابل معافی ہے خواہ وہ جان بوجھ کر ان جرائم کا ارتکاب کرتے ہوں یا محض اعلیٰ افسران کی خوشنودی کے لئے۔

دوم: سرکار کے مخالفین پر تہمت تراشی کرنا' ان پر غلط الزامات لگانا' کسی مسلمان کی تحقیر و تذلیل کرنا۔ اس قسم کی چیزیں حقوق العباد میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں جب یہ مقدمات پیش ہوں گے تو اللہ تعالیٰ صاحب حق کو اس کا حق لازماً دلائیں گے الا یہ کہ صاحب حق اپنا حق معاف کر دے' اور حق دلانے کی صورت یہ ہوگی کہ حق تلفی کرنے والے کی نیکیاں صاحب حق کو دلائی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں ختم ہوگئیں تو صاحب حق کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ:

> "آنحضرت ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ جانتے ہو' مفلس کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم میں تو وہ شخص مفلس شمار کیا جاتا ہے جس کے پاس نہ روپے پیسے ہوں' نہ سازوسامان ہو' ارشاد فرمایا: کہ میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز' روزہ' زکوٰۃ لے کر آئے' مگر اس حالت میں آئے کہ اس شخص کو گالی دی تھی' اس پر تہمت لگائی تھی' اس کا مال کھایا تھا' اس کا خون بہایا تھا' اس کی مارپیٹ کی تھی۔ پس ان تمام لوگوں کو جن کی حق تلفی کی تھی' اس کی نیکیاں دیدی جائیں گی۔ پھر اگر نیکیاں ختم ہو گئیں اور لوگوں کے جو حقوق اس کے ذمہ تھے وہ پورے نہیں ہوئے تو ان لوگوں کے گناہوں میں سے کچھ گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا"۔
>
> (مشکوٰۃ ص ۴۳۵)

الغرض اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہر ظالم سے مظلوم کو بدلہ دلایا جائے گا

اور قیامت کے دن نیکیوں اور بدیوں کے سوا اور کوئی سکہ نہیں ہو گا' لہٰذا ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلائی جائیں گی' اور اگر ظالم کی نیکیاں ختم ہوگئیں اور مظلوم کا بدلہ ادا نہیں ہو سکا تو مظلوم کے گناہ ..... بقدر حقوق...... ظالم کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے۔

سوم: ظالم حکمرانوں کی مدح و تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا۔ ان کے جھوٹے کارناموں کی مبالغہ آرائی کے ساتھ تشہیر کرنا وغیرہ وغیرہ۔

یہ چیزیں بھی گناہ کبیرہ ہیں اور نشریاتی اداروں کے جتنے ملازمین ان گناہوں میں ملوث ہیں قیامت کے دن ان کو ان گناہوں کی بھی جوابدہی کرنی ہوگی۔ پھر خواہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرما دیں۔ یا ان جرائم کے بقدر سزا دیدیں۔ ان اداروں کے ملازم ہونے کی حیثیت سے ان کبیرہ گناہوں کا ارتکاب تو آپ کے لئے ناگزیر ہے' اگر ان تمام گناہوں کا بوجھ اٹھانے کی ہمت ہے تو بصد شوق ان اداروں میں ملازمت کیجئے' اور اگر ان گناہوں کا انبار کسی طرح بھی اٹھائے نہیں اٹھتا تو اپنی آخرت بگاڑنے کے بجائے بہتر ہے کہ ملازمت سے استعفیٰ دے کر پیٹ کا دوزخ بھرنے کا کوئی اور انتظام کیجئے۔ اور اگر اس کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو کم سے کم درجہ کی تدبیر یہ ہے کہ رات کی تنہائی میں یہ تصور کیجئے کہ میرا دفتر عمل بارگاہ الٰہی میں پیش ہے۔ اپنے تمام گناہوں پر توبہ واستغفار کیا کیجئے اور جن جن لوگوں پر اتہام تراشی کی ہے ان کے حق میں التزام کے ساتھ دعائے مغفرت کر کے حق تعالیٰ شانہ کی بارگاہ میں عرض کیا کیجئے کہ یا اللہ! جن جن بندوں کی میں نے حق تلفی کی ہے ان کو میری طرف سے بدلہ ادا کر کے انکو مجھ سے راضی کر دیجئے اور مجھے ان سے معافی دلا دیجئے اور جس قدر میں نے آپ کی حق تلفیاں کی ہیں وہ بھی اپنی رحمت سے معاف کر دیجئے....... اگر آپ نے اس کو اپنا روزانہ کا معمول بنالیا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ آپ کے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر دیں گے اور آپ کے

ساتھ عفو و مغفرت کا معاملہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا یوم الحساب پیش نظر رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

ناچ گانے سے متعلق وزیر خارجہ کا غلط فتویٰ

س ...... اگر انسان حق و حلال اور محنت سے کمائے اور جائز دولت اپنی محنت سے کمائے تو کیا یہ آمدنی شرعی طور پر جائز ہوگئی۔ لیکن اگر انسان ناجائز' چوری' ڈکیتی' رشوت اور غلط طریقے سے امیر بن جائے تو کیا اس کی اولاد کی پرورش' اس کے والدین کی پرورش' اس کی بیوی کے اخراجات کیا سب ناجائز ہوگئے؟ اور مولانا صاحب کیا ناجائز آمدنی صرف غلط کاموں میں ہی خرچ ہوگی؟ کیا ناجائز اور رشوت کی آمدنی سے حج نہیں کر سکتے؟

ج ...... جو شخص ناجائز طریقے سے کماتا ہے' مثلاً چوری' ڈکیتی' رشوت وغیرہ' وہ امیر نہیں بلکہ مفلس اور فقیر ہے۔ قیامت کے دن ایک ایک پیسہ اس کو ادا کرنا ہوگا اور قیامت کے دن لوگوں کے گناہوں کا انبار اپنے اوپر لاد کر دوزخ میں جائے گا۔

۲ ...... ظاہر ہے کہ حرام کی آمدنی جہاں بھی خرچ کی جائے گی وہ ناجائز ہی ہوگی۔ خواہ اپنے والدین پر خرچ کرے یا بیوی بچوں پر۔ یہ شخص سب کو حرام کھلاتا ہے۔

۳ ...... تجربہ یہی ہے کہ حرام آمدنی حرام راستے جاتی ہے۔ اور قیامت کے دن وبال جان بنے گی۔

۴ ...... حرام آمدنی سے کیا گیا صدقہ و خیرات اور حج قبول نہیں ہوتا۔ حرام آمدنی سے صدقہ کرنا ایسا ہے کہ گندگی کی رکابی بھر کر کسی بڑے کی خدمت میں ہدیہ کرے' اور حج کرنا ایسا ہے کہ اپنے بدن اور کپڑوں پر گندگی مل کر کسی بڑے کی زیارت کے لئے اس کے گھر جائے۔

س ...... وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے آسٹریلیا میں ایک فتویٰ دیا ہے کہ ناچ ٗ گانا ٗ رقص ٗ تھرتھراہٹ اسلام میں جائز ہے کیا آپ اسلامی شریعت محمدی کی رو سے سردار آصف کے اس فتویٰ پر بحث کر سکتے ہیں؟ کیا ایک اسلامی ملک کے وزیر خارجہ کا یہ فتویٰ شریعت محمدی کے خلاف نہیں ہے ٗ اسلامی شریعت محمدی کی رو سے کیا سزا وزیر خارجہ کو ملنی چاہئے۔ جواب گول مت کر جایئے گا کیونکہ اسلامی شریعت محمدی میں آپ پر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور جواب واضح دیں ڈریئے گا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ حق و انصاف کے ساتھ ہے؟

ج ...... سردار آصف احمد علی تو ''سردار'' ہے۔ مفتی تو نہیں کہ اس کے فتویٰ کا اعتبار کیا جائے۔ غلط فتویٰ خواہ وزیر خارجہ کا ہو یا اس سے بھی کسی بڑے وزیر کا ٗ غلط ہے ٗ اور اگر ملک میں اسلامی شریعت نافذ ہو تو کم سے کم تر سزا یہ ہے کہ اس شخص کو کسی بھی سرکاری عہدے کے لئے نا اہل قرار دیا جائے۔

خاندانی منصوبہ بندی

مانع حمل تدابیر کو قتل اولاد کا حکم دینا

س ...... سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ......

"اور تم اپنی اولاد کو مال کے خوف سے قتل نہ کرو"۔

کی تفسیر میں مولانا مودودی صاحب نے تفہیم القرآن میں آج کل کی مانع حمل تدابیر کو بھی قتل اولاد میں شامل کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ موجودہ دور میں جو نامناسب تقسیم رزق اور دولت انسان نے خود قائم کی ہے وہ غاصب کے لئے تو پابند مسائل نہیں، لیکن مظلوم اپنے حصے سے محروم ہے۔ اس صورتحال میں اگر وہ اپنی انفرادی حیثیت سے صرف مستقبل کے خوف سے مانع حمل تدابیر اختیار کرتا ہے تو کیا یہ خلاف حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا؟

ذات باری تعالیٰ پر یقین کامل اپنی جگہ اور اسی کی عطا کی ہوئی عقل سلیم ہمیں غور و فکر کی دعوت بھی دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہم بارش، دھوپ، آندھی، طوفان سے بچاؤ کی تدابیر کرتے ہیں نہ کہ ایسے ہی بیٹھے رہتے ہیں کہ یہ سب اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ اور یہی اس کی رحمت ہے۔ مقصد کہنے کا یہ کہ جب ایک وجود کو اس نے زندگی دینی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ لیکن انسان صرف اپنی مصلحت کی بناء پر اس کے برخلاف تدابیر کرنے کی سعی کرے تو کیا یہ خلاف حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شمار ہوگا؟

ج ...... منع حمل کی تدابیر کو قتل اولاد کا حکم دینا تو مشکل ہے، البتہ فقر کے خوف کی جو علت قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محض

اندیشہ فقر کی بنا پر مانع حمل تدابیر اختیار کرنا غیرپسندیدہ فعل ہے' اور آپ کا اس کو دوسری تدابیر پر قیاس کرنا صحیح نہیں' اس لئے کہ دوسری جائز تدابیر کی تو نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ ان کا حکم فرمایا گیا ہے۔ جبکہ منع حمل کی تدبیر کو ناپسند فرمایا گیا ہے۔ بہرحال منع حمل کی تدابیر مکروہ ہیں جب کہ ان کا منشا محض اندیشہ فقر ہو' اور اگر دوسری کوئی ضرورت موجود ہو مثلاً عورت کی صحت متحمل نہیں' یا وہ اوپر تلے کے بچوں کی پرورش کرنے سے قاصر ہے تو مانع حمل تدابیر میں کوئی مضائقہ نہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی کا شرعی حکم

س ...... ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے شہروں اور دیہاتوں میں بھرپور پروپیگنڈہ کرکے عوام کو اور مسلمان قوم کو یہ تاکید کی جا رہی ہے کہ وہ خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرکے کم بچے پیدا کریں اور اپنے گھر اور ملک کو خوش حال بنائیں۔ محترم! اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ جو انسان بھی دنیا میں جنم لیتا ہے اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے نہ کہ انسان کے ہاتھ میں۔ بلکہ انسان تو اس قدر گناہ گار اور سیاہ کار ہوتا ہے کہ وہ تو اس قابل ہی نہیں ہوتا کہ اسے رزق دیئے جائیں۔ اسے جو رزق ملتا ہے وہ بھی ان معصوم بچوں ہی کے طفیل ملتا ہے' تو کیا بچوں کی پیدائش کو روکنے اور خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے کی اسلام میں کوئی گنجائش ہے؟

ج ...... خاندانی منصوبہ بندی کی جو تحریکیں آج عالمی سطح پر چل رہی ہیں ان کے بارے میں تو علمائے امت فرما چکے ہیں کہ یہ صحیح نہیں' البتہ کسی خاص عذر کی حالت میں جبکہ اطباء کے نزدیک عورت مزید بچوں کی پیدائش کے لائق نہ ہو' علاجاً ضبط ولادت کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

ضبط ولادت کی مختلف اقسام اور ان کا حکم

س ...... ا۔ضبط ولادت اور اسقاط حمل میں کیا فرق ہے؟کونسا حرام ہے اور کون سا جائز۔

۲۔ ...... ایک لیڈی ڈاکٹر جو ضبط ولادت کا کام کرتی ہے اور دوائیں دیتی ہے اس کی کمائی حلال ہے یا حرام؟

ج ...... ضبط تولید کے مختلف انواع ہیں۔ ۱۔مانع حمل دوائیاں یا گولیاں استعمال کرنا۔ ۲۔حمل نہ ٹھہرنے کے لئے آپریشن کرانا۔ ۳۔حمل ٹھہر جانے کے بعد اس کو دواؤں سے ضائع کرنا۔ ۴۔اسقاط حمل کرانا۔ ۵۔یا مادہ منوی اندر جانے سے روکنے کے لئے پلاسٹک کوئل استعمال کرنا۔یہ سب اقسام ہیں۔

لہٰذا فقر اور احتیاجی کے خوف سے یا کثرت اولاد کو روکنے کے واسطے مذکورہ انواع میں سے جس کو بھی اختیار کیا جائے گا۔وہ ضبط تولید میں آئے گا اور ضبط تولید کے عمل کرنے اور کرانے والا دونوں گناہ گار ہوں گے۔

۲۔ ...... مذکورہ بالا حالات میں ڈاکٹر کے لئے دوائیاں دینا بھی گناہ ہو گا' الا یہ کہ کوئی مریض ایسا ہو کہ حمل کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو اور حمل بھی ایسا کہ اس میں جان پیدا نہ ہوئی ہو یعنی چار ماہ کی مدت سے کم ہو۔اس سے قبل اسقاط کرا سکتا ہے۔ایسی خاص صورت میں ڈاکٹر بھی گناہ گار نہ ہو گا اور مانع حمل اور اسقاط کی دوائی استعمال کرنے والا بھی گناہ گار نہ ہو گا۔

خاندانی منصوبہ بندی کا حدیث سے جواز ثابت کرنا غلط ہے؟

س ...... آج صغرا بائی ہسپتال نارتھ ناظم آباد جانے کا اتفاق ہوا' وہاں ہسپتال کے مختلف شعبوں اور کوریڈور میں خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق ایک اشتہار

دیکھا جس میں نفس کو مارنا جہاد عظیم قرار دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ نس بندی کی تعریف کی گئی تھی اور اسے بھی نفس کو مارنے سے تعبیر کیا گیا تھا اور ایک حدیث کا حوالہ تھا کہ "مال کی قلت اور اولاد کی کثرت سے پناہ مانگو" یعنی یہ حدیث قرآن کی ان تعلیمات کے بالکل ضد ہے جس میں اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل سے منع کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اللہ ہر ذی روح کو رزق دیتا ہے' کیا یہ حدیث قرآن کی تعلیمات کے خلاف نہیں ہے؟ امید ہے کہ اس حدیث کی وضاحت فرمائیں گے۔

ج ...... حدیث تو صحیح ہے مگر اس کا جو مطلب لیا گیا ہے وہ غلط ہے' حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مصائب کی مشقت سے اللہ کی پناہ مانگو' اس کو اولاد کی بندش کے ساتھ جوڑنا غلط ہے۔ اور نس بندی کو نفس کشی کہنا بھی محض اختراع ہے' نفس کشی کا مفہوم یہ ہے کہ نفس کو ناجائز اور غیر ضروری خواہشوں سے باز رکھا جائے۔

خاندانی منصوبہ بندی کی شرعی حیثیت

س ...... خاندانی منصوبہ بندی یا بچوں کی پیدائش کی روک تھام کے کسی بھی طریقہ پر عمل کرنا گناہ صغیرہ ہے؟ گناہ کبیرہ ہے یا شرک ہے؟

ج ...... منع حمل کی تدبیر اگر بطور علاج کے ہو کہ عورت کی صحت متحمل نہیں تو بلاکراہت جائز ہے' ورنہ مکروہ ہے اور اس نیت سے خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنا کہ بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا جائے' شرعاً گناہ ہے' گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ اس کی مجھے تحقیق نہیں۔

برتھ کنٹرول کی گولیوں کے مضر اثرات

س ...... آج سے پندرہ بیس سال قبل بچہ کی پیدائش ماں یا باپ کے لئے مسئلہ

نہیں بنتی تھی بلکہ مشترکہ خاندان کی بدولت بچہ ہاتھوں ہاتھ پل جاتا تھا' اس کے علاوہ مسائل کی فراوانی بھی نہیں تھی نوکر آسانی سے مل جاتے تھے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاسکتی تھی کیونکہ عموماً بچے دادی یا نانی کی سرپرستی میں پرورش پاتے تھے۔ مائیں بھی بچوں پر خصوصی توجہ دے لیتی تھیں۔کیونکہ نوکر باسانی کم تنخواہوں پر مل جاتے تھے اکثر اوقات تو گھریلو قسم کی عورتیں صرف دو وقت کی روٹی کی خاطر کھاتے پیتے گھرانوں میں کام کرنے لگتی تھیں۔ ظاہری نمود و نمائش کا نام و نشان نہ تھا۔ اگر کسی کی تنخواہ کم ہے تو وہ دال روٹی کھا کر اپنے بچوں کی پرورش کر لیتا تھا اور کبھی بھی کسی جوڑے کو کم بچے خوشحال گھرانہ کا خیال تک نہیں آیا۔

لیکن آج کا دور جب کہ مسائل نے پریشانیوں کی صورت اختیار کر لی ہے مشترکہ خاندان کا تصور خال خال نظر آتا ہے۔ دادی یا نانی اپنے بچوں کی اولادوں سے بیزار نظر آتی ہیں۔ ظاہری نمود و نمائش کا ایک طوفان برپا ہے ہر شخص دولت کی ہوس میں اندھا ہو رہا ہے' بیوی اور شوہر دونوں ملازمت کر کے اپنے معیار زندگی کو اعلیٰ سے اعلیٰ کرنے کی تگ و دو میں کوشاں ہیں ہر شخص کی فکر اپنی حد تک محدود ہے رنگین ٹی وی' فرج' قالین' صوفے' عمدہ کراکری' گاڑی ہر شخص کے اعصاب پر سوار ہیں۔ ہر شخص اس بات کی فکر میں ہے کہ وہ خاندان کا امیر ترین آدمی کہلائے۔ معاشرہ کے یہ ناسور اس پر طرۂ ٹی وی' ریڈیو پر کم بچے خوشحال گھرانہ کے پروپیگنڈہ نے ہزاروں عورتوں کو ذہنی مریض جسمانی مریض اور پھر موت کی گھاٹ اتار دیا۔ آج کا مرد عورت کو برتھ کنٹرول کی گولیاں کھلا کر اپنے معیار زندگی کو بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے اور عورت جو مرد کا دایاں بازو کہلاتی ہے آج ہمارے معاشرہ کا بیمار اور روگی عضو بنتی جا رہی ہے۔ ان گولیوں نے نامعلوم کتنی زندگیاں تباہ و برباد کی ہوں گی ہمارے معاشرے میں کسی کا نام لکھنا اور مشتہر کرنا باعث رسوائی ہے۔ بہرحال

یہ گولیاں عورت کے سردرد پیدا کرتی ہیں ماہانہ نظام میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں، بعض عورتیں بے پناہ موٹی اور بعض عورتیں دبلی اور کمزور ہو جاتی ہیں۔ بینائی پر اثر پڑتا ہے۔ سر کے بال سفید ہو جاتے ہیں' مختلف قسم کی اندرونی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض عورتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ماں بننے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتی ہیں۔

مانع حمل گولیوں کے استعمال کرنے والی عورتوں سے اس کے مضر اثرات کے متعلق پوچھا تو ہر عورت کو سردرد کی شدید تکلیف میں مبتلا پایا' جو ہفتہ عشرہ میں ضرور اٹھتا ہے اور جس کو روکنے کے لئے وہ اسپرین کی گویاں استعمال کرتی ہیں۔ یہ سردرد تقریباً دو تین روز رہتا ہے۔ عموماً عورتوں کے پیروں کے پٹھے اکڑنے کی بھی شکایت ہو جاتی ہے پیر سن ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ان کو حرکت تک نہیں دے سکتیں۔ ایک صاحبہ جو شادی سے قبل بہت اسمارٹ ہوا کرتی تھیں' ان گولیوں کے استعمال کے بعد بے پناہ موٹی ہو کر ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہو گئیں۔ بہرحال اگر سروے کیا جائے تو ہر پڑھی لکھی عورت اس لعنت سے پریشان ہے لیکن وہ اس کے استعمال کو بند کرنے کے لئے بھی تیار نہیں کیونکہ ان کے مسائل اتنے ہیں کہ وہ تیزی سے اپنی صحت کو داؤ پر لگا رہی ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس کا باقاعدہ طور پر سروے کر کے عورتوں کو اس کے مضر اثرات سے آگاہ کیا جائے اور ان گولیوں کے استعمال پر سختی سے گورنمنٹ کو پابندی عائد کرنی چاہئے جبکہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہمارے لئے گناہ عظیم بھی ہے۔

ج ...... خدا کرے کہ حکومت اور عورتیں آپ کے مشورہ پر دونوں عمل کریں۔ اور جیسا کہ آپ نے اشارہ کیا ہے یہ تمام نحوستیں اس وجہ سے ہیں کہ اس زندگی کو اصل زندگی سمجھ لیا گیا ہے' موت اور موت کے بعد کی فراموش کر دیا گیا ہے۔ اسلام نے جس سادگی اور کم تر آسائش زندگی حاصل کرنے کی تعلیم دی

تھی اس کے بجائے سامان تعیش کو مقصد بنالیا گیا ہے' یہ معیار زندگی کو بلند کرنے کا بھوت پوری قوم پر سوار ہے۔ جس نے قوم کی دنیا و آخرت دونوں کو غارت کر دیا ہے' ان تمام بیماریوں کا علاج یہ ہے کہ مسلمانوں میں آخرت کے یقین کو زندہ کیا جائے۔

حکومت ضبط تولید پر کروڑوں روپیہ ضائع کر رہی ہے' لیکن اس کے باوجود آبادی کو محدود کرنے کا ہدف حاصل کرنے میں ناکام ہے۔ البتہ اس سے چند خرابیاں رونما ہو رہی ہیں:

اول: عورت کا بچے پیدا کرنا ایک فطری عمل ہے۔ جو عورتیں اس فطری عمل کو روکنے کے لئے غیر فطری تدابیر اختیار کرتی ہیں وہ اپنی صحت کو برباد کر لیتی ہیں اور بلڈ پریشر سے لے کر کینسر تک کے روگ ان کی زندگی بھر کے ساتھ ہو جاتے ہیں' اور وہ جلد سے جلد قبر میں پہنچنے کی تیاری کر لیتی ہیں گویا ضبطِ تولید کی گولیاں اور دوسری غیر فطری تدابیر ایک زہر ہے جو ان کے جسم میں اتارا جا رہا ہے۔

دوم: اس زہر کا اثر ان کی اولاد پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ چونکہ ایسی خواتین کی اپنی سوچ گھٹیا ہے' اس لئے ان کی اولاد بھی ذہنی وجسمانی طور پر تندرست نہیں ہوتی۔ بلکہ یا تو جسمانی طور پر معذور ہوتی ہے یا ذہنی بلندی سے عاری۔ کام چور' کھیل کود کی شوقین' والدین کی نافرمان' اور جوان ہونے کے بعد نفسانی وجنسی امراض کی مریض۔ اس طرح ضبط تولید کی یہ تحریک' جس پر حکومت قوم کا کروڑوں' اربوں روپیہ غارت کر چکی ہے اور کر رہی ہے' درحقیقت ایک معذور اور ذہنی طور پر اپاہج معاشرہ وجود میں لانے کی تحریک ہے۔

سوم: ہمارے معاشرہ میں مرد وزن کے اختلاط پر کوئی پابندی نہیں۔ تعلیم گاہوں میں (جن کو نئی نسل کی قتل گاہیں کہنا زیادہ صحیح ہوگا) نوجوان لڑکے اور لڑکیاں مخلوط تعلیم حاصل کرتے ہیں' عقل ناپختہ اور جذبات فراواں' اس ماحول

میں نوجوان نسل بجائے فنی تعلیم کے عشق لڑانے کی مشق کرتی ہے' اور جنسی ملاپ کو منتہائے محبت تصور کرتی ہے' اس راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ اگر جنسی ملاپ کا نتیجہ ظاہر ہوگیا تو دنیا میں رسوائی ہو جائے گی' اس برتھ کنٹرول کی تحریک نے ان کے راستہ کی یہ مشکل حل کر دی' اب لڑکیاں اس غلط روی کے خوفناک انجام سے بے فکر ہوگئی ہیں' اور اگر برتھ کنٹرول کے باوجود "نتیجہ بد" ظاہر ہی ہو جائے تو ہسپتال میں جاکر صفائی کرالی جاتی ہے۔

الغرض حکومت کی یہ تحریک صرف اسلام ہی کے خلاف نہیں' بلکہ پورے معاشرے کے خلاف ایک ہولناک سازش ہے۔

مانع حمل ادویات اور غبارے استعمال کرنا

س ...... آج کل لوگ جماع کے وقت عام طور پر مانع حمل ادویات استعمال کرتے ہیں یا اس کی جگہ آج کل مختلف قسم کے غبارے چل رہے ہیں جن سے حمل قرار نہیں پاتا۔ کیا ایسا عمل جس سے حمل قرار نہ پائے جائز ہے۔ نیز کیا ان غباروں کا استعمال درست ہے؟

ج ...... جائز ہے۔

تصوف

بیعت کی تعریف اور اہمیت

س ...... بیعت کے کیا معنی ہیں کیا کسی پیر کامل کی بیعت کرنا لازمی ہے؟
ج ...... بیعت کا مطلب ہے کہ کسی مرشد کامل متبع سنت کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور آئندہ اس کی رہنمائی میں دین پر چلنے کا عہد کرنا۔ یہ صحیح ہے اور صحابہ کرام کا آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا ثابت ہے' جب تک کسی اللہ والے سے رابطہ نہ ہو نفس کی اصلاح نہیں ہوتی' اور دین پر چلنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے کسی بزرگ سے اصلاحی تعلق تو ضروری ہے' البتہ رسمی بیعت ضروری نہیں۔

پیر کی پہچان

س ...... کیا اہل سنت والجماعت حنفی مذہب میں ایسے پیروں بزرگوں کو مانا جائے جس کے سر پر نہ دستار نبوی ہو نہ سنت یعنی داڑھی مبارک؟
ج ...... پیر اور مرشد تو وہی ہو سکتا ہے جو سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرنے والا ہو' جو شخص فرائض وواجبات اور سنت نبوی ﷺ کا تارک ہو' وہ پیر نہیں بلکہ دین کا ڈاکو ہے۔

بیعت کی شرعی حیثیت نیز تعویذات کرنا

س ...... خاندان میں ایک خاتون ہیں جو ایک پیر صاحب کی مرید ہیں' ان پیر صاحب کو میں نے دیکھا ہے انتہائی شریف اور قابل آدمی ہیں۔ بہر حال اس خاتون سے کسی بات پر بحث ہوگئی' جس میں وہ فرمانے لگیں کہ پیری مریدی تو حضور ﷺ کے زمانے سے آرہی ہے اور لوگ حضور ﷺ سے بھی تعویذ وغیرہ لیا کرتے تھے' اس کے علاوہ جو شخص اولیاء اللہ اور پیروں فقیروں کی صحبت سے بھاگے گا وہ انتہائی گناہ گار ہے' اور جو نذر و نیاز کا نہ کھائیں اور درود و سلام نہ پڑھیں وہ کافروں سے بد تر ہیں۔ اور قیامت کے دن حضور ﷺ تمام مسلمانوں کو بخشوالیں گے' یہ میں نے ان کی ۲۰' ۲۵ منٹ کی باتوں کا نچوڑ نکالا ہے میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ ایک دفعہ حضور ﷺ اپنی والدہ کی بخشش کی دعا فرما رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات سے منع فرمایا۔ تو جب حضور ﷺ اپنی والدہ کو نہ بخشوا سکے تو ان گناہ گار مسلمانوں کی سفارش کیوں کریں گے' میں نے خاتون سے کہہ تو دیا لیکن مجھے یہ یاد نہیں آیا کہ یہ بات میں نے کسی حدیث میں پڑھی ہے یا کسی قرآنی آیت کا ترجمہ ہے۔ بہر حال اگر ایسا ہے تو آپ اوپر دی ہوئی تمام باتوں کی تفصیل اگر قرآن سے دیں تو سپارہ کا نمبر اور آیت کا نام لکھ دیں اور اگر حدیث میں ہو تو کتاب کا نام اور صفحہ نمبر مہربانی فرما کر لکھ دیں۔

ج ...... یہ مسائل بہت تفصیل طلب ہیں بہتر ہو گا کہ آپ کچھ فرصت نکال کر میرے پاس تشریف لائیں تاکہ ان مسائل کے بارے میں اسلام کا صحیح نقطہ نظر عرض کر سکوں۔ مختصراً یہ ہے کہ:

۱۔ شیخ کامل جو شریعت کا پابند' سنت نبوی ﷺ کا پیرو اور بدعات و رسوم سے آزاد ہے اس سے تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔

شیخ کامل کی چند علامات ذکر کرتا ہوں' جو اکابر نے بیان فرمائی ہیں:

- ضروریات دین کا علم رکھتا ہو۔
- کسی کامل کی صحبت میں رہا ہو اور اس کے شیخ نے اس کو بیعت لینے کی اجازت دی ہو۔
- اس کی صحبت میں بیٹھ کر آخرت کا شوق پیدا ہو اور دنیا کی محبت سے دل سرد ہو جائے۔
- اس کے مریدوں کی اکثریت شریعت کی پابند ہو' اور رسوم وبدعات سے پرہیز کرتی ہو۔
- وہ نفس کی اصلاح کر سکتا ہو' رذیل اخلاق کے چھوڑنے اور اخلاق حسنہ کی تلقین کی صلاحیت رکھتا ہو۔
- وہ مریدوں کی غیر شرعی حرکتوں پر روک ٹوک کرتا ہو۔

۲۔ مشائخ سے جو بیعت کرتے ہیں۔ یہ "بیعت توبہ" کہلاتی ہے اور یہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے۔

۳۔ تعویذات جائز ہیں مگر ان کی حیثیت صرف علاج کی ہے۔ صرف تعویذات کے لئے پیری مریدی کرنا دکانداری ہے' ایسے پیر سے لوگوں کو دین کا نفع نہیں پہنچتا۔

۴۔ اولیاء اللہ سے نفرت غلط ہے۔ پیر فقیر اگر شریعت کے پابند ہوں تو ان کی خدمت میں حاضری اکسیر ہے ورنہ زہر قاتل۔

۵۔ نذر ونیاز کا کھانا غریبوں کو کھانا چاہئے۔ مال دار لوگوں کو نہیں اور نذر صرف اللہ تعالیٰ کی جائز ہے غیر اللہ کی جائز نہیں' بلکہ شرک ہے۔

۶۔ درود وسلام آنحضرت ﷺ پر عمر میں ایک بار پڑھنا فرض ہے۔ جس مجلس میں آپ ﷺ کا نام نامی آئے اس میں ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے' اور جب بھی آپ ﷺ کا نام آئے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ درود شریف کا کثرت سے ورد کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے' اور درود و سلام کی لاؤڈ اسپیکروں

پر اذان دینا بدعت ہے' جو لوگ درود و سلام نہیں پڑھتے ان کو ثواب سے محروم کہنا درست ہے مگر کافروں سے بد تر کہنا سرا سر جہالت ہے۔

۷۔ آپ کا یہ فقرہ کہ "جب حضور ﷺ اپنی والدہ کو نہ بخشوا سکے تو گناہ گار مسلمانوں کی سفارش کیوں کریں گے"۔ نہایت گستاخی کے الفاظ ہیں ان سے توبہ کیجئے۔

۸۔ آنحضرت ﷺ کے والدین شریفین کے بارے میں زبان بند رکھنا ضروری ہے۔

۹۔ آنحضرت ﷺ کی شفاعت قیامت کے دن گناہ گار مسلمانوں کے لئے برحق ہے اور اس کا انکار گمراہی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

شفاعتی لاهل الکبائر من امتی (رواہ الترمذی وابو داؤد عن انس ؓ ورواہ ابن ماجہ عن جابر۔ مشکوۃ ص ۴۹۴)

ترجمہ: "میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہے"۔

مرشد کامل کی صفات

س ...... ایک شخص جس کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے یہ نہ تو قرآن شریف پڑھا ہوا ہے' نہ اس کو نماز آتی ہے اور نہ ہی اس کو دینی معلومات سے آگاہی ہے ان کا تعلق ہمارے گھرانے سے ہے۔ اب گھر کے تمام افراد مجھے ان صاحب کی بیعت کرنے کو کہتے ہیں اور یہ کام مجھے میری عقل اور علم کے خلاف نظر آتا ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

ج ...... کسی مرشد کے ہاتھ پر بیعت ہونا اپنی اصلاح کے لئے ہوتا ہے اور مرشد کامل وہ ہے جس میں مندرجہ ذیل باتیں موجود ہوں۔

۱۔ ضرورت کے موافق دین کا علم رکھتا ہو۔

۲-اس کے عقائد' اعمال اور اخلاق شریعت کے مطابق ہوں۔
۳-دنیا کی حرص نہ رکھتا ہو۔کمال کا دعویٰ نہ کرتا ہو۔
۴-کسی مرشد کامل متبع سنت کی خدمت میں رہا ہو اور اس کی طرف سے بیعت لینے کی اجازت اسے حاصل ہو۔
۵-اس زمانے کے عالم اور بزرگان دین اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہوں۔
۶-اس سے تعلق رکھنے والے سمجھ دار اور دین دار لوگ ہوں اور شریعت کے پابند ہوں۔
۷-وہ اپنے مریدوں کی اصلاح کا خیال رکھتا ہو اور ان سے کوئی شریعت کے خلاف کام ہو جائے تو اس پر روک ٹوک کرتا ہو۔
۸-اس کے پاس بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہو' دنیا کی محبت کم ہو۔
جس شخص میں یہ صفات نہ ہوں وہ مرشد بنانے کے لائق نہیں بلکہ وہ دین وایمان کا رہزن ہے اور اس سے پرہیز کرنا واجب ہے مولانا رومی فرماتے ہیں۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس ہر بدستے نہ باید داد دست

یعنی بہت سے ابلیس انسانوں کے بھیس میں آتے ہیں اس لئے ہر شخص کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہئے۔

بیک وقت دو بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کرنا

س ...... کیا ایک وقت میں دو بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کیا جاسکتا ہے؟
ج ...... اصلاحی تعلق تو ایک ہی شیخ سے ہونا چاہئے۔البتہ اگر شیخ دور ہوں تو ان کی اجازت سے کسی مقامی بزرگ کی خدمت میں حاضری اور اس سے استفادہ کا

مضائقہ نہیں۔

ذکر جہر' پاس انفاس

س ...... گلگت میں کچھ عرصہ سے ایک ایسا گروہ وجود میں آیا ہے جو ناک سے سانس کے ذریعے (منہ بند کرکے) ذکر کرتے ہیں اور عوام الناس کو بھی اس کی ترغیب دیتے ہیں۔جس کو یہ لوگ پاس انفاس کا نام دیتے ہیں براہ کرم اس کی صداقت کے متعلق وضاحت مطلوب ہے۔

ج ...... مشائخ کے ہاں ذکر کی مختلف ترکیبیں رائج ہیں۔پس یہ لوگ اگر کسی صاحب سلسلہ متبع سنت شیخ کی ہدایت کے مطابق کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ غلط ہے۔

س ...... گروہ مذکور کہتا ہے کہ ذکر ھذا سے بیت اللہ شریف کی زیارت' مردوں کا حال جاننا اور عذاب قبر کا مشاہدہ ذکر کے عالم میں ہو جاتا ہے' نیز یہ ذکر روشنی بجھا کر رات کو کیا جاتا ہے۔

ج ...... آپ نے ان لوگوں کا جو قول لکھا ہے: "ذکر ہذا سے بیت اللہ شریف کی زیارت' مردوں کا حال جاننا اور عذاب قبر کا مشاہدہ ذکر کے عالم میں ہو جاتا ہے"۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا شیخ محقق نہیں۔کیونکہ یہ چیزیں نہ مقاصد میں سے ہیں نہ ان کی خاطر ذکر کیا جاتا ہے' ذکر اللہ میں ان چیزوں کو مقصد بنانا گمراہی ہے۔ ذکر سے مقصود محض رضائے حق ہونی چاہئے' اس کے ماسوا سب باطل ہے' اگر بغیر سعی و محنت کے کوئی چیز حاصل ہو جائے' تو محمود ہے مگر مقصود نہیں' اس کی طرف مطلق التفات نہیں ہونا چاہئے' کشف قبور یا اس طرح کی اور چیزیں محنت و ریاضت سے کافروں کو بھی حاصل ہو سکتی ہیں اس لئے ان کو کمال مقصود سمجھنا جہالت و ضلالت ہے۔

مراقبہ اپنے شیخ کے بتائے ہوئے طریقے پر کرنا چاہئے

س ...... مراقبہ کا کیا طریقہ ہے اور اس میں کس طرح بیٹھنا چاہئے اور مراقبہ کس طرح کرنا چاہئے براہ مہربانی مفصل تحریر فرمایئے گا۔ نیز اس کے متعلق کتب کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں؟

ج ...... مراقبہ ہر شخص کے مناسب حال ہوتا ہے، جس کا کسی شیخ کامل سے تعلق ہو وہ اپنے شیخ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق کر سکتا ہے یہ علمی تحقیقات نہیں بلکہ اصلاح نفس کے معالجات ہیں۔ اور اپنے نفس کے علاج سے بے فکر ہو کر ان تحقیقات میں پڑنا لغو اور فضول ہے۔

ذکر جہر جائز ہے مگر آواز ضرورت سے زیادہ بلند نہ کی جائے

س ...... ذکر جہر جائز ہے یا نہیں؟ جیسے تلاوت قرآن پاک یا کلمہ طیبہ کا ورد کرنا، یا کہ اللہ اللہ کرنا یا اللہ ہو پڑھنا زور و شور سے جائز ہے یا نہیں؟ کیوں کہ اکثر پیر مرشد جو کہ عالم بھی ہوتے ہیں ذکر جہر سے کرتے ہیں؟

ج ...... ذکر جہر جائز ہے، بزرگوں کے بعض سلسلوں میں بطور علاج ذکر جہر کی تعلیم ہے، تاہم جہر خود مقصود نہیں، بلکہ آواز ضرورت سے زیادہ بلند نہ کرے۔ نیز کسی نمازی کی نماز میں اور کسی سونے والے کی نیند میں اس سے خلل نہ آئے۔

بیعت اور اصلاح نفس

س ...... خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی شیخ کی بیعت کرنا واجب اور ضروری ہے۔

اگر یہ نہ ہو سکے یا کسی بزرگ کی صحبت بھی نصیب نہ ہوئی ہو تو اس شخص کی تمام عمر کی نماز اور روزانہ کی تلاوت کلام پاک اور کوئی پچیس برس سے تہجد وغیرہ مزید نوافل شکرانہ اور تسبیحات سب بیکار گئیں۔ اور کیا اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس شخص کی بخشش نہ فرمائیں گے؟

ج ...... شیخ سے بیعت بایں معنی تو واجب نہیں کہ اس کے بغیر کوئی عمل ہی معتبر نہ ہو۔ لیکن بایں معنی ضروری ہے کہ اس کے بغیر نفس کی اصلاح نہیں ہوتی' روحانی وقلبی امراض (نماز' روزہ' ذکر اذکار کے باوجود) باقی رہتے ہیں' شیخ کی جوتیوں سے نفس کی اصلاح ہوتی ہے۔

مرید پہلے اپنے پیر کے بتائے ہوئے وظائف پورے کرے بعد میں دوسرے

س ...... اگر کوئی شخص کسی صاحب طریقت سے بیعت ہو تو پیر صاحب کے بتائے ہوئے اذکار پہلے پڑھے یا وہ اذکار جن کا کتب فضائل میں ذکر ملتا ہے' جیسے رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص صبح کو سورۂ یٰس پڑھ لے گا (شام تک کی) اس کی حاجتیں پوری ہو جائیں گی وغیرہ وغیرہ..... اگر کسی آدمی کے پاس وقت کم ہو تو وہ کونسے اذکار پڑھے؟ احادیث میں مذکورہ یا صاحب طریقت کے جس سے بیعت ہو' اسی طرح اگر کوئی بیعت سے پہلے احادیث کے اذکار کو پڑھ رہا ہو اور وہ بند کر لے تو گناہ تو نہیں؟

تہجد کی نماز چند دن پڑھتا ہو چند دن نہیں پڑھتا اس کے متعلق واضح فرما دیں۔ نیز بغیر وضو چارپائی پر لیٹے لیٹے احادیث شریف کی کتاب پڑھ رہا ہو گناہ گار ہو گا یا بے ادب؟ کیا درود شریف بغیر وضو پڑھ سکتا ہے؟

ج ...... جن اوراد واذکار کو معمول بنا لیا جائے۔ خواہ شیخ کے بتانے سے' یا از

خود، ان کے چھوڑنے میں بے برکتی ہوتی ہے۔ اس لئے سبھی معمولات کی پابندی کرنی چاہئے۔ اور ایک وقت نہ ہوسکے تو دوسرے وقت پورے کرلے۔ تہجد کی نماز میں از خود ناغہ نہ کرے۔ بغیر وضو حدیث شریف کی کتاب پڑھنا خلاف اولیٰ ہے، درود شریف بے وضو جائز ہے۔ باوضو پڑھے تو اور بھی اچھا ہے۔

قید 'معروف' کی حکمتیں

س ...... آیت کا ترجمہ، اے نبی (ﷺ) جب ایمان لانے والی عورتیں تمہارے پاس ان باتوں پر بیعت کرنے کیلئے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں گی اور کسی جائز حکم میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان کی بیعت قبول کرلو، لفظ جائز کا مفہوم میری سمجھ میں نہیں آتا واضح فرمادیں۔ کیا نبی کا حکم جائز کے علاوہ اور کچھ ہوسکتا ہے؟

ج ...... 'جائز حکم' ترجمہ ہے قرآن کریم کے لفظ 'معروف' کا۔ رہا آپ کا یہ شبہ کہ "نبی ﷺ کا حکم جائز کے علاوہ کچھ اور ہوسکتا ہے؟" دراصل آپ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن کریم نے معروف کی قید کیوں لگائی؟ اس کی دو حکمتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ قید واقعی ہے یعنی آپ کا ہر حکم جائز اور معروف ہے۔ اس لئے ہر حکم نبوی ﷺ کی تعمیل کی جائے، اس کی نظیر قرآن کریم کی دوسری آیت ہے "اتبعوا احسن ما انزل الیکم۔" 'احسن' کی قید سے اس پر تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ جو کچھ حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے نازل کیا گیا ہے وہ احسن ہی احسن ہے اس لئے بغیر کسی دغدغہ کے اس کی پیروی کرو۔ دوسری حکمت یہ کہ بیعت کی سنت تو آپ ﷺ کے بعد بھی جاری رہے گی۔ مگر غیر مشروط اطاعت نہیں ہوگی۔ اس لئے "فی معروف" کی قید آپ ﷺ کے بعد

والوں کے پیش نظر ہے۔ اور اس پر تنبیہ مقصود ہے کہ جب ہم نے نبی ﷺ کی اطاعت کو معروف کے ساتھ مشروط کیا ہے تو غیر نبی کی اطاعت غیر معروف میں کیسے جائز ہو سکتی ہے۔

شریعت اور طریقت کا فرق

س ...... شریعت اور طریقت میں کیا فرق ہے؟

ج ...... اصلاح اعمال سے جو حصہ متعلق ہے وہ شریعت کہلاتا ہے اور اصلاح قلب سے جو متعلق ہے اسے طریقت کہتے ہیں۔

بغیر اجازت کے بیعت کرنا

س ...... کیا کسی ایسے بزرگ کی بیعت کرنا جائز ہے جو کسی بزرگ کی قبر سے فیض حاصل کرنے کا دعویٰ کرتا ہو اور کسی پیر یا بزرگ نے زندگی میں اسے اپنا خلیفہ نہ بنایا ہو؟

ج ...... بغیر اجازت و خلافت کے سلسلہ نہیں چلتا۔

نماز، روزہ وغیرہ کو نہ ماننے والے پیر کی شرعی حیثیت

س ...... پنجاب میں ایک پیر صاحب ہیں ان کے مرید کافی تعداد میں ہر سائڈ پھیلے ہوئے ہیں ان کے مرید کچھ ہمارے عزیز بھی ہیں۔ پیر صاحب فقیری لائن کے ہیں، نہ ان کی داڑھی ہے اور نہ ہی وہ نماز روزہ کے پابند ہیں، وہ کہتے ہیں ہماری ہر وقت کی نماز ہی نماز ہے، وہ اپنے مریدوں سے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے نماز، روزہ کے ذمہ دار ہیں تم ادا کرو یا نہ کرو۔ اور خاص بات یہ ہے

کہ وہاں جو بھی چلا جائے اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ یہ کہاں تک صحیح ہے؟ اور کیا ایسے پیر صاحب کی بیعت کی جا سکتی ہے یا نہیں اور ان کے مرید کافی لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں آپ جواب اخبار میں شائع کریں مہربانی ہوگی۔

ج ...... پیر و مرشد تو وہ ہوتا ہے جو خود بھی آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلتا ہو اور اپنے متعلقین کو بھی اسی راستے پر چلنے کی دعوت دیتا ہو۔ جو شخص نماز روزے کا قائل نہ ہو وہ مسلمان ہی نہیں بلکہ گمراہ اور بے ایمان ہے' جو لوگ ایسے بد دین کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں اگر وہ قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کی امت میں اپنا حشر چاہتے ہیں تو وہ اپنے ایمان کی تجدید کریں اور اس شخص سے تعلق ختم کر لیں۔ اگر اسلامی حکومت ہوتی تو ایسے زندیق کو سزائے ارتداد دیتی۔ نماز' روزہ' حج' زکوۃ اسلام کے ارکان ہیں یہ آنحضرت ﷺ کو بھی معاف نہ ہوئے اور نہ آپ ﷺ نے کسی کی طرف سے ان کی ذمہ داری اٹھائی۔ کیا اس شخص کا خدائے تعالیٰ سے تعلق آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ کر ہے کہ توبہ توبہ یہ لوگوں کے فرائض کی ذمہ داری اپنے سر لیتا ہے؟

رہا مرادوں کا پورا ہونا تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کتوں اور خنزیروں کو بھی رزق دیتے ہیں' محض دنیوی مرادیں پوری ہونا مقبولیت کی دلیل نہیں' بلکہ اس کی وہی مثال ہے کہ جس شخص کے لئے سزائے موت کا حکم ہو چکا ہو جیل میں اس کی ہر مراد پوری کی جاتی ہے۔

دنیا دار پیر

س ...... ہمارے محلے میں ایک پیر صاحب گاؤں سے ہر سال آتے ہیں اور کچھ عرصہ یہاں قیام پذیر ہوتے ہیں۔ لوگ ان کو بہت مانتے ہیں لیکن میرا دل نہیں

مانتا کہ میں ان کے پاس جاؤں یا مرید ہوں۔وجہ یہ ہے کہ وہ مسجد میں جاکر نماز باجماعت ادانہیں کرتے بلکہ گھر پر ہی پڑھتے ہیں۔رمضان المبارک میں بھی مسجد میں نہیں جاتے' نماز اکیلے ہی ادا کرتے ہیں' جب کہ مسجد سے گھر کا فاصلہ چند ہی قدم ہے۔کیا پیر صاحب مسجد سے بلند درجہ رکھتے ہیں۔مجھے دوستوں سے اختلاف ہے آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ حل فرمائیں۔

ج ...... جو شخص بغیر عذر شرعی کے جماعت کا تارک ہو وہ فاسق ہے اس سے بیعت ہونا جائز نہیں۔اگر بیمار یا معذور ہے تو اس کا حکم دوسرا ہے۔

مریدوں کی داڑھی منڈانے والے پیر کی بیعت

س ...... ایک پیر اپنے مریدوں کی داڑھی منڈا دیتا ہے یہ کہہ کر کہ ہمارے سلسلے میں داڑھی نہیں ہے۔ایسے پیر کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے۔

ج ...... وہ گمراہ ہے اس سے بیعت حرام ہے۔

ایک شعر کا مطلب

س ...... مندرجہ ذیل شعر کی تشریح فرمادیں اور صحیح مفہوم واضح فرمادیں؟

ج ...... شعر ہے۔

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
میرے مولا میرے ہادی بے شک شیخ ربانی

ج ...... شیخ کامل اپنے مستفیدین کی تربیت واصلاح کرتا ہے اور حضرات صوفیا کا اتفاق ہے کہ شیخ کو اصلاح و تربیت کی تدابیر منجانب اللہ القاء کی جاتی ہیں۔یہی مطلب ہے اس شعر کا کہ اللہ تعالیٰ کا لطف وعنایت ان کی تربیت کرتی تھی اور وہ خلق خدا کی اصلاح و تربیت القاء والہام ربانی کے مطابق فرماتے تھے۔

ذکر کی ایک کیفیت کے بارے میں

س ...... بندہ ایک دن ذکر میں مشغول تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور طبیعت نہایت ہی مسرور ہے اور میرے جسم کے تمام اعضاء سے بلکہ بال بال سے اللہ کی آواز آرہی ہے اور چند منٹ یہ کیفیت رہی اس کے بعد ختم۔ الحمد للہ آپ کی دعاؤں سے تمام معمولات کو ادا کرتا ہوں دعاؤں کا محتاج ہوں۔اس کے متعلق کچھ فرمائیں؟

ج ...... یہ کیفیت مبارک ہے، محمود ہے، مگر مقصود نہیں، اس کو کمال نہ سمجھا جائے، صرف حصول رضائے الٰہی کو مقصود سمجھا جائے۔

فرائض کا تارک دین کا پیشوا نہیں ہوسکتا

س ...... ایک پیر صاحب محلے میں آئے، مریدوں کے جھرمٹ میں بیٹھے تھے کہ اذان کی آواز آئی۔میں نے کہا نماز کی تیاری کریں ہم تو مسجد میں چلے گئے مگر پیر صاحب کہنے لگے میں نفل پڑھ لیتا ہوں، آخر ایسا کیوں ہے؟ نماز تو ہر مسلمان پر فرض ہے کیا پیر پر فرض نہیں؟

ج ...... یہ بات تو ان پیر صاحب سے دریافت کرنی چاہئے تھی کہ جو لوگ فرائض کے تارک ہوں کیا وہ دین کے پیشوا بن سکتے ہیں؟

اپنے آپکو افضل سمجھتے ہوئے کسی دوسرے کی اقتدا میں نماز ادا نہ کرنے والے کا شرعی حکم

س ...... اگر کوئی شخص اپنے آپ کو افضل سمجھتے ہوئے کسی کی اقتدا میں نماز نہ

پڑھے، حتیٰ کہ اپنے والد اور غوث وقطب سے افضل ہونے کا دعویٰ کرے تو کیا ایسے شخص کی پیروی جائز ہے۔ آپ کی رہنمائی کئی لوگوں کو گمراہی سے بچائے گی؟

ج ...... اگر اس شخص کی دماغی حالت صحیح نہیں تو معذور ہے، ورنہ بلا عذر ترک جماعت حرام ہے اور ایسا شخص جو ترک جماعت کو اپنا معمول بنالے، فاسق اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ اس کو توبہ کرنی چاہئے۔

سابقہ گناہوں سے توبہ

س ...... عبداللہ ماضی میں کبیرہ گناہوں کا مرتکب رہا اب توبہ کر کے نمازی بن گیا ہے، نماز کے مسائل بھی سیکھے ہیں، تبلیغی جماعت میں وقت بھی لگایا ہے۔ لوگ اس کے ماضی کو نہیں جانتے اس کو نیک سمجھتے ہیں۔ اگر لوگ فرض نماز کی امامت کے لئے اس کو کہیں تو کیا وہ امامت کرا دیا کرے یا نہیں؟

ج ...... توبہ کے بعد وہ امامت کرا سکتا ہے کیونکہ توبہ کی صورت میں پچھلے تمام گناہ ایسے معاف ہو جاتے ہیں جیسے کئے ہی نہیں گئے تھے۔

اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر سمجھنا

س ...... تبلیغی جب گشت پر نکلتے ہیں تو ہدایت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس کو دعوت دینا ہے اس کو اپنے سے کمتر نہیں سمجھنا چاہئے ان کی بات تو صحیح ہے۔ لیکن جب عصر کی نماز باجماعت ادا کر چکے ہوں اور اس شخص نے ابھی تک نماز ادا نہیں کی تو کہتے ہیں آپ صحیح نماز ادا کر چکے ہو اور بابرکت جماعت کے ساتھ ہو۔ تو بندہ کے دل میں خیال آتا ہے کہ اس نے نماز نہیں پڑھی بالفاظ دیگر دل میں خیال سا آتا ہے کہ نیکی کے بعد انسان کو تکبر تو نہیں کرنا چاہئے لیکن ایک سرور

حاصل ہوتا ہے مہربانی فرماکر اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔
س ...... اپنے کو دوسروں سے کمتر سمجھنا اس طریقہ پر ہے کہ آدمی یہ اندیشہ رکھے کہ میں باوجود اپنے ظاہری نیک اعمال کے خدانخواستہ کسی گناہ پر پکڑا جاؤں' اور یہ شخص عنایت خداوندی کا مورد بن جائے' یہ مراقبہ اگر رہے تو عجب' خود پسندی اور تکبر پیدا نہیں ہو گا۔ باقی کسی نیک کام سے خوشی ہونا یہ ایک فطری بات ہے۔

دین و دنیا کے حقوق

س ...... بخدمت جناب محترم مولانا صاحب سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ آج کل ہماری کلاس میں یہ مسئلہ زیر بحث رہا کرتا ہے کہ دین اور دنیا کے حقوق برابر ہیں یعنی نہ یہ کم نہ وہ زیادہ۔

بلکہ ہماری اسلامیات کی لیکچرار نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر پڑوس میں کوئی بیمار ہے اور اس کو ڈاکٹر کے پاس لیجانا ہے اور ادھر نماز کا بھی وقت ہے تو نماز کو چھوڑ کر پڑوسی بیمار کا حق ادا کرو اور ڈاکٹر کے پاس مریض کو لیجاؤ۔ یا اگر والدین بیمار ہیں جب بھی ان کی خدمت کے لئے نماز چھوڑی جا سکتی ہے۔

براہ کرم بذریعہ اخبار جنگ مطلع فرمائیں کہ دین و دنیا برابر ہے؟ یا دین غالب رہنا چاہئے اور وہ کون سے مواقع ہیں جہاں دین کے احکام چھوڑ کر دنیا کا کام کر لینا بہتر ہے۔

ج ...... ایک بھی موقعہ ایسا نہیں جہاں دین کے احکام چھوڑ کر دنیا کا کام کر لینا بہتر ہو؟ اور سچی بات تو یہ ہے کہ ایک مسلمان کے منہ سے دین اور دنیا کو دو خانوں میں بانٹ کر انکے درمیان موازنہ کیا جانا ہی غلط ہے۔ مسلمان تو دنیا کے جو کام بھی کرے گا دین کے مطالبہ اور تقاضے کے مطابق ہی کرے گا۔ مثلاً

آپ کی ذکر کردہ دو مثالوں ہی کو لیجئے' دین کا ایک تقاضا نماز پڑھنے کا ہے اور دوسرا تقاضا مریض کو ڈاکٹر کے پاس لیجانے کا۔ ایک مسلمان اپنے دونوں دینی مطالبوں کو جمع کرے گا۔ اگر نماز کے وقت میں گنجائش ہے اور مریض کی حالت نازک ہے تو وہ مریض کو ڈاکٹر کے پاس پہنچا کر نماز پڑھے گا۔ اور اگر نماز کا وقت موخر ہو رہا ہے تو پہلے اس فرض سے فارغ ہو گا۔ بہرحال دونوں دینی تقاضے ہیں اور دونوں میں الاہم فالاہم کے اصول کے مطابق ترتیب قائم کرنا ہوگی' ایک کو لے کر دوسرے کو چھوڑنا جہل ہے۔ اسی طرح اگر والدین ایسے لاچار ہیں کہ ان کو چھوڑ کر مسجد نہیں جا سکتا اور کوئی دوسرا ان کی نگہداشت کرنے والا بھی نہیں تو یہ نماز گھر پر پڑھے گا۔ یہ بھی دین ہی کے تقاضے کے مطابق ہے۔ مختصر یہ کہ ایک مسلمان کبھی دین کو چھوڑ کر دنیا کو مقدم کرنے کی جرات نہیں کر سکتا اس لئے آپ کی لیکچرار صاحبہ کا فلسفہ غلط ہے۔ انہوں نے دین کا صحیح مفہوم اس کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کو ٹھیک سے سمجھا ہی نہیں۔

حضرت شیخ ؒ سے وابستگی پر شکر

س ..... آپ کی مبارک تصنیف فرمودہ کتاب موسوم بہ "حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ اور ان کے خلفائے کرام" (مکمل ۲ جلد) کا مطالعہ کر رہا ہوں حضرت شیخ اقدس قدس اللہ سرہ العزیز کے حالات بھی عجیب ہیں' اپنا تو یہ حال ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پڑھ کر اپنے آپ سے نفرت ہونے لگتی ہے کہ کیا ہم بھی انسان ہیں اور ایک مایوسی چھا جاتی ہے۔

ج ..... ایک تاثر یہ ہے جو آپ نے لکھا ہے اور ایک اور تاثر ہے جو بیحد امید افزا اور راحت بخش ہے وہ یہ کہ اگرچہ ہم اس لائق بھی نہ تھے کہ انسانوں میں شمار ہوتے' مگر مالک کا کس قدر احسان عظیم اور کیسی عنایت و رحمت ہے کہ ہمیں

اپنے ایسے مقبول بندوں سے وابستہ فرما دیا ہے' اور جب انہوں نے یہ عنایت بغیر کسی استحقاق کے فرمائی ہے تو ان کی رحمت و عنایت سے امید ہے کہ اس نسبت کی لاج رکھیں گے' اور ہمیں ان مقبولان الٰہی کی معیت نصیب فرمائیں گے' انشاء اللہ ثم انشاء اللہ۔

گرچہ ازنیکاں نیم لیکن بہ نیکاں بستہ ام
درریاض آفرینش رشتہ گلدستہ ام

دنیا کی محبت ختم کرنے اور آخرت کی فکر پیدا کرنے کا نسخہ

س ...... اس وقت ہم جن مسائل سے دوچار ہیں آپ کو علم ہی ہے' دنیا کی حد درجہ محبت اور آخرت کی حد درجہ غفلت نے ہمارے قلوب کو اندھا کیا ہوا ہے' اور حرام' حلال کا فرق مٹتا جا رہا ہے' زیادہ سے زیادہ ایسے مضامین کی اشاعت کی جائے جن سے دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی ترغیب' آخرت کی تیاری میں مدد مل سکے۔ اور حرام کی مضرتیں اور حلال کی برکتیں نہایت مفصل بیان کی جائیں حتیٰ کہ حکومت کو مشورہ دیا جائے کہ ایسا سلیبس تعلیمی اداروں' اکیڈیمیوں' ٹریننگ سینٹروں' سرکاری شعبوں میں وقتاً فوقتاً پڑھائے اور دہرائے جائیں کیونکہ جس شخص کو جس چیز کا بخوبی علم ہوتا ہے اور وہ علم دہرایا جاتا رہے تو کم از کم وہ اس کے قریب پھٹکنے سے دور رہے۔

ج ...... آپ کا مشورہ قابل قدر ہے لیکن جو اصل مشکل پیش آرہی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دل و دماغ نور ایمان کے ساتھ منور ہونے کے بجائے انگریزیت کی ظلمت سے تاریک ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے معاشرہ کے موثر افراد وطبقات نہ صرف یہ کہ صحیح وغلط اور سیاہ وسفید کی تمیز کھو بیٹھے ہیں بلکہ صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ سمجھنے لگے ہیں۔ اگر قرآن وسنت کے

حوالے سے کوئی بات کہی جاتی ہے تو ہمارے ذہن اس کو ہضم نہیں کرتے ۔بلکہ اپنے ذوق کے مطابق کوئی نہ کوئی تاویل تراش لی جاتی ہے ۔ صریح احکام الٰہی سے روگردانی کے لئے ایسی تاویلیں گھڑی جاتی ہیں کہ ابلیس بھی انگشت بدنداں رہ جائے ۔اس مرض کا اصل علاج یہ ہے کہ دلوں میں پھر سے نور ایمان پیدا کیا جائے ایسا ایمان جو حکم خداوندی کے سامنے کسی بغاوت کی پروانہ کرے اور رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مقابلہ میں کسی تہذیب اور کسی رسم و رواج کی طرف نظر اٹھاکر دیکھنا بھی گوارا نہ کرے ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ''ہم نے پہلے ایمان سیکھا تھا' اس کے بعد قرآن و سنت کو سیکھا تھا'' ۔ ہمارے پاس قرآن و سنت تو موجود ہیں مگر افسوس کہ ہم نے ایمان سیکھنے کی مشق نہیں کی ۔اب تو شاید بہت سے ذہنوں سے یہ بات نکل چکی ہے کہ ایمان بھی سیکھنے کی چیز ہے ۔ عوام کے لئے اس کا سہل اور آسان نسخہ یہ ہے کہ دعوت و تبلیغ کے کام میں وقت لگایا جائے ۔

اسلام میں اچھی بات رائج کرنے سے کیا مراد ہے؟

س ...... ''اخبار جہاں'' میں ایک صاحب نے ایک حدیث کا ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اسلام میں کوئی اچھی بات رائج کرے گا اسے ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کے برابر مزید ثواب بھی ہو گا۔ اخبار جنگ مورخہ ۷ مئی ۱۹۸۶ء میں بھی ایک مضمون کے سلسلے میں اسی حدیث کا ذکر کیا گیا ہے ۔اگر ایسی کوئی حدیث موجود ہے تو خیال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قیامت تک ہر زمانہ میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوتے رہیں گے جن کے اپنے ذاتی خیال اور قابلیت کی رو سے بہت ہی اچھی باتیں اسلام میں رائج کی جاسکتی ہیں ۔اس طرح تو دنیا کے اختتام تک اچھی باتوں کے مجموعہ سے بالکل ایک نیا اسلام وجود میں

آسکتا ہے۔ جبکہ ہمارا ایمان ہے کہ خدا سے بہتر اچھی باتیں کون جان سکتا ہے اس نے قیامت تک کیلئے جتنی بھی اچھی باتیں ہو سکتی تھیں سب اسلام میں شامل کر دیں اور حضور ﷺ کے زمانہ میں ہی اسلام مکمل کر دیا اور حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بہتر سے بہتر عبادات کے طریقوں پر عمل کر کے ہمارے لئے نمونہ بھی مہیا کر دیا۔ کیا آج کے دور کے کوئی مفکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہتر عبادات کا طریقہ پیدا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یا کچھ اچھی باتیں اسلام مکمل ہونے کے وقت رہ گئیں تھیں جو آج دریافت ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کو رائج کرنا حدیث مذکورہ کی رو سے ثواب ہو گا۔

ج ...... یہ حدیث صحیح مسلم (ص ۳۲۷ ج ۱) میں ہے اور آپ کو جو اس میں اشکال ہوا وہ حدیث کا مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ صحیح مسلم میں اس حدیث کا قصہ مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے کچھ حاجت مندوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دی تھی۔ ایک انصاری دراہم کا ایک بڑا توڑا اٹھالائے ان کو دیکھ کر دوسرے حضرات بھی پے درپے صدقہ دینے لگے اس پر آپ نے ارشاد فرمایا تھا ...... لہٰذا اس حدیث میں "اچھی بات" سے مراد ہے وہ نیک کام جن کی شریعت نے ترغیب دی ہے جن کا رواج مسلمانوں میں نہیں رہا۔ برعکس اس کے "بری بات" کے رواج دینے والے پر اپنا بھی وبال ہو گا اور دوسرے عمل کرنے والوں کا بھی۔ اور مرورِ زمانہ کی وجہ سے نیکی کے بہت سے کاموں کو لوگ بھول جاتے ہیں اور ان کا رواج یا مٹ جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے، اور رفتہ رفتہ بہت سی برائیاں اسلامی معاشرہ میں در آتی ہیں، مثلاً داڑھی رکھنا نیکی ہے، واجب اسلامی ہے، سنت رسول ﷺ ہے، اسلامی شعار ہے۔ اور داڑھی منڈانا گناہ ہے برائی ہے، حرام ہے۔ لیکن مسلمانوں میں یہ برائی ایسی عام ہو گئی ہے کہ اس پر کسی کو ندامت بھی نہیں، اور بہت سے لوگ تو اسے گناہ بھی نہیں سمجھتے، بلکہ اس کے برعکس داڑھی رکھنے کو عیب اور عار سمجھا

جاتا ہے پس جو لوگ داڑھی کو رواج دیں گے ان کو اپنا بھی ثواب ملے گا اور جو لوگ ان کے رواج دینے کے نتیجہ میں اس نیکی کو اپنائیں گے ان کا ثواب بھی ان کو ملے گا۔اس کے برعکس جس شخص نے داڑھی منڈانے کا رواج ڈالا اس کو اپنے فعل حرام کا بھی گناہ ملے گا اور اس کے بعد جتنے لوگ قیامت تک اس فعل حرام کے مرتکب ہوں گے ان کا بھی۔حدیث شریف میں ہے کہ دنیا میں جتنے قتل ناحق ہوتے ہیں آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کو ہر قتل کا ایک حصہ ملتا ہے' کیونکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کی بنیاد ڈالی۔الغرض حدیث میں جس اچھی بات یا نیکی کے رواج دینے کی فضیلت ذکر کی گئی ہے اس سے وہ چیز مراد ہے جس کو اللہ ورسول نیکی کہتے ہیں۔

تکبر کا علاج

س ...... ایک شخص جو صوم وصلوۃ کا پابند ہے حج بھی کیا ہوا ہے اور لوگوں پر احسان کرتا ہے مگر احسان کر کے جتانا اور اس پر یہ خواہش رکھنا کہ جس پر احسان کیا ہے وہ اسے پوچھتا رہے' سنی سنائی باتوں پر بغیر تحقیق کے عمل کرتا ہے دوسروں کی برائی کرتا ہے دوسرے کے اندر سے عیب نکالتا ہے۔اپنے اور اپنی بیوی اور اولاد اور داماد کے سوا اس کی نظروں میں سب جھوٹے ہیں' اپنی پارسائی اور صاف دلی کا پرچار اپنی زبان سے کرتا ہے۔اپنی بیٹی اور داماد کو خود اپنے گھر میں رکھا ہوا ہے' مگر اپنے بیٹے کو سسرال والوں سے نفرت دلانے کی تلقین کرتا ہے' بیٹے سے بہو پر سختی کرنے کو کہتا ہے' اور بہو کو ایسی بات کہتا ہے جیسے وہ بہت زیادہ چاہتا ہے' الزام تراشی اس کے اندر ہے۔

ج ...... بعض لوگ تکبر کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور اس مرض کی وہ علامات ہیں جو آپ نے لکھی ہیں' اگر وہ شخص دوسروں کی برائی کرتا ہے تو برائی

کرنے میں کسر آپ نے بھی نہیں چھوڑی۔ آدمی کو دوسروں کے بجائے اپنے عیوب پر نظر رکھنی چاہئے یہ مالک کی ستاری ہے کہ اس نے سب کا پردہ ڈھانپ رکھا ہے۔ اپنے عیوب کو سوچنا اور اللہ تعالیٰ کی ستاری پر شکر کرنا ہی تکبر کا علاج ہے۔

فلم دیکھنا

ریڈیو ٹیلی ویژن وغیرہ کا دینی مقاصد کے لئے استعمال

س ...... جناب عالی! ریڈیو، ٹیلی ویژن اور وی سی آر وہ آلات ہیں جو گانے بجانے اور تصاویر کی نمائش کے لئے ہی بنائے گئے ہیں اور انہی فاسد مقاصد کے لئے مستقل استعمال بھی ہوتے ہیں (جیسا کہ مشاہدہ ہے) لیکن اس کے ساتھ ساتھ مذہبی پروگرام کے نام سے مختصر اوقات کے لئے تلاوت کلام پاک، تفسیر، حدیث، اذان، درس وغیرہ بھی پیش کئے جاتے ہیں سوال یہ ہے کہ:

۱۔ ...... کیا ان آلات کا مروجہ استعمال جائز ہے؟

۲۔ ...... کیا اس طرح قرآن، حدیث اور دینی شعائر کا تقدس مجروح نہیں ہوتا؟

س۔ ...... کیا ایک اسلامی ملک میں "مذہبی پروگرام" اور دوسرے پروگراموں یا "مذہبی امور" اور دیگر امور کی تفریق، اسلام کے اس تصور حیات کی نفی نہیں، جس کے سارے پروگرام اور سارے امور مذہبی اور دینی ہیں اور انسانی زندگی کا کوئی شعبہ یا کام دین سے باہر نہیں؟

ج ...... جو آلات لہو ولعب کے لئے موضوع ہیں' انہیں دینی مقاصد کے لئے استعمال کرنا دین کی بے حرمتی ہے۔اس لئے بعض اکابر تو ریڈیو پر تلاوت سے بھی منع فرماتے ہیں' لیکن میں نے تو ریڈیو کے بارے میں ایسی شدت نہیں دکھائی۔میں جائز چیزوں کے لئے اس کے استعمال کو جائز سمجھتا ہوں۔ لیکن ٹی وی اور اس کی ذریت کو مطلقاً حرام سمجھتا ہوں۔

فجر اسلام نامی فلم دیکھنا کیسا ہے؟

س ...... چند سال پہلے پاکستان میں ایک فلم آئی تھی ''فجر اسلام''، جس میں حضور اکرم ﷺ کے زمانے سے پہلے مسلمانوں کی گمراہی اور جہالت کا دور دکھایا گیا تھا اور یہ فلم ایک مسلمان ملک ہی نے بنائی تھی۔جس میں مختلف اشارات کے ذریعے کئی مقدس ہستیوں کی نشاندہی کی گئی تھی اور جس نے پاکستان میں ریکارڈ توڑ بزنس کیا۔کیا ایسی فلم ایک مسلمان ملک کو بنانا اور ایک مسلمان کو دیکھنا جائز ہے؟ جبکہ ایک غیر مسلم ملک ایسی فلم بناتا ہے تو پوری اسلامی دنیا اس کی مذمت کرتی ہے اور جب ہم مسلمان ہوتے ہوئے ایسی حرکت کرتے ہیں تو یہ چیز ہمیں کہاں تک زیب دیتی ہے۔ یہ سوال اس لئے اہم ہے کہ ایک امریکی فلم ''Message'' کے بارے میں آپ کے کالم میں پڑھا تھا اس لئے میں مندرجہ بالا فلم ''فجر اسلام'' کے بارے میں پوچھنے کی جرات کر رہا ہوں اور ہو سکتا ہے ان دونوں فلموں میں کوئی بنیادی فرق ہو جسے میں سمجھنے سے قاصر رہا ہوں تو براہ مہربانی اس کی وضاحت ضرور کر دیجئے تاکہ میری اصلاح ہو سکے۔

ج ...... ''فجر اسلام'' فلم پر علماء کرام نے شدید احتجاج کیا اور اس کو اسلام اور آنحضرت ﷺ کے خلاف ایک سازش قرار دیا۔لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ آج اسلام' اسلامی ملکوں میں سب سے زیادہ مظلوم ہے۔حق تعالیٰ حکمرانوں کو دین کا فہم دے۔ آمین!

ٹی وی پر حج فلم دیکھنا بھی جائز نہیں

س ...... پچھلے دنوں ٹی وی پر "حج کی فلم" دکھائی گئی جس کو زیادہ تر لوگوں نے دیکھا' اسلام میں براہ راست فلم کی کیا حیثیت ہے؟ ایک شخص کہتا ہے کہ ویڈیو فلم ہر طرح کی جائز ہے کیونکہ یہ سائنس کی ایجاد ہے۔ اور ترقی کی نشانی ہے لہٰذا اس کو استعمال میں لایا جاسکتا ہے بشرطیکہ اس میں عورتیں نہ ہوں۔ کیا اس کا یہ خیال صحیح ہے؟

ج ...... جو شخص ٹی وی اور ویڈیو فلم کو جائز کہتا ہے وہ تو بالکل غلط کہتا ہے۔ شریعت میں تصویر مطلقاً حرام ہے۔ خواہ دقیانوسی زمانے کے لوگوں نے ہاتھ سے بنائی ہو یا جدید سائنسی ترقی نے اسے ایجاد کیا ہو۔ جہاں تک "حج فلم" کا تعلق ہے۔ اس کے بنانے والے بھی گناہ گار ہیں اور دیکھنے والے بھی' دونوں کو عذاب اور لعنت کا پورا پورا حصہ ملے گا۔ دنیا میں تو مل رہا ہے' آخرت کا انتظار کیجئے۔

"اسلامی" فلم دیکھنا

س ...... ہم اہالیان پوسٹل کالونی سائٹ کراچی ایک اہم مسئلہ اسلامی رو سے حل کرانا چاہتے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ انگریزی زبان میں اسلامی موضوعات پر فلمائی گئی ایک فلم کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اس فلم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز بھی مختصر طور پر سنائی گئی ہے' مسئلہ یہ درپیش ہے کہ آیا ایک اسلامی فلم کی حیثیت سے یہ فلم دیکھنا جائز ہے۔ یا ہم اس فلم کو دیکھ کر کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

ج ...... یہ فلم "اسلامی فلم" نہیں' بلکہ اسلام اور اکابر اسلام کا مذاق اڑانے کے

مترادف ہے' اس کا دیکھنا گناہ کبیرہ ہے۔

ٹی وی پر بھی فلم دیکھنا جائز نہیں

س ...... ہم یہاں قطر میں کام کرتے ہیں اور جب کام سے فارغ ہوتے ہیں تو پھر اپنے گھر میں ٹیلی ویژن دیکھتے ہیں۔ جس کو ہم سب دوست مل بیٹھ کر دیکھتے ہیں۔ ہمارے دوستوں میں کافی لوگ ایسے ہیں کہ وہ حاجی ہیں اور بعض نے دو دو بار حج کیا ہے اور بعض لوگ امام مسجد ہیں۔ یہ سب حضرات شام کو پانچ بجے ٹی وی کے پاس بیٹھتے ہیں اور رات کو ۱۲ بجے تک ٹی وی سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یہاں پر تقریباً سب پروگرام عربی اور انگریزی میں ہوتے ہیں اور ان حضرات میں سے کوئی بھی اس زبان کو نہیں جانتا۔ ظاہر ہے ان سے ان کی مراد پروگرام سمجھنا نہیں بلکہ ان کی اداکاراؤں کو دیکھنا ہے جو کہ ایک گناہ ہے۔ ہمارے جو دوست سینما کو جاتے ہیں تو یہ حاجی صاحبان اور مولوی صاحبان ان کو فلم پر جانے سے منع کرتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ فلم دیکھنا گناہ ہے اور جب کوئی فلم ٹی وی پر چل رہی ہو تو یہ لوگ سب سے پہلے ٹی وی پر فلم دیکھنے بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ ہم کو یہ بتا دیں کہ کیا ٹی وی دیکھنا' ان جیسے پرہیز گاروں کے لئے درست ہے۔ کیا ٹی وی اور فلم میں کوئی فرق ہے اور کیا ان کے دعوے کے مطابق فلم دیکھنا گناہ ہے اور ٹی وی میں وہی فلم دیکھنا گناہ نہیں ہے۔ ان سوالات کا جواب دے کر مشکور ہونے کا موقع دیں۔ والسلام

ج ...... فلم ٹی وی پر دیکھنا بھی جائز نہیں۔ نہ اس میں اور سینما کی فلم میں کوئی بنیادی نوعیت کا فرق ہے۔ دونوں کے درمیان فرق کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص گندے بازار میں جاکر بدکاری کرے اور دوسرا کسی فاحشہ کو اپنے گھر میں بلاکر بدکاری کرے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو اس گندگی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حیات نبوی ﷺ پر فلم۔ایک یہودی سازش

س ...... میرے ایک محترم دوست نے کسی عزیز کے گھر ٹیلی ویژن پر وی سی آر کے ذریعہ امریکہ کی بنی ہوئی ایک فلم "Message" جس کا اردو معنی (پیغام) ہے دیکھی۔اور اس فلم کی تعریف دفتر آگر کرنے لگے۔ دراصل وہ فلم حضور ﷺ کے زمانے سے متعلق تھی اور ہجرت کے بعد کے واقعات قلمبند کئے گئے تھے۔اس میں یہ دکھایا کہ اشاعت اسلام میں کتنی دشواریاں پیش آئیں' مسجد قبا کی تعمیر حضرت بلال حبشی کو اذان دیتے ہوئے دکھایا۔ حضرت حمزہ کا کردار بھی ایک عیسائی اداکار نے ادا کیا۔سب سے بری بات یہ ہے کہ اس فلم میں حضور ﷺ کا سایہ مبارک تک دکھایا یعنی یہ مسجد قبا کی تعمیر ہو رہی ہے اور وہ سایہ اینٹ اٹھا اٹھا کر دے رہا ہے۔ غرض یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ اس فلم میں نعوذ باللہ حضور ﷺ کا تصور ہے۔ میرے محترم دوست اسکو ایک تبلیغی فلم کہہ رہے تھے' کہنے لگے کہ اس میں مسلمانوں پر ظلم و ستم دکھایا گیا ہے اور بڑے اچھے مناظر فلمائے گئے۔ غرض اس کی تعریف کی۔ لیکن میں نے جب سنا تو دکھ ہوا۔میں نے فوراً کہا کہ ایسی فلم مسلمانوں کو ہرگز نہیں دیکھنی چاہئے بلکہ ایسی فلموں کا بائیکاٹ کریں' مسلمانوں کا ایمان کتنا کمزور ہو گیا ہے۔اتنی بڑی بڑی ہستیوں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار زانی اور شرابی عیسائی اداکاروں نے ادا کئے اور نہ جانے کس ناپاک سایہ کو حضور ﷺ کے سایہ سے تشبیہ دی۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ کیا ایسی فلم کو دیکھا جا سکتا ہے اور اگر نہیں تو جن لوگوں نے یہ فلم دیکھی ہے ان کو توبہ استغفار کرنی چاہئے' خدارا اس کا جواب ضرور ضرور اخبار کی معرفت دیں اور دیکھنے والوں کو اس کی کیا سزا ملنی چاہئے؟

ج ...... آنحضرت ﷺ کی زندگی کو فلمانا' اسلام اور مسلمانوں کا بد ترین مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ علمائے امت اس پر شدید احتجاج کر چکے ہیں اور حساس مسلمان اس کو اسلام کے خلاف ایک یہودی سازش تصور کرتے ہیں۔ ایسی فلم کا دیکھنا گناہ ہے اور اس کا بائیکاٹ کرنا فرض ہے۔

ٹی وی میں عورتوں کی شکل وصورت دیکھنا

س ...... کیا ٹی وی میں بھی عورتوں کی شکل وصورت دیکھنا گناہ ہے میں نے ایک جگہ رسالہ میں پڑھا تھا کہ نامحرم عورتوں کا دیکھنا اور اس کا عادی ہونا بہت بڑا گناہ ہے' موت کے وقت انجام اچھا نہیں ہوتا کیا اس کا اطلاق ٹی وی پر بھی ہوتا ہے؟

ج ...... ٹی وی دیکھنا جائز نہیں' اس پر نامحرم عورتوں کا دیکھنا گناہ در گناہ ہے۔

ٹی وی اور ویڈیو پر اچھی تقریریں سننا

س ...... ہم کو اس قدر شوق ہوا کہ ہم جہاں بھی کوئی اچھا بیان ہوتا ہے وہاں پہنچ جاتے ہیں اور یہاں تک ویڈیو کیسٹ پر بھی کسی عالم کا بیان اچھا ہوتا ہے تو بیٹھ کر سنتے ہیں اور خاص کر جمعہ کو ٹی وی پر جو پروگرام آتا ہے اس کو بھی سنتے ہیں' لیکن ہم کو کسی نے کہا کہ یہ جائز نہیں' لہٰذا میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ بتائیں یہ جائز ہے یا ناجائز۔

ج ...... ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر حرام ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ ٹیلی وژن اور ویڈیو فلموں میں تصویر ہوتی ہے' جس چیز کو آنحضرت ﷺ حرام اور ملعون فرما رہے ہوں اس کے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان چیزوں کو اچھے مقاصد کیلئے استعمال کیا

جاسکتا ہے۔ یہ خیال بالکل لغو ہے۔ اگر کوئی ام الخبائث (شراب) کے بارے میں کہے کہ اس کو نیک مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے تو قطعاً لغو بات ہوگی۔ ہمارے دور میں ٹی وی اور ویڈیو "ام الخبائث" کا درجہ رکھتے ہیں اور یہ سیکڑوں خبائث کا سرچشمہ ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے بارے میں بنی ہوئی فلم دیکھنا؟

س ...... وی سی آر نے پہلے گندگی پھیلائی ہوئی ہے اب معلوم ہوا ہے کہ وی سی آر پر ملتان اور ساہیوال میں وہی فلم دکھائی جارہی ہے، جو نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ پر مبنی ہے اور اس فلم پر دنیائے اسلام نے غم وغصہ کا اظہار کیا تھا اور اسلامی حکومتوں نے مذمت بھی کی تھی۔

کیا حکومت اس سلسلے میں کوئی مثبت قدم اٹھائے گی اور اس شیطانی عمل کو روکنے کے لئے عوام الناس کا فرض نہیں ہے۔ جو لوگ یہ فلم چلانے، دیکھنے یا دکھانے کے مجرم ہیں ان کے لئے شریعت محمدی ﷺ کا کیا حکم ہے۔

میں نے اس سلسلے میں پورے وثوق اور معتبر شہادتوں سے معلوم کرلیا ہے کہ یہ فلم دکھائی جارہی ہے مزید تصدیق کیلئے میں اپنے آپ میں جرات نہیں پاتا کہ یہ ناپاک فلم دیکھوں۔

ج ...... آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ کو فلم کا موضوع بنانا نہایت دل آزار توہین ہے، دشمنان اسلام نے بارہا اس کی کوشش کی لیکن غیور مسلمانوں نے سراپا احتجاج بن کران کی سازش کو ہمیشہ ناکام بنایا۔ اگر آپ کی اطلاعات صحیح ہیں تو یہ نہایت افسوس ناک حرکت ہے، حکومت کو اس کا فوری نوٹس لینا چاہئے اور اس کے مرتکب افراد کو توہین رسالت ﷺ کے جرم پر سخت سزا دینی چاہئے۔ اگر حکومت اس طرف توجہ نہ کرے تو مسلمانوں کو آگے بڑھ کر خود اس کا

سد باب کرنا چاہئے۔

ٹیلیویژن دیکھنا کیسا ہے جبکہ اس پر دینی پروگرام بھی آتے ہیں؟

س ...... ٹیلی ویژن دیکھنا کیسا ہے جبکہ اس پر دینی غور و فکر اور تفسیر وغیرہ بھی بیان کی جاتی ہے' رہا تصویر کا مسئلہ تو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ پرچھائیں ہے عکس ہے کوئی کہتا ہے کہ تصویر ساکن یعنی فوٹو کی ممانعت ہے۔ اور یہ چلتی پھرتی ہے۔ وضاحت فرماویں۔

ج ...... ٹیلی ویژن کا مدار تصویر ہے اور تصویر کا ملعون ہونا ہر مسلمان کو معلوم ہے اور کسی ملعون چیز کو کسی نیک کام کا ذریعہ بنانا بھی درست نہیں مثلاً شراب سے وضوء کر کے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے' تمام اہل علم اس پر متفق ہیں کہ عکسی تصویریں جو کیمرے سے لی جاتی ہیں' ان کا حکم تصویر ہی کا ہے خواہ وہ متحرک ہو یا ساکن۔

فلم دیکھنے کے لئے رقم دینا

س ...... ہمارے محلہ کے چند لڑکے فلم کے لئے پیسے جمع کرتے ہیں اور ہم نے انکو پہلے ۲۵ روپیہ دیئے تھے اور ہم نے فلم نہیں دیکھی تھی اب آپ سے یہ گزارش ہے کہ فلم کے لئے پیسے دینا بھی گناہ ہے اور فلم دیکھنا بھی گناہ ہے ان کو آخرت میں کیا سزا دی جائے گی قرآن اور حدیث کی روشنی میں ان کی کیا سزا ہے اور کیا گناہ ہے؟

ج ...... جو سزا فلم دیکھنے والوں کی ہے وہی اس کے لئے پیسے دینے والوں کی۔

ویڈیو فلم کو چھری' چاقو پر قیاس کرنا درست نہیں

س ...... اس ماہ رمضان میں اعتکاف کے لئے ایک خانقاہ پر گیا۔ اس خانقاہ کے

جو پیر صاحب ہیں ان کے طریق کار پر میں کافی عرصہ سے ذکر کرتا رہا ہوں۔ اس دفعہ جب میں بیعت ہونے کے ارادہ سے ان کے پاس گیا تو وہاں عجیب منظر دیکھنے میں آیا۔ پیر صاحب ظہر اور عصر کے درمیان ایک گھنٹے تک درس قرآن دیتے تھے جس کی ویڈیو فلم بنتی تھی۔ جب میں نے یہ چیز دیکھی تو میں نے بیعت کا ارادہ بدل دیا۔ یہاں اپنے مقام پر واپس آکر ان کے پاس خط لکھا جس میں ان کے پاس لکھا کہ علماء کرام تو ویڈیو فلم کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا' کہ ویڈیو فلم ہو یا کلاشنکوف یا چھری چاقو ہو' جائز کام کے لئے ان چیزوں کا استعمال بھی جائز اور ناجائز کاموں کے لئے ان کا استعمال بھی ناجائز۔ اب آپ فرمائیں کہ علمائے دین اور مفتیان صاحبان اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں۔ کیا دین کی تبلیغ کے لئے ویڈیو فلم کا استعمال جائز ہے اور اگر نہیں تو تحریر فرمائیں' تاکہ میرے پاس اس کے بارے میں کوئی مثبت جواب ہو۔ ان کا جواب بھی آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔

ج ...... ویڈیو فلم پر تصویریں لی جاتی ہیں اور تصویر جاندار کی حرام ہے' اور شریعت اسلام میں حرام کام کی اجازت نہیں۔ اس لئے اس کو چھری چاقو پر قیاس کرنا غلط ہے۔ اور ان پیر صاحب کا اجتہاد ناروا ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ ایسے برخود غلط آدمی سے بیعت نہیں کی۔

بیوی کو ٹی وی دیکھنے کی اجازت دینا

س ...... ایک شخص کے باپ کے گھر ٹیلی ویژن ہے' گھر کے سارے افراد ہر پروگرام دیکھتے ہیں' لیکن وہ شخص اس سے نفرت کرتا ہے' اس کی بیوی ٹیلی ویژن دیکھنے کی اس سے اجازت چاہتی ہے مگر وہ شخص اس کو پسند نہیں کرتا' ٹیلی ویژن پروگرام دیکھنا کیسا ہے؟

ج ...... ٹیلی ویژن جس میں کہ فحش تصاویر کی نمائش ہوتی ہے اور انسان کے لئے ایک اعتبار سے اس میں دعوت گناہ ہے اس کا دیکھنا شرعاً جائز نہیں' کیونکہ جس طرح غیر محرم عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں' اسی طرح مردوں کی تصاویر بھی دیکھنا جائز نہیں۔ لہٰذا جناب کو اپنی بیوی کو ٹیلی ویژن دیکھنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔

ویڈیو کیسٹ بیچنے والے کی کمائی ناجائز ہے نیز یہ دیکھنے والوں کے گناہ میں بھی شریک ہے

س ...... میری دکان سے جو لوگ فلمیں (جو بعض اوقات بے ہودہ بھی ہوتی ہیں) لے جاکر دیکھتے ہیں۔ کیا ان کے ساتھ ساتھ مجھے بھی گناہ ہوگا؟

ج ...... جی ہاں! آپ بھی اس گناہ میں برابر کے شریک ہیں مزید برآں یہ کہ یہ آمدنی بھی پاک نہیں۔

س ...... کہا جاتا ہے کہ فلمیں دیکھنے سے معاشرہ بگڑ جاتا ہے' لڑکیاں بے پردہ ہو جاتی ہیں' اور چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں قرآنی آیات کے بجائے نت نئے مقبول گانے گاتے ہوئے نظر آتے ہیں' اور میں اتفاق کرتا ہوں کہ ایسا ہوتا ہے' لیکن کیا اس کا گناہ میرے سر یا میرے جیسے دوسرے لوگ جنہوں نے ویڈیو کی دکانیں کراچی میں بلکہ ملک کے چپے چپے میں کھولی ہوئی ہیں' ان کے بھی سر ہوگا۔ بہرحال ہم تو روزی کی خاطر یہ سب کچھ کرتے ہیں اور ہمارا مقصد روزی ہوتا ہے کسی کو بگاڑنا نہیں۔

ج ...... یہ تو اوپر لکھ چکا ہوں کہ آپ اور آپ کی طرح کا کاروبار کرنے والے اس گناہ میں اور اس گناہ سے پیدا ہونے والے دوسرے گناہوں میں برابر کے شریک ہیں۔ رہا یہ کہ آپ کا مقصد روٹی کمانا ہے معاشرے میں گندگی پھیلانا

نہیں، اس کا جواب بھی اوپر لکھ چکا ہوں کہ ایسی روزی کمانا ہی حلال نہیں جس سے معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو اور گندگی پھیلے۔

ٹیلی ویژن میں کام کرنے والے سب گناہ گار ہیں

س ...... ٹیلی ویژن میں عام طور سے گانے اور میوزک کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں، اکثر مخلوط گانے اور پروگرام ہوتے ہیں اور اس گناہ کے فعل میں ٹیلی ویژن کے ارباب واختیار بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس گناہ کا کفارہ ممکن ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کیا؟

ج ...... ناچ اور گانا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ ٹیلی ویژن دیکھنا بھی گناہ ہے۔ ناچنے والی، ٹیلی ویژن چلانے ولے اور ٹیلی ویژن دیکھنے والے سبھی گناہ گار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیک ہدایت فرمائیں۔

ریڈیو اور ٹیلی وژن کے محکموں میں کام کرنا

س ...... جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں بہت سے ایسے ادارے ہیں جن کا وجود ہی اسلامی نقطہ نگاہ سے جائز نہیں۔ مثلاً ٹیلی ویژن، ریڈیو وغیرہ جن سے رقص وموسیقی اور اسی قسم کی دوسری چیزیں نشر ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے میرے اور بہت سے مسلمانوں کے دل میں یہ مسئلہ ہو گا کہ ان محکموں سے ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگوں کی روزی وابستہ ہے، ان میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے فرض کو بہت ہی خوش اسلوبی اور دیانتداری سے انجام دیتے ہیں۔ تو کیا ان لوگوں کی روزی جو ان اداروں سے منسلک ہیں۔ جائز ہے اور اگر جائز نہیں تو کیا وہ لوگ گناہ گار ہیں کیونکہ وہ لوگ اس پیسے سے اپنے معصوم بچوں کی پرورش کرتے ہیں، جن کو ابھی اچھے اور برے کی تمیز نہیں

توکیا وہ بھی اس گناہ میں شریک ہیں یا پھر ان کے والدین پر ہی تمام گناہ ہو گا۔
ج ...... رقص و موسیقی کے گناہ ہونے اور اس کے ذریعہ حاصل کی گئی رقم کے ناپاک ہونے میں کیا شبہ ہے؟ باقی وہ معصوم بچے جب تک نابالغ ہیں، گناہ میں شریک نہیں، بلکہ حرام آمدنی سے پرورش کا وبال ان کے والدین پر ہے۔

وی سی آر دیکھنے کی کیا سزا ہے؟

س ...... ہمارے معاشرے میں وی سی آر کی لعنت پھیل گئی ہے جس سے ہماری نئی نسل فلمیں دیکھ کر بری طرح متاثر ہوئی ہے' اس لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کیجئے کہ اس کی سزا کیا ہے؟
ج ...... اس کی سزا دنیا میں تو مل رہی ہے کہ نئی نسل نے اپنی اور دوسروں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔

ٹی وی اور وڈیو فلم

س ...... کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین و علماء دین اس بارے میں کہ ٹی وی اور ویڈیو کیسٹ کی شرعی حیثیت کیا ہے' آیا یہ تصویر کی حیثیت سے ممنوع ہیں یا نہیں۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل اپنی گذارشات آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔
ا۔ ...... اگر ٹی وی براہ راست ریز (شعاعوں) کے ذریعہ جو کچھ وہاں ہو رہا ہے وہ اسی آن میں ہمیں دکھا رہی ہو۔ جیسے کبھی کبھی حج پروگرام نشر ہوتے ہیں جو کچھ وہاں حجاج کرام کرتے ہیں وہ ہم اس آن میں یہاں دیکھتے ہیں' کیا اس وقت ٹی وی دوربین جیسی نہیں ہوتی اور کیا کسی آلہ سے اگر دور کی آواز سننا جائز ہے تو کیا دور کا دیکھنا جائز نہیں۔

۲۔ ...... فلم میں ایک خرابی یہ بتائی جاتی تھی کہ اس میں تصویر ہے اور تصویر حرام ہے۔ مگر ویڈیو کیسٹ کی حقیقت یہ ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی تصویر نہیں چھپتی' بلکہ اس کے ذریعہ اس کے سامنے والی چیزوں کی ریز (Rays) شعاعوں کو ٹیپ کر لیا جاتا ہے جس طرح آواز کو ٹیپ کر لیا جاتا ہے ٹیپ ہونے کے باوجود جس طرح آواز کی کوئی صورت نہیں ہوتی بلکہ وہ غیر مرئی ہوتی ہے اسی طرح ان ریز شعاعوں کی بھی کوئی صورت نہیں ہوتی' لہٰذا فلمی فیتوں اور ویڈیو کیسٹ میں بڑا فرق ہے' فلمی فیتوں میں تو تصویر باقاعدہ نظر آتی ہے جس تصویر کو پردہ پر بڑھا کر دکھایا جاتا ہے' مگر ویڈیو کیسٹ (مقناطیسی) ہوتے ہیں جو مذکورہ ریز کرنوں کو جذب کر لیتے ہیں۔ پھر ان جذب شدہ کو ٹی وی سے متعلق کیا جاتا ہے تو ٹی۔ وی ان ریز کو تصویر کی صورت میں بدل کر اپنے آئینے میں ظاہر کر دیتی ہے' چونکہ یہ صورت متحرک اور غیر قار ہوتی ہے ۔ عام آئینوں کی صورت پر قیاس کیا جاتا ہے۔ جب تک آئینے کے روبرو ہو اس میں صورت رہے گی اور ہٹ جانے کی صورت میں ختم ہو جائے گی۔ یوں ہی جب تک ویڈیو کیسٹ کا رابطہ ٹی وی سے رہے گا تصویر نظر آئے گی اور رابطہ منقطع ہوتے ہی تصویر فنا ہو جائے گی۔

۳۔ ...... آئینے اور ٹی وی کے ناپائیدار عکوس کو حقیقی معنوں میں تصویر' تمثال' مجسمہ اسٹیچو وغیرہ کہنا صحیح نہیں۔ اس لئے کہ پائیدار ہونے سے پہلے عکس ہی ہوتا ہے' تصویر نہیں بنتا اور جب اسے کسی طرح سے پائیدار کر لیا جائے تو وہی تصویر بن جاتا ہے' اب اگر اس کو ناظرین تصویر کہیں تو یہ مجازاً ہو گا۔

۴۔ ...... اور یہ کہ جب علماء نے بالاتفاق بہت چھوٹی تصویر جیسے بٹن یا انگوٹھی کے نگینے پر تصویر کے استعمال کو جائز کہا ہے' مگر یہاں تو ویڈیو میں بالکل تصویر کا وجود ہی نہیں اور کسی طاقتور خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا۔

۵۔ ...... اوپر والی باتوں پر نظر رکھتے ہوئے میرے خیال میں ٹی وی بذات خود

خراب یا مذموم نہیں، ہاں موجودہ پروگراموں کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹی وی کو مذموم کہا جاسکتا ہے، مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آدمی ٹی وی نہ رکھے بلکہ مذموم پروگرام کو نہ دیکھے، جیسے ویڈیو۔

۶۔ یہ بات زیر غور ہے کہ اگر پاکستان کا مقدر اچھا بن جائے اور یہاں مکمل اسلامی حکومت قائم ہوجائے تو کیا ٹی وی اور ٹی وی اسٹیشن ختم کئے جائیں گے؟

۷۔ ...... یہ کہ یہاں پر ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ مفتی محمودؒ کبھی کبھی ٹی وی پر اپنی تقریر سناتے تھے، کیا ان کا عمل یہ نہیں بتارہا ہے کہ وہ فی ذاتہ ٹی وی کو مذموم نہ سمجھتے تھے۔

۸۔ ...... یہ کہ علماء حجاز و مصر کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

۹۔ ...... ہم سے سائنس کے طلباء کہہ رہے ہیں کہ جو ہم میں سے ٹی وی دیکھ رہا ہے، وہ علمی سائنس میں ہم سے آگے ہے کیونکہ ٹی وی میں جدید پروگرام دیکھتے ہیں، کیا ہمیں آگے بڑھنے کی اجازت نہیں۔

اور آخر میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میری یہ ساری بحث ٹی وی کو خواہ مخواہ جائز کرنے کے لئے نہیں، بلکہ اس جدید مسئلے کے سارے پہلو آپ کے سامنے رکھنا مقصود ہے غلطی ہو تو معاف فرمائیں۔

ج ...... جو نکات آپ نے پیش فرمائے ہیں۔ اکثر و بیشتر پہلے بھی سامنے آتے رہے ہیں، ٹی وی اور ویڈیو فلم کا کیمرہ جو تصویریں لیتا ہے وہ اگرچہ غیر مرئی ہیں، لیکن تصویر بہرحال محفوظ ہے اور اس کو ٹی وی پر دیکھا اور دکھایا جاتا ہے۔ اس کو تصویر کے حکم سے خارج نہیں کیا جاسکتا، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہاتھ سے تصویر بنانے کے فرسودہ نظام کی بجائے سائنسی ترقی میں تصویر سازی کا ایک دقیق طریقہ ایجاد کرلیا گیا ہے۔ لیکن جب شارع نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے تو تصویر سازی کا طریقہ خواہ کیسا ہی ایجاد کرلیا جائے تصویر تو حرام ہی رہے گی۔ اور میرے ناقص خیال میں ہاتھ سے تصویر سازی میں وہ قباحتیں نہیں تھیں جو

ویڈیو فلم اور ٹی وی نے پیدا کر دی ہیں۔ ٹی وی اور ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ گھر گھر سینما گھر بن گئے ہیں۔ کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ شارع ہاتھ کی تصویروں کو تو حرام قرار دے۔ اس کے بنانے والوں کو ملعون اور "اشدُّ عذاباً یوم القیمة" بتائے اور فواحش و بے حیائی کے اس طوفان کو جسے عرف عام میں ٹی وی کہا جاتا ہے، حلال اور جائز قرار دے؟

رہا یہ کہ اس میں کچھ فوائد بھی ہیں تو کیا خمر اور خنزیر، سود اور جوئے میں فوائد نہیں؟ لیکن قرآن کریم نے ان تمام فوائد پر یہ کہہ کر لکیر پھیر دی ہے "و اثمھما اکبر من نفعھما." یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ویڈیو فلم اور ٹی وی سے تبلیغ اسلام کا کام لیا جاتا ہے۔ ہمارے یہاں ٹی وی پر دینی پروگرام بھی آتے ہیں لیکن کیا میں بڑے ادب سے پوچھ سکتا ہوں کہ ان دینی پروگراموں کو دیکھ کر کتنے غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے؟ کتنے بے نمازیوں نے نماز شروع کر دی؟ کتنے گناہ گاروں نے گناہوں سے توبہ کر لی؟ لہٰذا یہ محض دھوکہ ہے، فواحش کا یہ آلہ جو سرتا سرنجس العین ہے اور ملعون ہے اور جس کے بنانے والے دنیا و آخرت میں ملعون ہیں وہ تبلیغ اسلام میں کیا کام دے گا؟ بلکہ ٹی وی کے یہ دینی پروگرام گمراہی پھیلانے کا ایک مستقل ذریعہ ہیں، شیعہ، مرزائی، ملحد، کمیونسٹ اور ناپختہ علم لوگ ان دینی پروگراموں کے لئے ٹی وی پر جاتے ہیں اور اناپ شناپ جو ان کے منہ میں آتا ہے کہتے ہیں۔ کوئی ان پر پابندی لگانے والا نہیں، اور کوئی صحیح و غلط کے درمیان تمیز کرنے والا نہیں، اب فرمایا جائے کہ یہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہو رہی ہے، یا اسلام کے حسین چہرے کو مسخ کیا جا رہا ہے۔

رہا یہ سوال کہ فلاں یہ کہتے ہیں۔ اور یہ کرتے ہیں یہ ہمارے لئے جواز کی دلیل نہیں۔

فلم اور تبلیغ دین

س ...... جمعرات ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں جناب کوثر نیازی صاحب نے

لکھا ہے کہ فلم اور ٹی وی کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہونی چاہئے' اور فلم اور ٹی وی ایسا زبردست میڈیا ہے کہ ہر گھر میں موجود ہے اور اس کا ہر چھوٹے بڑے کو چسکا ہے۔ آگے کوثر صاحب لکھتے ہیں کہ "اب وہ زمانہ نہیں کہ فلم کے جائز یا ناجائز ہونے کے بارے میں بحثیں کی جائیں ہم پسند کریں یا ناپسند دنیا بھر میں اسے بطور تفریح اپنا لیا گیا ہے' تو کیا واقعی ان ذرائع کو اسلام کی عظمت کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

آگے چل کر لکھتے ہیں کہ جب حلال و حرام کے اجارہ دار حلقے خود اس عصری رجحان کے سامنے بے بس ہوں تو کیا مناسب نہ ہوگا کہ مسلمان ملک انتہا پسندی کے سنگھاسن سے نیچے اتر کر صنعت فلم سازی کے لئے اصلاحی اور انقلابی انداز فکر اختیار کریں۔

ج ...... آپ کے سوال میں چند باتیں قابل غور ہیں۔

اول ...... جناب کوثر صاحب نے حلال و حرام کے "اجارہ دار حلقوں" کے لفظ سے جو طنز کیا ہے اگر ان کی مراد علماء کرام سے ہے تو قابل افسوس جہل مرکب' ہے۔ اس لئے کہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا اللہ و رسول کا کام ہے۔ علماء کرام کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ اللہ و رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو محض اپنی خواہش نفس یا لوگوں کی غلط خواہشات کی وجہ سے حلال کہنے سے معذور ہیں' اگر کوثر صاحب اسی کو اجارہ داری' سے تعبیر کرتے ہیں کہ حضرات علماء کرام 'کفر و نفاق کو اسلام کیوں نہیں کہتے' حرام کو حلال کیوں نہیں کر دیتے' منکرات و خواہشات کو نیکی و پارسائی کیوں نہیں بتاتے اور ہر وہ ادائے کج جو معاشرہ میں رواج پذیر ہو جائے اس کو عین صراط مستقیم کیوں نہیں کہتے؟ تو میں جناب کوثر صاحب سے عرض کروں گا کہ یہ اجارہ داری بہت مبارک ہے' اور امید ہے کہ قیامت کے دن ان کے ان الفاظ کو شہادت کے طور پر بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جاسکے اور ان سے بھی توقع رکھوں گا کہ وہ احکم الحاکمین کی

عدالت میں یہ گواہی ضرور دیں (اگر وہ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں) کہ یا اللہ! تیرے ان بندوں نے حلال وحرام کی اجارہ داری قائم کر رکھی تھی۔ آپ نے اور آپ کے رسول ﷺ نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا تھا ہم نے زمانے کے حالات کا واسطہ دے کر ان سے بار بار اپیل کی اب ان چیزوں کو حلال کر دیا جائے۔ مگر ان بندگانِ خدا نے کسی کی ایک نہ مانی' ان کی ایک ہی رٹ رہی کہ جس چیز کو اللہ ورسول نے حرام قرار دیدیا ہے وہ ہمیشہ کے لئے حرام رہے گی' قیامت تک کوئی شخص خدا اور رسول کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال نہیں کر سکتا۔ جب کوثر صاحب بارگاہ الٰہی میں یہ شہادت دیں گے تو ہم دیکھیں گے کہ احکم الحاکمین کا فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی

دوم: کوثر صاحب کا یہ ارشاد کہ اب وہ زمانہ نہیں کہ فلاں چیز کے جائز یا ناجائز ہونے کے بارے میں بحثیں کی جائیں ..... یہ قصہ پڑھ کر کم از کم میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ کیا کسی ایسے شخص سے جس کے دل میں رائی کے دسویں حصے کے برابر بھی ایمان ہو۔ یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ کسی چیز کے شرعاً حلال یا حرام اور جائز یا ناجائز ہونے کی بحث ہی کو بے کار کہنے لگے۔ العیاذ باللہ' استغفر اللہ۔

اور کوثر صاحب کی یہ دلیل بھی عجیب ہے کہ ''ہم پسند کریں یا ناپسند' دنیا بھر میں اسے بطور تفریح اپنا لیا گیا ہے''۔ کیا جو چیز انسانیت وشرافت اور آئین وشرع کے علی الرغم فساق وفجار کے عام حلقوں میں اپنا لی جائے وہ جائز اور حلال ہو جاتی ہے؟ اور اس کے جائز یا ناجائز ہونے کے بارے میں بحث کرنا لغو اور بے کار ہو جاتا ہے؟ آج ساری دنیا میں قانون شکنی کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے' کوثر صاحب کو چاہئے کہ دنیا بھر کی حکومتوں کو مشورہ دیں کہ یہ آئین وقانون کی پابندیاں لغو ہیں۔ ہر جگہ بس جنگل کا قانون ہونا چاہئے کہ جس کے جی میں جو آئے کرے اور جدھر جس کا منہ اٹھے ادھر چل نکلے مہذب حکومتوں کو

ایسا مشورہ دیا جائے، تو یقین ہے کہ مشورہ دینے والے کی جگہ دماغی شفاخانہ ہوگی، کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایک پڑھا لکھا شخص، جو مسلمان کہلاتا ہے خدا ورسول کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ جناب! یہ بیسویں صدی ہے۔ اس زمانے میں آپ کے حلال وحرام کو کوئی نہیں پوچھتا اس لئے ہمیں اس سے معاف رکھئے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

سوم: فلم اور تصویر کو خدا ورسول نے حرام قرار دیا ہے اور ان کے بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ کوثر صاحب کا یہ مشورہ کہ اس حرام اور ملعون چیز کو عظمت اسلام کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ کوئی شخص یہ مشورہ دے کہ چونکہ اس زمانے میں سود سے چھٹکارا ممکن نہیں اس لئے اس کے حلال یا حرام ہونے کی بحث تو بے کار ہے، ہونا یہ چاہئے کہ تمام اسلامی ممالک سود کی نجاست سے مسجدیں تعمیر کیا کریں۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آخر وہ کونسا اسلام ہوگا جس کی عظمت ایک حرام اور ملعون چیز کے ذریعہ دوبالا کی جائے گی؟ جب حلال وحرام کی بحثوں کو ہی بالائے طاق رکھ دیا جائے تو اسلام باقی ہی کہاں رہا، جس کی تبلیغ واشاعت اور عظمت وسربلندی مطلوب ہے؟ کوثر صاحب شاید یہ نہیں جانتے کہ اسلام اپنی اشاعت وسربلندی کیلئے ان شیطانی آلات کا منت کش نہیں ہے، اور ان شیطانی آلات سے جو چیز فروغ پائے گی وہ اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا اسلام نہیں ہوگا، بلکہ کوثر صاحب اور ان کے ہم نواؤں کا خود ساختہ اسلام ہوگا۔ جس میں نہ کفر وایمان کا امتیاز ہو، نہ حلال وحرام کی تمیز ہو، نہ جائز وناجائز کا سوال ہو، نہ مرد وزن کے حدود ہوں، نہ نیکی وبدی کا تصور ہو، نہ اخلاص ونفاق کے درمیان کوئی خط امتیاز ہو۔ ایسے نام نہاد اسلام میں سب کچھ ہوگا مگر محمد رسول اللہ ﷺ کا اسلام نہیں ہوگا۔

چہارم: کوثر صاحب اسلامی ممالک کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ انتہا

پسندی کے سنگھاسن سے نیچے اتر کر فلم سازی کی صنعت میں اصلاحی وانقلابی تبدیلیاں کریں۔

جہاں تک فلم میں اصلاحی وانقلابی تبدیلیوں کا تعلق ہے میں بتا چکا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی نظر میں تصویر نجس العین اور ملعون ہے۔ اور امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد اور مورخ اسلام علامہ سید سلیمان ندوی ایسی نا.غہ شخصیتوں کو بھی جو کسی زمانے میں بڑے شدومد سے تصویر کے جواز کے قائل تھے' یہ اعتراف کرنا پڑا تھا کہ موجودہ دور کی عکسی تصویر بھی فرمودۂ نبوی (ﷺ) کے مطابق حرام اور ملعون ہے۔پس جو چیز بذات خود نجس ہو اس کو کس طرح پاک کیا جاسکتا ہے' جبکہ اس کی ماہیت بدستور باقی ہو۔کیا پیشاب کو کسی لیبارٹری میں صاف کر لیا جائے تو وہ پاک ہو جائے گا؟

فلموں میں کیسی بھی تبدیلیاں کر لی جائیں ان کی ماہیت نہیں بدل سکتی' ہاں آپ یہ کر سکتے ہیں کہ اس کے فحش اجزا کو حذف کر دیں۔اس میں سے نسوانی کردار چھانٹ دیں' اس کے باوجود فلم فلم ہی رہے گی۔اس کی ماہیت ہی سرے سے حرام اور ملعون ہے۔تو کوئی سا اصلاحی وانقلابی اقدام بھی اس کو حرمت وملعونیت سے نہیں بچاسکتا' ہاں اس کا ایک نقصان ضرور ہو گا کہ اب تو عام سے عام مسلمان بھی فلم کو گناہ سمجھتا ہے۔کوثر صاحب کے فتویٰ کے بعد بہت سے ناواقف لوگ اس کو گناہ بھی نہیں سمجھیں گے۔یوں فسق سے کفر کی حد تک پہنچ جائیں گے۔

اور اگر کوثر صاحب کا مقصد یہ ہے کہ حج وغزوات وغیرہ اسلامی شعائر کو فلمایا جائے تو یہ اس سے بھی بدترین چیز ہے' اس لئے کہ اسلامی شعائر کو تفریح اور لہوو لعب کا موضوع بنانا شعائر اللہ کی بے حرمتی اور توہین ہے۔اگرچہ ایسا کرنے والوں کا یہ مقصد نہ ہو اور اگرچہ وہ اس دقیقہ کو سمجھنے کی بھی صلاحیت نہ رکھتے ہوں۔

اور اس سے بھی بد تر یہ کہ ایسی فلموں کو ناواقف لوگ کار ثواب سمجھا کریں گے۔ (جیسا کہ فلم حج کو بہت سے لوگ بڑی عقیدت سے ثواب اور عبادت سمجھ کر دیکھتے ہیں) اس کا سنگین جرم ہونا بالکل واضح ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے گناہ کا کام اور خدا تعالیٰ کے غضب ولعنت کا موجب قرار دیا تھا' یہ لوگ ٹھیک اس چیز کو عبادت اور رضائے الٰہی کا موجب سمجھتے ہیں' یہ خدا ورسول کا صریح مقابلہ ہے' اور خدا تعالیٰ کی شریعت کے متوازی ایک نئی شریعت تصنیف کرنا کس قدر سنگین جرم ہے۔ اس کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے خلاصہ یہ کہ فلمی صنعت میں کوئی ایسا اصلاحی وانقلابی اقدام ممکن نہیں جو اس صنعت کو خدا کی لعنت سے نکال سکے۔

جہاں تک انتہا پسندی کے سنگھاسن سے نیچے اترنے کے مشورے کا تعلق ہے' میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ حلال وحرام کا اختیار امت کے کسی فرد کو نہیں دیا گیا اور خدا کے حرام کئے ہوئے فعل کو حرام کہنا انتہا پسندی نہیں' بلکہ عین ایمان ہے' اگر اس کو سنگھاسن کے لفظ سے تعبیر کرنا صحیح ہے' تو یہ ایمان کا سنگھاسن ہے اور ایمان کے سنگھاسن سے نیچے اترنے کا مشورہ کوئی مسلمان نہیں دے سکتا۔ اور جو شخص نیچے اترنے کا ارادہ کرے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ کوثر صاحب کو اگر اسلام وایمان مطلوب ہے۔ تو میں ان کو مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ وہ خود مغرب پرستی کے سنگھاسن سے نیچے اتر کر اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کریں اور اپنے کفریہ کلمات سے توبہ کریں۔

مرد اور عورت سے متعلق مسائل

عورت پر تہمت لگانے ' مارپیٹ کرنے والے پڑھے لکھے پاگل کے متعلق شرعی حکم

س ...... ایک آدمی پڑھا لکھا ہے اسلامیات میں ایم اے کیا ہوا ہے ' بیوی کو کوئی عزت نہیں دیتا ' بیوی پر طرح طرح کے الزامات لگاتا ہے۔ ہر کام میں نقص نکالتا ہے ' ہر نقصان کا ذمہ دار بیوی کو ٹھہراتا ہے ' گندی گندی گالیاں بکتا ہے ' بیوی کی پاک دامنی پر الزامات لگاتا ہے ' بیوی کے رشتہ داروں کی پاک دامنی پر بھی الزامات لگاتا ہے ' بیوی کو اس کے رشتہ داروں کے گھر جانے نہیں دیتا بیوی کا دل اگر چاہتا ہے کہ وہ بھی اپنے میکے میں کہیں جائے تو ڈر کی وجہ سے اجازت طلب نہیں کرتی کیونکہ شوہر اس کے گھر والوں کا نام سنتے ہی آگ بگولہ ہو جاتا ہے اور چلا چلا کر اس کے گھر والوں کو گندی گندی گالیاں بکتا ہے ' بیوی بے چاری مہینوں مہینوں اپنے گھر والوں کی صورت کو بھی ترس جاتی ہے۔ بے بس ہے جب زیادہ یاد آتی ہے تو چپکے چپکے رو لیتی ہے اور صبر اور شکر کر کے خاموش ہو جاتی ہے۔ بیوی کے گھر والے اگر بلائیں تو (شوہر جو کہ شکی مزاج ہے) بیوی اور اس کے میکے والوں پر گندے گندے الزامات لگاتا ہے کہتا ہے تجھے بلا کر تیرے ماں باپ تجھ سے گندہ دھندہ کرواتے ہیں اور پیسہ خود کھاتے ہیں۔ بات بات پر گالیاں دینا ' پاک دامنی پر الزام لگانا ' زیادہ غصہ آئے تو چہرے پر تھپڑوں کی بھرمار کرنا ' گھر سے نکل جانے کی دھمکی دینا ' شوہر کے نزدیک بیوی کا حق روٹی ' کپڑا اور مکان سے زیادہ نہیں ہے۔ جب شوہر کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو وہ

بیوی سے معافی مانگتا ہے کہ میں نے غصہ میں جو کچھ بھی کیا تم معاف کر دو۔ عورت بے چاری مجبور ہو کر معاف کر دیتی ہے۔ کچھ عرصہ کی بات ہے کہ شوہر نے اپنی بیوی کو گالیاں دیں اور بہت سے مردوں کے نام لے کر اس کی پاک دامنی پر الزام لگایا یہاں تک کہ بیوی کے بھانجوں اور بھتیجوں تک کے ساتھ الزام لگانے سے باز نہ آیا' اس کے میکے والوں پر بھی گندے گندے الزامات لگائے تین چار روز بعد بیوی سے کہا کہ مجھے معاف کر دو بیوی نے کہا کہ اب تو میں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی کیونکہ آپ ہر بار معافی مانگنے کے بعد بھی یہی کرتے ہیں۔ لیکن شوہر بارہا معافی مانگتا رہا اور اس نے یہاں تک وعدہ کیا کہ دیکھو میں کعبتہ اللہ کی طرف ہاتھ اٹھاکر حلفیہ تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ اب میں کبھی بھی تم پر اور تمہارے گھر والوں پر کوئی الزام نہیں لگاؤں گا۔ بیوی نے معاف کر دیا مگر ابھی اس معافی کو بمشکل دو ماہ بھی نہ گزرے تھے کہ شوہر صاحب پھر وعدہ بھلا کر اپنی پرانی روش پر اتر آئے اب تو بیوی بالکل بھی معاف نہیں کرتی' شوہر جب بھی اس کی پاک دامنی پر الزامات لگاتا ہے تو بیوی چار بار آسمان کی طرف انگلی اٹھاکر چار گواہوں کی طرف سے اللہ کو گواہ بناتی ہے اور پانچویں بار اللہ کو گواہ بناکر اپنی پاک دامنی پر لگائے ہوئے الزامات کا بدلہ اللہ کو سونپ دیتی ہے۔ کیونکہ کہتے ہیں عورت کی پاک دامنی پر الزام کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے الزام لگانے والے پر ۸۰ دروں کی سزا رکھی ہے اب بیوی اپنے شوہر کی ہر بات صبر اور شکر سے سنتی ہے اور خاموش رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو کہتی ہے کہ اے اللہ تو ہی انصاف سے میرے ساتھ کی جانے والی ان تمام حق تلفیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں لے لینا۔

مولانا صاحب اسلام کی بیٹی کیا اتنی گھٹیا اور حقیر ہے کہ جو ایک مرد کیلئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر حلال کی گئی ہو اور وہ مرد اس کے اوپر جیسا چاہے الزم لگائے اور اس کے میکے والوں کو یہ کہہ کر حقیر جانے کہ میں ان

کی بیٹی بیاہ کر لایا ہوں اس لئے میری عزت اور رتبہ زیادہ ہے اور بیٹی اور اس کے گھر والے مرد سے کم تر ہیں' ان کی کوئی عزت نہیں جس کے سامنے جو چاہے ان کو کہہ دیا جائے۔ کیا اسلام نے بیٹی والوں کو اتنا حقیر بنا دیا ہے (نعوذ باللہ) کہ وہ سنت رسول ﷺ کو ادا کر کے ایک بیٹی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر ایک مرد کیلئے حلال کر دیں اور پھر بیٹی والے اور بیٹی زندگی بھر ان کے آگے جھکیں کیا۔ عورت کو (خاص کر اس کے منہ پر) زور دار تھپڑوں کی مار سے ناک اور منہ سے خون نکالنے کی اجازت ہے جبکہ عورت اللہ کو حاضر اور ناظر جان کر اپنے تمام فرائض ایمان داری سے ادا کرتی ہو اور وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر بھی نہ جاتی ہو (کیا ایسے شوہر کی عبادت قبول ہو سکتی ہے) کیا یوم حساب اللہ تعالیٰ صابر بیوی کو اس کے شوہر سے تمام حقوق ادا کروا دے گا جو کہ دنیا میں اسے نہ ملے ہوں۔ کیونکہ اب بیوی یہی کہتی ہے کہ اب تو قیامت کے دن ہی حساب بے باق ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں ہو گا۔

ج ...... اس شخص کے جو حالات آپ نے لکھے ہیں ان کے نفسیاتی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ''پڑھا لکھا پاگل'' ہے۔ گالیاں بکنا' تہمتیں دھرنا' مارپیٹ کرنا' وعدوں سے پھر جانا اور قسمیں کھا کھا کر توڑ دینا کسی شریف آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔ جو شخص کسی پاک دامن پر بدکاری کا الزام لگائے اور اس پر چار گواہ پیش نہ کر سکے اس کی سزا قرآن کریم نے ۸۰ درے تجویز فرمائی ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کو سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا ہے اور جو شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے بیوی اس کے خلاف عدالت میں لعان کا دعویٰ کر سکتی ہے' نکاح ختم کرنے کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ جس کی تفصیل یہاں ذکر کرنا غیر ضروری ہے' اب اگر آپ اپنا معاملہ یوم الحساب پر چھوڑتی ہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آپ کو ان تمام زیادتیوں کا بدلہ دلائیں گے اور اگر آپ دنیا میں اس کے خلاف کارروائی کرنا چاہتی ہیں تو آپ کو عدالت سے رجوع کرنا ہو گا کہ

مظلوم لوگوں کے حقوق دلانا عدالت کا فرض ہے۔اس کے علاوہ آپ یہ بھی کر سکتی ہیں کہ دو چار شریف آدمیوں کو درمیان میں ڈال کر اس سے طلاق لے لیں اور کسی دوسری جگہ عقد کرکے شریفانہ زندگی بسر کریں۔ بہرحال اس پاگل کے فعل کو اسلام کی طرف منسوب کرنا اور یہ کہنا کہ "اسلام کی بیٹی کیا اتنی گھٹیا اور حقیر ہے" بالکل غلط ہے اسلام کی تعلیم تو وہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے اپنے پاک ارشاد میں ذکر فرمائی:

خیر کم خیر کم لأهله و أنا خیر کم لأهلي. (مشکوۃ ص ۲۸۱)

ترجمہ: "تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے سب سے اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کیلئے تم سب سے بڑھ کر اچھا ہوں"۔

عورت کے اخراجات کی ذمہ داری مرد پر ہے

س ...... کیا اسلام عورتوں کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ دفتروں میں مردوں کے دوش بدوش کام کریں؟ حالانکہ اسلام کہتا ہے کہ ان کا اصل گھر اور کام گھر میں ہے جہاں ان کو رہ کر ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں۔ آخر یہ بات کہاں تک درست ہے؟

ج ...... کما کر کھلانے کی ذمہ داری اسلام نے مرد پر ڈالی ہے' عورتیں اس بوجھ کو اٹھا کر اپنے لئے خود ہی مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔اسلام میں کمائی کے لئے بے پردہ ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

بیوی کے اصرار پر لڑکیوں سے قطع تعلق کرنا اور حصہ سے محروم کرنا

س ...... میں نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دی جس سے تین لڑکیاں ہیں اور میں نے ان کی شادی بھی کر دی' اب میں یہ چاہتا ہوں کہ میری جائیداد میں یہ

لڑکیاں حقدار نہ رہیں اور تعلق تو میں نے پہلے ہی ختم کر لیا ہے کیونکہ میری بیوی کی خواہش یہی ہے۔کیا میرا یہ فیصلہ شریعت کے عین مطابق ہو گا؟

ج ...... بیٹیوں سے قطع تعلق؟ توبہ کیجئے! یہ سخت گناہ ہے۔ اسی طرح ان کو جائیداد سے محروم کرنے کی خواہش بھی سخت گناہ ہے۔خدا اور رسول ﷺ نے جس کو وارث بنایا ہے بیوی کے اصرار پر اس کو محروم کرنے کی کوشش کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو بیوی خدا اور رسول سے زیادہ عزیز ہے۔

باوجود کمانے کی طاقت کے بیوی کی کمائی پر گذارہ کرنا

س ...... کیا مردوں کو عورتوں کی کمائی کھانے کی اجازت ہے مثلاً کسی کی بیوی کما کر لاتی ہے اور مرد باوجود تندرستی کے نکما ہے کماتا نہیں تو ایسے شخص کو بیوی کی کمائی حلال ہے، یا کسی نوجوان کی بہن کماتی ہے اور وہ بیٹھ کر کھاتا ہے۔تو کیا ایسے جوان کو بہن کی لائی ہوئی تنخواہ میں سے خرچ کرنے کا حق ہے؟

ج ...... عورتوں کے معاش کا ذمہ دار مردوں کو بنایا گیا ہے۔مگر عورتوں نے یہ بوجھ خود اٹھانا شروع کر دیا اور تساہل پسند مردوں کو ایک اچھا خاصا ذریعہ روزگار مل گیا۔جب عورت اپنی خوشی سے کما کر لاتی ہے اور مردوں پر خرچ کرتی ہے ان کے لئے کیوں حلال نہیں۔

س ...... بیوی کو خرچہ نہ دینا اور بیوی کا ردعمل نیز گھر میں سودی پیسے کا استعمال

س ...... میرے میاں اپنا پیسہ سودی بینک میں مختلف اسکیموں پر لگاتے ہیں اور اس کا منافع ہر مہینہ جو ہوتا ہے اس کو بھی گھر کے خرچ میں لگا دیتے ہیں۔والد صاحب کے سائے سے بچپن سے محروم ہو گئے اور اس زمانے میں لڑکیوں کی

شادی ایک مسئلہ ہے تو پھر میرے گھر والوں نے یہ شادی کر دی میرے میاں کی ملازمت حبیب بینک میں بہ حیثیت آڈٹ آفیسر ہے ایک تو بینک کی نوکری اور اوپر سے سود کی اسکیموں میں لگایا ہوا پیسہ یہ تمام پیسہ مجھ پر اور میرے بچوں پر خرچ ہوتا ہے۔

۱۔ ...... اس پیسے کے کھانے سے میری نماز' میرا کھانا درست ہے؟

۲۔ ...... اسی پیسے سے میں اپنے زیور کی زکوۃ ادا کرتی ہوں کیا وہ درست ہے؟

ج ...... سود تو حرام ہے۔ آپ ایسا کیا کریں' ہر مہینے کسی غیر مسلم سے قرض لیکر گھر کا خرچ چلایا کریں اور آپ کے میاں اپنی رقم سے غیر مسلم کا وہ قرض ادا کر دیا کریں۔

مقروض شوہر کی بیوی کا اپنی رقم خیرات کرنا

س ...... ایک شخص پانچ ہزار روپے کا مقروض ہے اور یہ قرض حسنہ لیا ہوا ہے' اس کی بیوی کے پاس تقریباً تین ہزار روپے کا زیور ہے۔ اب بیوی چاہتی ہے کہ ۱۵۰۰ روپے کے زیورات بیچ کر گاؤں میں ایک کنواں کھدوائے' لیکن اس کے میاں کا اصرار ہے کہ یہ پندرہ سو روپے کنواں پر خرچ کرنے کے بجائے میرا قرض ادا کر دو۔ بیوی کہتی ہے کہ یہ میرا حق ہے میں جہاں چاہوں خرچ کر سکتی ہوں۔ اس کا ثواب مجھے ضرور ملے گا اور خاوند کہتا ہے کہ میاں اگر مقروض ہو تو اس کی بیوی کو خیرات کا کوئی ثواب نہیں ملتا۔

اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ کیا بیوی اپنے زیورات کو فروخت کر کے اس رقم کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کر سکتی ہے یا خاوند کی اطاعت اس کے لئے ضروری ہے؟

ج ...... اگر زیور بیوی کی ملکیت ہے تو وہ جس طرح چاہے اور جہاں چاہے خیرات کر سکتی ہے۔ شوہر کا اس پر کوئی حق نہیں۔ لیکن حدیث پاک میں ہے کہ عورت

کے لئے بہتر صدقہ یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر اور بال بچوں پر خرچ کرے۔ اس لئے میں اس نیک بی بی کو جو پندرہ سو روپے خرچ کرنا چاہتی ہیں مشورہ دوں گا کہ وہ اپنے سارے زیور سے اپنے شوہر کا قرضہ ادا کر دے اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جائیں گے اور اس کو جنت میں بہترین زیور عطا کریں گے۔

والدین سے اگر بیوی کی لڑائی رہے تو کیا کروں؟

س ...... میری شادی کو ڈھائی سال ہوئے ڈھائی سال میں میرے سسرال والوں سے میری معمولی معمولی بات میں نہیں بنتی اور میرے شوہر کے ساتھ بھی ان کے ماں باپ کی نہیں بنتی۔ ان لوگوں نے مجھے کبھی پیار محبت سے نہیں دیکھا اور میری بیٹی کے ساتھ بھی وہ لوگ بہت تنگ مزاج ہیں۔ بات بات پر طنز کرنا' کھانے کے لئے جھگڑا کرنا' کاروبار ہمارے یہاں مل کر کرتے ہیں اور تمام محنت میرے شوہر ہی کرتے ہیں الحمدللہ ہمارے یہاں رزق میں بیحد برکت ہے۔ ڈھائی سال کے عرصے میں میں کئی بار اپنی والدہ کے یہاں آگئی اور ان لوگوں کے کہنے پر کہ اب کوئی جھگڑا نہیں ہو گا۔ بڑوں کا لحاظ کرتے ہوئے والدین کا کہنا مانتے ہوئے میں معافی مانگ کر دوبارہ چلی جاتی۔ تھوڑے عرصے تک ٹھیک رہتا پھر وہی حال۔ اس بار بھی میرے شوہر اور ان کے والدین معمولی بات پر جھگڑا ہوگیا اور میں مع شوہر اپنی والدہ کے یہاں ہوں۔ میرے شوہر اور میں دونوں چاہتے ہیں کہ ماں باپ کی دعاؤں اور پیار محبت سے الگ مکان لے لیں۔ کاروبار سے الگ نہ ہوں اس لئے کہ ماں باپ کی خدمت بھی ہو وہ لوگ دوبارہ بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب ہم کچھ نہیں کہیں گے جیسے پہلے کہتے تھے۔ آپ بتائیے کہ جب گھر میں روز جھگڑا ہو تو برکت کہاں سے رہے گی۔ آپ ہمیں مشورہ دیں کہ ہم الگ مکان لے لیں۔ ان مسائل کا حل بتائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے گا اور میں تا زندگی دعا دیتی رہوں گی۔ میں بیحد دکھی

ہوں۔

ج ...... آپ کا خط غور سے پڑھا۔ ساس بہو کا تنازعہ تو ہمیشہ سے پریشان کن رہا ہے اور جہاں تک تجربات کا تعلق ہے اس میں قصور عموماً کسی ایک طرف کا نہیں ہوتا بلکہ دونوں طرف کا ہوتا ہے۔ ساس' بہو کی ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر تنقید کیا کرتی اور ناک بھوں چڑھایا کرتی ہے اور بہو جو اپنے میکے میں ناز پروردہ ہوتی ہے ساس کی مشفقانہ نصیحت کو اپنی توہین تصور کرتی ہے۔ یہ دو طرفہ نازک مزاجی مستقل جنگ کا اکھاڑہ بن جاتی ہے۔

آپ کے مسئلہ کا حل یہ ہے کہ اگر آپ اتنی ہمت اور حوصلہ رکھتی ہیں کہ اپنی خوشدامن کی ہر بات برداشت کر سکیں' ان کی ہر نازک مزاجی کا خندہ پیشانی سے استقبال کر سکیں اور ان کی کسی بات پر "ہوں" کہنا بھی گناہ سمجھیں تو آپ ضرور ان کے پاس دوبارہ چلے جائیں اور یہ آپ کی دنیا و آخرت کی سعادت و نیک بختی ہوگی۔ اس ہمت و حوصلہ اور صبرواستقلال کے ساتھ اپنے شوہر کے بزرگ والدین کی خدمت کرنا آپ کے مستقبل کو لائق رشک بنا دے گا اور اس کی برکتوں کا مشاہدہ ہر شخص کھلی آنکھوں سے کرے گا۔ اور اگر اتنی ہمت اور حوصلہ آپ اپنے اندر نہیں پاتیں کہ اپنی رائے اور اپنی "انا" کو ان کے سامنے یکسر مٹا ڈالیں تو پھر آپ کے حق میں بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے شوہر کے ساتھ الگ مکان میں رہا کریں۔ لیکن شوہر کے والدین سے قطع تعلق کی نیت نہ ہونی چاہئے بلکہ نیت یہ کرنی چاہئے کہ ہمارے ایک ساتھ رہنے سے والدین کو جو اذیت ہوتی ہے اور ہم سے ان کی جو بے ادبی ہو جاتی ہے اس سے بچنا مقصود ہے۔ الغرض اپنے کو قصوروار سمجھ کر الگ ہونا چاہئے' والدین کو قصوروار ٹھہرا کر نہیں۔ اور الگ ہونے کے بعد بھی ان کی مالی و بدنی خدمت کو سعادت سمجھا جائے۔ اپنے شوہر کے ساتھ میکے میں رہائش اختیار کرنا موزوں نہیں' اس میں شوہر کے والدین کی سبکی ہے۔ ہاں! الگ رہائش اور اپنا کاروبار کرنے میں میکے

والوں کا تعاون حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

میں نے آپ کی الجھن کے حل کی ساری صورتیں آپ کے سامنے رکھ دی ہیں۔ آپ اپنے حالات کے مطابق جس کو چاہیں اختیار کر سکتی ہیں۔ آپ کی وجہ سے آپ کے شوہر کا اپنے والدین سے رنجیدہ و کبیدہ اور برگشتہ ہونا ان کے لئے بھی وبال کا موجب ہوگا اور آپ کے لئے بھی۔ اس لئے آپ کی ہر ممکن کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آپ کے شوہر کے تعلقات ان کے والدین سے زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہوں اور وہ ان کے زیادہ سے زیادہ اطاعت شعار ہوں کیونکہ والدین کی خدمت و اطاعت ہی دنیا و آخرت میں کلید کامیابی ہے۔

مرد اور عورت کی حیثیت میں فرق

س ...... کیا اللہ تعالیٰ نے عورت کو مرد کے غم کم کرنے کے لئے پیدا کیا ہے جیسے مرد حضرات کا دعویٰ ہے کہ عورت کی کوئی حیثیت نہیں، اسے اللہ تعالیٰ نے مرد کے لئے پیدا کیا ہے۔

ج ...... اللہ تعالیٰ نے نسلِ انسانی کی بقا کے لئے انسانی جوڑا بنایا ہے اور دونوں کے دل میں ایک دوسرے کا انس ڈالا ہے اور دونوں کو ایک دوسرے کا محتاج بنایا ہے، میاں بیوی ایک دوسرے کے بہترین مونس و غم خوار بھی ہیں، رفیق و ہم سفر بھی ہیں، یار و مددگار بھی ہیں۔ عورت مظہر جمال ہے اور مرد مظہر جلال، اور جمال و جلال کا یہ آمیزہ کائنات کی بہار ہے، دنیا میں مسرتوں کے پھول بھی کھلاتا ہے، ایک دوسرے کے دکھ درد بھی بٹاتا ہے، اور دونوں کو آخرت کی تیاری میں مدد بھی دیتا ہے۔ فطرت نے ایک کے نقص کو دوسرے کے ذریعے پورا کیا ہے، ایک کو دوسرے کا معاون بنایا ہے، عورت کے بغیر مرد کی ذات کی تکمیل نہیں ہوتی اور مرد کے بغیر عورت کا حسن زندگی نہیں نکھرتا، اس لئے یک طرفہ طور پر یہ کہنا کہ عورت کو صرف مرد کے لئے پیدا کیا ورنہ اس کی کوئی

حیثیت نہیں، بالکل غلط ہے۔ہاں یہ کہنا صحیح ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے کا غم خوار ومددگار بنایا ہے۔

س ...... میں نے اکثر جگہ پڑھا ہے کہ مرد اچھی عورت کی طلب کرتے ہیں اور نیک بیوی چاہتے ہیں، اکثر اپنی پسند کی شادی بھی کرتے ہیں کیونکہ وہ مرد ہیں کیا یہ ٹھیک کرتے ہیں؟

ج ...... نیک اور اچھے جوڑے کی خواہش دونوں کو ہے اور پسند کی شادی بھی دونوں کرتے ہیں۔میں تو اس کا قائل ہوں کہ اپنے بزرگوں کی پسند کی شادی کی جائے۔

س ...... کیا عورت اپنے لئے اچھے نیک شوہر کی خواہش نہ کرے؟ عورت کسی ایسے شخص کو پسند کرتی ہے اور اس سے عزت سے شادی کرنے کی خواہش رکھتی ہے تو اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ کیونکہ ہمارے معاشرے میں ایسی حرکت عورت کو زیب نہیں دیتی جبکہ مرد اپنی خواہش پوری کرسکتا ہے؟

ج ...... اوپر لکھ چکا ہوں اکثر لڑکیاں کسی شخص کو پسند کرنے میں دھوکا کھالیتی ہیں، اپنے خاندان اور کنبے سے پہلے کٹ جاتی ہیں، ان کی محبت کا ملمع چند دنوں میں اتر جاتا ہے، پھر نہ وہ گھر کی رہتی ہیں، نہ گھاٹ کی۔اس لئے میں تمام بچیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ شادی دستور کے مطابق اپنے والدین کے ذریعہ کیا کریں۔

س ...... میں نے اکثر جگہ کتابوں میں پڑھا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے نکاح کی خواہش کی تھی جو کہ حضور اکرم ﷺ نے قبول کرلی تھی؟

ج ...... صحیح ہے۔

س ...... اگر آج ایک نیک مومن عورت کسی نیک شخص سے شادی کی خواہش کرے تو اس میں کوئی برائی تو نہیں ہے جبکہ عورت اپنی خواہش بیان نہ کرسکتی ہو تو کیا کرے۔کیونکہ اگر بیان کرتی ہیں تو والدین کی بھائیوں کی عزت کا مسئلہ بن

جاتا ہے اگر والدین کی بات مانے تو اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرنا ہوگا؟

ج ..... اس کی صورت یہ ہے کہ خود یا اپنی سہیلیوں کے ذریعے اپنی والدہ تک اپنی خواہش پہنچا دے اور یہ بھی کہہ دے کہ میں کسی بے دین سے شادی کرنے کے بجائے شادی نہ کرنے کو ترجیح دوں گی اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتی رہے۔

س ..... اگر عورت اپنی خواہش سے شادی کر بھی لے تو یہ مرد حضرات طعنہ دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جبکہ عورت کم ہی ایسا کرتی ہوگی۔ ایسے حضرات کے بارے میں آپ کیا جواب دیں گے؟

ج ..... جی نہیں؟ شریف مرد کبھی اپنی بیوی کو طعنہ نہیں دے گا۔ اسی لئے تو میں نے اوپر عرض کیا کہ آج کل کچی عمر اور کچی عقل کی لڑکیاں محبت کے جال میں پھنس کر اپنی زندگی برباد کر لیتی ہیں۔ نہ کسی کا حسب ونسب دیکھتی ہیں، نہ اخلاق و شرافت کا امتحان کرتی ہیں، جبکہ لڑکی کے والدین زندگی کے نشیب وفراز سے بھی واقف ہوتے ہیں، اور یہ بھی اکثر جانتے ہیں کہ لڑکی ایسے شخص کے ساتھ نبھا کر سکتی ہے یا نہیں؟ اس لئے لڑکی کو چاہئے کہ والدین کی تجویز پر اعتماد کرے۔ اپنی ناتجربہ کاری کے ہاتھوں دھوکا نہ کھائے۔

شوہر کی تسخیر کے لئے ایک عجیب عمل

س ..... میری شادی کو دو سال ہوئے ہیں مجھے شادی سے پہلے کچھ سورتیں کچھ دعائیں اور آیات وغیرہ پڑھنے کی عادت تھی۔ اب وہ ایسی عادت ہوگئی ہے کہ پاکی، ناپاکی کا کچھ خیال نہیں رہتا اور وہ زبان پر ہوتی ہیں۔ خیال آنے پر رک جاتی ہوں مگر پھر وہی۔ اس لئے آپ سے یہ بات پوچھ رہی ہوں کہ اگر کسی گناہ کی مرتکب ہو رہی ہوں تو آگاہی ہو جائے۔ اس کے علاوہ میں اپنے شوہر کی طرف سے بہت پریشان ہوں، مجھے بہت پریشان کرتے ہیں، کوئی توجہ نہیں دیتے۔ ہم دونوں میں آپس میں ذہنی ہم آہنگی کسی طور نہیں ہے، بہت کوشش

کرتی ہوں لیکن بے انتہا شکی ہیں۔

ج ...... ناپاکی کی حالت میں قرآنی دعائیں تو جائز ہیں مگر تلاوت جائز نہیں۔ اگر بھول کر پڑھ لیں تو کوئی گناہ نہیں' یاد آنے پر فوراً بند کر دیں۔

شوہر کے ساتھ ناموافقت بڑا عذاب ہے لیکن یہ عذاب آدمی خود اپنے اوپر مسلط کر لیتا ہے۔ خلاف طبع چیزیں تو پیش آتی ہی رہتی ہیں لیکن آدمی کو چاہئے کہ صبر و تحمل کے ساتھ خلاف طبع باتوں کو برداشت کرے۔ سب سے اچھا وظیفہ یہ ہے کہ خدمت کو اپنا نصب العین بنایا جائے۔ شوہر کی بات کالوٹ کر جواب نہ دیا جائے' نہ کوئی چبھتی ہوئی بات کی جائے۔ اگر اپنی غلطی ہو تو اس کا اعتراف کر کے معافی مانگ لی جائے۔ الغرض خدمت و اطاعت' صبر و تحمل اور خوش اخلاقی سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ یہی عمل تسخیر ہے' جس کے ذریعے شوہر کو رام کیا جاسکتا ہے' اس سے بڑھ کر کوئی عمل تسخیر مجھے معلوم نہیں۔ اگر بالفرض شوہر ساری عمر بھی سیدھا ہو کر نہ چلے تو بھی عورت کو دنیا و آخرت میں اپنی نیکی کا بدلہ دیر' سویر ضرور ملے گا اور اس کے واقعات میرے سامنے ہیں اور جو عورتیں شوہر کے سامنے تڑتڑ بولتی ہیں ان کی زندگی دنیا میں بھی جہنم ہے' آخرت کا عذاب تو ابھی آنے والا ہے۔ بہن بھائیوں کیلئے روزانہ صلوۃ الحاجت پڑھ کر دعا کیا کیجئے۔

قصور آپ کا ہے

س ...... ڈھائی تین سال ہوئے ایک شادی کی تقریب میں جبکہ میں چند قریبی رشتہ داروں اور عزیزوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا گھر کے ورانڈے میں میری چھوٹی سالی کے لڑکے نے مجھ سے بہت بدتمیزی اور بے ادبی کی جس پر پاس بیٹھے ہوئے عزیزوں نے بھی میری طرف تمسخرانا نظروں سے دیکھا مجھے بہت سبکی محسوس ہوئی مگر وقت کی نزاکت کی وجہ سے خاموش رہا اور صرف اپنی اہلیہ سے

اس کا ذکر کیا۔
سال بھر تک میں خاموش رہا اور اس انتظار میں رہا کہ میری چھوٹی سالی' اہلیہ یا چھوٹی سالی کا لڑکا خود آکر مجھ سے اپنی بے ادبی اور بدتمیزی کی معذرت کرے گا مگر وہ لوگ ہمارے گھر برابر آتے رہے۔
اہلیہ کو تو اس بے ادبی کا بالکل احساس نہیں وہ لڑکا بھی آتا اور میرے سامنے سے اپنی خالہ کے پاس چلا جاتا دونوں ماں بیٹے نے کبھی مجھے سلام تک نہیں کیا۔
خیر ایک سال یونہی گزر گیا ایک روز وہ لڑکا آیا اور میری اہلیہ سے باتیں کر کے جب جانے لگا تو میں نے اس کو روک کر کہا کہ آئندہ اس گھر میں نہ آنا اس پر وہ بہت سیخ پا ہوا اور کہا کہ میں آؤں گا دیکھتا ہوں کون میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟
میری اہلیہ یہ سب سنتی رہیں مگر خاموش رہیں۔۱۵ مئی ۹۴ء صبح ساڑھے آٹھ بجے مجھے عارضہ قلب ہوا میں صوفے پر لیٹ گیا اور اس مرض کی گولی زبان کے نیچے رکھی ۴ گولیاں رکھنے پر افاقہ ہوا اور درد کی شدت کم ہوئی اسی دوران میری چھوٹی سالی آئیں اور اپنی بہن سے باتیں کرنے لگیں۔ دن بھر رہیں مگر میرے بارے میں بالکل لاتعلقی ظاہر کی' حالانکہ میں نے جو مجھ سے ہو سکا ان لوگوں کی بہت مدد کی ہے' میں نہیں چاہتا کہ اس کو ظاہر کروں۔ شام کو چھوٹی سالی کا لڑکا ماں کو لینے آیا اس کو دیکھ کر مجھے بے حد غصہ آیا اور سخت تلخ کلامی ہوئی لڑکا بھی برابر جواب دیتا رہا مگر نہ اس کی ماں نہ میری اہلیہ اور نہ ہی میرے صاحبزادے کچھ بولے۔ وہ لوگ چلے گئے اور آدھ گھنٹہ بعد چھوٹی سالی کی لڑکی نے میری اہلیہ کو فون کیا اور نہ معلوم میرے متعلق کیا کیا کہا کہ میری اہلیہ نے مجھ کو سخت برا بھلا کہا اور مجھ سے طلاق مانگی اور گھر سے نکل جانے کو کہا۔ میں نے کہا آپ خلع لے لیں طلاق تو میں نہیں دوں گا اس سے بھی کافی تلخ کلامی ہوئی اور مجھ سے یہاں تک کہا کہ میرے لئے اب اچھا نہیں ہو گا اس دن سے میری اہلیہ کی بھی مجھ سے بات چیت بند ہے۔ میں برابر جو میرا فرض ہے یعنی پنشن وغیرہ ان کو

دے رہا ہوں۔ آپ سے عرض ہے کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اور ہم دونوں میں بالکل بات چیت بند ہے اس سلسلہ میں شرع کے کیا احکامات ہیں میں بہت ممنون ہوں گا بہت ذہنی پریشانی میں مبتلا ہوں۔

ج ...... شریعت کا حکم یہ ہے کہ دونوں میاں بیوی پیار و محبت سے رہیں' ایک دوسرے کے حقوق واجبہ ادا کریں اور اگر نہیں کر سکتے تو علیحدگی اختیار کر لیں۔ سالی کے لڑکے کی وجہ سے آپ نے اپنا معاملہ بگاڑ لیا اگر وہ بے ادب تھا تو آپ اس کو منہ نہ لگاتے' آپ کے معاملات کو تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے بیوی بچوں کے دل میں گھر نہیں کر سکے' ایک سال سے گفتگو بند ہے' مگر نہ آپ نے بیوی سے پوچھا نہ بیوی نے آپ سے' نہ صاحبزادے نے دونوں سے۔ گناہ گار تو آپ کی بیوی زیادہ ہے لیکن اصل قصور آپ کی سخت طبعی کا ہے جو کسی کے ساتھ بھی نہ بن سکی۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سیرت' حسن اخلاق' حسن معاملات اور حسن دل ربائی کا معاملہ کریں پھر نہ آپ کو بیوی سے شکایت رہے گی نہ اس کی بہن سے' نہ بھانجے سے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے حق میں سب سے اچھا ہو اور میں اپنے اہل خانہ کے حق میں سب سے اچھا ہوں۔ (مشکوۃ ص ۲۸۱)

شوہر کا ظالمانہ طرز عمل

س ...... آٹھ برس قبل ایک متشدد شوہر نے بہت زیادہ مار پیٹ کر اپنی بیوی کو آدھی رات کو گھر سے باہر گلی میں پھینک دیا جہاں اسے پڑوس کی بزرگ عورتوں نے گالی گلوچ کی' آوازیں سن کر پناہ دی' اور اس کے (عورت کے) ماں باپ کے گھر خبر بھجوا دی۔ دریں اثنا شوہر نے اپنے بڑے بھائی اور بڑی بہن کو ساتھ لے کر عورت کو اس کے چار چھوٹے بچوں سمیت اس کے نانا کے گھر

پہنچا دیا ایک بچی اس وقت پیٹ میں تھی بہرحال یہ مظلوم عورت ننھیال سے اپنے ماں باپ کے پاس پہنچ گئی۔ عورت کے خاندان کی طرف سے مصالحت کی درخواستیں بلاشنوائی شوہر کے خاندان نے رد کر دیں اور دو تین برس بعد شوہر نے دو طلاقیں اپنی بیوی کو دے دیں اس وقت اس کے پانچ بچے بھی ننھیال یعنی عورت کے ماں باپ کے پاس رہتے تھے۔ عدت شوہر نے گزار دی اور بچوں کا خرچہ (بہت ہی معمولی) بھجوانا شروع کر دیا۔ کبھی نہ شوہر (بچوں کا باپ) ملنے یا بچوں کو دیکھنے آیا نہ ہی اس کے خاندان کا کوئی رحمدل فرد یا بزرگ آیا یہ لوگ عجیب روایتی لڑکی والوں کو نفرت سے دیکھنے والا خاندان ثابت ہوئے' اب صورت حال یہ ہے کہ بچوں کے لئے باپ خرچہ کبھی بھیجتا تھا کبھی نہیں' لہٰذا بڑے بچے نے ڈاکئے سے کہہ کر واپس کر دیا اور پھر بالکل ہی بند ہو گیا۔ نکاح پر بطور مہر معجل دیا ہوا ہار (تین ہزار مالیت کا) گھر سے نکالتے وقت شوہر نے چھین لیا تھا اسی طرح اس کے جہیز کی تمام چیزیں جو بوقت شادی شوہر کی بہنوں نے دیکھ دیکھ کر پوری لی تھیں ان میں سے کچھ بھی واپس تک نہیں کیا ہے۔ کہتے ہیں ہم نے تین طلاق نہیں دی لہٰذا معاملہ ہماری طرف سے بند نہیں ہوا مطلقہ خلع لے۔ آپ جانتے ہیں عدالتوں میں شرفاء اور دیندار نہیں جانا چاہتے۔ اس مرد نے دوسری شادی کی ہوئی ہے اور وہاں سے اس کی بچی بھی ہے (بچوں کو اس کا کارڈ آیا تھا) اب آپ ہی مشورہ دیں کہ یہ مطلقہ مظلوم عورت کو کیا کرنا چاہئے؟

ج ...... شرعی حکم "امساك بمعروف او تسريح باحسان" کا ہے۔ یعنی عورت کو رکھو تو دستور کے مطابق رکھو اور اگر نہیں رکھنا چاہتے تو اسے خوش اسلوبی کے ساتھ چھوڑ دو۔ آپ نے جو المناک کہانی درج کی ہے وہ اس حکم شرعی کے خلاف ہے' یہ تو ظاہر ہے کہ شوہر کو عورت کی کسی غلطی پر غصہ آیا ہو گا لیکن شوہر نے غصہ کے اظہار کا جو انداز اختیار کیا وہ فرعونیت کا مظہر ہے۔

۱۔ ...... آدھی رات کو مار پیٹ کر اور گالم گلوچ کرکے گھر سے باہر پھینک دینا دور جاہلیت کی یادگار ہے' اسلام ایسے غیر انسانی اور ایسے غیر شریفانہ فعل کی اجازت نہیں دیتا۔

۲۔ ...... عورت کو بغیر طلاق کے اس کے چار پانچ بچوں سمیت اس کے نانا کے گھر بٹھا دینا بھی اوپر کے درج کردہ شرعی حکم کے خلاف تھا۔

۳۔ ...... عورت کے میکے والوں کی مصالحانہ کوشش کے باوجود نہ مصالحت کے لئے آمادہ ہونا اور نہ طلاق دے کر فارغ کرنا بھی حکم شرعی کے خلاف تھا۔

۴۔ ...... عورت کو دیا ہوا مہر ضبط کر لینا اور اس کے جہیز کے سامان کو روک لینا بھی صریحاً ظلم وعدوان ہے' حالانکہ دو تین سال بعد شوہر نے طلاق بھی دے دی اس کے بعد اس کے مہر اور جہیز کو روکنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔

۵۔ ...... بچے تو شوہر کے تھے اور ان کا نان نفقہ ان کے باپ کے ذمہ تھا مگر طویل عرصہ تک بچوں کی خبر تک نہ لینا' نہ ان کے ضروری اخراجات کی کفالت اٹھانا بھی غیر انسانی فعل ہے۔یہ مظلوم عورت اگر عدالت سے رجوع نہیں کرنا چاہتی تو اس معاملہ کو حق تعالیٰ کے سپرد کر دے اس سے بہتر انصاف کرنے والا کون ہے؟ حق تعالیٰ اس کی مظلومیت کا بدلہ قیامت کے دن دلائیں گے اور یہ غاصب اور ظالم دنیا میں بھی اپنے ظلم وعدوان کا خمیازہ بھگت کر جائے گا' حدیث شریف میں ہے کہ:

ان اللہ لیملی الظالم حتیٰ اذا اخذہ لم یفلتہ

(متفق علیہ۔مشکوٰۃ ص ۴۳۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے ہیں لیکن جب پکڑتے ہیں تو پھر چھوڑتے نہیں"۔

شوہر اگر زندہ ہو اور یہ تحریر اس کی نظر سے گزرے تو میں اس کو مشورہ دوں گا کہ اس سے قبل کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوڑا اس پر برسنا شروع ہو اس

کو ان مظالم کا تدارک کر لینا چاہئے۔

بیوی کی محبت کا معیار

س ...... میری شادی میری کزن سے ہوئی ہے۔شادی سے پہلے میں اپنی بیوی سے محبت کرتا تھا اس کی وجہ صرف اور صرف اس کا باپردہ اور باکردار ہونا تھا۔ ہمارے درمیان شادی سے پہلے کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی، لیکن شادی سے پہلے وہ بھی مجھے پسند کرتی تھی یہ بات ہم دونوں جانتے تھے۔ شادی ہمارے والدین نے اپنی پسند اور خوشی سے طے کی تھی۔شادی کے بعد جب میری بیوی گھر میں آئی تو مجھے بے حد خوشی ہوئی، لیکن شادی کے بعد میری بیوی کا رویہ میرے ساتھ ایک محبت کرنے والی بیوی کا نہیں رہا ہے، ہماری شادی کو ۷ سال ہونے والے ہیں۔شادی کے بعد سے آج تک میری بیوی کا رویہ میرے ساتھ کبھی بھی ایک دوست ایک محبت اور الفت رکھنے والی بیوی کا نہیں رہا بلکہ مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ میرے ساتھ کسی مجبوری میں رہ رہی ہے اور اس کو مجھ سے کوئی لگاؤ نہیں ہے نہ میری کسی خوشی اور کسی غم میں اپنے دل اور چاہت کے ساتھ شریک ہوتی ہے۔ ہر انسان جب پریشان ہوتا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ کم از کم اس کی بیوی اس کے غم اور پریشانی میں اس کا ساتھ دے اور وہ گھر میں آئے تو اس کا خوش دلی سے استقبال کرے۔ میرے ساتھ معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے بلکہ وہ تو میرے سلام کا بھی جواب نہیں دیتی ہمارے درمیان کسی بھی قسم کی بات چیت نہ ہونے کے برابر ہے وہ میرے تمام کام ایک مشین کی طرح انجام دیتی ہے کھانے کا وقت ہوا تو کھانا لگا دیا اور اسی طرح کے دوسرے تمام کام ایک مشین کی طرح انجام دیتی ہے اور جلد از جلد مجھ سے جان چھڑانا چاہتی ہے۔ انسان شادی اس لئے کرتا ہے کہ جہاں اسے محبت کرنے والا دوست ملے گا وہاں اس سے اپنی تمام فطری تقاضے بھی پورے کر سکے گا۔ میری بیوی کی

صحت اچھی ہے لیکن اس کے دل میں میرے لئے محبت بالکل نہیں ہے' اگر جنسی خواہش نہ ہو تو انسان محبت سے تو پیش آسکتا ہے۔جناب مولانا صاحب میری بیوی میرے ساتھ رہنا تو چاہتی ہے لیکن ایک بیوی کی طرح نہیں بلکہ ایک خادم کی طرح میں حساس آدمی ہوں اور اس مسئلے پر بہت سوچتا ہوں اور رات' رات بھر جاگتا رہتا ہوں لیکن کوئی حل نظر نہیں آتا۔جناب مولانا صاحب میں خود بھی پردے کا بڑا قائل ہوں میں نے اپنی جائز اور حلال آمدنی سے اپنی اور بیوی بچوں کی ضروریات کا پورا خیال رکھا ہے اور خاص کر اپنی بیوی کی تمام جائز ضروریات بڑے اچھے طریقے سے پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔جناب کسی کو سمجھنے کے لئے سات سال کا عرصہ بہت ہوتا ہے۔لیکن جب کسی کو آپ سے محبت ہی نہ ہو تو آپ کو کس طرح سمجھ میں آئے گا اگر کوئی تکلیف ہو تو اس کے بارے میں بات کی جائے تو معلوم ہو کہ اس کو مجھ سے کیا تکلیف ہے میں نے جب بھی اپنی بیوی سے معلوم کیا کہ تم کو میری ذات سے کوئی تکلیف یا شکایت ہے تو بتاؤ اس کا ہر بار یہی جواب ہوتا ہے کہ آپ دوسری شادی کرلو ایک عورت خود یہ کہے کہ تم دوسری شادی کر لو تو اس سے میں کیا سمجھوں۔جناب مولانا صاحب سارا دن کاروباری مصروفیات کے بعد جب گھر پر آتا ہوں تو گھر آکر اپنی بیوی کے رویئے کی وجہ سے اور بھی پریشان ہو جاتا ہوں اور ساری رات جاگتا رہتا ہوں' جس کی وجہ سے اب میں ذہنی طور پر کمزور ہوتا جا رہا ہوں۔جناب مولانا صاحب شریعت کے حوالہ سے میری رہنمائی فرمائیں اور مجھے کوئی وظیفہ بھی بتائیں کہ مجھے گھریلو سکون نصیب ہو اور میری بیوی مجھ سے محبت کرنے لگے اور اپنے بچوں پر بھی توجہ دے اور میرے لئے پہلے آپ (استخارہ) بھی کریں اور دعا بھی کریں۔ جناب مولانا صاحب مجھے امید ہے کہ آپ اپنے بیٹے کی طرح میری رہنمائی فرمائیں گے اور جلد از جلد مجھے اس پریشانی کا کوئی حل بھی بتائیں گے۔

ج ...... آپ نے اپنی چاہت کی شادی کی' اس کے باوجود وہ آپ کے بلند ترین "معیار" پر پوری نہیں اتری' اس پر قصور اس غریب کا نہیں بلکہ آنجناب کے بلند معیار کا ہے چونکہ وہ عورت ذات ہے آپ کے معیار کی بلندیوں کو چھونے سے قاصر ہے اس لئے آپ کو شکایت ہے اس مسکین کو کوئی شکایت نہیں اس کا علاج یہ ہے کہ آپ اپنے معیار کو ذرا نیچا کیجئے۔

۱ ...... کون بیوی ہوگی جس کو اپنے میاں کے رنج و خوشی سے کوئی تعلق نہ ہو؟ مگر اس کا اظہار ہر شخص کے اپنے پیمانے سے ہوتا ہے۔ کوئی ڈھول کی طرح اظہار کرتا ہے' کوئی ہارمونیم کی نہایت ہلکی سی آواز میں اور کوئی سب کچھ اپنے نہاں خانہ دل میں چھپالیتے ہیں کسی کو خبر ہی نہیں کہ اس کے دل پر کیا گزر رہی ہے اب ہارمونیم کی نہایت خفیف اور سریلی آواز کو ڈھول کی آواز میں کیسے تبدیل کیا جائے۔

۲ ...... آپ گھر تشریف لاتے ہیں تو آپ کا جو پرجوش استقبال نہیں ہوتا کچھ معلوم ہے کہ وہ بے چاری گھر گرہستی کے کاموں میں کتنی مصروف رہی؟ ذرا ایک دن گھر کا چارج خود لے کر اس کا تجربہ کر لیجئے۔

۳ ...... وہ آپ کے تمام کام مشین کی طرح انجام دیتی ہے اور چالو مشین کی آپ کے دل میں کوئی قدر و قیمت نہیں کھانا پکانے کے لئے ایک خانساماں رکھئے' گھر کی صفائی وغیرہ کے لئے ایک خادمہ رکھئے' کپڑے دھونے کے لئے ایک لانڈری رکھئے' بچوں کی نگہداشت کے لئے ایک انا رکھئے اور گھر کی نگرانی کے لئے ایک چوکیدار مقرر کیجئے' ان تمام ملازمین کی فوج کے باوجود گھر کا نظم و نسق ایسا نہیں چلے گا جیسا کہ یہ مشین چلا رہی ہے لیکن آپ کے ذہنی معیار میں اس کی ان خدمات کی کوئی قیمت نہیں۔

۴ ...... سات سال کا عرصہ واقعی بہت ہوتا ہے لیکن افسوس کہ آپ نے اپنے بلند معیار کی بلندیوں سے نیچے اتر کر اپنی بیگم کے پوشیدہ کمالات کو جن کو حق

تعالیٰ نے حیا کی چادر سے ڈھانک رکھا ہے، کبھی جھانکا ہی نہیں۔ آپ کبھی عرش معلّٰی سے نیچے اترتے تو اس فرشی مخلوق کو سمجھتے۔

۵ ...... آپ چاہے کتنی شادیاں رچالیں جب تک اپنے ذہنی عرش معلّٰی سے نیچے نہیں تشریف لائیں گے نہ آپ کو زندگی گزارنے کا ڈھنگ آئے گا نہ آپ کو ذہنی تسکین ہوگی۔

۶ ...... آپ کو کسی وظیفہ یا کسی تعویذ گنڈے کی ضرورت نہیں۔ البتہ کسی اللہ کے بندے کی صحبت میں رہ کر انسان بننے کی ضرورت ہے۔ جب آپ کی نگاہ جوہر شناس کھلے گی تب آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتنی بڑی نعمت اس بیوی کی شکل میں دے رکھی ہے۔

چولہا الگ کرلیں

س ...... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری شادی کو دس سال ہوگئے ہیں، میرے تین بچے ہیں، میرے شوہر اور انکے دو بھائی ہیں، ہم سب ساتھ رہتے ہیں، میری ساس نہیں ہیں اور سسر کی ایسی طبیعت خراب ہے کہ ان کو اپنے آپ کا بھی ہوش نہیں ہے، میرے شوہر اکثر جماعتوں میں جاتے رہتے ہیں۔ میں کبھی میکے رہتی ہوں، کبھی سسرال میں رہتی ہوں، تو مجھے یہ معلوم کرنا تھا کیا میں اپنے شوہر کے پیچھے اپنے سسرال میں رہ سکتی ہوں جبکہ میرا وہاں کوئی محرم نہیں۔ ایک دیور ہے ایک جیٹھ ہیں میں امید کرتی ہوں کہ آپ میرے اس مسئلہ کو بہتر طریقے سے سمجھ گئے ہوں گے۔

دوسرا یہ مسئلہ معلوم کرنا تھا کہ ہم سب ساتھ رہتے ہیں تو اب میں الگ رہنا چاہتی ہوں، کیونکہ ہماری عورتوں کی آپس میں بنتی نہیں، بچوں کی بھی آپس میں بہت لڑائیاں ہوتی ہیں، بہت سی غلط فہمیاں بھی ہوتی رہتی ہیں، ذرا ذرا سی بات پر لڑائیاں ہوتی ہے اور بھی بہت ساری مشکلات ہیں۔ بچوں کی وجہ سے

بھی کوئی نہ کوئی بات ضرور ہو جاتی ہے پھر اسی میں پریشان اور الجھی رہتی ہوں ساتھ ہی اس طرح کہ بالکل ایک دوسرے کے کمرے ملے ہوئے ہیں۔میں اپنے شوہر سے الگ رہنے کا کہتی ہوں تو وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم سوچ رہے ہیں ' ایسے سوچتے سوچتے بھی پانچ سال گزر گئے ایسی صورت میں کیا مجھے یہ حق ہے کہ میں الگ گھر کا مطالبہ کروں اور کیا یہ شوہر کا فرض ہے کہ وہ الگ گھر دے ' الگ گھر سے مراد چولہا وغیرہ الگ یا صرف کمرہ الگ مراد ہے؟

ج ...... اگر عزت و آبرو کو کوئی خطرہ نہ ہو تو شوہر کی غیر حاضری میں سسرال رہ سکتی ہیں۔

الگ گھر کا مطالبہ عورت کا حق ہے مگر الگ گھر سے مراد یہ ہے کہ اس کا چولہا اپنا ہو اور اس کے پاس مکان کا جتنا حصہ ہے اس میں کسی دوسرے کا عمل دخل نہ ہو۔خواہ بڑے مکان کا ایک حصہ مخصوص کر لیا جائے۔

اسلامی احکامات میں والدین کی نافرمانی کس حد تک؟

س ...... آج کل کے ماحول میں اگر اسلامی تعلیمات پر کوئی شخص پوری طرح عمل کرنا چاہے تو باقی دنیا اسکے پیچھے پڑ جاتی ہے اور اگر وہ شخص اپنی ہمت اور قوت برداشت سے ان کا مقابلہ کر بھی لیتا ہے تو اس کے گھر والے خصوصاً والدین اس کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ بن جاتے ہیں۔مثلاً میں کئی لوگوں کو جانتا ہوں جنہوں نے اپنے ماں باپ کی وجہ سے تنگ آکر اپنی داڑھیاں تک کٹوا دیں اور اگر والدین کو سمجھاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ اسلام میں تو باپ اور ماں کا بہت مقام ہے۔ماں کی اجازت کے بغیر جہاد پر بھی نہیں جا سکتے لہٰذا کوئی عمل بھی ہماری مرضی اور اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔خصوصاً جب کوئی شخص اپنا لباس اور چہرہ سنت کے مطابق بنا لیتا ہے تو پھر اس کے گھر والے اسکا جینا حرام کر دیتے ہیں۔ یا کوئی شخص ٹی وی دیکھنا چھوڑ دے ' گانے سننا چھوڑ دے ' بینک میں

نوکری نہ کرے، نامحرم سے بات چیت نہ کرے اور حتی الامکان اپنے آپ کو منکرات سے بچائے تو والدین کہتے ہیں جناب یہ کونسا اسلام ہے کہ آدمی باقی دنیا سے الگ تھلگ ہوکر بیٹھ جائے اسلام کے اندر کیا حدود ہیں۔ کسی سنت کو اگر والدین منع کریں تو ہم اس کو چھوڑ دیں (مثلاً لباس اور ظاہری صورت) اور اگر والدین کسی واجب پر ناراض ہوں تو پھر کیا کیا جائے اور فرائض کے معاملے میں کیا رویہ رکھنا چاہئے؟

ج ...... یہ اصول سمجھ لینا چاہئے کہ جس کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو اس میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ نہ ماں باپ کی نہ پیر اور استاد کی، نہ کسی حاکم کی، اگر کوئی شخص کسی کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا وہ خود بھی جہنم میں جائے گا اور جس کے کہنے پر نافرمانی کی تھی اس کو بھی ساتھ لیکر جائے گا۔

مرد کیلئے داڑھی بڑھانا واجب ہے اور اس کو منڈانا یا کٹانا (جب کہ ایک مشت سے کم ہو) شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل میرے رسالہ ''داڑھی کا مسئلہ'' میں دیکھ لی جائے لہٰذا والدین کے کہنے سے اس گناہ کبیرہ کا ارتکاب جائز نہیں اور جو والدین اپنی اولاد کو اس گناہ کبیرہ پر مجبور کرتے ہیں ان کے بارے میں اندیشہ ہے کہ ان کا خاتمہ ایمان پر نہ ہو اور وہ دنیا سے جاتے وقت ایمان سے محروم ہوکر جائیں۔ (اللہ تعالیٰ اس سے اپنی پناہ میں رکھیں)۔

اسی طرح والدین کے کہنے سے ٹی وی دیکھنا، گانے سننا اور نامحرموں سے ملنا بھی حرام ہے، جب ان گناہوں پر قہر الٰہی نازل ہو گا تو نہ والدین بچا سکیں گے اور نہ عزیز و اقارب اور دوست احباب۔ اور قبر میں جب ان گناہوں پر عذاب قبر ہو گا تو کوئی اس کی فریاد سننے والا بھی نہ ہو گا اور قیامت کے دن ان گناہوں کا ارتکاب کرنے والا گرفتار ہوکر آئے گا تو کوئی اس کو چھڑانے والا نہیں ہو گا۔

والدین کا بڑا درجہ ہے اور ان کی فرمانبرداری اولاد پر فرض ہے مگر اس

شرط کے ساتھ کہ والدین کسی جائز کام کا حکم کریں لیکن اگر بگڑے ہوئے والدین اپنی اولاد کو جہنم کا ایندھن بنانے کیلئے گناہوں کا حکم کریں تو ان کی فرمانبرداری فرض کیا' جائز بھی نہیں۔ بلکہ ایسی صورت میں ان کی نافرمانی فرض ہے' ظاہر ہے کہ والدین کا حق اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر نہیں جب والدین گناہ کے کام کا حکم کر کے اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن جائیں تو ایسے نافرمانوں کی فرمانبرداری کب جائز ہو سکتی ہے؟

اور یہ دلیل جو پیش کی گئی کہ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد پر جانا بھی جائز نہیں یہ دلیل غلط ہے۔ اس لئے کہ یہ تو شریعت کا حکم ہے کہ اگر جہاد فرض عین نہ ہو اور والدین خدمت کے محتاج ہوں تو والدین کی خدمت کو فرض کفایہ سے مقدم سمجھا جائے اس سے یہ اصول کیسے نکل آیا کہ والدین کے کہنے پر فرائض شرعیہ کو بھی چھوڑ دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی کھلی نافرمانیوں کا بھی ارتکاب کیا جائے۔

اور یہ کہنا کہ ''یہ کونسا اسلام ہے آدمی باقی دنیا سے الگ تھلگ ہو کر بیٹھ جائے؟'' نہایت لچر اور بے ہودہ بات ہے اسلام تو نام ہی اس کا ہے کہ ایک کیلئے سب کو چھوڑ دیا جائے قرآن کریم میں ہے:

> ''آپ فرما دیجئے کہ یقیناً میری نماز اور میری ساری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے' جو مالک ہے سارے جہان کا' اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں سے پہلا ہوں'' (سورۂ انعام)

کیا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کیلئے باقی ساری دنیا سے الگ تھلگ نہیں ہو گئے تھے؟

اگر دنیا بگڑی ہوئی ہو تو ان سے الگ تھلگ ہونا ہی آدمی کو تباہی و بربادی سے بچا سکتا ہے' ورنہ جب یہ بگڑی ہوئی دنیا قہر الٰہی کے شکنجے میں آئے گی تو ان

سے مل کر رہنے والا بھی قہرالٰہی سے بچ کر نہیں نکل سکے گا.......

"بابا رشتہ سب سے توڑ۔ بابا رشتہ حق سے جوڑ"۔

عورت اور مرد کا رتبہ

س...... رئیس امروہوی صاحب نے اپنے دو کالموں بعنوان "مگر یہ مسئلہ زن" اور "آہ بیچاروں کے اعصاب" (جو مورخہ ۱۷ اور ۲۴ ستمبر کو جنگ میں شائع ہوئے) میں عورتوں کے معاشرتی مقام پر بحث کی ہے انہوں نے مولانا عمر احمد عثمانی کی تصنیف "فقہ القرآن" (جلد سوم) سے اقتباسات نقل کئے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ اس کتاب میں قرآنی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ نہ عورت کی عقل ناقص ہے نہ ایمان! بلاشبہ مرد و عورت کی صلاحیتوں میں فرق ہے۔ مگر اس فرق سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عورت مرد سے کم تر ہے۔ "قوامون علی النساء" کے یہ معنی لینا کہ مرد عورت کے حاکم اور داروغہ ہیں۔ صحیح نہیں۔ ازروئے لغت قوام کے معنی معاشی کفیل کے ہیں۔ اور یقیناً مرد عورت کا معاشی کفیل ہوتا ہے۔ مرد کو عورت پر ازروئے قرآن کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ مصنف نے عالمانہ بحث کے بعد (جو صرف قرآنی استدلال پر مبنی ہے) یہ ثابت کر دیا ہے کہ عورت کی شہادت مرد کی طرح مستند' قابل قبول اور شرعی اعتبار سے درست ہے۔

امروہوی صاحب آگے چل کر رقمطراز ہیں۔

> "قرآن مجید کا خطاب ہر معاملے میں عورت اور مرد دونوں کی طرف یکساں ہے۔ عورت کی کمتری کی ایک طفلانہ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ قرآن مجید میں صالح مردوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ انہیں جنت میں حوریں ملیں گی۔ جب کہ عورت سے اس قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا۔ مولانا عمر احمد عثمانی فرماتے ہیں کہ اس دعوے کی کمزوری یہ ہے

کہ حور کے معنی ہیں۔ سفید رنگ (عورتیں بھی سفید رنگ کی ہو سکتی ہیں۔ مرد بھی) تو سفید رنگ کے مرد کو بھی حور کہا جا سکتا ہے"۔

۲۴ ستمبر کے کالم میں رقمطراز ہیں۔

"قرآن کریم میں انسانیت کی ان دونوں صنفوں (یعنی مردوں اور عورتوں) میں کوئی فرق و امتیاز نہیں رکھا گیا۔ دونوں کو ایک سطح پر رکھا ہے۔"

مصنف نے ہر جگہ قرآنی استدلال کے ساتھ تاریخ اور روایات سے سند لی ہے' مرد کے بجائے عورت سربراہ خانہ ہے کاروبار حکومت یعنی شوریٰ۔ میں بھی عورت کا مشورہ (ووٹ) اسی طرح حاصل کیا جانا چاہئے جس طرح مردوں کا۔ مولانا نے ثابت کیا ہے کہ عورتیں ایسی مشترک محفلوں میں شریک ہو سکتی ہیں جن میں مرد موجود ہوں۔ شرط یہی ہے کہ وہ اپنی زینت کی نمائش نہ کریں۔ پارلیمنٹ' اسمبلی اور مردانہ مجمعوں میں عورتیں تقریر کر سکتی ہیں۔ شرط یہی ہے کہ اسلامی ستر و حجاب کو ملحوظ رکھیں۔ وہ تنہا سفر کر سکتی ہیں۔ مصنف نے قرآنی دلائل سے اس مفروضے کو غلط ثابت کیا ہے کہ عورت کی دیت' (خون بہا) مرد سے نصف ہوتی ہے' عورت قاضی (جج) کے فرائض انجام دے سکتی ہے۔ سیاسی تحریکوں میں حصہ لے سکتی ہے۔ سربراہ مملکت بن سکتی ہے۔ شرعی پردے کے بارے میں مولانا عمر احمد عثمانی کی بحث فیصلہ کن ہے۔ لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے عام مسلمان خواتین کو اس سلسلے میں جو ہدایات دی ہیں وہ یہ ہیں کہ۔

۱ ...... اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

۲ ...... بے حیائی کی مرتکب نہ ہوں۔ زینت و آرائش جمال کی نمائش نہ کرتی پھریں۔ زیورات پہنے ہوں تو پیروں کو اس طرح زور سے نہ ماریں کہ گھنگرو بجنے لگیں۔

۴ ...... گھر سے باہر نکلیں تو جلباب (اوڑھنی) اوڑھ لیا کریں۔ مولانا (عمر احمد عثمانی) کا بیان ہے کہ ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے عہد مبارک میں عورتیں اپنے چہروں کو کھول کر خود بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا کرتی تھیں اور آپ ﷺ نے کبھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا"۔

مولانا! یہ ہیں وہ مختصر سی باتیں جو رئیس امروہوی نے مولانا عمر احمد عثمانی کی ایک کتاب کو بنیاد بناتے ہوئے نقل کی ہیں۔ امید ہے کہ آپ مندرجہ ذیل سوالات کا قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب دے کر ان شکوک وشبہات کا ازالہ فرمائیں گے جو مذکورہ مضامین پڑھ کر لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہوئے ہیں۔

س ۱ ...... کیا واقعی قرآن کریم میں مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق وامتیاز نہیں رکھا گیا؟

س ۲ ...... کیا صلحا عورتوں کو بھی جنت میں حوریں (مرد' جیسا کہ مضمون میں کہا گیا ہے) ملیں گی؟

س ۳ ...... کیا حضور ﷺ کے عہد میں عورتیں اپنے چہروں کو کھول کر خود بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا کرتی تھیں اور آپ نے کبھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا؟

س ۴ ...... کیا مردانہ مجمعوں میں عورتیں تقریر کر سکتی ہیں؟

س ۵ ...... کیا عورت قاضی بن سکتی ہے۔ سیاسی تحریکوں میں حصہ لے سکتی ہے اور سربراہ مملکت بن سکتی ہے؟

الجواب

جناب عمر احمد عثمانی کے جو افکار سوال میں نقل کئے گئے ہیں یہ ان کے ذاتی خیالات ہیں۔ قرآن کریم' حدیث نبوی ﷺ اور شریعت اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

قوام کے معنی

عثمانی صاحب کے نزدیک تو قوّامون علی النساء کے یہ معنی کہ مرد حاکم ہیں۔صحیح نہیں۔مگر ان کے داداحکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ اپنی تفسیر ''بیان القرآن'' میں آیت کریمہ ''الرجال قوّامون علی النساء'' کا ترجمہ یہ کرتے ہیں:

''مرد حاکم ہیں عورتوں پر (دو وجہ سے ایک تو) اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو (یعنی مردوں کو) بعضوں پر (یعنی عورتوں پر قدرتی) فضیلت دی ہے۔(یہ تو وہبی امر ہے) اور (دوسری) اس سبب سے کہ مردوں نے (عورتوں پر) اپنے مال (مہر میں نان ونفقہ میں) خرچ کئے ہیں۔ (اور خرچ کرنے والے کا ہاتھ اونچا اور بہتر ہوتاہے۔اس سے جس پر خرچ کیا جائے اور یہ امر مکتسب ہے)۔ سو جو عورتیں نیک ہیں۔ (وہ مرد کے ان فضائل وحقوق کی وجہ سے) اطاعت کرتی ہیں......''

اور عمراحمد عثمانی صاحب کے والد ماجد شیخ الاسلام مولانا ظفراحمد عثمانی نور اللہ مرقدہ ''احکام القرآن'' میں اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

''قوام وہ شخص ہے جو دوسرے کے مصالح 'تدابیر اور تادیب کا ذمہ دار ہو۔اللہ تعالیٰ نے مردوں کے عورتوں پر قوام ہونے کے دو سبب ذکر کئے ہیں۔ ایک وہبی' دوسرا کسبی چنانچہ ارشاد ہے۔''اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے''۔یعنی مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے۔اصل خلقت میں 'کمال عقل میں' حسن تدبیر میں' علم کی فراخی میں' اعمال کی مزید قوت میں اور بلندی استعداد میں۔یہی وجہ ہے کہ مردوں کو بہت سے ایسے احکام کے ساتھ مخصوص کیا ہے جو عورتوں سے متعلق نہیں۔مثلاً نبوت' امامت' قاضی اور جج بننا' حدود وقصاص وغیرہ میں شہادت دینا۔

وجوب جہاد' جمعہ' عیدین' اذان' جماعت' خطبہ' وراثت میں حصہ کا زائد ہونا۔ نکاح کا مالک ہونا۔ طلاق دینے کا اختیار' بغیر وقفے کے نماز روزے کا کامل ہونا۔ وغیر ذالک۔ یہ امر تو وہبی ہے۔ پھر فرمایا: "اور اس سبب سے کہ مردوں نے (عورتوں کے نکاح میں) اپنے مال خرچ کئے ہیں"۔ یعنی مہر اور نان و نفقہ اور یہ امر کسبی ہے"۔

(احکام القرآن جلد ۲۔ ص ۱۷۶)

اس کے بعد حضرت شیخ الاسلامؒ نے اس آیت کے شان نزول میں متعدد روایات نقل کی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک صحابی نے اپنی بیوی کے طمانچہ مار دیا تھا۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی' آپ ﷺ نے اسے شوہر سے بدلہ لینے کی اجازت دی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آنحضرت ﷺ نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا۔ نیز حضرت علی کرم کرم اللہ وجہہ سے آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے۔ "ویقومون علیھن قیام الولاۃ علی الرعیۃ مسلطون علی تادیبھن." یعنی مرد عورتوں کے مصالح کے ذمہ دار ہیں۔ جس طرح حکام رعیت کے ذمہ دار ہوتے ہیں' اور ان کو عورتوں کی تادیب پر مقرر کیا گیا ہے"۔ (حوالہ گذشتہ)

اس سے واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگان امت نے تو آیت "قوّامون علی النساء" کا یہی مطلب سمجھا ہے کہ مرد کی حیثیت حاکم کی ہے اور وہ صرف عورت کا معاشی کفیل نہیں۔ بلکہ اس کے دین و اخلاق کی نگرانی کا ذمہ دار اور اس کی تادیب پر مامور بھی ہے۔

مرد کی عورت پر فضیلت

مرد و عورت کی تخلیق میں حق تعالیٰ نے فطری تفاوت رکھا ہے اور ہر ایک کو ان صلاحیتوں سے بہرہ ور فرمایا ہے جو اس کے فرائض کے مناسب حال ہیں۔

مردوں کے اوصاف عورتوں میں نہیں' نہ عورتوں کے اوصاف مردوں میں ہیں۔ کسی فرد کی فضیلت عنداللہ کا مدار صلاح وتقویٰ پر ہے' خواہ مرد ہو یا عورت' تاہم اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور میں مرد کی صنف کو عورت کی صنف پر فوقیت عطا فرمائی ہے جن کا ذکر اوپر حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی ؒ کے حوالے سے گزر چکا ہے...... دو جگہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر مرد کی فضیلت کی صراحت فرمائی ہے۔ ایک تو یہی گزشتہ بالا آیت جس میں "بما فضّل اللّٰہ بعضھم علی بعض" کی تصریح ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور دوسری اسی سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳۲ میں ہے جس میں فرمایا گیا ہے: "ولا تتمنوا ما فضّل اللّٰہ بہ بعضکم علی بعض" حضرت حکیم الامت ؒ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے:

> "اور تم (سب مردوں اور عورتوں کو حکم ہوتا ہے کہ فضائل وہبیہ میں سے) ایسے کسی امر کی تمنا مت کیا کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو (مثلاً مَردوں کو) بعضوں پر (مثلاً عورتوں پر بلا دخل ان کے کسی عمل کے) فوقیت بخشی ہے۔ (جیسے مَرد ہونا' یا مَردوں کا دونا حصہ ہونا' یا ان کی شہادت کا کامل ہونا وغیرہ ذالک)"۔

اور حضرت ؒ نے اس کی شان نزول میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ:

> "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ہم کو آدھی میراث ملتی ہے اور بھی فلاں فلاں فرق ہم میں اور مَردوں میں ہیں۔ مطلب اعتراض نہ تھا بلکہ یہ تھا کہ اگر ہم بھی مرد ہوتے تو اچھا تھا..... اس پر آیت نازل ہوئی"۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مَردوں کو عورتوں پر فطری فوقیت وفضیلت دی ہے اور بہت سے احکامِ شرعیہ میں اسے ملحوظ رکھا گیا ہے' مگر جناب عمر احمد عثمانی کو اس مسئلہ میں اللہ میاں سے اختلاف ہے۔

مرد و عورت کے درمیان فرق و امتیاز

موصوف کا یہ دعویٰ کہ قرآن کریم میں مرد و عورت کے درمیان کسی سطح میں کوئی فرق و امتیاز نہیں رکھا گیا، بلکہ ہر جگہ دونوں کو ایک ہی سطح پر رکھا ہے یہ ایک ایسی غلط بیانی ہے جسے ایک عام آدمی بھی جو قرآن کریم سے کچھ مناسبت رکھتا ہو واضح طور پر محسوس کر سکتا ہے، دونوں کے درمیان فرق مراتب کی چند مثالیں ملاحظہ فرمایئے:

۱ ...... قرآن کریم نے عورت کو مرد کی فرمانبرداری کا حکم فرمایا ہے اور اسی کو شریف اور نیک بیبیوں کی علامت قرار دیا ہے: "فالصالحات قانتات" (النساء) جب کہ مردوں کو عورتوں کی اطاعت و فرمانبرداری کا نہیں، بلکہ ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے: "وعاشروهن بالمعروف" (النساء) اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو حاکم اور گھریلو ریاست کا سربراہ اور افسر اعلیٰ بنایا ہے اور عورت کو اس کی ماتحتی میں رکھا ہے۔

۲ ...... قرآن کریم نے عورت کا حصہ وراثت مرد سے نصف رکھا ہے: "للذكر مثل حظ الانثيين" چنانچہ لڑکے کا حصہ لڑکی سے، باپ کا حصہ ماں سے، شوہر کا حصہ بیوی سے اور بھائی کا حصہ بہن سے دوگنا ہے۔

۳ ...... قرآن کریم نے عورت کی شہادت مرد سے نصف رکھی ہے: "فان لم يكونا رجلين فرجل و امرأتان."

۴ ...... قرآن کریم نے طلاق کا اختیار مرد کو دیا ہے اور اگر عورت کو کسی بدقماش شوہر سے پالا پڑے اور وہ اس سے گلوخلاصی چاہتی ہو تو اس کے لئے "خلع" کی صورت تجویز فرمائی ہے، جو یا تو برضامندی طرفین ہو سکتا ہے، یا بذریعہ عدالت۔

۵ ...... قرآن کریم نے مرد کو بیک وقت چار تک نکاح کرنے کی اجازت دی ہے اور اسے پابند کیا ہے کہ وہ متعدد بیویوں کی صورت میں ان کے درمیان عدل

ومساوات کے تقاضوں کو ملحوظ رکھے گا' لیکن عورت کو ایک سے زیادہ شوہر کرنے کی اجازت نہیں دی۔

ان چند مثالوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم نے مرد و عورت کے درمیان فرق و امتیاز کو ہر سطح پر ملحوظ رکھا ہے' جسے کوئی مسلمان نظر انداز نہیں کر سکتا۔

عورت کی دیت

شریعت اسلام میں عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے اور اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر ائمہ اربعہ تک سب کا اتفاق ہے۔ چنانچہ ملک العلماء امام علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی الحنفی "بدائع الصنائع" میں لکھتے ہیں:

> "فدية المرأة على النصف من دية الرجل لاجماع الصحابة رضى الله عنهم فانه، روى عن سيدنا عمر وسيدنا على و ابن مسعود و زيد بن ثابت رضوان الله تعالى عليهم انهم قالوا في دية المرأة انها على النصف من دية الرجل و لم ينقل انه انكر عليهم احد، فيكون اجماعاً ولان المرأة فى ميراثها وشهادتها على النصف من الرجل فكذالك فى ديتها."
>
> (بدائع الصنائع ج ۷ ص ۲۵۴)

ترجمہ: "پس عورتوں کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے کیونکہ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع ہے۔ چنانچہ حضرات عمرؓ علیؓ' ابن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے

مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔ اور کسی صحابی سے یہ منقول نہیں کہ اس نے ان حضرات پر اس مسئلہ میں نکیر کی ہو لہٰذا یہ اجماع ہوا اور عقلی دلیل یہ ہے کہ عورت کی وراثت وشہادت مرد سے نصف ہے' اسی طرح اس کی دیت بھی نصف ہوگی"۔

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی المالکی اپنی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" میں لکھتے ہیں:

"واجمع العلماء على ان دية المرأة على النصف من دية الرجل، قال ابوعمر، انما صارت ديتها (والله اعلم) على النصف من دية الرجل من اجل ان لها نصف ميراث الرجل، وشهادة امرأتين بشهادة رجل."

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج ۵ ص ۳۲۵)

ترجمہ: "اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے' ابو عمرو (ابن عبدالبرؒ) فرماتے ہیں کہ اس کی دیت مرد کی دیت سے نصف اس لئے ہوئی کہ عورت کا حصہ وراثت بھی مرد سے نصف ہے اور اس کی شہادت بھی مرد کی شہادت سے نصف ہے چنانچہ دو عورتوں کی شہادت مل کر ایک مرد کی شہادت کے برابر ہوتی ہے"۔

شرح مہذب کے تکملہ میں ہے۔

"دية المرأة نصف دية الرجل هذا قول العلمأ كافة الا الاصم وابن علية فانهما قالا ديتها مثل دية الرجل دليلنا

ماسبقناه من کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی اهل الیمن وفیه "ان دیة المرأة نصف دیة الرجل" وما حکاه المصنف عن عمر وعثمان وعلی وابن مسعود وابن عمر وابن عباس وزید بن ثابت انهم قالو "دیة المرأة نصف دیة الرجل" ولا مخالف لهم فی الصحابة فدل علی انه اجماع."

(شرح مہذب ج ۱۹ص ۵۴)

ترجمہ: ""عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے یہ تمام علما کا قول ہے سوائے اصم اور ابن علیہ کے یہ دونوں صاحب کہتے ہیں کہ اس کی دیت مرد کی دیت کی مثل ہے ہماری دلیل آنحضرت ﷺ کا وہ گرامی نامہ ہے۔ جو آپ نے اہل یمن کو لکھا تھا اور جسے ہم پہلے نقل کر آئے ہیں' اس میں یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے' نیز جیسا کہ مصنف نے نقل کیا۔ حضرات عمر' عثمان' علی' ابن مسعود' ابن عمر' ابن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا ارشاد ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہوتی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس کے کوئی خلاف نہیں تھا' پس معلوم ہوا کہ اس مسئلہ پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے""۔

اور سیدی و مرشدی حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی' نور اللہ مرقدہ "اوجز المسالك" میں فرماتے ہیں:

"قال ابن المنذر وابن عبدالبر، اجمع اهل العلم علی ان دیة المرأة نصف دیة الرجل وحکی غیرهما عن ابن علیة

والأصم انهما قالا ديتها كدية الرجل، لقوله صلى الله عليه وسلم في النفس المومنة مائة من الابل، وهذا قول شاذ يخالف اجماع الصحابة وسنة النبي صلى الله عليه وسلم فان في كتاب عمرو بن حزم دية المرأة على النصف من دية الرجل وهي اخص مما ذكروه فيكون مفسراً لما ذكروه مخصصا له، ودية نساء كل اهل دين على النصف من دية رجالهم." (اوجز المسالک ج ۱۳ ص ۲۸ طبع بیروت)

ترجمہ: "حافظ ابن منذر" اور حافظ ابن عبدالبر" فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔ بعض دوسرے حضرات نے ابن علیہ اور اصم سے نقل کیا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن جان کے قتل کی دیت سو اونٹ ہے' اور یہ قول شاذ ہے جو اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم اور سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے' چنانچہ عمرو بن حزم سے جو آنحضرت ﷺ کا گرامی نامہ مروی ہے اس میں ہے کہ "عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے"۔ اس میں چونکہ خصوصیت سے عورت کی دیت مذکور ہے اس لئے یہ حدیث ان کی روایت کردہ حدیث کی شارح مخصص ہوگی اور تمام اہل ادیان میں عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے"۔

ان تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ عورت کی دیت کا مرد کی دیت سے نصف ہونا "غلط مفروضہ" نہیں بلکہ اسلام کا اجماعی مسئلہ ہے' اور اس کا انکار آفتاب نصف النہار کا انکار ہے۔

مرد و عورت کی شہادت

موصوف کا یہ کہنا ایک حد تک صحیح ہے کہ "عورت کی شہادت مرد کی طرح مستند، قابل قبول اور شرعی اعتبار سے درست ہے"۔ لیکن اگر یہ مطلب ہے کہ مرد اور عورت کی شہادت میں کوئی فرق نہیں تو یہ غلط ہے، قرآن و سنت نے مرد و عورت کی شہادت میں چند وجہ سے فرق کیا ہے۔

۱...... عورت کی شہادت مرد کی شہادت کا نصف ہے، یعنی دو عورتوں کی شہادت مل کر مرد کی شہادت کے قائم مقام ہوتی ہے۔

۲...... مرد کی شہادت عورتوں کی شہادت کے لئے شرط ہے، پس تنہا عورتوں کی شہادت مقبول نہیں ہوگی، جب تک کہ ان کے ساتھ کوئی مرد شہادت دینے والا نہ ہو (الا یہ کہ وہ معاملہ ہی عورتوں کے ساتھ مخصوص ہو کہ اس امر پر مردوں کا مطلع ہونا عادۃً ممکن نہیں)۔ ان دونوں مسئلوں کو سورۂ بقرہ کی آیت ۲۸۲ کے ایک فقرے میں بیان فرمایا گیا ہے : "فان لم یکونا رجلین فرجل و امرأتن" پھر اگر دو گواہ مرد (میسر) نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنالی جاویں) (بیان القرآن)

۳...... حدود و قصاص میں صرف مردوں کی شہادت معتبر ہے، عورتوں کی نہیں، شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد صاحب عثمانیؒ نے احکام القرآن ج ۱ ص ۵۰۲ میں نصب الرایہ (ج ۲ ص ۲۰۸) کے حوالے سے امام زہری کی حدیث نقل کی ہے

"عن الزهری قال مضت السنة من رسول الله صلی الله علیه وسلم و الخلیفتین بعده ، ان لا تجوز شهادة النساء فی الحدود و القصاص ، رواه ابن ابی شیبة.

ترجمہ : "حضرت زہریؒ" سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور

آپ ﷺ کے بعد کے دو خلیفوں حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے یہ سنت جاری ہے کہ عورتوں کی شہادت حدود وقصاص میں معتبر نہیں۔" (ابن ابی شیبہ)

عن الحکم ان علی بن ابی طالب قال لایجوز شهادة النساء في الحدود و الدماء." (اخرجه عبدالرزاق)

ترجمہ: "حکم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورتوں کی شہادت حدود وقصاص میں معتبر نہیں"۔

خواتین کا گھر سے باہر نکلنا

عورتوں کے لئے اصل حکم تو یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے گھر سے باہر قدم نہ رکھیں، چنانچہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۳ میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو حکم ہے:

﴿وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولٰی.﴾

ترجمہ: "تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔ (مراد اس سے یہ ہے کہ محض کپڑا اوڑھ کر پردہ کر لینے پر کفایت مت کرو، بلکہ پردہ اس طریقے سے کرو کہ بدن مع لباس نظر نہ آوے جیسا آج کل شرفا میں پردہ کا طریقہ متعارف ہے کہ عورتیں گھروں ہی سے نہیں نکلتیں البتہ مواقع ضرورت دوسری دلیل سے مستثنیٰ ہیں، اور (اسی حکم کی تاکید کے لئے ارشاد ہے کہ) قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو (جس میں بے پردگی رائج تھی، گو بلا فحش ہی کیوں نہ ہو) اور قدیم جاہلیت سے مراد وہ جاہلیت ہے جو اسلام سے پہلے تھی اور اس کے مقابلہ میں ایک مابعد کی جاہلیت ہے کہ بعد تعلیم و تبلیغ

احکام اسلام کے ان پر عمل نہ کیا جائے۔پس جو تبرج بعد اسلام ہو گا وہ جاہلیت اخریٰ ہے"۔(تفسیر بیان القرآن از حکیم الامت)

اس پر شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ یہ حکم تو صرف ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن کے ساتھ خاص ہے مگر یہ خیال صحیح نہیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب ؒ"احکام القرآن" میں لکھتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں پانچ حکم دیئے گئے ہیں۔

۱۔ اجنبی لوگوں سے نزاکت کے ساتھ بات نہ کرنا۔ ۲۔گھروں میں جم کر بیٹھنا۔ ۳۔ نماز کی پابندی کرنا۔ ۴۔ زکوۃ ادا کرنا۔ ۵۔ اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام احکام عام ہیں۔ صرف ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ مخصوص نہیں' چنانچہ تمام ائمہ مفسرین اس پر متفق ہیں کہ یہ احکام سب مسلمان خواتین کیلئے ہیں۔حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ یہ چند آداب ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کو حکم فرمایا ہے اور اہل ایمان عورتیں ان احکام میں ازواج مطہرات کے تابع ہیں۔

(احکام القرآن حزب خامس ص ۲۰۰)

البتہ ضرورت کے موقعوں پر عورتوں کو چند شرائط کی پابندی کے ساتھ گھر سے نکلنے کی اجازت ہے۔حضرت مفتی صاحبؒ نے "احکام القرآن" میں اس سلسلہ کی آیات واحادیث کو تفصیل سے لکھنے کے بعد ان شرائط کا خلاصہ حسب ذیل نقل کیا ہے:

۱۔ نکلتے وقت خوشبو نہ لگائیں اور زینت کا لباس نہ پہنیں' بلکہ میلے کچیلے کپڑوں میں نکلیں۔

۲۔ایسا زیور پہن کر نہ نکلیں جس میں آواز ہو۔

۳۔ زمین پر اس طرح پاؤں نہ ماریں کہ ان کے خفیہ زیورات کی آواز کسی کے

کان میں پڑے۔

۴۔اپنی چال میں اترانے اور مٹکنے کا انداز اختیار نہ کریں جو کسی کے لئے کشش کا باعث ہو۔

۵۔راستے کے درمیان میں نہ چلیں بلکہ کناروں پر چلیں۔

۶۔نکلتے وقت بڑی چادر (جلباب) اوڑھ لیں جس سے سر سے پاؤں تک پورا بدن ڈھک جائے صرف ایک آنکھ کھلی رہے۔

۷۔اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلیں۔

۸۔اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر کسی سے بات نہ کریں۔

۹۔کسی اجنبی سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو انکے لب ولہجہ میں نرمی اور نزاکت نہیں ہونی چاہئے جس سے ایسے شخص کو طمع ہو جس کے دل میں شہوت کا مرض ہے۔

۱۰۔اپنی نظریں پست رکھیں حتی الوسع نامحرم پر ان کی نظر نہیں پڑنی چاہئے۔

۱۱۔ مردوں کے مجمع میں نہ گھسیں۔

اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ پارلیمنٹ وغیرہ کی رکنیت قبول کرنا اور مردانہ مجمعوں میں تقریر کرنا عورتوں کی نسوانیت کے خلاف ہے کیونکہ ان صورتوں میں اسلامی ستر و حجاب کا ملحوظ رکھنا ممکن نہیں۔

عورتوں کا تنہا سفر کرنا

عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں۔احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے، چنانچہ صحاح ستہ، موطا امام مالک، مسند احمد اور حدیث کے تمام متداول مجموعوں میں متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایت سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ "کسی عورت کے لئے جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ بغیر محرم کے تین دن کا سفر کرے"۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر محرم کے سفر نہ کرنا عورت کی نسوانیت کا ایمانی تقاضا ہے۔جو عورت اس تقاضائے ایمانی کی خلاف ورزی کرتی ہے وہ فعل حرام کی مرتکب ہے کیونکہ اس فعل کو آنحضرت ﷺ ''لایحل'' فرما رہے ہیں (یعنی حلال نہیں)

عورتوں کا جج بننا

ایسے تمام مناصب جن میں ہر کس وناکس کے ساتھ اختلاط اور میل جول کی ضرورت پیش آتی ہے شریعت اسلامی نے ان کی ذمہ داری مردوں پر عائد کی ہے اور عورتوں کو اس سے سبکدوش رکھا ہے۔(ان کی تفصیل اوپر شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہ کی عبارت میں آچکی ہے) انہی ذمہ داریوں میں سے ایک جج اور قاضی بننے کی ذمہ داری ہے۔آنحضرت ﷺ اور حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم کے زمانے میں بڑی فاضل خواتین موجود تھیں مگر کبھی کسی خاتون کو جج اور قاضی بننے کی زحمت نہیں دی گئی چنانچہ اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ عورت کو قاضی اور جج بنانا جائز نہیں' ائمہ ثلاثہ ؒ کے نزدیک تو کسی معاملہ میں اس کا فیصلہ نافذ ہی نہیں ہو گا امام ابو حنیفہ ؒ کے نزدیک حدود وقصاص کے ماسوا میں اس کا فیصلہ نافذ ہو جائے گا'مگر اس کو قاضی بنانا گناہ ہے'فقہ حنفی کی مشہور کتاب درمختار میں ہے:

"والمرأة تقضی فی غیر حد وقود وان اثم المولّی لها لخبر البخاری لن یفلح قومٌ ولوا امرهم امرأة۔"

(شامی طبع جدید ص ۴۴۰ ج ۵)

ترجمہ: ''اور عورت حد وقصاص کے ماسوا میں فیصلہ کر سکتی ہے

اگرچہ اس کو فیصلہ کے لئے مقرر کرنے والا گناہ گار ہوگا کیونکہ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے اپنا معاملہ عورت کے سپرد کر دیا"۔

عورت کو سربراہ مملکت بنانا

اسلامی معاشرہ میں عورت کو سربراہ مملکت بنانے کا کوئی تصور نہیں، حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اطلاع ملی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو بادشاہ بنالیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"لن یفلح قومٌ ولوا امرھم امرأة ."

(صحیح بخاری جلد ۲۔ص ۷ ۶۳ ۔ ۵ ۱۰۲۔نسائی ج ۲ص ۳۰۴۔ ترمذی ج ۲ص ۲۲ ۳)۔

ترجمہ : "وہ قوم کبھی فلاح یاب نہیں ہوگی جس نے اپنا معاملہ عورت کے سپرد کر دیا"۔

ایک اور حدیث میں ہے :

"اذا کان امراءکم خیارکم واغنیاؤکم سمحاء کم امورکم شوریٰ بینکم فظھر الارض خیرلکم من بطنھا واذاکانت امراءکم شرار کم واغنیاؤکم بخلاء کم واموركم الی نساء کم فبطن الارض خیرلکم من ظھرھا ." (ترمذی ج ۲ص ۲۲ ۳)

ترجمہ : "جب تمہارے حکام تم میں سب سے اچھے لوگ ہوں، تمہارے مالدار سب سے سخی اور کشادہ دست ہوں اور تمہارے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوں، تو تمہارے لئے زمین کی

پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہے اور جب تمہارے حکام برے لوگ ہوں تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں تو تمہارے لئے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی صورت میں جینے سے مرنا اچھا ہے"۔

چنانچہ امت کا اس پر اتفاق واجماع ہے کہ عورت کو سربراہ مملکت بنانا جائز نہیں۔ (بدایۃ المجتہد ج ۲ ص ۴۴۹)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی" ازالۃ الخفا میں شرائط خلافت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وازاں جملہ آن است کہ ذکر باشد نہ امراۃ' زیرا کہ در حدیث بخاری آمدہ "ما افلح قوم ولوا امرھم امرأۃ" چوں بسمع مبارک آنحضرت ﷺ رسید کہ اہل فارس دختر کسریٰ رابادشاہی برداشتہ اند فرمود رستگار نشد قومی کہ والی امر بادشاہی خود ساختند زنے را وزیرا کہ امرأۃ ناقص العقل والدین است ودرجنگ وپیکار بیکار وقابل حضور محافل ومجالس نے 'پس ازوے کارہائے مطلوب نہ برآید۔"

(ازالۃ الخفاء ص ۴ ج ۱)

ترجمہ: "اور ایک شرط یہ ہے کہ سربراہ مملکت مرد ہو عورت نہ ہو کیونکہ صحیح بخاری میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ما افلح قوم ولوا امرھم امرأۃ۔ جب آنحضرت ﷺ کو یہ اطلاع پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو بادشاہ بنا لیا ہے تو فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے اپنی بادشاہی کا معاملہ عورت کے سپرد کر دیا'

نیز اس لئے کہ عورت فطرۃً ناقصُ العقل وَالدّین ہے' جنگ وپیکار میں بیکار ہے اور محفلوں اور مجلسوں میں حاضر ہونے کے قابل نہیں' پس اس سے مقاصد مطلوبہ پورے نہیں ہو سکتے ہیں۔

حوریں اور حورے

اور سوال میں جو ذکر کیا گیا ہے کہ جنت میں نیک مردوں کو حوریں ملیں گی تو نیک عورتوں کو "حورے" ملیں گے یہ محض لطیفہ ہے۔ بلاشبہ جنتی مردوں کے چہرے بھی روشن نورانی اور سفید ہوں گے' مگر لغت وعرف میں "حور" کا اطلاق صرف عورتوں پر ہوتا ہے' مردوں کو ان کے زمرے میں شامل کرنا بڑی زیادتی ہے' کیونکہ "حور" کا لفظ حَوْرَأ کی جمع ہے اور حَوْرَأ کا لفظ مونث ہے۔ جس کے معنی ہیں گوری چٹی۔ نیز قرآن کریم میں "جہاں حور" کا ذکر آیا ہے وہاں انکی صفات مونث ہی ذکر کی گئی ہیں۔ مثلاً دو جگہ ارشاد ہے: "وزوجناهم بحور عين" ایک جگہ ارشاد ہے: "وحور عين كامثال اللؤلؤ المكنون" اور ایک جگہ ارشاد ہے "حور مقصورات في الخيام."

مؤخر الذکر دونوں آیات شریفہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی اصل خوبی پوشیدہ رہنا ہے اور خیموں میں بند رہنا ہے کہ ان دونوں صفتوں کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ حوران بہشتی کی مدح فرمارہے ہیں۔ حافظ ابو نعیم اصفہانی نے حلیة الاولیاء (ص ۴۰ ج ۲) میں اور حافظ نور الدین ہیثمی ؒ نے مجمع الزوائد (ص ۲۰۲ ج ۹) میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا بتاؤ' عورت کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے' صحابہ کرام سے اس کا جواب نہ بن پڑا۔ سوچنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ' چپکے سے اٹھ کر گھر گئے۔ 'حضرت فاطمہ سے آنحضرت ﷺ کا سوال ذکر کیا'

انہوں نے برجستہ فرمایا کہ تم لوگوں نے یہ جواب کیوں نہ دیا کہ عورت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ غیر مرد اس کو نہ دیکھیں نہ وہ غیر مردوں کو دیکھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ جواب کس نے دیا ہے؟ عرض کیا فاطمہ نے فرمایا! کیوں نہ ہو فاطمہ آخر میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

موجودہ دور کے روشن خیال حضرات جن کی ترجمانی جناب عمر احمد عثمانی کر رہے ہیں، خدانخواستہ جنت میں تشریف لے گئے تو یہ شاید وہاں بھی "حوران بہشتی" میں آزادی کی مغربی تحریک چلائیں گے اور جس طرح آج مولویوں کے خلاف احتجاج ہو رہا ہے یہ وہاں حق تعالیٰ شانہ کے خلاف احتجاج کریں گے کہ ان مظلوموں کو "مقصورات فی الخیام" کیوں رکھا ہے، انہیں آزادانہ گھومنے پھرنے اور اجنبی مردوں سے گھلنے ملنے کی آزادی ہونی چاہیے۔

شہید اسلام
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی چند تصانیف
آپ کے مسائل اور ان کا حل
جلد اول: عقائد، رد الحاد، توحید، رسالت، اسلام، غیر مسلم سے تعلقات، غلط عقائد رکھنے والے فرقے، جنت و دوزخ، توہم پرستی
جلد دوم: وضو کے مسائل، غسل و تیمم، پاکی سے متعلق عورتوں کے مسائل، نماز کے مسائل، جمعہ و عیدین کے مسائل
جلد سوم: نماز تراویح، نفل نمازیں، میت کے احکام، قبروں کی زیارت، ایصال ثواب، قرآن کریم، روزے کے مسائل، زکوٰۃ کے مسائل، صدقہ
جلد چہارم: حج و عمرہ کے مسائل، قربانی، عقیقہ، حلال و حرام جانور، قسم کھانے کے مسائل
جلد پنجم: شادی بیاہ کے مسائل، طلاق، خلع، عدت، نان نفقہ، عائلی قوانین
جلد ششم: تجارت، خرید و فروخت اور محنت و اجرت کے مسائل، قسطوں کا کاروبار، قرض کے مسائل، وراثت اور وصیت
جلد ہفتم: حرام، تصویر، داڑھی، وضع قطع، لباس، کھانے پینے کے شرعی احکام، والدین، اولاد اور پڑوسیوں کے حقوق، کھیل، موسیقی، مصوری، تصوف
جلد ہشتم: پردہ، اخلاقیات، رسومات، معاملات، سیاست، تعلیم اور وظائف، جائز و ناجائز، جہاد اور شہید کے احکام
جلد نہم: متفرق مسائل
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (بڑی)　سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (چھوٹی)　رسائل یوسفی
حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ)　شیعہ سنی اختلافات اور صراط مستقیم
اختلاف امت اور صراط مستقیم مکمل　عہد نبوت کے ماہ و سال
عصر حاضر احادیث نبوی ﷺ کے آئینے میں　اطیب النغم
شخصیات و تاثرات (دو جلدیں)　رجم کی شرعی حیثیت
دور حاضر کے تجدد پسندوں کے افکار　دنیا کی حقیقت (دو جلدیں)　فتنہ گوہر شاہی
تحفۂ قادیانیت (۴ جلدیں)　اصلاحی مواعظ　خاتم النبیین ﷺ
مکتبہ لدھیانوی
18 سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی-5
دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 7780337　فیکس: 7780340